فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان سبحانہ تعالیٰ

اندنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول

قانون شیخ بو علی سینا ترجمہ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایکانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ زیور طبع مزین مطبوع جہانیان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی لال بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اوسی خاص حکمت بالغہ اور صنعت بیچون وچرا کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنی خلقت انسانی مین جو جوہر ہونا و حکمت غیر متناہی صانع غیر سبحانہ وتعالی برہانہ بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے مخلوق کو اوس سے زیادہ تر معتدل طبعی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے اور علم تشریح اعضا اور اوسکے بعد علم علاج یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو بمثل قطرہ از دریا ہے بیان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سے ایسے ہے کہ دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہرحال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدۂ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس اوسی جناب کی ہے اور درود نامحدود اونپر اور اون ارواح مقدسہ پر جنہون نے ابواب مدنیہ علم نبوی کی ہین من علیہم الی فہد یہم صلوات نامیہ زاکیہ مادام یدوم الدوام ویکون ولایکون کون الاکوان بعد اسکے ہیچمدان بجت العبد الراجی الی رحمۃ رب المشرقین سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ارباب فطنت وذکا وصاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حسیہ وعقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر اسنے فرصت دی تہی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات وطبعیات خواہ اونکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے بہت ضرور ہے اور بدون مشاقی اعمال کیمیائی از قسم حل وعقد وتعفین وتقطیر وغیرہ چارہ نہین ہے کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور قواعد ایسے صحیح اور بخیلا او مبرہن اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت مدرس و تدریس

کتب طب کی اوٹہتے ہوئے مسائل سے اعلی اعلی درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور اور تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم اور فنون غیر
متاخرین اہل اسلام نے کر دیا ہے فن طب مین بہی جسکی بنا اکثر تجربات پر کیگئی ہے گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اون احکام کی گئی ہے مگر دار
کار بالکل قیاس فاسد الاساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہے تو اتنا نہین ہے کہ بس اوسی کے پیچہے پڑکے اصل غرض سے دور رہین پہر درس تدریس مین یہہ
کیفیت ہے کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹہرا ہے اور اوسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دو نو طرح سے دیا جاتا ہے اور جو نقصانات
اوس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اوسکی خاص تحقیق مین یا بوجہ اغلاط مترجمین کے جنہون نے یونانی سے عربی
مین ترجمہ کیا تہا اوسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہے کہ شیخ گو محقق کامل ہے مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہے
قرشی کی شرح دیکہیئے تو عجب گل کہلا ہوا ہے ایک مسئلہ نہین چہوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکہیئے تو اونکی توجیہات نسبت مباحثہ لا طائل
کے دفعاً عن الشیخ وحمایتہً کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تہجین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ بہی ایک فن نہایت دقیق ہے
اور مشاغبۃ اس کا چرچا خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہے کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الہی سے شاید پوری نہیں
ہو سکتے اور شاید شیخ بہی جسوقت کسیی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس مین ایسی تقریر با ضطرار اس کتاب مین کرتا ہے اوسکی نظر مقصود
نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا۔ علاوہ بر آن اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کر دیا ہے
کہ با اینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بو علی ہے پہیلی اور چیستان سے بہی زیادہ دقیق ہوگئی ہے۔ اور اب اس زمانہ کے اطباء محققین اور
ماہرین جو منحصر چند انفاس مین سمجہے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہے اونکا قول تو بر ملا یہی ہے کہ شاید قانون کسیکی سمجہہ مین نہین
آسکتا ہے گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوئی ہین سمجہہ مین آجائے۔ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کہیتے اس
درجہ تک پہونچے تو اوسکو درس قانون مین جو جو سختیان جہیلنی پڑتی ہین اوسکا بیان کیا ضرور ہے کہ عیان راچہ بیان ایک خاندان کے
عقیدہ کی بات مین نے یہہ بہی سنی ہے کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کر دیا ہے جسمین ہر کس و ناکس کی سمجہہ مین نہ آئی اور وہ رموز
سینہ بسینہ اونہین لوگون کو پہونچتے ہتے ہین جو حامل اسرار شیخ کی ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہے تو
یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین با اینہمہ علم و کمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہے غرض اصلی شیخ کو نہ سمجہے تو اب کون سمجہ سکتا ہے۔
بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہے اسلئے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہے
جیسے مصنفات جابر اور جلدکی علم اکسیر مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علماء حروف جفر اور جمل اور اوفاق مین جس طرح سے
یہہ علم حاصل ہو سکے۔ پر راقم خاکسار کو یہہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الہی اہل اسلام مین تہا نہین ہو سکتا اور کبہی ان اوہام باطلہ کو صحیح
تصور کر سکتا ہے خصوصاً جب اوسکی عادت بو علی نے دیگر مصنفات مین بخوبی دیکہی جاتی ہے کہ ہر جگہہ تخلیط جدل اور خطابت سے بہزار دل و جان ناراض
ہوتا ہے اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کیطرف ہے اوس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہے تو پہر ایسے
شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو مین چیستان کو کیونکر تجویز کرون۔ باین لحاظ میری راے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل
کتاب قانون کو جو در حقیقت ایک نہایت اعلی درجہ کی کتاب ہے اور میرا رتبہ اوسکی نکات اور غوامض اسرار کو سمجہنے کا نہین ہے اور نہ مجہے
دعوی اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجہے ہوس لن ترانی کی ہے فقط اس غرض سے جو مطالب ظاہری اوس کتاب کی ہین اونکو ایسی عبارت سلیس
اردو مین بطور ترجمہ کے لکہون جس پر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی باسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اوسی یہ ترجمہ کسی

قدر مفہم عبارات قانون کا ہوجاوے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون
کی ہو جسنے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہے اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات
مشہورہ غیر برہانیہ بہ نسبت افشا خواہ اسرار علوم کی ٹھہری ہین اوسنے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت
وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف
ان علوم کو مترجم ہونے سے مدعی اسکی تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس
ترجمے کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین
اپنے خدائی یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جسنے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ *
مِنْہَا اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اسکا مرتکب ہوا ہون اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ
کر ڈالین گو اونکے معاصرین چین بہ جبین ہوے اور اونکے تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا گیا لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب
بذریعہ انہین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون مریض اونکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی
کتاب پڑھنے والے طبیبونکو میسر نہین ہے   علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان
کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شی کے سیکھکر اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان حال
مین اوسکا ترجمہ کرتے چلے آتے ہین کیا علم ہندی کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسیکو شک ہے اور کیا یہہ فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبانکے پہلے نہین ہوا ہے — اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین
اوس سے محروم رہونگا   اور کیا میرے معاصرین بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا ہونگے جو میرے معاصر نہون
ہان ایک بات کا لحاظ بہ ضرور ہے کہ اگر بہ طبق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوتی ہو خواہ مین اصل مطلب بر ہونکا جو بقول
بعضے ماہران چیستان پہیلی ہے خوب سمجھا ہون اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھپر نہین
ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم   جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی مین اوسے بیان کرے گا تو کیا یہہ زبان محض براہ عصبیت
کی اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش غلطی کی
کھپائی کی ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علی شاہ بہادر
دام اقبالہ کی بہت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے ہر طرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر
میرے عذر کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کردینگے اور شاید جن مقامات مین بسبب عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت بر دلالت
کرے گا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اوسکے عوض یہہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گرتا ہے اور آگ سے
لوہار اور آتشباز زیادہ جلتا ہے اور دریا مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے
تصنیف مین مصنف ہی غلط کرتا ہے   تو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اوسکی واقفیت جسقدر راقم
خاکسار کو ہے اوتنی اگر ناظر کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نا مساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت
تحریر اوراق ہذا کے ہے اوسکو اگر تمامہ ناظرین بالکلیہ جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر

فیض رسان کرم گستر یکتائے عصر وحید الدہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس مضمار جود وکرم عالی گوہر والا ہمم عالی منش ہنر پرور منشی نولکشور
جو بانی مبانی آدمیت نہایت مستعجل اتمام ہوئے لہذا عجالۃً یہہ اوراق حیز تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف ترجمہ فارسی حکیم
شریف خان دہلوی کی کیا تہا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اوس ترجمہ کی اسوقت تک کہ تمام جلد کلیات کر چکا ہون اور حمیات کی بھی تا
آخر مباحث بحران کی ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی اوس کی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب ہذا کوئی
جلد ملی گی دیکہا جائیگا وکم ترک الاول للآخر * اب مین مختصر بیان اون چیزون کا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا تمام کتاب کی ترجمہ مین ملحوظ رکھے
گئے ہین اوّل یہہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونیکے آئندہ فقرہ سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظر کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل
کتاب کی بوجہ افراز فقرات کی مدد کامل ملتی ہے دوسری جس لفظ کی ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تہا وہ لفظ بعینہ لکہکر اوسکی ساتھ اوسکا
ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہے اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت و ہندسہ وحساب و
فروع طبعیات فی زبان انگریزی سے بطرف اردو یہہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کرلی ہے اونکی پیروی سے یہہ اتفاق ہوا ہے * * *
تیسری جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کی زیادہ معروف تھے اونہین بنظر توضیح واضحات کی چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام وخاص نتھے حاشیہ خواہ متن مین اونکی
بھی توضیح کردی چوتھی واسطے زیادہ آسانی کی جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین بعینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تہے اونکی تحویل تخمینی بطرف ماہ ہائے
مروجہ ہندوستان کی کردی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدحہ اور جرح خواہ حجام کی آلات خواہ پچھنا اور نشتر مرضا کی اور ازین قبیل
اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تہا اونکی عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج ہین
اونکی بھی تصریح کردی ہے چھٹی دوائین جو بزبان عربی ویونانی درج کتب طبی ہین حتی الوسع اونکی ہندی بھی لکہدی اگرچہ امر زائد ہے اور مفید
نہین مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہین ساتوین امراض کے نام بھی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکہدی
گئین اور جو امراض جدیدہ ہندوستان کے اطبائے دریافت کئے ہین اور اونکے معالجات بھی بحسب اونکی تجارب کی جدید ہین اونکا اضافہ کردیا ہے
تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہووے آٹھوین مجربات خاص مولف کی جو نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات اساطین اطبائے ہند
و نیز کامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بھی اضافہ کردئے ہین نوین اکثر مقامات پر تخمینہ قیاسی جو نسبت
اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلا وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اوسی بنظر
تحقیق حال کے جو آلات اوسکی واسطے طیار ہوئے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحرارۃ یعنے تہرما میٹر وغیرہ حتی الوسع اونسے اوسکی مقدار
کو ضبط کردیا ہے دسوین حساب اوزان اور تخصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل
باختصار او تسہیل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کئے جاتے ہین اوسی طور پر لکہا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی –
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکہدی ہے گیارہوین کسی مقام پر
اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر مسئلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچہ عبارت بڑہا بہی
دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہہ رکہا ہے مترجم کہتا ہے اور پہر جب عبارت زاید تمام ہو چکی جلی قلم سے لفظ متن کی لکہدی ہے
بارہوین اگر کسی مقام پر قیاس منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے
کوئی مقدمہ ثابت خواہ منتج کیا ہے بالاجمال اشارہ اوسی قاعدہ میزانی کیطرف بہی کردیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کی استدلال

برہانی خواہ جدلی مین جو نقصان اور خلل تھا اوسی ذکر نہین کیا اسلئے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل اور متن کی مہما امکن ہے نہ اوسکو
خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ کا شعار ہے تیرہوین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہے اوسکی تصریح مع نشان
فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کی بخوبی کر دی ہے تاکہ وقت نہو چودھوین امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور جزوی جنکا طرز توضیح کی
کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوے کہ اونکی تفصیل دشوار ہے مرعی رہین ناظرین باتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح
ہونگے ۞ اب پہر مین بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتداے خلقت سے آجتک بنسبت ایک امر غریب کے یہی معاملہ جاری
ہے کہ جبتک اوس شے مین فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہے جبلی انسان یہی ہے کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستان کے
لوگونکا نہین ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہے اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفائے مافی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قطعا مسدود ہو جاوے - اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے بایں خیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کر سکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین
کہ آجتک کوئی شے ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اوسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو
اسیطرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اوسکی عدم تادیہ مراد معینہ ہے برآمد ہوا امید کرین کہ آئندہ حسب
کثرت انظار سے اسکی ناہمواری درست ہوتی رہیگی آخر کو پاک صاف ہوکر جیسا چاہئے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبا
اور ماہران فن کے یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ
بالا پڑا ہے اوسکی برائی سے مجھے معذور فرمائین اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانے کا منشا ہو تو اسکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہے
کہ تاویل صحیح نہو سکے یعنے علوم غیر تعلیمی کی بس شاید جوبات اونکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کے مقدمات برہانی خواہ جدلی
کے ذریعہ سے صحیح بھی ہو جائیگی تاہم مجھے اپنے خاص احباب سے امید ہے کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین اور اسکی غلطی کی اصلاح مہما امکن فرمائین
بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصا متطببین سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسقدر
تھا کہ اگر مین متعرض حوالہ اون اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سواے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جنکا اختلاف
نسخ مثل اختلاف وقوع اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہے - اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
تعرض کر دیا ہے اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہے کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اوس کا ترجمہ کر کے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا
ذکر کیا ہے مگر اوسمین رعایت اسکی ضرور ہے کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو - چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا
ایک یہ بھی طرز ہے کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اوسی حصہ مین مذکور ہوتی ہے راقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اور بہت توضیح
اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہے کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کیوقت زیادہ وقت نہو اور جہان کہین
اصل کتاب مین لفظ فصل سرخی سے نہتی اور مقام کی نظر سے اوسکا فصل جداگانہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ
حمیات کی جلد مین وہان لفظ فصل لکھدی ہے اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوینگے اسلئے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی
ہے اوسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہے اور نیز لغزش لفظی کے درپے ہونا شان تحقیق سے بعید ہے اور خلاف وصایائے متقدمین اور کاملین کی
ہے فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب اور نفس مسئلہ سمجھنا چاہئے ہان اگر اس تبدیل سے کوی خرابی معنوی جیسے اقلیدس

کی اشکال اور مقالات کی اولٹ پلٹ خواہ اونکے شروع ہونے سے کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور جہین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب
کر دیا ہو اوسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے — مین انشاءاللہ علامت ہو اوسے وقت سی ہو چکا جیسے بسم اللہ اور تحمید کے بعد شروع تسوید اوراق
ہذا کا کیا ہے — اور بخدمت محاورہ دانان لکھنؤ اور فصحائے دہلی کے گزارش ہے کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبہ گنشور متصل بہرائچ تھانہ
تحصیل فتحپور ضلع نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر شعر و ادب
اور نظائر محاورات کی سوجھ بوجھ کاملین سے اوسکے اوپر بھی رکھتا ہون اور باینہمہ بروقت تصنیف کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق
بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اوس فصاحت اور صحت پر نہین ہو سکتا جو لکھنؤ اور دہلی کے چار پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہے
بیت بچۂ بط اگرچہ دینہ بود * آب دریاش تا بسینہ بود * مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس جنکی مہارت اور کمالات پر اوسکی مصنفات
آجتک دلیل واضح ہین اور آج کمتر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین نہوا ہوگا جو اوسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر قبلے اسلام سی ہوئے
فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چہ جائیکہ یہہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہے بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر و تانیث کا
فرق پائین یہ عذر واقعی جاگزین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہہ فن لسانی نہین ہے خیال کیجئے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبائی تعریب کرکے
عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے اونپر جاری کر دیے پس انہیں بالائی علم تصور کرین — علمائے عرب کی خدمت مین ضرور یہ گزارش
یہ ہے کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو غلط وارد ہوئے خاکسار اوسکا پابند ہے جسکے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہو سکتا ہون * * *
فقہائے اہل اسلام کی خدمت مین گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر بہ تتبع اصل کتاب کی بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصاً شراب کی درج ہوئے
اولاً تو مفاد قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہے کہ اوسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز
کیا جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے کچھ اون منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہین وہ بھی اسی وجہ
سے معذور کیے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ وغیرہ و دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ ترجمہ اصل
کتاب کا خطبہ سے شروع کرون * واسأل اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق و معین وعلیہ توکلی فی البدء ومنہ نیل الانتہاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون — حمد خدا کی اسقدر کرتا ہون جو لائق اوسکی شان کے ہو اور مناسب خدا کے
شیوع احسان کے ہے — اور درود نامحدود خدا کا اوسکی نبی پر جنکا نام نامی محمد صلعم اور اونکے اور آل اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوٰۃ کے واضح ہو
کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جسکے سوال کو مین رد نہین کر سکتا اور اوسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان
کے لازم تھی درخواست کی اس بات کی کہ اوسکے لیے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کی قواعد کلیہ اور جزئیہ
پر ہو لطف یہی ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اوسمین مندرج ہون مشرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا
جو حق ہے بخوبی ادا ہو جائے اور بہر ایجاز کی رعایت رہے اجابت اوسکی التماس کے نظر سے مینے قصد تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب اوس
کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونو قسم نظری اور عملی طب کی بیان کرون — اوسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتون مین جو
احکام کلی ہین اور اوسکے بعد احکام جزئی ادویہ کی بیان کرون — اوسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کی اسطرح بیان کرون کہ پہلے اوس عضو

کی تشریح اور جو منفعت اوسکی خلقت مین ہے لکھکر بعد ازان اکثر مقامات مین اوس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھون مگر یہ تشریح
اعضائے مرکبہ کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضائے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات مین درج کی ہے اور اسی طرح
منافع اعضائے مفردہ کی اسی کتاب اول مین بیان کردونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو
مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر اونہین امراض کے اور معالجہ اون امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب ان
سب امور سے فراغت ہوجائے امراض جزئیہ اوس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام
اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اوسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائی بسیط
خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر اونہین دواؤنکا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول
اور نقشہ جات مین کرلیا ہے جنسے طالب علم اوس مقام پر پہونچکر واقف ہوسکتا ہے بہرحال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا
بلکہ اوسی مقام کا حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضرور ہے البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہے کہ اوسکے منافع اور
اوسکے بنانیکا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اوسکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اوسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہے۔ پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام
کے پیچھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اون امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکھتے جیسے تپ
وغیرہ اور انہین امراض کے بعد قواعد زینت کو بھی ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب امراض خاصہ کے
باب مین مذکور ہوچکا ہے۔ پھر اگر خدائے تعالیٰ توفیق اتمام اس کتاب کی دے اوسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون۔ اور یہہ
تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے باین نظر ایسی نہین ہے کہ جو طبیب قصد معالجہ
امراض کا بالفعل کرے اوسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہے اوسپر یہ کتاب شامل
ہے اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین اونکا حصر دشوار ہے لیکن اگر بحکم خدا تعالیٰ مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب
کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اسی کتاب کے ابواب اور فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر
قسمت کرتا ہون **کتاب اول** مین طب کے امور کلیہ کا بیان ہے **کتاب دوم** مین ادویہ مفردہ کا بیان ہے + + +
کتاب سیوم مین امراض جزئیہ جو انسانکے اعضائے جسمانی مین سر سے لیکر پاؤن تک عارض ہوتی ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ
باطنی اونکا بیان ہے **کتاب چہارم** مین اون امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام
زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم** مین ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور یہی قرابادین ہے **کتاب اول** مین چار فن ہین + + +
فن اول مین چند تعلیمین ہین **تعلیم پہلے** مین دو فصلین ہین **فصل اول** علم طب کی تعریف۔ طب ایسا علم ہے کہ جس سے
انسانکے بدنکے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتی ہین فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار
کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پھیر لائی جائے۔ اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسرے
عملی اور جب تمنے کہا کہ طب ایک علم ہے یعنی ایک ادراک ہے تو تمام علم طب نظری ٹھہرا اسپر حکیم کہتا ہے علم نظری اوسکو کہتے ہین
کہ آدمی کی قوت باطنی اوسمین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اوسمین نکرے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبعیات
اور علم عملی وہ علم ہے کہ جسمین حواس خمسہ ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صناعت

مین نظری اور عملی دونو قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے اوس سب کی بیانکی ہکو اس مقام پہ کوئی ضرورت نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہین — جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمین نظری ہین اور بعض عملی تو یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہی کہ جسکا سیکہہ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہی کہ جسمین مباشرت عمل کی بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہہ سمجہنا لائق ہے کہ بیان نظری اور عملی سے کچہ اور مراد ہی اور وہ یہہ ہی کہ درحقیقت دونو قسمین علم طب کی علمی یا تین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہی اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہین اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اونہین قواعد کا ہوتا ہے پہر ایک کو نظری اور دوسری کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہہ ہی کہ قسم نظری وہ ہے کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہی **مثلاً** کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین ہین یا مزاج انسانکی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کی یہ مقصود نہین ہوتا ہی کہ بالفعل یہہ عمل کرنا چاہیئے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اوسمین درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہی کہ یہہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہی جیسے طب مین بیان کرتے ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدائی علاج مین ضرور ہی کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف مسامات کرین اور اوسکے بعد رادعاتکی ساتہ مرخیات ملائی جائین اوسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جائے سوائے اون ورمونکی جنکے مادہ کو اعضائے رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو — پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہی کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل **فی** پس جب ان دونو قسمونکو متعلم نے جانا تو ایکسی علم نظری اور دوسرے سے اوسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہہ بھی وارد ہوتا ہی کہ حالات بدن انسانکی تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہی اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دوہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو نہ تین حالتونکا بدن انسانمین قائل ہونا اوسی درست معلوم ہوگا اور نہ یہہ بات اوسی صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہے اور ہمنے اوسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا اور ذکر نہین کیا — اب ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونونکو اس لیے کہ حالت ثالثہ جو اون لوگون ذہنی نکالی ہے اوس پر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنی حالت ثالثہ کو یہہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت ہی یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف مفیض علیہ تعریف صحت کی کر سکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑہائین جنکی کچہ حاجت نہین ہی اوسوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول کیجا ہی کریگی مگر ہمکو اوسوقت اطبائے کسیطرح کا مناقشہ نہوگا اس لئے کہ تجویز تعریفات اور حدود ایک امر اصطلاحی ہی اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبونکو نہین ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب اونکی شانکی ہے اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچہ فائدہ دیسکتی ہے — حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسانمین یا نہ ہونا یہہ امر علم طب مین محقق نہین ہو سکتا ہی بلکہ طبعیات مین اسکی تحقیق بخوبی کی گئی ہی وہان سمجہنا چاہیئے

فصل دوسری علم طب کی موضوعات کی بیان مین

چونکہ علم طب مین بدن انسانکی حالات سے بنظر حصول صحت و زوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم تبہی پورا حاصل ہوتا ہے جب اوس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اوس چیز کیواسطے واقع مین کچہہ اسباب بہی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کئے جائین — صحت و مرض کے اسباب ظاہر بہی ہوتے ہین اور پوشیدہ بہی ہوتے ہین کہ اونکو حس نہین دریافت کر سکتی ہی بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب دریافت کئے جاتے ہین

اسی سبب سے طب مین پہچاننا اون عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہین بھی ضرور ہے علوم حکمیہ مین یہ بات بہی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شئے کا ادراک اور علم اوسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اوس شئے پر علم اسباب اور مبادی کا مقدم ہوتا ہے اور اگر اوس شئے کیواسطے اسباب اور مبادی نہون تو اوسکے عوارض اور لوازم ذاتیکے دریافت کرنیسے اوس شئے کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کی اس مقام پر چار قسم کی ہین مادّی صوری فاعلی غائی مادّی اسباب وہ چیزین ہین کہ جنمین صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اوسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے اخلاط یا اوس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرحسے ارکان اربعہ۔ ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات مین سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اوس استحالہ کو بھی انکی موضوع علم طب کی ہونیمین دخل ہے اور جو چیز کہ فقط ترکیب و استحالہ سے موضوع کسی علم کی قرار دیجاتی ہے وہان اوس ترکیب اور استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہانپر وہ وحدت کہ جوان اخلاط اور ارکان کثیرہ کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسم ہین مغیرہ و حافظہ مغیرہ وہ چیزین ہین کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتے ہین اور حافظہ وہ چیزین ہین کہ محافظت کرتی ہین بدن انسانی کی خواہ او قسم ہوائی ہین یا وہ چیزین کہ جو قریب بعنصر ہوا ہین خواہ کہانیکی چیزین اور پانی یا اور پینیکی چیزین اور جو قریب بمزاج ان چیزونکے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور انسے متصل بفوائد اور چیزین خواہ حرکات و سکونات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمین خواب و بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن مین پہونچنا مثلاً لڑکپن سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن مین اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور صناعات اور عادات مین استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کئے جاتی ہین اور اسیطرح وہ چیزین جو بدن انسان پر وارد اور اوسکے متصل ہوتی ہین مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روئی وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف نہون یا مخالف ہون۔ اسباب صوری صحت و مرض کے وہ قوتین ہین کہ جو بعد حاصل ہونے مزاجکے حادث ہوتی ہین اور بعد تراکیب کے پیدا ہوتی ہین۔ اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہین جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہین جنکے شناخت مین معرفت قوی اور شناخت اون ارواح کی جو حامل قوی کی ہین ضرور داخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ یہہ جتنے موضوعات علم طب کے اوپر بیان کئے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیئے گئے ہین کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کے خیال کئے جائین اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات مین کچھہ اور چیزین بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑہینگے۔ حفظ صحت و ازالہ مرض کی اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوسرے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا یہ سب چیزین ایسی ہین کہ انکو اطبا تینون قسم حالات بدن انسان کی اسباب تجویز کرتے ہین یعنے صحت و مرض اور تیسری وہ قسم ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اوسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہین ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کی قرار دئے جاتی ہین اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہین۔ یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی ہے اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب مین اتنی چیزونپر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیط اعضائے مرکبہ ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ۔ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینونکے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائین اور پانی یا مخصوص بلاد اور مساکن اور استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور اسنان اور اجناس اور جو چیزین بدن پر وارد ہوتی ہین امور غریبہ اور تدبیر ماکول اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات اور سکونات کا اور استعمال دواؤنکا اور عمل بالید اور حفاظت اور صناعات اور عادات واسطے

واسطے حفظ صحت کی اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جدا گانہ۔ نہین ہے بعض چیزیں کا جاننا طبیب پر بنظر منصب صناعت اسکے جیسا واجب ہی کہ
اون چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق اونکے وجود کی کر لی اور اونکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضروری ہے اور یہ چیزین ہمارے
اصول موضوعہ مین داخل ہین علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیئے کہ گویا کسی معتمد
حکیم طبعی نے اسکی واسطے یہ موضوعات مقرر کئے ہین۔ ان موضوعات علم مین کچھ ایسی چیزین ہین کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی قابل ہین وہ کا ہے
۔ ان موضوعات مین جو چیزین از قسم مبادی ٹھہرائی جائین اونکی نسبت طبیب کو بھی لازم ہے کہ تقلیداً اونکے وجود کو مانے اسلیئے کہ مبادی علوم
جزئیہ اون علوم مین مسلمات قرار دیئے جاتی ہین اور علوم کلیہ مین اونپر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے
فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہی اوسکی مبادی کا ثبوت جو علم اوسپر مقدم ہو یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہو اوس مین بیان کیا جاتا ہی یہانتک کہ جبر چڑھتے
چڑھتے جمیع علوم کی مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتی ہین اور اس علم کو علم ما بعد الطبیعہ بھی کہتے ہین۔ بعض طبیبونکا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہی کہ شروع
مین علم طب کی اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کیواسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار دیئے گئے ہین
اونکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگتے ہین اون لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین
ہین اونھین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہمنے ان چیزونکو بدلیل ثابت
کر دیا حالانکہ اونسے کوئی چیز ثابت نہین ہو سکتی ہی۔ اسی جہت سی طبیب پر واجب ہی کہ اون چیزونکی ماہیت کا تصور کر کے جو باتین اونمین سے
بدیہی خواہ بین الثبوت نہین ہین اونکے وجود کو تقلیداً مانے اور اونکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب مین جو بین الثبوت ہین
منجملہ اونکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسری مزاج ہی کہ اسکا وجود بھی ثابت ہی
یا نہین اور ہے تو کسطرح ہی اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوی کا وجود اور مقدار اور مکان وجود
انکا خواہ ارواح انکا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہئین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور
استمرار شے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہی پھر وہ سبب کتنے ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی۔ لیکن اعضائے جسمانی اور اون کے
منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیئے اور بذریعہ تشریح دریافت کرنا چاہیئے۔ وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہی اور اوسکی بعد اون کا
وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کی ان باتونمین
جو بدیہی نہو طبیب کو اوسی بدلیل اور برہان تفصیلے ثابت کرنا چاہیے اور اوسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہئے۔ جالینوس کا دستور ہے کہ جب
وہ قصد کرتا ہی کہ قسم اول پر اقامت برہان کری یعنے جن چیزونپر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہی جالینوس جب اونکی دلائل کا ذکر
کرتا ہی اوسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہی بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر اون دلائل کو ذکر کرتا ہی اور اوسے اوسوقت ایسا خیال ہوتا ہی کہ علم
طبعی مین بحث کر رہا ہی اور طب سی بالکل الگ ہو گیا ہی جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے
تو اوسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہی بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر دربے اثبات اس مسئلہ کی ہوتا ہی اسلیئے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر
فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہی کہ ان باتونکو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے منصب کی یہ دونو دربے اثبات ایسے امور کے ہونگے تو
بے شک دور محال لازم آئیگا **تعلیم دوسری ارکانکے بیان مین** اور وہ ایک ہی فصل ہے ارکان چند اجسام بسیط کو کہتے ہین جو بدن
انسانکے اجزائے اولیہ ہین اور انکی تقسیم مختلف صورتونکے اجسام کی طرف ممکن نہین ہے اور اونکے ملنے اور مرکب ہونیسے انواع مختلفہ کائنات کی پیدا ہوتی ہین

۔طبیب اس بات کو مسلم مانے تو وہ چار ہین زیادہ نہین وہ وا زمین سے سبک وہ خفیف اور دو ثقیل او بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی
اور مٹی زمین کی۔ زمین ایک جسم بسیط ہے کرو ے الشکل موضع طبعی اوسکی ٹھہرنیکا بیچ مین تمامی کرات عالم کے ہی کہ وہ اوس مقام مین بالطبع ٹھہری ہوئی
ہے اور اگر بیچ مین کل کے نہو تو بالطبع حرکت کرکے اوسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اوسکی سرد و خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اوسکی
بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی تغیر اوسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اوس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات
کیواسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیأت کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اوسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اوسکو
شامل ہو یعنے وہ اسطرح پر واقع ہو کہ سطح مقعر اندرونی اوسکی متصل ہو سطح محدب بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور
ہوا دونوں اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانیکی ثقل اضافی کہلاتی ہے مترجم کہتا ہے زمین کیواسطے از روے قیاس اور مشاہدہ کے
دو مرکز پائے گئے ہین ایک مرکز حجم جو منبع ثقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اوسکا ثقل اضافی ہے یہ نسبت اتصال کرہ
آب و ہوا کی پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کے درمیان دونو مرکز و نکی فروع طبعیات مین دیکھنے چاہیے اور بملاحظہ ہیئت کرات عالم
سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے متن پانیکی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی
دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی مین اثر کرے برودت اوسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کی ایک حالت جسکو ہم
رطوبت کہتے ہین یہی محسوس ہوگی رطوبت اوس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے صور مختلفہ کو
بسہولت قبول کرتا ہے اور بہت آسانی سے اوسکی اجزا کا اتصال زائل ہوجاتا ہے اور بآسانی پھر متصل واحد ہوجاتا ہے اور ہر ایک شکل کو بآسانی
قبول پھر کرلیتا ہے اور اوس شکل کی حفاظت نہین کرسکتا ہے بلکہ بسہولیت اوسی ترک کردیتا ہے۔ پانی جو ایک جز مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ
اوسکا یہ ہے کہ اجسام مرکبہ بآسانی ان ہیأت کو قبول کرین جو اونکے اجزا میں بوجہ تشکیل اور تخطیط اور تعدیل کے درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیأت
تشکلیہ کو ترک کرسکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی بآسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیأت تشکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اوس
شکل کا چھوڑنا بھی اوسے دشوار ہوتا ہے مترجم کہتا ہے لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولی سے کیل یا تیر بنانا کتنا دشوار ہے کہ اوس دشواری
کی نسبت میں موم کی گولی سے صورت کیل اور تیر کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے متن جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب
سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید اور تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کی اوس مین حفظ شکل کی قوت
بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بحبت آمیزش جسم رطب کی اپنی پراگندگی اجزا سے
محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلانسے محفوظ رہتا ہے۔ ہوا ایک جسم بسیط ہے اوسکا موضع
طبعی پانیکی اوپر اور آگ کی نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اوسکی گرم تر ہے اوسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانیکی بیان ہوئی یعنی بدون
آمیزش کسی دوسری جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اوسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جز بنایا
قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کی جو اجزا نہایت متصل ہین انکا اتصال دور کرکی تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت اور خفت ہوجہ
سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اوتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتی ہین اوسیقدر
سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی۔ آگ جرم بسیط ہے اوسکا وضع طبعی کل اجرام عنصریہ کی اوپر ہے اور مکان اوسکا سطح مقعر اوس فلک کی ہے
جہان تک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اوسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے۔ طبیعت آگ کی گرم و خشک اور اوسکی موجودگی کائنات میں جز بنانیکی

فصل کا اعتدال سے بیشتر از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہے (۱۴) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اوس مرض سے
کوئی فصل مناسب ہو پس اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بنسبت مرض لاحق کے اوس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر
پے در پے دو فصلوں کی طبیعت اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جاوے اور یہ خروج از اعتدال دونوں فصلونکا جس طبیعت کی
طرف ہوا اون دونوں طبائع غیر معتدل مین بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت مین افراط ضدیت نہ ہو مثلاً فصل
شتا مین جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اوسمین ہوای شمالی چلنے سے برودت اور
یبوست پیدا ہو گئی ایسی صورت مین اس دوسری فصل غیر معتدل کا آنا خصوصاً ربیع مذکور کا بارد یابس ہو جانا اکثر ابدان کو موافق ہو
اور تعدیل پیدا کریگا اسلیے کہ ربیع مذکور کی برودت اور یبوست اوس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کرلیگی جو پہلے گذر چکی ہے
اسیطرح اگر فصل سرما مین کسی وجہ سے یبوست زیادہ عارض ہو جاوے اوسکے بعد ربیع جو آئے اوسمین بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی
تعدیل اوس خشکی کا کریگی جو سرما مین بڑہ گیا تھا۔ اور جبتک با فراط رطوبت پیدا نہ ہو اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اوسوقت تک
یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہان جب اتنی دیر تک اسکی رطوبت زائدہ ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اوسوقت ربیع مذکور
کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا ہوگی۔ کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہین کرتا ہے
جسقدر کہ فصول کثیرہ کی تغیر اعتدال سے ہو جانا جلب بالعفن حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہے بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا تغیر
بھی اوسیطرح مورث وبا ہو جسطرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور اگر تغیر فصول کثیرہ کا تدارک تغیر کسی فصل مورث وبا کا کرے وہ تغیر فصول
کثیرہ اثرات وبا مین ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر نہ ہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا سبب سے ۔ ہوا جس ہوا مین عفونت
کی قابلیت ہو اوسی ہوا کا مزاج ہی جو گرم و تر ہو۔ اکثر ہوا اونہین مقامات کی متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے جنکے نشیب و فراز مین خلاف
ہو وغیرہ ۔۔ . . . . . ور گڑہے مین واقع ہون اور سطح ہموار زمین کے ہوا اوسیطرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا اسیت کم خراب
ہوتی ہے بلکہ . . . . اچھی رہتی ہے۔ فصول کے معتدل رہنے مین یہ بھی ایک
شرط ہے کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنی لائق حالت پر ہو . . .
اور خریف بھی اپنی اوسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہو چکا جو فصل اپنے لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی ہونگے
۔ اور جو سال پورا چارون کی فصلون مین مناسب طور کی فصول پر شامل نہوگا تمام سال خراب خالی ہوگی جیسے اگر تمام سال
رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا سال بھر یبوست ہی بنی رہے یا سال بھر حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے سالہای مذکورہ مین
وہی امراض بنے رہینگے جس کیفیت سے اون امراض کو مناسبت ہو اور قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگی
اون امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک ہی فصل جب خراب ہو جاتی ہے امراض کی مورث ہوتی ہے نہ کہ سال کا سارا
پورا خراب ہو۔ مثلاً اگر کسی فصل بارد کا یہ خاصہ ہے کہ بلغمی مزاج کے بدن مین صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا
کر دیتی ہو یا فصل گرم بدن صفراوی مین جنون اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہے پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت
پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا نہ کرے گا نہین بلکہ ضرور پیدا کریگا اور وہ امراض دیرپا بھی رہینگی۔ اگر قبل اپنی وقت کے
کوئی فصل جلد آجائے اون امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا کے ہین اسیطرح اگر اپنی وقت سے پہلے گرمی آجاوے امراض صیفی

پیدا کرنگی — ہر ایک فصل کی آمد مین وہ امراض متغیر ہوجاتے ہین جو اس آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کیوجہ سے پیدا ہوئی تھی سبب کرنی فصل یک
شہر کی انہین امراض کی کثرت ہوگی جو اس فصل . موجب کجہت سے عارض ہوتے ہون خصوصاً فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا اسکی
وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی خود بخود پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہین ہوتا کہ
اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہی بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہی جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہی اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال مین بڑی
تاثیر ہو زمان کے چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہین ہوتے اسوجہ سے اگر ایک ہی دن مین (جو مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت مبدل
بہ برودت ہوجاوی اوسی دن تغیر بدنی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا — حفظ صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خریف مین بارش ہو کہ
اوسکی یبوست کو برطرف کر دے اور جاڑون مین گرمی اور سردی بحد اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہو سکے اور
یہ کیفیات مذکورہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہیین — ایسی معتدل سردی کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آوے اور
ربیع کے بعد گرمیان جو آتین اونمین بھی کسقدر بارش ہوجاوے کہ جو پہر ہوا گرم ہوئی چنانچہ اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہین سکتی پانچوین فصل ہوای
جید کے بیان مین اچھی اور جید ہوا وہی ہے جسمین بخارات اور دخانہائے غریبہ نہین اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا ہو دیوارون اور
چھتون کے اندر اور بیچ گھٹ کر غلیظ اور خراب نہو گئی ہو — ہان البتہ جسوقت ہوا کا مزاج خراب ہوجاتا ہے اوسوقت تو دیوارون اور چھتون کی
گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہی اور کھلے ہوئے زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور فساد سمیت کا زیادہ کرتی ہی اس حالت کہ ہوا جملہ اوقات مین کھلی
ہوئی ہوا سے طرح افضل ہو — وہی ہوا جید جسکا بیان شروع فصل مذکورہ مین ہوا اچھی ہی اور صاف اور پاک ہی جسمین بخارات جھیل اور تالاب
وغیرہ کے نہین ملتے ہین اور نہ اوسمین بخارات گندہ خندقون کی یا متعفن کھورے اور شوربہ وغیرہ کی یا پانی بھرنے کے گھاٹ جسمین گھٹ کر ... مین
اوسکے بخارات سے پاک ہوتی ہے اور اوس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہے جسمین ترکاریان
بوئی گئی ہون جیسے ہم لوگ باڑی کہتے ہین خصوصاً کرنب اور جرجیر کے کھیت کی بخارات سے پاک ہوتی ہے یا درختون کے جھنڈ جہان گھنے درخت
لگے ہوئے ہون وہان کے بخارات سے پاک ہوتی ہے خصوصاً جب وہ درخت زہریلے ہون جیسے شوحط کے درخت یا بادام اور
انجیر کے درختون کے بخارات اور نہ اوس ہوا مین بدبو ہوا اونکی آمیزش ہوتی ہے اور نہ اوس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی
ہے بلکہ ایسی ہوا پر آمد ریاح فاصلہ کی اوسکی طرف ہوا کرتی ہے جیسے اوتر یعنی کہ ہمارے بلاد مین آمد ہوای شمالی کی اور بلند سے مقامات سے ہے —
ایضاً وہی ہوای جید ایسی ہوتی ہے جو کسی عمیق گڑہے مین بند نہین تھی کہ دہوپ کے وقت تو گرم ہوجاوے اور رات کو سرد جیسے پٹ اوسمین
خصوصیت مقام کیوجہ سے برودت آجاوے — ایضاً وہ جید ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی نہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے نہین ہے بلکہ
چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہے یا ہرتال وغیرہ بدبو چیزون سے اوس مقام کی ہوا مین تغیر ہوگیا ہے اور ابہی وہ دیوار
خواہ جس جگہ گل ایسی بدبو چیزون سے ہوئی نہ اچھی طرح خشک نہوئی ہو — اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق مین پہونچے سانس مین پھندا
پڑے جیسے حلق مین پھنسی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ وہ تغیرات ہوا کی جو از خود مقتضای طبیعت ہوا کی ہون مخالف طبیعت ہوا کی
ہون یا مخالف ہی نہون بہرحال ایسے تغیرات خارجیہ بحفظ دو سعادر انتظام اوقات کے واقع ہوتے ہین اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہین — اصح
احوال فصول وہ حالت ہے کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر ہو جب حالت فصل مین خلاف طبع تغیر پیدا ہوگا امراض کو پیدا کریگی اور غالباً یہی
ضرر رسید ہوگا چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہین اونکے بیان مین جو ہوا گرم ہے وہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور

ہونیکا فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپسمین ملا دیتی ہے — اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہو تو لطف وجوہر ہوا کا جو ہر ارضی ا[illegible]
مین نہو سکے — آگ سے ایک یہی فائدہ ہوتا ہے کہ برودت ارضی اور مائی کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اسکا بر برودت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ
دونو جسم ثقیل محض عنصر ہیں تنگکر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتی ہے — پانی اور مٹی یہ دونو ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت بکار آمد ہین
اور سکون اعضا کو انسے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہے اور انکی متحرک ہونےمین فائدہ دیتے ہین اور اعضا کا [illegible]
دینا انہین دونو سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے — یہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین یہی ارکان اربعہ ہین

تعلیم ثالث

[illegible] فصلین ہین

فصل اول مزاج کا بیان

مزاج ایک نئی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کی آپسمین فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنے جسوقت عناصر چھوٹے
اجزا ہوتے چھوٹے ہین آپسمین ملتے ہین اور اکثر ہر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مماس ہوتا ہے اور اپنے اپنی قوتوں سے ایک کو بنی فعل پیدا کرتا ہے
نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے — از انجا
کہ اولی قوتین ارکان اربعہ مذکورہ کے حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ مزاج اون اجسام کا جو ان ارکان سے بنکر مجموعہ
ہوئین کیفیات کا ہوگا — ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچین اور کسی چیز کا سوا ارکان مخصوصہ کے تصور نکرین تو مزاج کی دو قسمین نظر آتی ہین

پہلی قسم یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت مین کیفیات متضادہ متساوی ہوکر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کر سکے جب
کسر و انکسار ہوگا اوسی وقت کیفیت متوسطہ واقعے جسے معتدل حقیقی کہتے ہین پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے

دوسری قسم یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت مین کیفیات متضادہ کی فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار
زیادہ ہے اسی مزاج مین وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست مین سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت مین ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد اربعہ
مین سے دو کیفیتین یکجا زائد ہونگی **مترجم لکھتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر ہے دو صورتین **پہلی صورت**
یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہو **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کے برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقی
ہین وہ آپسمین برابر ہون جیسے نار اور ماء آپسمین برابر ہون اور ہوا و ارض آپسمین برابر ہون مگر بہ نسبت نار و ماء کے ارض اور ہوا کی مقدار کم
ہو یا زیادہ **مثال اسکی** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزاء ناری دو اور مائی دو ہون اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت مین سب
کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگی کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرارت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور برودت
ارضی ایک ملکر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہین اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی مل کر تین ہے پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان
عناصر اربعہ کی کیفیات اربعہ برابر ہین اسلئے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر ہم جسم مرکب کی بموجب تصریح
نمبر ۶ جلد کے مصنف رسالہ دقایق المیزان لکھتے ہین **مثلاً** سونا اور چاندی جسوقت معدن سے برآمد ہوتے ہین اور خلیط کہلاتے ہین یعنے غیر
مصفے اوسوقت سونے مین اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتی ہین اور چاندی مین اجزائے ناری ایک اور ترابی چار
اور مائی دو اور ہوائی تین ہین بعد ترکیب ان دونونکے مجموع اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ
اجزائے ناری اور مائی آپسمین برابر ہین اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہین اور مجموع اجزائے حارہ ناری اور ہوائی دس ہین اسیطرح مجموعہ اجزائے
ترابی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزائے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہین اس سبب
سے کیفیات اربعہ اس مرکب کی متساوی ہین پس یہ معتدل ہے اگرچہ مقدار بسائط کی متساوی نہین جیسا اس بیان سے واضح ہوا

پہلی صورت اور جس وقت کیفیات اربعہ متساوی ہونگی معتدل حقیقی ہوگا اوسکی پانچ صورتین ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہے اور قلعی مین اجزاے ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین پس مجموعہ اجزا ناری تین اور باقی چار چار ہین اور یہہ مزاج بارد بدرجہ اولیٰ ہوگا

نام	نار	تراب	مائی	ہوائی
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

دوسری صورت یہہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہورے ہون جیسے سونا کہ اجزائی ناری اور ہوائی اوس کی دو دو ہین اور اجزاے مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا ✚ . . . .

نام	نار	تراب	مائی	ہوائی
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسرے صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقے نہین ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اسمین بہی اعتدال حقیقے نہوگا جیسے تانبا کہ اجزاے ناری اس کی تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین —

نام	نار	تراب	مار	ہوائی
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھے صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمے دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقے ہین مگر زیادتے غیر متساوی ہو اور اس صورت مین بہی مزاج غیر معتدل ہوگا —

نام	نار	تراب	مار	ہوائی
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھے صورت

پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتے تین عنصر مین بمقدار غیر متساوے ہو اوس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی —

نام	نار	تراب	مار	ہوائی
اسرب	۱	۳	۲	۲

نام	نار	تراب	مار	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲
نحاس چینی	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

اور تفصیلی بیان اس قاعدہ کا انشاء اللہ تعالے بحث استخراج مزاج ادویہ بسیطہ یا مرکبہ مین کیا جائیگا یہہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہے — **متن** — معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل سے یہ دو قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین ہے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بہی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جا کہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کی کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو — یہ بہی جاننا چاہیئے کہ لفظ معتدل جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہے جسکے معنی ہموزن اور برابر ہونیکے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل فی القسمت سے یا بمعنی کہ وہ مرکب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اوسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو — کبھی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آتی ہے نہایت قریب ہو جاتی ہے اوس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے — یہہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہے بہ نسبت بدن انسان کے یہی اعتدال اضافی ہے یقیناً پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال حاصل نہین ہے اور نہ مزاج اوسکا قریب بمزاج انسان ہے بہ نظر اعتدال حقیقے کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی میں یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اون چیزون کے کہ جو مختلف اعتدال ہین ہے اور خارج از نوع انسانی ہے **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے اون اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف نسبت اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت اون لوگونکے جو اوس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین ✚

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانیکا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اون لوگونکے جو اوسی صنف مین داخل ہین اور مختلف
الاعتدال ہین - **پانچوین صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانیمین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جاوے بہ نسبت
مختلف الاعتدال شخصوں کے جو خارج ہے اوس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہے - **چھٹی صورت** شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات
اپنی کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل - **ساتوین صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اون اعضا
کے جو اوس عضو سے خارج ہین اور اوسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو - **آٹھوین صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل
ہو اور مقیس ہو اپنی ذاتی احوال اوسی عضو کی نسبت مین - **پہلی صورت** یعنی انسان کا اعتدال مزاج بہ نسبت سائر موجودات کائنات کی
ایک ایسی بات ہے کہ اوسکو بہت گنجائش ہے اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور یہی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی دو حدین
افراط اور تفریط کے ہین کہ اونمین سے جب کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کے ہے اوسکے تجاوز سے بہائم مین
شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادہ کی خواص اوس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم
کون فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا - پچھین ان دو حدون افراط و تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت
مراتب انسانی اون مراتب کو ظاہر کرتا ہے - **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال مین دو حدون افراط اور تفریط کے جنکا
پہلے صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف
کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اوس سے بڑہ کر نشو و نما اور سن مین نہو سکے - اگرچہ یہہ معتدل رہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا
جسکا وجود ابتداے فصل مین ہم محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل
مین پایا جاوے تو اوسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے ہوگا بلکہ اوسکے اعضا حارہ مثل قلب و اعضائی باردہ مثل دماغ و
رطبہ مثل جگر و یابسہ مثل استخوان کے آپسمین متکافی ہونگے اور جسقدر ان اعضا کی موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اوسیقدر یہ شخص مزاجمین معتدل
حقیقی کی قریب ہوگا - ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا ہان جملہ ایک ایسا عضو ہے کہ وہ منتہا
اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے - ارواح اور اعضا رئیسہ کی اعتبا
سے بھی کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہو سکتی بلکہ ان دونو کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت
ہوگا اسلیے کہ مبدا حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونو نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت ہین بقاے حیات بجہت حرارت کی او
نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے - اعضائی رئیسہ تین ہین جیسا آگے بیان کرین گے
اونمین سے ایک دماغ ہے سرد مزاج ہے پر اوسکی برودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا
رئیسہ مین فقط قلب ہے لیکن اوسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کے تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب
بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے - **تیسری صورت**
معتدل کی بہت گنجایش کم رکھتے ہے بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کی مگر اوس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہے
کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہونسے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کی باقی ہواؤن سے مثلا
اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے اور اونکی صحت اوسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالبہ کیواسطے ایک

مزاج مناسب ہے کہ اونکی صحت اوسی پر موقوف ہے ہر ایک مزاج ان دونو اقلیمونکا بقیاس اپنی صنف کی معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے
غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کو بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابی کی ہوجاوے تو وہ شخص بیمار ہوگا یا مرجائیگا اسیطرح صقلابی کے
مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کی ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا - بیان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج
خاص ہے کہ وہانکی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کیواسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کیواسطے دونو جانب افراط و تفریط
کے بھی ہین - **چوتھی صورت** وہ ہر دو میانی مزاج ہے اور دو واسطہ ہے بیچ مین عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج
کے معتدل سے یہ مراد ہے کہ اس صنف مین اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہے - **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول
او ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ صحیح موجود رہے اوسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہے - اس مزاج
کے لیئے بھی عرض ہے جسکے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین - بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص
کا مستحق ہے کہ اوسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہے یا نادر ہے - **چھٹھین صورت** وہ مزاج واسطہ ہے درمیان دو حدون افراط
و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہوگا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیئے یعنی
جتنے حالات اوسکے لائق بحال ہین اونمین سے افضل حالات سے متصف ہوگا - **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو کو عضا ہی
اسیطرح ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلاً استخوان کو واجب ہے کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہے
کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہے اور پٹھہ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہے اس مزاج کی واسطے بھی عرض ہے جسے
دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض امزجہ متقدمہ کی کمتر ہے - **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہے ساتوین
صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات
لائقہ پر ہوگا - جب لحاظ انواع کائنات کی مزاجو کا کیا جاوے تو اونمین سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی
کرین تو ہمارے نزدیک یہہ بات صحیح ہے کہ جو آبادی محاذی معدل النہار کی واقع ہے اور اوس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر خلاف
باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اوسمین نہین واقع ہین اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج اشبہ ہے کہ قریب باعتدال حقیقی ہو - اور
ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہے جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بجہت قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی
نہین رہتا ہے اونکا یہہ گمان فاسد ہے ہم نے یہہ ثابت کیا ہے کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہے اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہے بہ نسبت اون
مقامات کو کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس کے
قریب آتا ہے تو اونکو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ہوا مین وہانکی تغیر زیادہ ہوتا ہے - خط استوا کے رہنے والونکے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور اونکے
حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہین ہوتی ہے جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان
رہتا ہے ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جسمین اپنی اس رائے کو بدلیل ثابت کیا ہے - بعد سکان خط استوا کے معتدل
مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلئے کہ وہ لوگ ایسی جگہ مین ہین ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ اونکے سرون پر نہین رہتی ہے
لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کی اور بھی یہہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والے اونکے اخلاط
مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہے بجہت ہمیشہ دور رہنے آفتاب کی اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم پنجم کے رہنے والیکا جو

[illegible] ہے — ایک شخص [illegible] معتدل [illegible]

[illegible] معتدل [illegible] انسان کا [illegible] بلکہ

[illegible] زیادہ [illegible] معتدل [illegible]

[illegible] پانی ملائین اور اوسکا اثر [illegible] جلد مین جسقدر [illegible]

[illegible] اور اسیطرح اگر ایک چیز نہایت خشک اور دوسری نہایت تر ہو تو [illegible]

[illegible] احساسات کی شناخت کہ جلد جب متاثر نہین ہوتی ہے تو یہہ ہے کہ وہ [illegible]

اور ادراک نہین کرتی ہے — [illegible] معتدل [illegible] اجسام کی [illegible] جلد احساس نہین کرتی اور نہ باعث عدم انفعال [illegible]

ٹھہرایا اور [illegible] معتدل ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تو

اسکا کچھ اثر جلد کو پہنچتا اور محسوس ہوتا اس لئے کہ جو چیزین مختلف عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہین ضرور ایک دوسرے سے منفعل

ہوتا ہے — ایک چیز دوسری چیز سے اوسوقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ

مشارکت کیفیت کی اونکے تشابہ پر [illegible] سمجھتا ہے اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو [illegible] کی تپ [illegible]

دوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہوجاتی ہین تو [illegible] ذریعہ لمس کے محموم

تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہہ ہے کہ دو چیزین جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات

مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی [illegible] جلد کا بھی یہہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھ کی

جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے

اوس سے زیادہ انگلیون پر جتنی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے

اوسکی جلد معتدل ہے — اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو جانب

افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ

جو شئے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فوراً پہچان لیتی ہین — جو چیزین اوپر بیان ہوچکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے

کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اس لئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے

کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے ویسی یہہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا کی

یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسانکے بدن سے یہہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال

اور خارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بجہت تشابہ کیفیت کے پس گویا کہ یہہ دوا بھی

معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے

جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے ورنہ وہ دوا سے معتدل سے بہتر

یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ برودت

انسانکو بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے بعضے دوا بقیاس مزاج انسان کے [illegible]

اور عقرب کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار
دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو بکر کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کرکے معالجین
کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اوسکا اثر ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین
— مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھہ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے پس ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس
کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اوسکی بھی اٹھہ صورتین ہو سکتی ہین مگر یہہ اٹھون صورتین
اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسیطرح
پر حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جس معتدل
سے اس مزاج کو نسبت دیجائے اوس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلا فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت
مین اور علی ہذا القیاس دوسری صورت یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج
اعتدال سے ہو — اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اوسکی دو قسمین
ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت او
یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو — اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اوسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب
سے زیادہ رکھتا ہے لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور
برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے — یہہ چارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک اونکی
کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جو اثر اونمین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلا غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے
اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد یبس بھی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ
ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے زمانہ کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور
اسیطرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب
ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کرکے آخر کو
پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت
حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے — غیر معتدل بسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت
کسی مزاج معتدل سے رکھے اوسکی بھی چار قسمین ہین **پہلی صورت** یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھہ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت**
کہ حرارت اور یبوست دونون مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھہ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت**
برودت اور یبوست مین معا خارج از اعتدال ہو — اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معا خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معا
ایک مزاج مین جمع نہین ہو سکتی اسلیے یہہ دونو صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ
قسمت عقلی اونکو شامل تھی — ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے
کے یہہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرنے وہ کیفیت اسقدر جمی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط

کی قوتوں کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پہر وہ خلط ایسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت ، قوت کی مخزوز
برچوٹ تگرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - اور بامادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت
یہہ غیر معتدل کردے کہ اوس سے ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوس پر غالب ہو جیسے بلغم
زجاجی سے سبز یہ جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفرا زنگاری و زنجاری سے جو تخمین پیدا ہوتی ہے اور سکے بعد ان دونو خلطوں سے نکلے
جو کیفیت ہوتی ہو وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالین بتفصیل بیان
کیجاینگی — جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کی ساتھہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بھیگ جاتا ہو
اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہو اور یہہ احتباس بھی کبھی تو اوس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہین پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب اہم
تین بحث اسیقدر تھی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیے کہ اونکو مسلم جانے اور اونکا دلیل ثابت کرنا
حکیم طبعی کے سپرد کرے **فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین** خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک
مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تھا اور مین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور حقیقتا اوس حیوان یا عضو
کو کمال ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچہہ واسطہ نہین ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل
عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد مین ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا
فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت
سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منشا روح کا ہے
اوسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے
بعد حرارت مین درجہ کبد کا ہے اسلیے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اوسکے بعد عضو جاریہ ہے بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی ریہ کی گرمی سے
بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین لپٹے ہوتے ہین اوسکے بعد حار مزاج عضل یعنی پٹے کہ وہ گوشت سے
بھی کمتر گرم ہے اسلیے کہ اومین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین دُرد خون کا ہوتا ہے اوسکے
بعد گردونکی گرمی ہے کہ اونمین خون کم ہوتا ہے اوسکے بعد گوشت دونو پستان اور انثیین کا اور سکے بعد طبقات جو رگہائے جہندہ مین ہوتی ہین
بنظر اونکے جوہر عصبی کے جسکو بذریعہ اوس خون اور روح کے جو انمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو ساکن ہین
اور اونمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کے جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کے جسے ہم اوپر معتدل لکھہ چکے ہین - سب سے زیادہ سرد
چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کرّی اور اوسکے بعد رباط اوسکے بعد وتر
یعنی روده اوسکے بعد غشا یعنی جہلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹہد بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنی بھیجا بعد اوسکے شحم یعنی
چربی بعد اوسکے سمین یعنی دہنیت بدن انسانکی اوسکی بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد خون بعد اوسکے دہنیت
اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکے بعد حرام مغز بعد اوسکے گوشت پستان و انثیین اوسکے بعد پھیپھڑا بعد اوسکے جگر پہر طحال بعد اوسکے
گردے اوسکے بعد عضل اوسکے بعد کرّی بعد اوسکے جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت
ضروری ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین زیادہ تری نہین رکہتا اسلیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور

بنا بر وہ حرارت محفوظ رہتی ہے بہ نسبت رطوبت کی کیفیت اور کمیت میں ساتھ ہی کم ہو اور اسیطرح محفوظ رہیگی جبتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے —
رطوبت جوانی میں اگرچہ بہ نسبت [illegible] کے [illegible] ہے مگر اتنی کم نہیں ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نکر سکے البتہ بعد اسکے نمو کم ہوتی ہے
پس شاید یہہ بات صحیح ہو [illegible] رطوبت [illegible] زیادہ [illegible] ہے کہ نمو میں بھی بکار آمد ہوتی ہے اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہے بعد اوسکے
جوانی میں [illegible] باقی [illegible] ہے کہ [illegible] نہیں ہو سکتی ہے مگر ایسا نہیں کہ ایک بات کو بھی کافی ہو سکے اسی جہت سے [illegible]
[illegible] رطوبت جوانی [illegible] یہہ بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تغذیہ کو تو کافی [illegible]
[illegible] حفاظت حرارت غریزیہ [illegible] کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہیں کر سکتی وہ اوسپر کسی چیز کو بڑھانیکی کیا طاقت رکھے گی پس یہی بات
باقی رہی کہ جوانی کی رطوبت مقدار کم ہوتی ہے کہ صرف حفاظت حرارت کر سکتی ہے اور نمو کے واسطے کافی نہیں ہوتی — یہہ بھی معلوم رہے کہ جس سن
کا ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہے [illegible] شیخ [illegible] لکھتا ہے [illegible] شیخ یاد دہانی کرتا ہے کہ سن وقوف
[illegible] کہ حرارت غریزی [illegible] مستحق
[illegible] کہ نمو صبیان میں [illegible] بسبب حرارت کی یہہ قول محض باطل ہے اسلئے کہ رطوبت واسطے نمو کی بمنزلہ
مادہ [illegible] منفعل ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے جبتک کہ کوئی قوت فاعلہ اوسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کی اسلئے بالنفس
[illegible] کسی آلہ کے کچھ فعل نہیں کر سکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہے اسی سے
[illegible] حرارت ہو سکتی ہے نہ رطوبت — یہہ بات جوان لوگوں نے لکھی کہ قوت اشتہا و ہضم طعام [illegible] بوجہ برودت مزاج
[illegible] ہوتی ہے اوسکے ساتھ ہضم [illegible] اور [illegible] بدن کب
[illegible] بہت [illegible] اگر [illegible] ہوتی تو اوسکی غذا سے جس قدر جزو بدن ہو کر نمو میں کام آتی ہے
[illegible] تحلیل [illegible] زیادہ [illegible] ہوتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ حرص اونکی غالب ہوتی ہے اور ترتیب
[illegible] بداطواری کرتے ہیں اور بے قاعدہ [illegible] تاثیر غذا اونکی [illegible] واقع ہوتی ہے اور اکثر وہ غذائیں [illegible] خواہ مرطوب ہیں [illegible]
[illegible] کہا [illegible] اور [illegible] ہوتے ہیں باینوجہ بکثرت چونکہ فضول اونکے معدے میں مجتمع ہوتے ہیں کہ
محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتے ہیں [illegible] مشغول بہت [illegible] ہے اس [illegible] اونکی سانس میں بشدت تواتر اور سرعت
ہوتی ہے اور اونکی نبض میں عظم نہیں ہوتا کیونکہ اونکے قوتیں ابھی تمام نہیں ہوئیں — یہان تک بیان مزاج صبی اور شاب کا تھا جس [illegible]
پر جالینوس نے کیا اور شیخ نے اپنی عبارت میں اوسکو مطابق تحریر کیا — اب یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ حرارت غریزی بعد مدت [illegible]
و قوت کی نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سے کہ اوسکا مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہے اور حرارت غریزی
ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہیں یہہ بھی مددگار ہوتے ہیں اور طبیعت اس
بن میں مقابلہ سے ان سب باتونکے عاجز ہوتی ہے اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ میں ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی
متناہی ہے اسکی برہان علم [illegible] میں مذکور ہو چکی ہے اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل [illegible] ہمیشہ یکسان نہیں ہو سکتا — ہان اگر یہہ قوت
غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل تحلیل برابر مقدار واحد پر کرتی [illegible] ہماری نہیں ہے کہ تحلیل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا بلکہ زیادتی تحلیل کی حرارت
برابر ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل مقاومت اور مقابلہ تحلیل کا نکر سکتا بلکہ تحلیل بالکل فنائے رطوبت کر دیتا اور جبکہ فقط تحلیل فنائے رطوبت کرنے

جو خلط محمود ہے بسبب ان کی کمی شاذ و نادر کبھی خلط ردی سے خلط محمود بنتی ہے خلط ردی کی حق تعالیٰ کی یہ بات ہے کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع ہو جاوے
اور متفرق ہو کر بدن سے دور ہو ۔ ہم کہتے ہیں کہ رطوبات بدن کی بعض قسمیں اولی ہیں اور بعض ثانوی اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہیں جنکا ہم ذکر
کرتے ہیں اور اقسام ثانوی کی دو قسمیں ہیں فضول ہیں یا غیر فضول فضول کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزیں ہیں کہ حالت ابتدائی سے
مستحیل ہو کر اور صورت بدلکر اعضا میں نفوذ کرتی ہیں لیکن ابھی جزو عضو بالفعل نہیں ہوتی ہیں اور فعل نفوذ کا تمام ہو جاتا ہے انکی چار قسمیں ہیں
ایک وہ رطوبت ہے جو اندرون اطراف چھوٹی رگوں کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہیں محصور ہوتی ہے اور یہہ رگیں بوجہ آسانی رطوبت کو
اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچا دیتی ہیں دوسری وہ رطوبت ہے کہ جو اعضائے اصلی میں مثل شبنم کے پھیلی ہوئی ہے اسکو یہہ استعداد ہے
کہ غذا اعضا کی ہو جائے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اوسکی یہی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچائے جب وقت بسبب
کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو تیسری وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہہ رطوبت غذا ہے کہ جو مستحیل
بجوہر اعضا ہوتی ہے بسبب مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور تو ام استحالہ تام نہیں پائی ہے اسلیے کہ تو ام تام کے بعد تو اعضا میں شمار کی جائیگی
پھر رطوبت اسکو نہ کہہ سکینگے چوتھی وہ رطوبت ہے جو اعضائے اصلی میں داخل ہے ابتدائے نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزا
کا تسکین ہوتا ہے سبب اس رطوبت کا نطفہ ہے اور سبب نطفہ کا اخلاط ہے ۔ اب ہم کہتے ہیں کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات
جنکو ہمنے فضول تجویز کیا ہے اونکا بھی چار قسموں میں انحصار ہے ایک جنس خون ہے کہ جو چاروں میں افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے
خون بالطبع حار رطب ہے طبیعی اور غیر طبیعی طبیعی سرخ رنگ کہ اوسمیں بدبو نہیں ہوتی ہے شیرین ہوتا ہے اور غیر طبیعی کی دو قسم ہیں ایک قسم
وہ ہے کہ اوسکا مزاج اصلی بہ نسبت بالخصوص کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اوسمیں سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا دوسری
قسم وہ ہے کہ اوسمیں کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتیں ہیں یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اوسمیں نافذ ہوئی اور اوسکے
مزاج کو فاسد کر دیا یا کہ خلط ردی اوسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اوسمیں عفونت بڑہ گئی پس اوسکا جوہر لطیف مستحیل بہ صفرا کیطرف ہو گیا
اور کثیف مرہ سودا کیطرف مستحیل ہوا اور یہہ دونوں اوسمیں باقی رہے خواہ ایک انمیں کا باقی رہا اس جہت سے اوس خون کا مزاج متغیر ہوا یہہ
دوسری قسم دو قسموں غیر طبیعی کی کیفیت میں مختلف ہوتی ہے بحسب اختلاف اوس چیز کے جو اسمیں ملتی ہے خواہ اخلاط بلغم ملکر ہوا ہے
خواہ صفرا کا خواہ مائیت اوسمیں داخل ہو کبھی یہہ خون بمنزلہ دُرد کے ہو جاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی
ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہو جاتا ہے اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہے ۔ بلغم بھی
طبیعی اور غیر طبیعی دونوں طرح پر ہوتا ہے ۔ بلغم طبیعی وہ ہے جسمیں صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسیوقت خون ہو جائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون
ہے کہ ابھی اوسکا نضج پورا نہیں ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمیں شدت سے برودت نہیں ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کی قلیل البرودت
ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کی بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین کی غیر طبیعی بھی ہوتا ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے
وہ ذائقہ اوسمیں نہیں ہوتا ہے اگرچہ اتفاقاً اوسمیں خون طبیعی بھی مل جائے اور اکثر یہہ بلغم بوقت شروع نزلہ کے خواہ نفث میں محسوس ہوتا ہے
بلغم طبیعی جو شیرین ہے جالینوس اوسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہے کہ طبیعت نے اوسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سا کچھ کوٹھا ہوا ہو
نہیں آمادہ کیا خصوصاً جیسا کہ مرہ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہیں اسیلیے
قائم مقام خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی غذا یہی بلغم ہو نہیں مخلوق ہوا ۔ میں جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہوں کہ ا

بلغم کیطرف حاجت دو وجہ سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسری منفعت سے ضرورت دو سبب سے ہوتی ہے ایک سبب ان مین سے یہہ ہے کہ
بلغم قریب اعضا کی موجود رہے جسوقت غذا بہم نہ پہونچے وہ غذا ہو جاوے اور خون صالح ہو سکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا جس غذا کا یا بوجہ کسی فقد
احتباس کے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کی متوجہ
بطرف اس بلغم کے ہو کر اوسکو نضج دیکر منہضم کر دینگی اور اس بلغم سے غذا کی اصلاح بنا لینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج وغیرہ منہضم کر کے خون
صالح بنا لیتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کر کے فاسد بھی کر دیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرہ سودا اور صفرا کیواسطے نہین ہے
سو بلحاظ یکہ معدہ وغیرہ کی اس بات مین شرکت نہین ہے کہ حرارت غریزی انکو خون صالح بنا دے اگرچہ اس بات مین انکو شرکت ضرور ہے
کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ یہہ بلغم خون سے ملے تاکہ غذا یہ اون اعضا
کا بھی جو بلغمی مزاج مین کیسے وہ اعضا کہ جو خون ان کی غذا ہوتا ہے اور تین ان سب معلوم ہے بلغم کا ہونا جب ہو مثل دماغ کے اور یہہ بات مرہ صفرا
اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے۔ اور منفعت اس بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور انکو
بسبب حرارت اور حرکت کے (یعنی حرکت) انکو خشکی عارض نہووے اور یہہ منفعت بہ نسبت منفعتہا ضرورت کے قریب ہے — بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہے کچھ اوسمین
سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہے یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کرتی ہے یہی بلغم خام کہلاتا ہے اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے جیسے وہ
مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہہ بلغم سب سے کہ جسکا جزو لطیف تحلیل ہو گیا ہے
اس جہت سے کہ اوسکا مسافہ اور مفاصل مین بہت دیرتک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہوتی ہے
اوس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ بلغم طبیعی رطوبت مائی کم ذائقہ
خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتھ اجزائے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اس لئے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ
تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہے اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھہ یا آہک یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے
اوسکی بھی یہی ترکیب ہے کہ بہت سے پانی مین اوس شئے کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اوس پانی کو صاف کر کے جوش دیتے ہین
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہے کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ
کم مزہ اوسمین بھی جسوقت اجزاء یابسہ جو بالطبع محترقہ ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہے یہہ بلغم صفراوی ہے مگر جالینوس
کہتا ہے کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمین ملکر نمکین کر دیتی ہے میں اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو
نمکین کر دیتی ہے کہ اوسمین احتراق پیدا کرکے یا ارضیت پیدا کرتی ہے اور بسبب رمادیت رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنانیکی جو
بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہے کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث
ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس
مین لفظ واو تھی اب اسوقت معنی عبارت کی یہہ ہونگے (کہ یہہ بلغم بسبب اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اسمین ملتی ہے نمکین ہو جاتا ہے)
اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تمام ہو جاتا ہے - ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئی ہین ایک تو وہ کہ جسکی
حلاوت لذاتہ ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہے اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم

تو بسبب ملنے ایک شئے غریب کے حاصل ہوتی ہے یعنی سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے دوسری قسم میں ترشی کبھی امر ذاتی
کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہے پہلی ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے
اور عصارات شیرین میں جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو — ایک قسم بلغم کی عفص یعنے کسیلی ہوتی ہے یہہ عفوصت کبھی بسبب
برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوسکی مائیت منجمد ہوکر بحیثیت یکسر
سکے اوسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہو جاتا ہے اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف بھی ہوتی نہین ہے جو اوسکو جوش مین لاکر ترش کردے اور حرارت
ایسی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دیوے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہے — بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج
گداختہ کے ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت بمیزہ اور شاید اس بمیزہ بلغم مین یہہ غلیظ ہو گیا بلغم خام ہے اوسکی
طرف مستحیل ہو جاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور بارد تھی اور عفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ
الگ ایک جگہہ بند پڑا رہا یہانتک کہ غلیظ اور گاڑہا ہو گیا اور برودت اوسکی بڑہ گئی — اوپر کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے
چار قسمین ہین — مالح حامض عفص مسیخ یعنے نمکین ترش کسیلا بمیزہ اور بحیثیت قوام کے بہی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم
خام مخاطی مین داخل ہے — صفرا بہی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بہی ہوتا ہے صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنی کف ہے سرخ رنگ ناصع یعنی
خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سرخی زیادہ بڑہتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین
ہوتی ہین **ایک قسم** اسکی ہمراہ خون کے رگونمین چلی جاتی ہے **دوسری قسم** صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو حصہ خون
کے ساتھہ جاتا ہے اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کے ساتھہ ملکر جو اعضا صفرا اپنے مزاج کی مستحق
اس بات کے ہین کہ اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اون اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے
حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے — اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرکے اوسکو تنگ راہونمین نفوذ کی قابلیت بخشے — جسقدر صفرا
صاف ہوکر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا جانا بہی بغرض ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدن کی تو یہہ ہے کہ فضول صفرا اوس سے
تمام بدن کی تخلیص ہو جاتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اور بحسب عضو خاص کے یہہ ضرورت ہے کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے — منفعت اسکی مرارہ مین جانیکی
دو ہین **ایک** یہہ ہے کہ امعا کو ثفل اور بلغم لزج سے دہوکر صاف کردیتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ امعا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور
اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہے تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے قضائے حاجت کے اوسے حاجتمند کرکے اوٹہائے
— اسیوجہ سے اکثر جب سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سے امعا تک اوترا ہے قولنج عارض ہوتا ہے — صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے
کہ خروج اوسکا طبعیت سے بسبب کسی غریب شئے کے ہو جو اوس سے ملا اور ایک قسم یہہ ہے کہ سبب اوسکے خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی
ذات ہو بایطور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شئے غریب جو اوس سے ملتی ہے وہ بلغم
ہے اس صفرے کی پیدائش اکثر جگر مین ہوتی ہے — اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہے جو بہت کم مشہور ہے اوسمین جو شئے غریب
ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہے مشہور و معروف یا تو مرۂ صفرا ہے یا مرۂ محیہ ہے اس لئے کہ جو بلغم اوسمین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرۂ صفرا
پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اوس سے ملے تو مرۂ محیہ پیدا ہوتا ہے یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی زردی سے اس صفراے غیر طبعی کی جو غیر مشہور
قسم ہے اوسکا صفراے محترقہ نام ہے اوسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہے کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اوسمین رمادیت پیدا ہو کر

اوسکا ... لطافت اس رطوبت کی جدا ہو بلکہ رطوبت اوسمین محتبس ہو جاتی ہے اور یہہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفرا سے محترقہ کہتے ہین اور دوسری صورت اسکی
پیدایش کی یہہ سبب ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اوسمین ملجاے ... یہہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہے اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہین
اور نہ اوسمین چمک ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہہ خون سے ہے فرق اتنا ہے کہ رقیق ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی اس رنگ سے متغیر بھی ہو جاتا ہے جیسے اسباب رنگ
بدلنے والے پیدا ہون - وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اوسمین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر مین پیدا ہوتی ہے سبب اوسکا
دوسری قسم کی پیدایش کا سبب ہوتی ہے تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہے صفت واحد ہے کہ لطیف خون ...
محترق ہو اوس سے یہہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی ... کثیف ہو جاتی ہے اوس سے سودا بنتا ہے اور یہہ قسم کہ اکثر معدے مین
پیدا ہوتی ہے اوسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری شاید کہ صفرا سے کراثی مخ کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ مخی جسوقت محترق ہوتا ہے
تو احتراق اوسمین ایک سواد پیدا کرتا ہے اور یہہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونو کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدایش غالبا
اسطرح پر ہوتی ہے کہ جب صفرا سے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی رطوبات جلکر فنا ہو جاتی ہین اور مایل بہ بیاض ...
خشکی کے ہو جاتا ہے اس لیے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہہ اثر کرتی ہے کہ اوسے سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہے سیاہی کو کم
کرتی جاتی ہے اور اوسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہانتک کہ سفید کر دیتی ہے - اس مسئلہ کے ثبوت مین تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اوسکا
کوئلہ بنتا ہے اوسکے بعد راکھہ ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور یہہ ... جسم تر مین
سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی یہہ دونو حکم جو ہمنے کراثی اور زنجاری مین کیے ہین محض تخمینی ہین - صفرا سے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا
مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ قسم جوہر سمی سے ہے - سودا بھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور غیر طبعی بھی
طبعی وہ محمود کا درد ہے اور ثقل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان ہے جگر مین جب پیدا ہوتا ہے تو اوس کی دو قسمین ہو جاتی ہین
ایک قسم خون کے ساتھہ اعضا مین نفوذ کرتی ہے **دوسری قسم** طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھہ نفوذ کرتی ہے اوسکی
ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت یہہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضای بدن سے بکار آمد ہو
جسکی غذا مین جزء صالح سودا کا پڑنا ضرور ہے مثل ہڈیون کے - اور منفعت یہہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور تکثیف کرے - طحال
کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اوسیقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اوس سے مستغنی ہوتا ہے اوسکا نفوذ بھی طحال مین بنظر
ضرورت اور منفعت دونو کے ہوتا ہے - ضرورت بجہت تمام بدن کی تو یہہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بجہت ایک عضو خاص کی یہہ ہے کہ طحال کی
غذا ہے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے نکلکر فم معدے پر پہونچے یہہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہہ ہے کہ فم معدے کو
مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اوسکی کرتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ فم معدے مین بوجہ اپنے مزہ خاص کی خارش پیدا کرتا ہے اور سوزش معدہ
مشابہہ گرسنگی پیدا ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے یہہ بھی **ضرور جاننا چاہیے** کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کھچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے
اور اوسکو اپنی اصلاح مین صفرا سے کیطرف کچھہ حاجت نہین ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کھچکر جاتا ہے اوسکی مرارہ کو کچھہ پروا نہین ہوتی
اسیطرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھہ ضرورت نہین ہے اور جو سودا طحال سے نکلکر فم معدے کی طرف
جاتا ہے اوس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے معا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معا سے اسیطرح یہہ سودا
جو فم معدے کیطرف جاتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین - سودا غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثقل

کر نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہو اسی لئے کہ تر چیزین جنمین ارضیت ملی ہے اونمین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے
یا بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کے سوداے طبعی سے دیکھاتی ہے یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہو جاے
اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیکھاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے - رسوب سوداے خون کے
جو اور کسی خلط کے واسطے نہوا اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت اسکی کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی بشکل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت
لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور نیز چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوے تمام بدن مین
ہوتے ہین اونکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور نیز اوسکا رسوب بالفعل رعت نہین دریافت ہوسکتا اور اگر متمیز بھی ہو تو ویسا
اتنا نہین ٹھیرتا ہو کہ متعفن ہوا اور سیلان دفع ہو پس جس وقت متعفن ہو لطیف اوسکا متحلل ہوا اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے
کہ جسمین رسوب نہو - سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے کے بلز
اور اوس صفرا مین جسکا بعضے صفراے محترقہ نام رکھا ہے فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر
ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکی اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم کے اجزای احتراقی
سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ
کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور اوسی خون کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل بازک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم**
سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش
ہو سرکے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہو جوش مین آکر ایسی ترش بو دیتا ہو کہ اوسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی
غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوسکے مزہ مین ہوتی ہے - اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے
برودی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہو صفرا کی جس وقت صفرا مین احتراق ہوا اور لطیف اوسکا متحلل ہو جائے - اور دو قسمین وہ ہین
کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین یا وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہو دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی رداءت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد
فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہو مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہے باقی دو قسمین جنکی رداءت اوپر زیادہ تجویز کی گئی
اونمین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اوسکی رداءت بھی زیادہ ہے لیکن ابتدا مین اگر اوسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ
رکھتا ہو تیسری قسم انمین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہو اور مدت دراز مین متعفن طرف
اہلاک کی ہوتا ہے مگر تحلیل اوسکا بہت دشوار ہے اور تقطیع پانے مین اوسکے نہایت دقت ہو علاج پذیری بھی مشکل سے ہوتا ہو یہی سب قسمین
ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین - جالینوس کہتا ہے کہ رائے صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط
خون ہے اور سب اخلاط فضول ہین انکی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہے دلیل اس راے کے غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ
تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ
ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی اور کوئی وجہ نہین ہے مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر صلابت اور سختی ہے اسیطرح
اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ
جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہے اور کچھ نہین ہے - خون کو یہہ منفعت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہے جب انکا اخراج کرین تو خلط

اون میں حرکت اور رگین جسے حس تیزی پیدا ہو ... رباط کی منفعت اوسکے بیان سے معلوم ہو چکی ہے - اوسکے بعد شریانات ہین یہہ اجسام
نلی سے اوگتے ہین اور رکھیجے ہوے مخروطی شکل اعصاب کی طرح ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہے انکو واسطے حرکت
انبساطی اور انقباضی کے دو پرت ہین ان دونون پرتون کا فصل اور جدائی سکون سے ہوتا ہے انکی خلقت کا فائدہ یہہ ہے کہ قلب مین ہوا
پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا ہے اوسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین - انکے بعد اوردہ ہین یہہ
رگین خلقت اور شباہت مین مثل شریانات کے ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ بھی ہے کہ خون کو
تمام اعضا پر تقسیم کرین - اوسکے بعد اغشیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سے جنکا حجم باریک ہوتی ہے یہہ جھلیان ہین وہ اس
مخلوق ہوئی ہین کہ اور اجسام کی سطح کو ڈھانپ لین اور اون سب کے اوپر ہو جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ منفعت ہے کہ وہ
اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین اور ازانجملہ یہہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہہ جھلی بواسطہ
عصب اور اوس رباط کے جو فراہم ہوا ہے ان اعضا کے ریشون تک پس اوسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہوگئی ہے جیسے گردہ اعضائے نفیسہ سے
ازانجملہ یہہ منفعت ہے کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنی حس نہین رکھتے ہین اونکے واسطے یہہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس
بذات ہو کہ جو چیز اوس عضو عدیم الحس کو ملے خواہ جو بات اوس جسم مین حادث ہو جسمین یہہ جھلی لپٹی ہوئی ہے بالفعل دریافت کرسکے اور جن اعضا کو
جھلی فاقد الحس کہتا ہے اور اونپر یہہ جھلی لپٹی ہے وہ یہہ ہین ریہ جگر طحال و گردے کہ یہہ سب ذاتی حس نہین رکھتے ہین جن چیزونکی
حس انہین ہوتی ہے بذریعہ اونہین جھلیونکے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو وہ محسوس
ہو جاتا ہے ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کر لیتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہین کرتی ہے
مگر مبدء جھلی کا یعنی معلق ہوتا اوسکا یعنی جانب سے وہ لٹک رہی ہے اوسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہے
بوجہ ثقل کے اوسمین ایک رجحان اور میل ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جو مبدء غشا تک اوسکا اثر پہونچتا ہے - بعد جھلی کے گوشت ہے وہ ایک بھرتی ہے
روزن وار - یہہ سب اعضا بدن مین رکھے گئے اور قوتین اونکی جن پر اعتماد و مدار ہے بدن مین مقرر کی گئین - ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی
ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذیہ یعنی اوس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذیہ جذب غذا کرنا اور اوسکا ٹھہرا لینا اور اوسکی صورت بدلکر
اپنے مشابہ کر لینا اور اوس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کر دینا اتنے افعال سے تمام ہوتی ہے - اور بعد تغذیہ کے اعضا کی
قوتون مین اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذیہ کے اور ایک قوت ہے کہ وہ قوت اوسکی غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے
ہین کہ اونمین یہہ قوت نہین ہے - جسوقت یہہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی معطی غیر
قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہے اور نہ معطی - **مترجم** کہتا ہے
قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اوسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف
کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفون کے ثبوت اور سلب کی از روے تقسیم عقلی یہی چار صورتین نکلتی ہین مگر پیدا ہونا عضو قابل معطی
کا ایسا بدیہی ہے کہ اسمین کسیکو شک نہین ہے اسلئے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت
غریزی اور روح کے قلب سے ہین یعنی قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہے اوس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین
اور اسیطرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کے ہین کہ اوس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یعنی معطی ہین - دماغ مبدء حس کا ہے علی الاطلاق

[illegible] اور جنین [illegible] اعضا [illegible] تشبیہات صرف مشہور ہیں ملاحظہ کرنا چاہیے — جو خون عورتوں سے ایام حیض میں
خارج ہوتا ہے اور [illegible] غذا اوسکو نہیں کرتے ہیں [illegible] سے کسیقدر تحلیل ہو کر مشابہ جوہر منی اور اون اعضا کے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے
ہیں اور اونمین اعضا کی [illegible] غذا بنتی ہو جسقدر ہوتا ہے اور کسیقدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہیں رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ اون
اعضا کو [illegible] ہو جاسے اور جسقدر جگہ خالی درمیان اعضائے اولیہ کے ہے اوسکو بھر دیتا ہے کہ اسقدر گوشت پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس
خون سے ایسا ہوتا ہے کہ ان دونو باتون سے کسیکی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبیعت اوسکو بطور فضلہ
دفع کرتی ہے جسوقت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اوسکے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس سے قائم مقام ہوتا ہے اور اوسکے جگر سے وہ
چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہے خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اوسکو بستہ کرتی ہے
شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنی چکنائی سے ہے اور برودت اوسکو منعقد کرتی ہے اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگھل
کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ بزر یا مادہ دونو کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جسوقت وہ ٹوٹ جائیں پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے
اور اتصال حقیقی پھر اونمیں نہیں پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہے اور سن صبی میں اوسکے انجبار اور بستگی کی امید ہوسکتی ہے
ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیان اور چھوٹی چھوٹی شعبہ اور دوسرے بڑے شعبے اور شرائین کا یہ حال نہیں ہے — ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے
پھر اوسکی عوض کچھ نہیں اوگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ — جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانیکے پھر درست ہو جاتا ہے اور متصل ہو جاتا ہے
جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اوسمین منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اوسکی خلقت کے بعد زیادہ نہیں گذرتا ہے
اگر اوسمین کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہو جائے
کہ خون کی مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہوا اوسوقت دوبارہ نہیں اوگ سکتا ہے — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں انمیں سے
کبھی کسی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہے جیسے آنکھہ کا پٹھہ کہ مبدء حس و حرکت دونو کا ہے اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدء
ایک عصب جداگانہ ہوتا ہے — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشا جھلی میں لپٹے ہوئے ہیں اونکی غشا کا منبت اور جامہ پیدگی ایک دو جھلیو نمیں سے
ضرور ہے یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونو جھلیاں اندرونی ہیں — سینہ کی اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین رگیں انکی جھلیونکا
منبت وہ جھلی ہے کہ وہ مستبطن یعنی اندرونی ہے واسطے اضلاع اور پسلیون کے — اور جو چیزیں جوف میں اعضا اور عروق کی ہے منبت اوس کی
جھلیونکا اندرونی پردہ مراق البطن کا ہے جسے صفاق کہتے ہیں — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لیف کی ہیں جیسے گوشت عضلہ
میں خواہ اول میں لیف نہیں ہے مثل جگر کے — جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بدون لیف کی نہیں ہوتی حرکت ارادی سبب
لیف کی ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہے جیسے حرکت ازدرادی یعنی لقمہ
اوتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہے طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش بسبب
اوس لیف کی پیدا ہوتی ہے جو دراز ہے اور دفع اوس لیف سے پیدا ہوتی ہے جو عرض میں چلی گئی ہے جو عام یعنے نچوڑنے والی ہے اور امساک
کیواسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہیں — جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہے مثل اور دہ کی اوسکی تینوں قسم کی لیف یعنی لیف جاذب اور
دافع اور ممسک ایک دوسرے میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں اونکی طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہے جو عرض میں چلی ہے اور
مثل طول اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے — اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہے تا کہ لیت

جاذب اور شیٔ دافع کیا نہیں بلکہ لیف جاذب اور ماسک کا کیا ہوتا البتہ مناسب اور لائق ہوتا مگر ضروری نہیں چونکہ حاجت امساک شدید نہیں ہوتی ہے اس بابت سو لیف جاذب
اور دافع کو یکجا مخلوق ہوئی ہیں کہ جنکا ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہے — ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جنکو اعضائے عصبانی اون اجسام کو محیط ہیں جنکا مادہ عصبانی مادہ
سے جدا ہے اون عصبانی اعضا میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو ایک ہی طبقہ ہوتے ہیں اور بعض دو طبقے رکھتے ہیں دو طبقتین کی منفعت کیواسطے ہیں پہلی
منفعت یہ ہے کہ جو عضو اسکے اندر گھرا ہوا ہے نہایت قوت سو حرکت کرتا ہو اوسکی حفاظت شق ہو جانے سے وہی چیز کریگی جو خود اوس جسم میں نہایت مضبوط
ہو مثلاً شریانین جو ہر وقت بقوت متحرک ہیں اوسکا محیط اوسی عضو عصبانی ہو سکتا ہے جو دو طبقے رکھتا ہو دوسری منفعت یہ ہے کہ احتیاج شدید اس بات کی ہے
کہ عضو اندرونی جسم عصبانی متحلل نہو اور نکل نجائے تحلل کا خوف اس نظر سے ہے کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور کمزوری کے
تحلل سے پرخوف ہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب سے ہے کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے
بخطر ہوگا وہ جسم جسکی تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہے جو شرائین میں رہتا ہے اور یہ دونو روح اور خون ایسی چیزین ہیں جنکی
بقا میں کمال احتیاط درکار ہے اور اونکی ضائع ہونا نہایت خوف ہے روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہوگا بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جائیگی
اور خون اوسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونو کا نکلنا خطر عظیم ہے تیسری منفعت یہ ہے کہ جسوقت کوئی عضو بحرکت حرکت کی
اوسمین جذب اور دفع زیادہ ہو اور اوسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اوسکو واسطے ایک آلہ بے آمیزش درکار ہے جیسے معدہ اور رحم چوتھی منفعت یہ ہے
کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اوسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہیں کہ مخالف مزاج طبقوں سے صادر ہو سکیں تو اوس عضو کو
طبقات میں جدائی اور اختلاف مناسب ہوگا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدہ میں دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی
نہیں ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہیں تھا اسمین دونو فائدہ انکیواسطے معدہ میں دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہے
اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہے ان دونو طبقون میں طبقہ اندرونی عصبانی ہے اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شے
منہضم سے بالقوۃ مجاز ہے اور ملاقات یعنی اتصال بالفعل جائز نہیں اور حساس کا فعل حس محسوس میں بدون ملاقات اور اتصال کے
تمام نہیں ہو سکتا — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اعضا میں کچھ ایسے عضو ہیں کہ جنکا مزاج قریب بخون ہی ہے اونکی غذا ہو نہیں خون تکو اسکی حاجت نہیں
کہ بہت سے استحالات اور تبدیلات اختیار کرے تب اونکی غذا ہے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت میں بہت سی تجاویف اور سوراخ نہیں رکھے گئے
کہ اوسمین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے گوشت اوس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہے فوراً لحمیت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنجاتی ہے
— بعض اعضا ایسے ہیں کہ اونکا مزاج خون کی مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خونکو ایسے اعضا کی طرف مستحیل ہونے میں بہت سے
استحالات اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ مشابہہ صورت ہڈی کے ہو جاۓ اسیواسطے کسی ہڈی میں بر خلقت ایک تجویف ایسی
گئی جسمین اوسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہمصورت ہو کر اوسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی — اور بعض ہڈیون میں کئی تجویفین رکھی گئین جیسے
ہڈی فک اسفل یعنی جبڑیکی اور جو اعضا ایسے ہوں یعنی جنکی غذا دیر میں اونکی جزو بنے اونکو حاجت ظرف امتیاز غذا کی زیادہ ہے اس لیے
کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتی ہیں پس جتنی دیر انکو احالۂ غذا میں درکار ہے اوتنی دیر تک امتیاز جرم غذا میں بھی درکار ہے
— جو اعضا قوی ہیں وہ اپنی غذا کی فضول کو اپنے قرب وجوار کے اعضائے ضعیف کیطرف دفع کر دیتے ہیں جیسے قلب اپنی غذا کے
فضول کو بطنین کیطرف دفع کر دیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربیتین کیطرف دفع کر دیتا ہے یہانتک تعلیم پانچوین کا ہر کوئی
بیان ہیں اور اسمین [illegible] تفصلین ہیں فصل پہلی عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا ہم کہتے ہیں کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن کے

ایسی سے جیسے احساس اور جنبش شے کو سب طرف اوس شے کی جیسے فقرات پشت کے کہ وہ اساس ہیں بدن کے اور اوپر بنا بدن کی ہے جیسے بنا کشتی کی اوس
اوس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کرسی کی جاتی ہے کہ اوسکے بعد سب لکڑیاں ملائی جاتی ہیں — بعض ہڈیاں بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کے
رکھتی ہیں جیسے ہڈی یافوخ یعنی تالو کی — اور بعض ہڈیاں ایسی ہیں کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہے جس سے ترسیب ہے دور اور کو
اشیاء موذی دفع کی جاتی ہیں جیسے وہ ہڈیاں جنکا مناسن نام ہے — دریہ وہ ہڈیاں ہیں جو پشت کے فقرات پر مثل کانٹون کے اوگی ہوئی ہیں — اور بعض
ہڈیاں وہ ہیں جنسے بھرتی مفاصل کے سوراخونکی ہوتی ہے جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کی ہوتی ہیں — بعض وہ ہڈیاں ہیں
کہ جو اجسام اونکیطرف بعلاقہ محتاج ہیں اونکو متعلق کیے ہوئے ہیں جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے — اور کل
ہڈیاں مجاسہ اور قوام بدن کی ہیں جو ہڈی ان ہڈیوں میں سے ایسی ہے کہ اونکیطرف بدن فقط بوجہ اتصال اعضا کے محتاج ہے اور تحریک اعضا میں اونکی
طرف حاجت نہیں رکھتا وہ ہڈیاں مصمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ انمین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہیں — اور جو ہڈیاں
کہ اونکی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف میں زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ایک وسط میں ایک ہی بنائی
گئی تاکہ جرم اوسکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنیکا محتاج نہو نہیں تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا ایکجا ہوئی
اور مخ اوسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہیں وہ اوسکے حشو میں بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بھاری
نہوں اور سبک رہیں اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جمیز
بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائیں اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا کہ انکی غذا اسکے بموجب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول میں بیان
کر چکے ہیں اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بسبب عنیف حرکت کے انمین تفتت عارض ہو یعنی پارہ پارہ نہوں
یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کے اندر داخل ہو کر انکو مثل اجسام مصمتہ کے کر دے اور تجویف کم ہوجائے — جتنی حاجت مضبوطی کی
زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے — نرم ہڈیاں اسواسطے پیدا کی
گئین کہ امر غذا کے مذکور تمام ہوا اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شے اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کی بروقت
سونگھنے کے اوس ہڈی میں نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہیں — سب
ہڈیاں قریب قریب آپسمین ملی ہوتی ہیں اور کسی دو ہڈی کے درمیان میں بہت فاصلہ نہیں ہے بلکہ بعض ہڈیوں میں اتنی مسافت کم ہے
کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہہ بغضروف اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بھر دیتے ہیں ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت
کیواسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہوا اون دو ہڈیوں کے درمیان میں ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لاحقہ
غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنی نیچے کا جبڑا — قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیوں کے ہیں اونکی کئی قسمیں ہیں کسی میں اسقدر بُعد ہے
کہ جتنا مفصل نرم میں ہوتا ہے اور کسی میں اسقدر بُعد ہوتا ہے کہ جتنا بُعد مفصل تنگ غیر مضبوط میں ہوا اور کسی میں اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل
مضبوط میں ہو خواہ وہ مفصل گڑھا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپیدہ — مفصل سلس یعنی نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیوں میں سے ایک
ہڈی بآسانی حرکت کرسکے بلا اسکے کہ اوسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا — اور مفصل عسر
غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پیوند رسغ دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیوں منجملہ استخوانہائی پشت پا کے
واقع ہے اور عسر غیر موثق اسوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہیں کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت انمین دشوار اور کم ہے — اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیونمین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ۔ اور مفصل عسر کو رزدہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک دو ہڈیونمین ریاوتی
پائیجاسے اور دوسرے کیواسطے فقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑہی ہو اور اسیطرح جیسے کہ اوسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین۔ اور مفصل
عدو زرد جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دو ہڈیونمین سے تکاریز یعنی قاصلے مین دندانہ دار جیسے اَرہ ہوتا ہے اور دندانہ اُس ہڈی کی
تیز ہوتے ہین شگافونمین اوس دوسری ہڈی سکے جیسے رولین گرنیسے گھشیرسے تاجو سکے پتر ونکو جوڑتی ہین اوراس جوڑ کا نام شان
اور دندانہ دار کہاتا ہے جیسے جوڑ کہوپڑی کے۔ اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہے جیسے طول مین لعرش ہے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون کے
اور دوسرا الزقی وہ جوڑ ہے جو عرض مین لعرش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کی فقرونکی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان متفاصل غیر
موثق ہین فصل دوسری تشریح ضحف اور اوسکی منفعت کے بیان مین کہوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ
دماغ کی سپر ہے اور اوسکو بہت آفات سے محفوظ رکھتی ہی مختلف قسمونکی متعدد ہڈیان کہوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اوسکی
دو حملونپر ہو ایک حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جنکو ہڈیان
گھیرے ہین اوس سے تعلق ہو پہلے حملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر بحسب اتفاق کھوپڑی کی کسی جز و مین کوئی آفت پہنچے
مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک
عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظت ممکن تھا اور کھوپڑی میں یہ اختلاف درکار ہے بنظر اوس حاجت کے جسکو
عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین۔ دوسرا حملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے
کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے باین طور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہوجاتے ہین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بجہت غلظت مادہ
مسامات مختلف الشکل کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جاتے ہین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہوجاوے اور ایک
منفعت اسکی بقیاس اوس لیف عصب کے ہے جو اعضا سر مین پراگندہ ہو اختلاف سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ بن گئی۔
دو منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دوا اور چیزونمین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی ہے کہ ہر تاکہ اونکے واسطے طریق اور
منفذ بنے دوسری منفعت بقیاس حجاب اوس حجاب کے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا بوجھ
دماغ پر نہین ہے۔ شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کھوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیائے داخلی کے ہے وہ منفعت
یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ دونونکا برابر ہو اور
جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمائی کی گنجایش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے کہ شکل مستدیر پر صدمہ
چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہے اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ
جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو۔ کھوپڑی گول بھی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی
وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو۔ کھوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر
بیٹھے اوترے ہین وہ بکمال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے
پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جنکی صورت اسطرح ہے ⌒ اور اسکا اکلیلی نام ہے اور ایک درز طول میں کی منصف ہو وہ مستقیم ہے اوسکو
سہمی کہتے ہین او جب اوسکا اتصال اکلیلی سے اعتبار کیا جائے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین اوپر

اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ مین اوسکی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بایں صورت (— شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویے سے کنارا محکم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے بایں صورت

اور دو درزین کا ذیب طول مین سر کے بطور موازات سہم کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈیان مین سر کے پیوست نہین ہو گئی ہین — (—

اسیواسطے اونکا قشر یعنی تمام ہے اور صورت حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے ⊂ یہ شکل طبعی تمام الدرزہے لیکن سر کی شکلین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدہ ونہین سے پیش سر برآمدہ نہو اوسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہو اوسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونو برآمدے نہون اور سر مثل کرے کے گول ہو کہ جیسا طول و عرض برابر ہو — فاضل المبادی یعنی جالینوس نے لکھا ہے کہ جبکہ ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ انمین قسمت درزون کی برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزون کی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان پر چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور وہ درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین —

فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ مرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے مقدم اطبا بقراط نے بھی اصابت رائے کی ہے اسلیئے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز [illegible] ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے

فصل

تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین اون چیزون کی جو تحت سر کے نیچے ہین

سر کیواسطے بعد اون چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوار کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدہ کے رکھی ہوئی ہے یہ دیوارین بانوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تحلیل تحت اور یافوخ کی دو وجہ سے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ اونمین بخار تحلیل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو — ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلیئے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے — پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنی نیچے ہوکر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے — دو دیوارین جو بیچ مین ہین اونمین دونو کان بنائے گئے ہین اونکا نام حجریین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونو کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارے سے درز لامی کے آکر اوسکا انتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہے اور آگے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے — چوتھی دیوار پشت سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہے اور درز لامی کی دونو کنارون مین درآورده ہوکر ثابت ہو گئی ہے — پانچوین ہڈی جسپر جیسے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیون کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوا ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ بوجھ کے بوجھ اوٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ تحت جن فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسیواسطے اسکی سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی — ہر ایک دو جانبون [illegible]

یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو مثل صدغ مین ہجاتا ہے اوس سے چھپاتی ہین اور اونکی وضع طول سد ہین مین بطور تیر سیبا کر سے
اور اونکا زوج نام ہے **فصل چوتھی سب سے پہلے جاسے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان
فک اعلی اور صدغ کی اونکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اوسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین اونکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی
کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی
جاتی ہے اور نیچے سے فک اعلی کی حد پر دانتونکی جڑین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حد ہے جو از طرف گوش آتی ہے اور
فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہے وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہے پھر اسکو اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا اوپر
جھکتا ہے طرف انسی فک اعلی کو تھوڑا سا پس ایک درزسی ہو جاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم
ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل
ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونو ابروؤن کے
لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کے مبدء سے اور مائل ہوتی ہے
اوس مقام سے اور ترچھی ہوتی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کو اپنی جانب سے جو کچھ اسکو مثل سمت بائین طرف - ان تینون درزون کے
درمیان مین اور درمیان محاذات مناسب اسنان مذکورہ کی دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کے
نزدیک مناسب اسنان کے نہین ہین بلکہ درز آتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منحرفین کے ہے بااین صورت اسلیے
کہ تینون درزین بس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط
ہوتی ہین دونو قاعدے مثلثون کے اور مناسب اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیون سے ایک کو دوسری سے
جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سے بجہت سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود
فاصل اوترتی ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک ناب کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منحرفین کے پیدا ہوتا ہے درز فک اعلی سے ایک وہ بھی درز
ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچی ہے نقرہ تک یعنی مغاکچہ قفا تک تین شعبون
پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہے نیچے درز مشترک کے اوپر نقرہ چشم کے تا آنکہ متصل ابرو کے ہوجاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکے قریب
یوہین متصل ہوتا ہے بجز اسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہے مگر نقرہ مین داخل ہوکر اور جو درزان تینون
اصل سے ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ دور تر ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہے اوسکو اعلائے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول
ان تینون درزون مین سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو
درز ثالث جدا کرتی ہے **تشریح انف** ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اوسکی مجوف
کے جسپر شامل ہے استنشاق یعنی سونگھنے مین یہان تک کہ جمع ہوتی ہے اوسمین ہوا کثیر اور پہلی انکہ دماغ مین پہونچے ہوا معتدل بھی ہوجاتی ہے
اسواسطے کہ جو ہوا اسکو لگی جاتی ہے اکثر اوسکی مجوف ہی مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر بمقدار صالح اوسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور یہی اوس
استنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہو اپنے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے آلۂ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ
ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحۂ مشموم کی ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین مترجم کہتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

منفذ اول جو دماغ اور اوسکا قبیل ہے تاکہ دماغ تک ناک ناک ہو تیشیر سے جمع ہو ناک سیقدر ہوا کا آگے آلہ شم سے کھینچ دوسری منفعت یہ ہے
کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف مین معین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہو جائے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب
ہے چنانچہ یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین جز ہیں اور ان جو قابل معتد از معین کرنے مین حروف کی دیتی ہے اوسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ
نقب منفذ ہے جو پیچھے مزمار کے واقع ہے تقدیر اس برابر کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعرض نہین ہوتی ہے تیسری منفعت
یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اونکیو اسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور
بھی اوسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین - ناک کی ہڈیون کی ترکیب
دو مثلث ہڈیون سے ہے جن دونو نکے زاویہ اوپر سے ملجاتی ہین اور اون کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور اون دونون
مثلثون مین بجہت دو زاویونکے جدائی ہوتی ہے اور دونون ہڈیان ہر ایک انمین کی ایک اون دو درزون کنارے والی سے جو مونہہ کی درزون
مین مذکور ہوچکی ہین مرکب ہوتی ہے اِن دونو ہڈیونکے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ دونکے بیچ مین طول در زو سطانی ہر ایک
غضروف ایسا ہو کہ جسکا جز و اعلی جز و اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہے
منفعت اِس غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کو جدا جدا دو نتھنے بنا دیا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اوترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے
نکلے اور بسا اوقات رستہ استنشاق کا صدمہ سے ہوا تر دماغ کیو اسطے بند نکرے اسو اسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے - وہ
دو غضروف کنارے والے جو ہین اونکی تین منفعتین ہین پہلی منفعت ایسی ہے کہ جو مشترک ہے جملہ اون غضروفون جو کنارے ہڈیون کے واقع
ہین اور اوسکے بیان سے ہم فراغت ہوچکی ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ کشادگی اور بخوبی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی
ضرورت ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ معین ہو گرا دسینے بخار و فانی کی اسطرح پر کہ بوقت نفخ کے دو غضروف کھل جائین اور جدا جدا ہوجائین
اور کم ہو جائین اور لرزنے لگین - دونو ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت
مضبوطی کے خصوصًا باین لحاظ کہ اونمین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور یہی موضع اس سے یہ دونو ہڈیان دور تر واقع ہین

فاک اسفل سینے نیچے کا جبڑا صورت اوسکی ہڈیونکی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیونسے مرکب ہے اِن دو ہڈیونکو سینچے ذقن
کا ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے اِن ہڈیونکے جو باقی رہے اونمین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب پاتی ہے
ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہڈی کو ساتھ جو اوگتی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش
رباطات کے گر نہین سکتی

فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین

دانت کل بتیس ہین اور بعض دانتون کا نواجذ
نام ہے بعض آدمیونمین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اونمین
اٹھائیس دانت ہوتے ہین - دانتونمین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جنکو رباعیتان کہتے ہین
یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ اونکو ناب
کہتے ہین واسطے توڑنے کی پیدا ہوئے چار یا پانچ دانت نیچے اور اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کی مخلوق ہوئے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت
ہین - نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اوگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہے اس معنے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک ہوتا
ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اوگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتونکے واسطے جڑین ہین اور سر ہین نیز جو گڑتے ہین اون ہڈیون کی

سوراخون مین جو دو فقرے ... مین نکلتی ہوئی نہائی ہوتے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو مشابہ حلقہ کے
ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی رباط اور سوہے اعزاس کی برداشت کو ایک ... میسر ہوتا ہے لیکن
کے جتنے مہرے ہین ہوتے ہین کم سے کم اوسکے دو مہرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونو جانب
جو اوپر کے مہرے ہین ہین کم سے کم اوسکے وسطی تین مہرے ہوتے ہین اور کبھی چار بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونو ناخنون کیواسطے اور کبھی
کے مہرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بجہت اوسکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ مہرے اوپر کے اعزاس مین
ہوتے ہین کہ وہ معلوم ہین - ثقل کا یہ حال ہے کہ اعزاس کی میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کو کردیتا ہے - نیچے کے اعزاس کا
ثقل مخالف اونکے گرنیکے نہین ہے مقتر جسم کہتا ہے چونکہ اوپر کے اعزاس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اونکا
بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جو نیچے اوسکا سر ہے اوسیطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سر سے بھی ... ہوے تحتانی اعزاس کا حال بہ نظر
ثقل طبعی کے مخالف اعزاس فوقانی کے ہے کہ اونکے ثقل کا میل طبعی اونکی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے ثقل اونکے گرنیکا مخالف نہین ہے بلکہ
اونکے سر و تنکا بوجہ مائل جڑونکی طرف ہے اس سے انمین سر سے زیادہ نہین ہوے حتی کسی ہڈی کا ... نہین ہے کہ وہ بذات خود
وغیرہ کے صدمہ کو برداشت کرسکے مگر دانتون مین جواز قسم ہڈی ہونیکے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون مین
ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اونسے دانتونکی حس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے

فصل چھٹی جملۂ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین

پشت کی خلقت چار منفعتون کیواسطے ہے پہلی منفعت یہ ہے
کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسطرح حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیل بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملاً کہتے ہین
کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے پس جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اوسکی بوجھ کا اوٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے
کو منتہائی اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے - پٹھونکا طول اونکی قوتون کو اعضائی
ثقیلہ کے جذب کرنے مین طرف مبادی اور اصول اونمین ہیں اعضا کو سست کردیتا بعد ان قباحتون کے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے
ایک جزو جسکو ہم نخاع کہتے ہین اوتارا اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اوسکے جنبات اور اطراف مین پوری
ہوجائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکھا ہے اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بسبب مناسب باقی رہے بعد اوسکے
پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا دوسری منفعت یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضائے شریفہ
کے جو اوسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گڑیان پیدا کی گئین تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ
مبنے ہو کل ہڈیونکیواسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے
پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتھی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف جہات
مین حرکت کرتا ہے جھک کر اور پھیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کی ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گٹھے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی
مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھیلنے کو
منع کرین

فصل ساتوین جملۂ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین

فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو
جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہین جو دائنے اور بائین دونو جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور اوپر ہوتی

ہین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور ہکو شنگ بھی کہتے ہین اور کبھی چند زیادتیان بھی ہوتی ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین ۔ منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہوجائے کسی جگہہ پر بذریعہ فقرہ یعنی مفاکچہ تھا کا اور کسیجگہہ پر بذریعہ اون سرونکے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین ۔ ان فقرونکو واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کی مخلوق ہوئی اور تمام مقام سپر کے زیانکہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے کو جو اون اعضائے شریفہ کیطرف متوجہ ہو اور لیٹے ہین اونپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین الٹین جو فقرونکے نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرونکے یمین و یسار مین ہے اوسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت بھی چنانچہ طول بدن مین رکھی ہے اوسکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین اونپر ایک منفعت تمام اور بھی ہے وہ یہ ہی کہ اون اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کے محدب ہوکر مرتبط ان فقرات یعنی مفاکچہ نہین منہدم یعنی درست ہوجائین کہ اوپر انکا کچھ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور پھر ملکیواسطے دو دو زائد تاپان محدب ہین جو ان نقرونمین پیوست ہوتی ہین بعض جناحونکے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنی دوہرے کے ہوتا ہے ... گردن کے مہرونمین ہے اوسکی منفعت آگے بیان ہوگی ۔ فقرات کیواسطے سوائے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے کہ ... ہے اور نکلتا ہے اور رگونکی درآمد برآمد اونہین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایک فقرہ مین پایا جاتا ہے اور کوئی ثقبہ ... لشرکت تمام ہوتا ہے اوسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونو فقرونکے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونو جانب ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ کے زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا ۔ ثقبہ کی پیدائش دونو جانب فقرے مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اس لیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہوسکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہانپر ثقبہ ہونا مناسب نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روئے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کے ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کر دیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذرکر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری باقی رہے اور میل طبعی بھی ان اعصاب کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ پر سستی واقع ہوتی ۔ یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی ان کے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہوکر چکنا اور نرم کر دیتے ہین تاکہ جو گوشت اسنے مماس ہوا اوسکو انکی سختی کی اذیت نہ پہونچے ۔ زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملاکر رکھا گیا ہے تعقیب اور ربط سے ہرطرف لیکن انکی تعقیب آگے تسی زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے بہ نسبت پیچیدہ ہونے اور اولٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو فضا اوس مقام پر واقع ہے اوسکو اگرچہ کم ہے رطوبات لزجہ بھر دینگی ۔ فقرات پشت کے چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئی ہین اس خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کے بیان مین گردن کی پیدائش واسطے قصبہ ریہ کے ہے اور قصبۂ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے ۔ چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصًا اوپر کا فقرہ محمول ہے

اوس چیز پر جو اوسکے ماتحت پشت مین ہے واجب ہوکہ یہ فقرہ چہوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے بہتر ہے جیسا کہ تدبیر ارادی و حرکت
کا اوپر نظم طبعی سے کیا جاتا ہے - اور جسوقت کہ سینے نخاع کا فاید ذ اور عظیم ہوا مثل اول سر کے واجب ہوا کہ چونکہ جو چیز جزو اعلیٰ کو تمام عصب سے
خاص ہو وہ بہ نسبت اوس چیز سے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات تحتانی سے سب بڑے ہون سے
اور جبکہ چہوٹا ہوتا اور تجویف مین وسعت ہوئی ان دونو وجہوں سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ جہان تک وثاقت اور
مضبوطی پیدا کی چیز ایسی اسمین ہو جو اوس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنی ثقل طبعی اور حرکات ارادی - پس
وہ چیز اس فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنی فقرہ عالیہ سب فقرون سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا - اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا اوپر کے
فقرون مین سے زیادہ ہے اسیواسطے اوس کی سناسین چہوٹے پیدا کیے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے
اور آفت رسیدہ ہونیکی زیادہ ہوتی سنسنونکی وجہ سے اور سبب پتلے ہونے کے ہوتی تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جنمین دوہرے سرے ہین چند
بہ نسبت اور جیاہوں کے - اور چونکہ حاجت فقرونکو طرف حرکت کے زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اوٹھانا فقرونکا عظام کثیرہ
کو اسقدر نہین پڑتا جتنا فقرونکو ماتحت چیزونکو اوٹہانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرونکے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل تحت
گردن کے - اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کی انکی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تھی اوسکا مثل خواہ اوس سے زیادہ بجہت احاطہ عصب اور عضل
اور عروق کی وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق
مین بوجہ اونکے نرم ہونیکے کمی ہو سکنے پائی بلکہ معت دار محتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کا کافی ہو گیا - مترجم کہتا ہے
جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بجہت مہرونکے نرم ہونیکے اوس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرونکے گرد عصب اور عضل اور
عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہرونکی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونیکے اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ پیدا
ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اوسی قدر باقی رہی - متن
زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت موٹے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے
بلکہ گردن کی زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور زیادہ نرم بنائے گئے اور مخارج اونکے عصب کی مشترک ہے کہ جسطرح سے اوپر ذکر کیا وجہ
اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو متحمل وسعت مجاری نخاع نہین تھا کہ خاص طور کے ثقبہ اسمین رکھے جاتے سواے
اوس فقرے کے انمین سے جنکو ہم آگے مستثنے کرینگے اور اوسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے - اب ہم کہتے ہین کہ مہرہ گردن کے شمار مین سات ہین اور یہی
مقدار عدد اور طول مین معتدل ہے اور ہر ایک فقرے کے واسطے اونمین سے سواے فقرہ اولیٰ اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ
ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوے اور ہر جناح کے دو شعبہ اور ایک دائرہ ہے پس
مخرج عصب ہر دو فقرونکے درمیان مین نصف پر قسمت پاتا ہے لیکن پہلے اور دوسرے فقرے کے واسطے چند خواص ہین کہ وہ اورونکے غیر مین
نہین پائے جاتے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولیٰ
کے ہے اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کے ہے اب واجب ہوا کہ پہلے ہم مفصل اول کو
بیان کرین - مفصل اول کی یہ صورت ہے کہ دونو شاخصہ فقرہ اولیٰ پر اوپر کیطرف دونو جانبون یمین و یسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ اونمین
دونون مین دو زیادتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زیادتی اونمین کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہے اس جہت سے اوسکے واسطے دوسرا فقرہ علحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ
ثانیہ ہے اور اوسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذر اور نفوذ ثقبہ فقرہ اولی مین آگے
نخاع کے ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونو فقرون مین مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش وپس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت دہنے اور بائین کے اسلیے کہ ما بین پیش
اور پس کے وہ چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ واحد کی زیادہ درکار ہے - اندازہ عرض کا موافق بڑے
نافذ کے اون دونون سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے
پوشیدہ کردیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کردین تاکہ سن نخاع کو شکستہ کرے اپنی
حرکت سے اور نہ اوسکے مکان مین تنگی پیدا کرے — یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے نقرہ مین گڑجاتی ہے
اور اسکے گرد وہ فقرہ پھرتا ہے جو استخوان سر ملین بنے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے - یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے
واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ کہ نہایت محافظت کرے دوسرے یہ منفعت یہ کہ تیلی جانب سر کو داخل ہو خارج نہو - فقرہ اولی کی
خاصیت یہ ہے کہ اوسمین سنسنہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اوسمین ثقل پیدا ہوتا اور اوسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی
کسی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہے اور یہ بھی سنسنہ نہونیکی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور
عصب کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہین اوسکے شکستہ ہونیکا خوف تھا یا آنکہ حاجت اس مقام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے
کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کی ہر فقرہ وعصب کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے آفات سے محفوظ ہے اور انہین وجوہ سے اسمین
اجنحہ بھی مخلوق نہین ہوئے خصوصا جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اونکی اس فقرے کی دونو پہلوؤن مین تنگی رکھی گئی اسلیے کہ اسکو سبد
سے نہایت قرب ہی پھر اجنحہ کیواسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی - فقرہ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عصبہ اسکے جانبین اور ثقبہ
مشترکہ سے نہین نکلتا بلکہ اون دو ثقبون سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کی دونو جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا
وہ مقام ہوتا کہ جس جگہہ پر سے دونو زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرورفتہ ہوجاتی ہین اور جسجگہہ اون دونون کی حرکات قوی ہوتی ہین
ہر آئینہ عصب کو اوس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اوس مقام پر ہوتا جسجگہہ پر دوسرے فقرے مین دونو زیادتی فقرہ
اولی کی درآتی ہین وہ زیادتیان فقرہ اولی کی جو دونو فقرون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہین تب
بھی ضرر ہوتا - مخرج عصب کا اس لائق نتھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اون اسباب کے جو اور مہرونکے بیان مین ذکر کیے جاوینگے اور نہ اس
لائق تھا کہ جانبین سے آگیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی تیلی ہے بہ سبب واقع ہونے اوس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس
چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کی تھوڑا سا اوطرف پشت کی جانبین سے اسکی جگہہ قرار پائی یعنی جہان سے یہ عصب وسط مین قرار پایے
درمیان خلف اور جانب کے - بنظر ضرورت کی یہ بھی واجب تھا کہ دونو ثقبے چھوٹے ہون پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون -
- اور دوسرے مہرے مین جب یہ بات ممکن نتھی کہ مخرج عصب کا اوسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرے مین ہوا اسلیے کہ اوسمین خوف تھا کہ اگر
اوسکا مخرج عصب بھی مثل فقرہ اولی کے ہو تو بہ جہت حرکت فقرہ اولی کے عصب ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہوجائے اس حرکت فقرہ اولی سے وہ حرکت
مراد ہے کہ جو واسطے جھکانے سر کے آگیطرف یا پلٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہے - اور یہ بھی ممکن نتھا کہ مہرہ ثانیہ مخرج عصب کا آگے یا پیچھے
ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہہ ممکن تھا کہ مخرج عصب یمین ویسار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرہ اولی کا مخرج عصب

شرکت رکہتا اور ہر آئینہ عصب نابت خیط مزورت کی باریک ہوتا اور نابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب ہی ازواج ضعیفہ پیدا
ہوستے اور فقرہ اولی کی شرکت بہی بدستور رہوتی ۔ اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوستے اسکا فساد حالی تو اوپر بیان ہو چکا ان
وجوہات سی و جب ہوا کہ ثقبہ فقرہ ثانیہ کے دونو جانب سینہ مین ہون اوس مقام پر جہان محاذات دو ثقبہ فقرہ اولی کی بہی باقی رہے
اور جرم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو ۔ زیادتی ہن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رابطہ قوی کی فقرہ اولی سے
بندہی ہوئی ہے ۔ مفصل سر کا فقرہ اولی کے ساتہ اور مفصل سر مع فقرہ اولی کی فقرہ ثانیہ کے ساتہ ہی اور یہ دونو مفصل کل فقرات مفاصل سے
نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف اون حرکات کی حاجت شدید ہے جو ان دونون سے ہوا کرتی ہین یعنی سر سے اور فقرہ اولی مع فقرہ ثانیہ
اور یہ بہی حاجت ہی کہ بہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پوری اور ظاہر نہون اور جسوقت سر کہ مفصل اکیلا دو فقرونکے حرکت ہوتی ہے وہ سلسلہ
ان دونو کا اپنے مفصل کے ساتہ لازم ہو جاتا ہی اور مفصل مع اس فقرہ لازم کی بمنزلہ شی واحد کی ہو جاتا ہی یہانتک کہ اگر سر کو آگا اور پیچھے حرکت ہو تو
سر مع فقرہ اولی کی بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہی اور اگر سر کو طرف جانبین کی پلٹا دیں حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے
ہو جاتی ہین اسیقدر ہمارے ذہن میں کیفیت گردن کی فقرونکی اور اونکے خواص سے تہی جو لکھے گئے

فصل نوین از جملہ اولی سینہ کی فقرات اور اون کی منفعت کی بیان مین

فقرے سینہ کی جن سے اضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائی
تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین ستاسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے
ہوئے اور ان فقرونکے ستاسن تساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سینہ متصل اعضائی شریفہ کی ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے ۔ اجنحہ مہرون صدر
کی سخت ہین اور مقام کے مہرون سی اس لیے کہ اتصال اضلاع کا اونہین مہرون سے ہوتا ہی سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے ستاسن
بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجائے اور جبکہ ستاسن کے سرے کل سمین درست تو اونکی زوائد مفصلیہ چہو لی
اور عریض بنائی گئی تو تک اسلیے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے التقام کے ہین یعنے وہ منافذ جنکے اندر
مہرے چہپ جاتی ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اونہین سے نکلتی ہین وہ حد یہ کہ جو فقرے کہ مین منہدم ہوتے ہین اور اوسکو ستاسن
کا انحراب اسفل کیطرف ہوتا ہی ۔ اور دسوین زیادتی مفصل کے اوپر یعنی نوین زیادتی اوسکی ستاسن کہرے ہوئے اور مضبوط ہین اور اسکی
زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سی مناک ہین سب لقمہ کے اسلیے کہ اوسکا التقام اوپر اور نیچے دونو جانبون سی ہوتا ہی پہر جو دسوین مفصل
کی نیچے ہی اوسکا التقام اوپر سے ہی اور فقرہ اوسکا نیچے اور ستاسن اوسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین
۔ بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیے کہ شدت حاجت بحیثیت اضلاع کی کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی
ہے کہ جو ساتہ منفعت وقایہ کی ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ مہرہ قطن یعنی سیاق دوران کی اونہین حاجت عظم زیادہ ہے
اور مفاصل کی مضبوطی بہی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزونکا بوجہ اوٹہائی ہوئے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرات اور لقم مفاصل
مین بعد و کثیر ہون پس اوسکے مفاصل کی زوائد وجہ بہی کیے گئے اور اسکی بہی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ غرزہ یعنی مہرہ قطن متصل بارہوین
فقرہ صدر کا ہی اوسکے مشابہ ہو لہذا اوسکی زوائد مفصلیہ مضاعف کی گئے اور جو چیز قابل جناح کی نہین تہی ان زوائد مین خرچ ہو گئی بعد
اوسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہے جو چیز کہ عریض ہوئی ہے بمثابہ جناح کی ہو جاتی اسطرح کی خلقت مین دو منفعتین جمع ہوگئین
نیز جناح کا بہی کام نکل آیا اور استواری بہی پیدا ہوگئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہی اور اس بارہوین مہرہ کی

اور چلتے مہرے ہین اونکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ اونکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جائین مستغنی ہے بلکہ بزرگی و سفیدی کہ جو سناسن اور اجنحہ سے پیدا ہوتی ہے تکثیر زوائد سے اونکو بے پروا کرتی ہے — اور چونکہ مہرے سینہ اگر دن کے مہرون سے بڑے تھے اسلیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون پر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پیدا ہوئی کہ اوپر کے مہرے کو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہرے کو کم اور یہ کمی بیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو بیلوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے اونکا جسم متحمل اسبابات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرلے لہذا ہر فقرہ قطن مین ایک داہنا اور ایک بانیان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

فصل دسوین جملہ اولیٰ سے فقرات قطن کے بیان مین فقرات قطن یعنی میانہ دوران یعنی جانب پشت فقرات قطن سناسن اور اجنحہ چھوٹے ہوتی ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب بالکل ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ واقع ہوئے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہے واسطے استخوان عانہ کے اور جنبت ہڈیون کی جو رانون کی ہیونکا

فصل گیارہوین تشریح مین عجز کے ہڈیان عجز میں تین ہین اور وہ نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تہندم یعنی درستی اور ہمواری مفصل کی اور اجنحہ کی عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین — عصب اون ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہے کہ حقیقتاً اونکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اونکو نہوسکے بلکہ مفصل سے دور تر از رہیت و خلف بطرف قدام اور خلف کی ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین

فصل بارہوین تشریح عصعص مین تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے مرکب تین غضروفی ہڈیون سے ہے کہ اونکے واسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائش اونکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح کہ ہڈیون سے بوجہ ہوئے ہوئے فقرات کے اور تیسرے فقرے کے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہے کہ وہ زوج نہین ہے

فصل تیرہوین مثل خاتمہ کے منفعت پشت مین پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کرچکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ہم کرتے ہین — ساری پیٹھ بمنزلہ شے واحد کے ہے اور جو افضل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اسلیے کہ شکل مستدیر بہ نسبت سب شکلون کے قبول آفات بروقت صدمات کی کم کرتی ہے اسیواسطے قبیدار بنائی گئی اور اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطہ کے جو دسوان فقرہ ہے اور یہ دسوان فقرہ قبدار ہوا اگر کسیطرف اسمین قب ہوتا تو دونو خمدار سیرے نیچے اور اوپر کے اسپر منہدم نہوسکتے — اور بانداز و نہ جھکنے اور جگہ نہ پانے کہ درست نہین — دسوان فقرہ واسطہ ہے واسطے سناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہے بلکہ طول مین — ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہے اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہے کہ واسطہ جہت مذکور مین حرکت مین داخل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کے مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوکر ہمین ملجاتی ہین اسلیے پشت کیواسطے لقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ فقرہ مخلوق ہوئی بعد اوسکے لقمہ تحتانی اور فوقانی بتوجہ کیے گئے واسطہ کیطرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اونسی واسطہ کا بہ نسبت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھچ جاے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہوجاے

فصل چودہوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوئے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کی اعالی کو یعنی اوپر والی آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب مل کر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت ہوتی تو تمام عضو ماؤف ہوجاتا یہی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہے بالطبع

خواہ جشا غذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کیواسطے ہوتے مجتذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا حاصل ہو جاتا ہو اور یہ بھی
ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کے درمیان مین عضل ہو سکے وہ عضل کہ جو فعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل با فعال تنفس
ہین اونکا معین ہے - ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہی اور ان دونو کی ہمراہ جو چیزین ہین اونکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہے پس ضرور ہوا
کہ اون دونو کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجائی اسواسطی کہ تاثیر اون آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہی
اور یا خیہ مضبوطی اونکی جمیع جہات سی ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچھ ضرر نہ پہونچے پائی اسواسطے سات پسلیان اوپر کی جو اون چیزون
جسپر وہ مشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ نزدیک سینہ کی ملتقی ہوئین اور محیط ہوئین عضو رئیس کی جمیع جوانب سی اور جو پسلیان متصل آلات غذا کی
ہین اونکی پیدایش بشکل محزرہ یعنی ہیکل کے چھوٹی ہے کہ اوسکو جاسہ نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ بدرجہ اوسمین
انقطاع پیدا ہوا اسسی اوپر جو پسلی ہے اوسکی مسافت مابین اطراف ظاہر ہو کم تر ہے اور سب سی نیچے کی مسافت مابین اطراف سی زیادہ ہے
یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضائی غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائین اسمین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے
جسوقت غذا اون سے پر ہو اوسمین تنگی نہ آنے پائی اسیطرح بحالت نفخ رکھی سکے - سات پسلیان کہ جو اوپر ہین اونکا نام اضلاع صدر ہے اور
یہ ہر جانب سی سات ہین وہ بیچ والی انمین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط پر ہے بسبب مین کہ اندرونی
شے کو بخوبی شامل ہون اور یہ پسلیان اولا اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر پلٹ کر دونون سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ
ہو جاتا ہی جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیون کا وسیع تر مکان مین ہو - ہر واحد ان اضلاع کی دو زیادتیان داخل ہوتی
ہین وہ مغاک اندرونی مین جو ہر بازو پر واقع ہین ہر جہت سی ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہی اور یہی حال ہے سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی
ہڈیون سو ہے پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی اور اضلاع دور سینے چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری
پسلیان ہین اور انکے سرے متصل بغضاریت پیدا کیے گئی تاکہ بروقت صدمہ سکے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضائی نرم سے نہ ملین اور حجاب سو بھی
انکو اتصال نہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین ہوان ... جو نرم سی جو سخت ہو اور نرمی مین متوسط ہے **فصل پندرہوین[15] تشریح مین قص یعنی**
سر سینہ کی قص یعنے سر سینہ مرکب ہے سات ہڈیون سی اور کل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اوسی منفعت سو جسکا اوپر بیان مکرر ہو چکا ہو اور یہ بھی
منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت و سینے مین اوس چیز کے جو اسکے گرد ہی اعضائی تنفس سے بیچ انبساط کی اور اسیواسطے نرم پیدا کیو گئے غضروفیہ
سے ملا ہوئی تاکہ بحرکت پوشیدہ انکی سے ہے اوسپر معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی
گئین کہ اوسے التصاق ایک ایک کا باقی رہے - اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہی
اور اسکا نام خنجری رکھا گیا ہی اسلیے کہ مشابہ بہ خنجر ہی اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان سر سینہ اور اعضائی نرم کے واسطہ
ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین **فصل سولھوین[16] تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین** ہنسلی
کی ہڈی دونو جانب پر سر سینہ کے رکھی ہوئی ہے بیچ مین نزدیک نحر کے خالی ہے جہان گڑھا سا معلوم ہوتا ہی اور مجلد دیکھو ہوئے ہے
ایک فرجہ جیسی گہری جگہ جسمین نفوذ کیے ہوئی ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑھنے والی ہین اور وہ پٹھہ جو دماغ سے اوترتا ہی بعد اوسکے جانب وحشی
کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہی اوسی پٹھہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہی اور شانو اور پٹھے دونو سے مل کر عضد بنتا ہے
فصل سترھوین[17] کتف کی تشریح مین شانہ کی خلقت و منفعت کے واسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور بانہہ اوس سے متعلق ہون۔

تاکہ عضد سینہ کی متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات
حرکات مین اوسکو واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے دوسری منفعت یہ کہ نگاہبان ہے ہنسلی اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گھرے
ہوئے ہین اور قائم ہوا ہے مقام سناسن فقرات اور اجنحہ فقرات کے پس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ جواسر
ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاک پیدا
غار نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین مدور کنارا عضد کا داخل ہوتا ہے اور اوس نقرے کے واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف
کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوّے کی چونچ اسی زیادتی سے رباط شانہ کا ترقوہ سے ہے اور یہی زیادتی نکلنا
یعنی باہر نکلجانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل ہے سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہے پھر شانہ
چوڑا ہوتا جاتا ہے جہت انسی میں جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب
ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے - پشت پر کتف کے ایک زیادتی شکل مثلث ہے جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ
بطرف انسی واقع ہے تاکہ سطح اور ہموار ہو نہ پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹھا دیتا اور اذیت
پہونچاتا بوقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اس کا نام
عیر الکتف ہے یعنی تیزی سر کتف - اور نہایت عریض ہونا کتف کا نزدیک اوس غضروف کے ہے جہان پر گول سر متصل ہو جاتا ہے اور متصل ہونا
انکا غضروف سے بنظر اوسی علت کے ہے جو سبب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے

فصل اٹھارہوین[۱۸] تشریح عضد یعنی بازو کی

ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہے کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہے وہ کنارا ساتھ ایک جوڑ
نرم کے جو نہایت نامضبوط ہے اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہے یعنی یہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہے اس نرمی کے
دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہے اور دوسرے امان - بحاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین - امان یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت
چند حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوترجانیکا
ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہے اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہے اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص
مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا - مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین ایک اونمین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہے
جسطرح اور مفاصل مین یہی صورت رباط کی واقع ہے دوسرا اور تیسرا رباط یہ دونو اخرم سے اوترتے ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا
عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انمین کا پتلا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کے انہین ارابطہ سے اوترتا ہے اوس زیادتی سے جو
نزدیک ہو حز کے یعنے اوس شے کی جو بطور زیغہ ازار ہو اونکے واسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونو کی چوڑی ہے خصوصاً بروقت مماس
ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتی ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے
ہین اوس عضل سے کے جو باطن عضد پر رباط بنا گیا ہے - بازو مین تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہے اور تحدیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ
ہو جو عضل اوسپر بنا جاتا ہے اور جو عصب اور عروق اس بات کو تا زیبا نہ مین داخل ہین اور وہ بھی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اوس چیز کا جسکو
انسان بغل مین لیا چاہے تاکہ درست ہو اوٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر - کنارا بازو کا نیچے والا اوسپر دو زیادتی مثلاً علی مرکب ہوکر
ہین اون مین جو متصل باطن کی ہے طولانی اور دقیق ہے اور اوسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہے بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کے

مقعر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اوس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اوسی نقرہ کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے اِن دونون کے بیچ مین مزورہ ایک شے بطور نیفہ کنارے کے ہے اور دونو کنارے نیفہ کے ہیں اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ انسی اوپر والا ان دونوں سے برابر اور چکنا ہے کوئی مانع اوسپر نہیں ہے اور نقرہ وحشی ان دونون سے بڑا ہے اور جو چیز نقرہ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہیں ہے اور نہ اوسکا گڑھا مستدیر ہے بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہے جسوقت اوسمین زائدہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان دونو کی طرف ہے کرینگے۔ اور بقراط نے ان دونو کا عظمتین نام رکھا ہے یعنی ہر ایک کو عظمہ کہتا ہے فصل انیسویں ۱۹ تشریح ساعد مین معلوم ہوا کہ دو ہڈیون سے مرکب ہے جو طولاً آپسمین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہے اور اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور باریک ہے اسکو زند اعلی کہتے ہین اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہے وہ موٹی ہے اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اوٹھاتی ہے اور زند اسفل اوسکا نام ہے۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنا ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کھچنا اور انبساط یعنی پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندونکا باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ ثقیل بھی نہوسکے یا لی بلکہ سبک رہے۔ کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اوسکے رباطات کی ان دونوسے زیادہ ہے چونکہ بکثرت دھکہ وغیرہ والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور رہتا اور یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین۔ زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہوجاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہوجاتی ہے۔ اور زند اسفل سیدھا ہے اسلیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے فصل بیسویں ۲۰ مرفق کی تشریح مین کہنی مرکب ہے مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منہدم یعنی درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے اگر مرتبط ہوجاتا اور گھوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے۔ اور زند اسفل کہ اوسمین دو زیادتیان ہین جنکے بیچ مین ایک چیز بطور نیفہ کے مشابہ حرف سین کتابت یونانی اسطرح پر ہے C اور یہ نیفہ محدب السطح ہے جو سطح اسکی تقعیر مین ہے تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اوس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ حدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہے پس انہدام سے اس نیفہ کے جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کے اس نیفہ مین ہے ملتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونو سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت کرکے پیچھے اور نیچے پھرین ہاتھ کھلتا ہے جسوقت آگے کو سرے نیفہ دونو دیوارون نقرے حاسہ سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہوکر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے ہاتھ کھچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین مماس ہوجاتے ہین۔ دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہین مثل شے واحد کے اور بیچ مین ایک مغاکچہ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہے اور جسقدر غار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہوجائے پہونچے آفات سے۔ خلف نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میں اور قریب ہے کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرین فصل اکیسویں ۲۱ رسغ کی تشریح مین رسغ باریکی پہونچے دست کو کہتے ہین اور یہ عضو مرکب

سے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عام کل جوڑ کو نہو اگر کسیطرح پہونچے اور ہڈیان رسغ کی سات ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات
ہڈیون کی دو صفتین ہین ایک صفت متصل پہونچے کے ہو اوسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کے ہے اوس عضو سے ہے کہ باریک ہین
اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اس لیئے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور اونگلیون کے ہے اسی جہت سے ضرور تہا کہ وہ صف زیادہ چوڑی
ہو اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیون کے وہ سرے جو متصل پہونچے کے ہین باریک اور بہت بہت اور متصل ہین اور جو سرے
کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونو صفون مین رسغ کے داخل نہین ہے
بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اوس چوڑے عصب کی جو کف دست مین آیا ہے — صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین
حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سر ہائے استخوان رسغ کے جس داخل ہوتی ہے اوس نقرہ مین جسکے ذکر کیا بیان مین دونو کنارے
زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اوس نقرے مین جو ہڈیون
مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے مفصل التوا و انبطاح پیدا ہوتا ہے **فصل باسیویں مشط کف کی تشریح مین** مشط کف بھی بہت
سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے
بوقت قبض کے اور پر او تھانی گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزون کے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکہتی ہین اور ایک دوسری سے بندہی
ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کے کف دست اوس چیز کے جسپر شامل ہو اور جس کو گہیرے اور بند کرے یہانتک
کہ اگر جلد کف دست کی چہیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین کی گویا کہ متصل ہین اور انکے فصول بہت بعید ہین اور باوجود انکے بندش نے
ایک دوسرے کو مضبوط کر رکہا ہے مگر ان ہڈیون مین تہوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط
کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون اونگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو
انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تہوڑی سی اونگلیونکی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال
انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑہا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط
کے پیوند پاتا ہے اون نقرون مین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے اون نقرون مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پہنسی ہوئی ہین
عضاریف سے **فصل تیئیسوین اونگلیون کی تشریح اور اونکی منفعت کے بیان مین** اونگلیان آلات معتبر کی گئی ہین
گرفت مین چیزون کے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بہی ممکن تہا
جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہے
اور اونگلیونمین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ اونکی حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور پھر اونگلی ایک
ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اوسکے بدشواری نہون جسطرح سے اونگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بہرجانے کسی
مادہ کے اکڑ جاتی ہین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ اونگلیونمین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات
کی بہی اونکے واسطے پیدا ہوتی اور یہ بات ضرور اونمین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکو پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار
ہے — اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے اونگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اوتنی
نہوتی اور احتیاج طرح طرح کے حرکات کی انکی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے — ایسی ہڈیون جنکے قاعدے عریض

اور سرے پتلے اور نیچے کی ہڈیون سے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے اونگلیون کے نہایت پتلے ہوگئے ہیں اون اونگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری چونکہ گول مخروط مین منحصر ہے کسی قدر اونگلیون کو حاصل ہو — ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغز کی بنائی گئین تاکہ حرکات پانے اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین — باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئے قابل گرفت ہے اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو — ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین — مگر کنارے کی اونگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب اسی جہت سے بنائی گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہ ہئیت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوجائے — باطن اونگلیون کا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دیے اونگلیون کو اور نیچے ملنے والی چیزون کو بلحاظ بروقت گرفت کے جہت خارج مین اونگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہ نہین — پورونمین اونگلیون کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کی مثل ملنے والی شئے کے — بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد بنصر کے اوسکے بعد سبابہ کے اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بنائے گئے تاکہ سرے اونگلیون کے بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باوجود اسکے چارون اونگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آسکے — انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہے سب اونگلیون کے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اس لیے کہ اگر اندر ہتھیلی کی رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہوسکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے اب ہین نرہتے دونو ہاتھونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتھون کے بہت بکارآمد ہوتا ہے — اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا — ابہام کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے — جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شئے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل داب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپائے — بنصر اور خنصر مثل سر جسکے نیچے ہوجاتی ہین — سلامیات یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکونکے اور نقرے یعنی گڑھے ہونیکے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے — اونگلیونکے مفاصل اربطہ تو یہ سے شامل ہین اور غضروفی جھلیون سے ملتی ہین اور مفاصل کو گڑھے انسے پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون جنکا سمسانیات نام ہے

فصل پچیسوین ناخن کی تشریح

اور اونکی منفعت کا بیان ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہو اونگلی کی پور کا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان چھوٹی چیزون کے چننے پر تیسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین — پہلی تینون منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن کے کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اور جس چیز کے جوانکو

شونکلتا ہو یہ سا سبب سختانی اوسکے صدمے سے ہو۔ ناخن کی پیدایش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیے کہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ
ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے **فصل پچیسوین[25] عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنے بائین ہین کہ بیچ مین
ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیون کیواسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیون کے واسطے ہر ایک
ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہے اوسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ
متصل آگے کے ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کے ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کے ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی
کش ران ہے اسلیے کہ وہ گڑہا کہ جسمین ران کا گول سرا داخل ہوتا ہے اسی چوتھے حصہ مین ہے۔ اس ہڈی پر شریف اعضا رکھے گئے ہین
جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیہ منی مردونکی اور مقعد اور سرم یعنی وہان روده کہ جو مخرج ثفل ہے **فصل چھبیسوین[26] کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے
دوسرے جگہہ بدلنا ہر جگہہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے۔ قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار
ہوتا ہے چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا ایسا ہے جیسے کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے
ٹھہرنا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین[27] ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے
جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیے کہ وہ بار کش ہے کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھا لیجانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا
کنارا قبدار ہوا تا کہ پیٹھہ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا مقعر ہے جانب انسی اور خلف مین اس لیے کہ
اگر وہ سیدہی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنی ترسے پاؤن چلنا اسطرح پر کہ دونو ایڑیونکا بعد نسبت
اونگلیونکے زیادہ رہتا جسطرح افحج چلتا ہے کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس
شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزا پاؤنکی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی
نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس ہی واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے
اس ہڈی کے دو زیادتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے۔ اب ہم پہلے ساق کا بیان کر کے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین[28] ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہے ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبہ کبرٰی
یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہے کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی
ہڈی دونو ایک ہی جگہہ پر تمام ہوتین اسکو قصبہ صغرٰی یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین۔ ساق بھی جانب وحشی محدب ہے پھر نیچے کے کنارے
دوسری تحدیب ہے بجانب انسی تا کہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے۔ قصبہ کبرٰی درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی
اسلیے کہ جب جمع ہوتے اوسکے واسطے دو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے
اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی غرض مقصود مین ہے ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی
ہے غرض مقصود مین ہے ران کا اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری
پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو منفعت عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانے
مین اوپر کی چیزونکے جیسے پتلی پنڈلی والے اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصبہ صغریٰ کیواسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین اون دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبہ کبریٰ کے
مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہی تاکہ مضبوط اور قوی ہوجاوے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے ۔ فصل
انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اون دو زیادتیونکے جو کنارے پر ران کے
اون دو نقرونمین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر
چھپا ہوا ہے اور دو رباط قوی دونو جانب سے جنکا مقدم درست چپیدہ گیا ہے بذریعہ ضیفہ کے جو مین رکبہ کے اور نیز ایک گول ہڈی سے بشکل سنگریزہ
کے اوسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بر وقت لٹک کر بیٹھنے کے پھٹ جانے اور اوتر جانے سے ہوتا ہے اوسکے بچاؤ
کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنو کہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اسلیے کہ
اکثر دشواری پیچیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہین ہوتی اور دونو طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے
لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہے اور ہیگامہ درشتی بر وقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہے ۔ فصل
تیسوین قدم کی تشریح مین قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنیکا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے
ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اوسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بر وقت کھڑے ہونیکے
خصوصا وقت مشی کے خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اوس اعتماد کی موجود ہے جسسے پاؤن کی استقلال مین بر وقت آگے
بڑھانیکے واسطے نقل مکان کی حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہوجائے یہ بھی ایک منفعت ہے دور کی چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند
نہ پہونچے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور اون تیز چیزون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین
اچھی طرح سے ہو ۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکے بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ قدم میان
خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چپ جاتی ہے اگر اوسکے چھپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت
کی چیز کو ایسا چھپاتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کر لی جائے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی
ہو اوسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے
اسکی ساخت ہوتی ۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو بار بار بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتین
چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اوسپر اعتماد
ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اونسے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی
بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین
۔ کعب انسان کے قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی نمو کی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ
اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیونمین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین ۔ کعب رکھا ہوا ہے
بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونو قصبون سے اور وہ دونو شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنی اوپر سے نیچے اور دونو جانبون
وحشی اور انسی سے کعب کی دونو کنارے عقب کے دونو نقرونمین داخل ہوتے ہین اسطرح جیسے کہ جسطرح گڑھے کے کوئی چیز داخل ہو ۔ کعب ساق
اور عقب مین واسطہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونونمین اتصال بخوبی ہوجاتا ہے اور جو مفصل ان دونونکے درمیان مین ہے اوسکا مضبوط

بھی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہے حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہی ۔ کعب کی ساتھ استخوان زورقی آگے کی جانب سے رباط متصل پائی جاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی
طرف سے تینوں ہڈیوں رسغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کی عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی
ہے کہ چار مین اوسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چار مین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین ۔ عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہی
اور خلف کیجانب اوسمین استدارت ہی تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور
جہان پر قدم ٹھہرایا جائے وقت کھڑے رہنے کی اچھا طرح منطبق ہو اور مثلث اور اوسکی بڑی پیدا کی گئی تاکہ بدن کے اوٹھانے مین مستقل رہے اور
بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتی ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نردی کہ اخمص کے بجانب وحشی موضوع کر مضمحل ہوجاتی ہے
تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکی درمیان تک گھٹتی بڑھتی جائے ۔ رسغ کی چاروں ہڈیاں ہاتھ کی رسغ کی نسبت مخالف ہین اس
طرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کی رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بھی اختلاف ہی کہ قدم کی رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ
کی رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہی کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہی اس لیے کہ اکثر منفعت
قدم یہی ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پر قدم جمتا ہی بجہت حصول استرخا اور
انفراج بیش از حد کی اوسمین بھی ضرر پیدا ہوتا ہی جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو بضبط اعتدال اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے
دوسرا ضرر پیدا ہوتا ۔ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ لپٹ کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکی اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون
اور استقلال اور ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہی جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون ۔ مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہر ایک ہڈی
سے ایک اونگلی متصل ہوتی ہے جس قدم مین پانچ اونگلیان ہون اور ایک ہی صف مین ہٹی ہوئی یعنی کوئی اونگلی نکلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو
اس لیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی اونگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی اونگلیون مین زیادہ ہے ۔ سوائے
انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک اونگلی تین سلامیات سے مرکب ہی اور انگوٹھا دو سلامیات سے ۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت
بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دو سو اڑتالیس ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانیون کی لام سے ہے
داخل نہین ہے ۔ یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی جملہ دوسرا تشریح عضل مین اور اسمین انیس فصلین ہین فصل پہلی
جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا ۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ
کی جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہوسکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو در حقیقت اصول اعضا کی
متحرکہ حرکت مین بقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہوسکتا اس لیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہی بایں منظر لطف حق تعالی نے
شامل حال ہوکر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہی پٹھہ کے ساتھ اوسکو جمع کیا
اور مخطر چیر پیدا آورده کیا اور ملا دیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ شے واحد کے معلوم ہوتی ہین ۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب اور رباط مین پیوند کیا
ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہی اس لیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کی مقام رسیدگی مین مقدار معتدبہ کو نہین پہونچتی اور نہ
اوسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور حجم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہی کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم راس اور مخارج عصب اوس جرم
کو متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصا اوس مجسم پر جو بر وقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک حصہ کے ہے اسواسطے استخوان باریک کے ہوجاتا ہی اور جسقدر اپنی اصل اور جسد سے
دور ہوجاتا ہی اسمین رقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر باوجود باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین فساد و خلل
پیدا ہوتا اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کی جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی
ہے اوسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہہ خالی تھی اوسپر گوشت اوگا دیا اور جہلی سے اوسکو ڈہانپ دیا
اور اوسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح پر جگہہ دی کہ وہ مثل محور کے ہے جو ہر عصب سے قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی
جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونونکی لیف اور وہ گوشت جو بہرنیوالا خالی جگہہونکا اور جہلی جو اوسکو ڈہانپے ہوئے ہے اتنے اجزا
سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکہتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہی اوسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے
ہے بجانب عضو کہنچتا ہی پہر تشنج پیدا ہو کر عضو کہنچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر سست و رخی ہو کر ڈہیلا ہوجاتا ہے
اور عضو منبسط و دراز ہوجاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضائے
متحرک کی جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضاء متحرک وجہ مین اتنے ہین۔ پیشانی اور دونو گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونو رخسارے
بشرکت دونو ہونٹونکے اور دونو ہونٹہ اور ان دونون کی حدین اور دونون کنارے نتہنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جہلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پہیلا ہوا
ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا توام جلد مین داخل ہے اور اوسکا نتیجہ ہے اسی جہت سے جلد کا ہلنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ
عضو متحرک اوس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہی اسلیئے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو تنک ہی ایسی چیز کا ہلانا وتر سے
اچہا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونو ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکہہ کو بہی بند ہوتی ہین اسی عضلہ سے مدد ہوتی ہے کہ یہ ڈہیلا
ہو کر گر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کی** گوشہ چشم کی حرکت وغیرہ واسطے چہہ عضل ہین چار اونین سے نیچے اوپر اور
دونو ماقین کیطرف ہین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہی اور دو عضل بوضع تو رب یعنی ترچہے واقع ہین جن سے حرکت دوری
پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچہے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اس لیئے کہ وہ عضلہ
اوسی عصبہ سے اور جو چیز اوس عصبہ مین سے متعلق ہوتا ہے اور اوسے پہیر لاتا ہی اور اوسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر
نکل آتے منع کرتا ہی اور بروقت تیز دیکہنے کے اوس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جہلیون کیواسطے گوشہ دار ہوتا ایسا
پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علمائے تشریح اسکو عضلہ واحد جانتے ہین اور بعض اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بہی قائل ہین غرض بہر حال
سر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اسلیئے کہ غرض پوری اور
تمام ہوجاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکہہ کا بند کرنا اور تیز دیکہنا دونو اسیکی حرکت سے تکمیل پاتے ہین اور توجہ
خداوند تبارک و تعالی کی ارشاد کی ہی جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کسی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیئے کہ بہت آلات ہو
مین جو تقیین ہین وہ بخوبی معلوم ہین۔ اگرچہ یہ بہی ممکن تہا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع حکیم
کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیئے جائین اون افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجیہ اسباب کی
طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف سے نیچے تو محتاج پیدا ہوگی اور درست بیٹھنے کا نہوگا - پہر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور بند ہونیکی اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک نیچے اسفل کیطرف ترچھا ہوکر آئے اور پھر بلند ہو جائے - اور ہر وقت بھی وہ حال سے خالی نہین ہوتا ایک یہ کہ کنارے پلک کے متصل پہونچ کر پلک کو پہونچے اگر بیچ مین پلک کی پہونچتا تو جو عضلہ تہ چڑہنے والا ہے طرف وسط کے کہ اوسکو وہ جانب لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اسی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ تو ریب پیدا ہوتی جسطرح نیچہ عالی و ترچھا ہوتا اور دو ہر تعمیش زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اسی طرح چپیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چپیدگی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونو کو دونو طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین - کھلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑہ پر پہیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھل جائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو عضلونکے اوترتا ہے اور چوڑا ہوکر اوسکے جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے ہے نیچے منبت فرہ کی بچھا ہے **فصل چھٹی تشریح عضل رخسارہ کی** رخسارہ کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اوسکی نیچے کو جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہو اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور ہونٹھ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہوکر پہیلا ہے اور اسکا نام وجنیہ ہے - یہ دونو عضل چار چار جڑسے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقامونسے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹھونکے کنارے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور ہونٹھ کو نیچے کیطرف بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو نما سینہ اور ہنسلی دونو جانب سے ہے کہ انکے لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کر کے ورآتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹھ کی نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے ہونٹھ تنگ ہوکر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈورا تھیلی کے سوراخ مین کھینچے سے اوسکا ہونٹھ بند ہوکر کھچ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جسپر اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہے اوپر جائے اتصال انہین عضل کے اور ہونٹھ کو دونو جانبونمین اچھی طرح جھکاتی ہے - چوتھے لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے آخر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹھ بھی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہے اور متصل ہوکر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے **فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی** ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسار مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اونکے چار ہین دو انمین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانونکے کنارے سے ملے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہر ہونٹھ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انمین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹھ کی ہلتی اور جب انمین کے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹھ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتون کے سوا ہونٹھ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کی جرم مین ہونٹھ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹھ

کے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اونمین ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین مین** سے تھے کنارے نتھنون کے اونمین دو عضل پیوستہ قوی واسطے اتصال ہوتے ہین پیوستہ ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کی بنسبت حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ حرکات اعضاء رخسارہ اور لب کی علاوہ مین بھی زیادہ ہین اور دو دو بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کی زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو تری نتھنے مین ہڈی ہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی اعصاب اونکی آمد کا نون کی طرف سے ہے اور کال کی لیفین سو پہلے ملتے ہین کالونکیطرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنونکی اوسیطرف سے ہوتی ہے *

فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے جو نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوتی اور اوپر والے جبڑیکی حرکت نہولی اسمین چند منافع ہین ایک تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اوپر اعضا کا بوجہ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاء شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اوسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرحکا گزند نہین پہونچاتی -

تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کی جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کی جبڑیکی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون موہنہ کھولنا اور پھیلانا اور موہنہ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا - موہنہ کھولنے کی حرکت جبڑیکو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑیکو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی منتشج ہون اور کہولنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کو نام سے پہچانے جاتے ہین اور ملتقین اونکا نام ہے - انسان مین ان دونو کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کی جبڑیکے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کی جبڑے سے ہے اوسکی اتنی قسمین ہین نہش یعنی کاٹ کہاتا اسکے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین اور کدم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اکھیڑنا اوس اوکھیڑنیکی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونو عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا مبدء یعنی دماغ جو ایک جرم نہایت نرم ہے ان دونو عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین سواے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہے باین لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونو کو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت ان پہ پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر برسام ہو جاے خواہ اور کسیطرحکا گزند پہونچائے اس مصلحت سے خالق تعالیٰ نے اون کو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا نہ بیچ دو ہڈیون کے اور دیوار بار کردیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کی ہے جو دو ہڈیون کے بیچ اور بلندیون اون ثقبون سے منتہی ہوتی ہے جو وارپار ان دونو کے ساتھ گزرتا ہے اور اوسکے گرد ان دونون پر لپٹا ہوا لگے ہوئے ہین اور اوسکی گذرگاہ ایک مسافت عالیہ پر قرب بیچ کے واقع ہے تاکہ جو ہر اون دونو کا کم [illegible] ہو جائے اور اون دونونکی نسبت

اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جاتا ہے پھر ایک ان دونو عضلونکے واسطے ایک وتر مخفیہ پیدا ہوتا ہے جو نیچے کے جبڑے کی گرہ و پر شامل ہوتا ہے جب
اس وتر مین تشنج ہوتا ہے تو نیچے کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے۔ ان دونو عضل کی اعانت کیجاتی ہے۔ دو اور عضل سے جو منہ کے اندر رہتے
ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اوترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کی اسلیے کہ بڑا نا گران چیز کا اوسین تدبیر اور ڈکاری
زیادہ قوت کی درکار ہے پھر ان دونو عضلون سے اوگتا ہے وہ انکے بیچ سے اوگتا ہے کنارونسے نہین اوگتا واسطے مضبوطی کے جس
عضل سے مونہہ کھولنا اور جبڑا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونون کی لیف پیدا ہوتی ہے اون زوائد خار دار سے جو پس گوش
ہین اور ترکیب عضل واحدہ کی حد ہو جاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر ہو جاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل گرہ کے منقش
ہوکر گوشت سے بھر جاتی ہے اور اوسی کا عضلہ بنجاتا ہے جسکا نام عضلہ مکررہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بوقت پہونچنے آفات کے امداد سے
بری نہو جاوے۔ پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام حسید کی تک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اسمین تقلص یعنی تشنج پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جانے کے جبڑے
کو پیچھے کیطرف جذب کرتی ہے پس بالضرور نیچے کیطرف جبڑا اوترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اوترنے پر معین ہے دو ہی عضل اس حرکت مین
کافی ہوئے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئے۔ چنانچہ دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سراونکا وہ زاویہ ہے
جو رخسار کے اوپون سے پیدا ہوتا ہے اور دوساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوتین ایک اونمین کی بیچ کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسرے
کنارے زوج تک چڑھتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ آپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہے
تاکہ اس عضلہ کیواسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اوسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے
چبانے اور چبانیکا فعل درست ہے

فصل دسوین تشریح مین عضل راس کی سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترک
ہین پانچ گردن کی مہرون کے ساتھ اون حرکتونسے حرکت منتظم ہے اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک حرکت دونو حرکت خاص اور
مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگون ہونیکی ہو بسبیل انقلاب یعنی چیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان
دونون کی بیچین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہے اوس مکان سے
جو سر کا محیط ہے۔ جو عضل سر کو خاص سرنگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونو اپنی لیف کو لیے ہوئے
ہوتے ہین پس گوش انکی جانب فوقانی ہے اور استخوان سر سینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہوکر چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے
کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دو ہو کہا ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونو نکا شاخدار ہوکر اوسین دو سر پیدا ہوتے ہین جب
ایک عضل متحرک ہوتا ہے تو سر نگون ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے
بے اسکے کہ کسی طرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونو کو سرنگون کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کے نیچے رکھا گیا ہے پہلے اور دوسرے فقرہ کی
کیطرف خالص ہوکر آتا ہے اور اون دونون سے بلکہ پر گوشت ہوتا ہے اگر اس زوج کا دو جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہے فقط سر جھکیگا اور اگر
وہ جزو جسکا مقام التحام کو ہی جو دونو فقرون پر ہے متحرک کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے۔ فقط سر کے پیچھے پلٹانے والے عضل
چار زوج ہین چھپے ہوئے مدفون نیچے اون ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہے کوئی انمین سے
سنا سین تک آتا ہے اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف سر ہے وتر واقع ہے کوئی انمین سے اسکے تک آتا ہے اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہے
۔ ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کے دونو بازوؤن تک آتا ہے اوپر اوس زوج کے ہوکر جو دوسرے فقرہ تک پہونچتا ہے اور

ایک زوج کی لیفین فقرۂ اولیٰ کے دونو بازوون سے نکلکر سنسنہ تاخنبہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکنا بوقت
پلٹنے کے بحال طبعی قائم کرتا ہے بحبت اپنے مورب ہونیکے - چوتھا زوج اوپر سے شروع ہوکر تیسرے کے نیچے بشکل تورب ماجب وحشی تک پہونچتا
ہے اور فقرۂ اولیٰ کی بازو سے لازم ہو جاتا ہے - پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا انہیک کرا اور
تیسرا زوج جھکنے کی کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو ٹیپا ہے پورا ٹیپا جو ظاہر ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونو مین سے جو
بچکیگا سر کو کسی طرف جھکائیگا اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کجی اور میل کے - سر اور
گردن کو پلٹنے والے عضل تین زوج ہین اندر چھپے ہوئے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ
استخوان پشت سر ہے اوسکی دو ساقین گردن تک اوترتی ہین - تین زوج پھیلے ہوئے نیچے اوسکے چند شگاف ہین اوترتے ہین دونو جانبون
مین فقرون کے اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف حنجرہ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونو جانبون فقرون کے اور اطراف حنجرہ کے ہے
سر کے جھکانیوالے دونو جانبون کی طرف دو زوج ہین کہ جو مفصل راس کے قریب ہین ایک زوج انہین کا اوسکی جگہہ آگے ہے وہی زوج ملتا
ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے کے بطوریکہ ایک فرد اوسکی بطرف یمین اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام
پیچھے ہی مجتمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور سر کے اوسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہے اِن چارون مین سے جس عضل مین
تشنج ہو سر کسی جانب لوٹ جائیگا اور جو دو عضل ایک جانب کے متشنج ہون اونہین کیطرف سر جھکیگا بتقریب کہ اگر اگلے دونو عضل متحرک
ہون تو سر نگون کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونو کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر
کر دیتی ہے - یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی خوبی محل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے
اوس صدمے کا یہ خود تدارک کر لیتے ہین جو بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونیکے برداشت کرتے ہین **مترجم کہتا ہے**
یعنی بڑے عضل کو جو قوت برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونیکے ہے یہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونیکے اپنے اچھے اور محفوظ
مقام پر واقع ہین کہ بوجہ عمدگی مقام کے متحمل اون صدمات کی ہو جاتے ہین اور تدارک اونکا کر لیتے ہین **متن** سر کا جوڑ دو باتون کا
محتاج تھا اور وہ دوام محتاج و معین اور مددگار متضاد سے ہین **ایک** تو مضبوطی ہے اور یہ متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے **دوسری** کثرت عدد حرکات کی ہے اور یہ متعلق اسکی ہے کہ مفاصل نرم ہون اور اونمین سستی ہو لهذا
تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کی جائے تاکہ اوس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جو بہت زیادہ لپٹنے عضلات کے حاصل ہوتی ہے
پس دو نوع مین متخالف حاصل ہوگئین فتبارک اللہ احسن الخالقین **فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کی** گلا عضو غضروفی
ہوا اور آواز نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے **ایک** تو وہ غضروف ہو کہ اوس تک حس پہونچتی ہے اور حس یعنی حس لمس
کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے درقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر سے گہرا اور باہر سے محدب بشکل سپر اور بعض سپر کے
ہے **دوسرا** غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اوسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اوسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام خاص
اوسکا نہین ہے **تیسرا** غضروف ان دونو پر اوندھا پڑا ہوا ہے بہت متصل اوس غضروف کو ہے جسکا کچھ نام نہین ہے - اور حلقی کی
ملاقات اس تیسرے غضروف سے بلا اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے جو دوہرا
جس مین دو نقرے ہین اون دونون مین دو زیادتیان باریک پیوست ہوئی ہین اوس دوسرے غضروف کی جانب سے جس کا کچھ

کچھ نام نہین ہے جو دونو زیادہ تیان مضبوطی مین چند رباطات سے اور اس غضروف کا ایک اور طرجہالی نام ہے۔ ورقی اور وہ غضروف جسکا کچھ نام نہین ہے ان دونو کے ملنے اور ایک [illegible] جو شکل پیدا ہوتی ہے [illegible] اوس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی [illegible]
اور طرجہالی کے ورقی پر اوسے گرنے سے اور ہمیشہ اوسکے [illegible] طرجہالی کے ورقی کے اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کھلنا
اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے۔ حنجرہ کو دو گڑھے اور اوسکے نزدیک تین [illegible] جنہین عظم لامی کہتے ہین جو بشکل لام یونانی کے
اسطرح ہے (Λ) - اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو ورقی کو اوس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہین ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملا کر بند
کر دے اور ایک اور عضلہ اسکو روکتا ہے جو طرجہالی کو ترسی او سے بے نام کے غضروف سے دور کر دے تاکہ حنجرہ کھل جائے۔ حنجرہ کے کھولنے
والے عضل اونمین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے ورقی کی آکر گوشت آور ہو کر اوسی ورقی پر پھیل جاتا ہی
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے ورقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کر دیتا ہے پس حنجرہ کھل کر وسیع ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق مین کرین۔ مقام نشو ان دونو زوج کا باطن قص یعنی سر سینہ سے ورقی تک آیا ہے اور اکثر حیوانات مین اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے
اور دو زوج اور ہین اونمین سے ایک کو وہ عضل طرجہالی کو پیچھے سے آتی ہین اور اوسکے ساتھ گوشت آور ہو جاتی ہین جسوقت ان دونو مین
تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اوٹھاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اوسوقت طرجہالی یکجائی ورقی سے جدا ہو جاتی ہے اور حنجرہ
کھل جاتا ہے اور دوسرا زوج انہین کا اوسکے دونو عضل طرجہالی کے دونو کنارون سے آئے ہین جب ان دونو مین تشنج پیدا ہوتا ہی طرجہالی کو
ورقی سے جدا کر دیتے ہین۔ اور عرض مین اوسکو دراز کر کے انبساط حنجرہ مین اعانت کرتا ہے۔ تنگ کرنیوالی عضل حنجرہ کی اونمین سے ایک
تو وہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور ورقی سے متصل ہو کر چوڑا ہو جاتا ہے اور پس غضروف کا کچھ نام نہین ہے اوسپر
لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہو جاتے ہین دونون کنارے اسکے دونون زوج اوسکے پیچھے اوس غضروف کی جسکا کچھ نام نہین ہے پس
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہو جاتا ہے۔ چار عضل اور ہین جنہین بعض وہی گمان کرتے ہین او دونون
جھکے ہوئے اور مائل ہین بیچ مین ورقی اور اوس غضروف کے جسکا کچھ نام نہین ہے متصل ہوتے ہین جب انہین تشنج پیدا ہوتا ہے
اسفل حنجرہ کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انہین کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے۔ سکے کی بند
کرنیوالے عضل عمدہ وضع اونکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائین تاکہ جسوقت انہین طرجہالی کو قاعدہ کے نیچے کھینچ لیجائین
اور حسب وضع یہی اسیواسطے پیدا کیے گئے شروع کرکے اور نکلتے ہین اصل ورقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کی کنارون تک چڑھتے
ہین اور اوس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہین ہے داہنے اور بائین ہو کے نیچے تک جب یہ زوج اینٹھتا ہی مفصل کو مضبوط کرکے
حنجرے کو اسقدر بند کرتا ہی کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہے یہ دونون عضل چھوٹے پیدا کیے گئے
تاکہ داخل حنجرہ مین تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کرین اوس تکلف کا جو حنجرے کے بند کرنے مین
اور سانس کے روکنے مین اونہین کرنا پڑتا ہے اسلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام مین کمی پیدا ہوتی تھی ہونکے قوی ہونے
سے اوسکا تدارک ہو گیا۔ سیدھی راہ سے گذرتے ہین چڑھتے ہوئے اسقدر انحراف لیتے ہوئے ہے تاکہ وصل ہو میان ورقی اور اوس غضروف کی

جسکا کچھ نام نہین ہے حاصل ہوا اور کبھی دو عضل سے پیچھے ظاہر ہوا اسکے بائی جانب

تشریح مین عضل حلقوم کے

فصل بارہوین مین مذکور ہوچکا ہے دوسرا نوع قص ہے یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر ... عضل لامی سے کے جو کہ سپر متصل

حلقوم سے کے ہوتا ہے کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہے۔ حلق سے کے دو عضل ہین جنکا نام تقدیاں رکھا گیا ہے یہ دونو عضل

نزدیک حلق سے کے موضوع ہین اور لقمہ اوتارنے پر اعانت کرتے ہین فصل تیرہوین[13] تشریح مین عضل عظم لامی کی

عظم لامی کے لیئے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عضل عظم لامی

کی تین نوع ہین ایک نوع دونو جانبون لحی سے آتا ہوا اور اوس خط مستقیم سے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ دوسرا

نوع ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا نوع ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے

اوپر کے کنارے تک ہوتا ہے اور یہ بھی نوع اس ہڈی کو بطرف لحی کے کھینچتا ہے تیسرا نوع زوائد سہمیہ جو نزدیک دونو کان کے

ہین وہان سے نکلتا ہوا نیچے کی کنارے پر اس ہڈی کی جو خط مستقیم ہے اوس سے ملتا ہو۔ جو عضل بشرکت اس ہڈی اور دوسرے

عضو کے ہین اونکا ذکر اوپر بھی ہوچکا اور آگے بھی ہوگا فصل چودہوین[14] تشریح مین عضل زبان کے زبان کے

حرکت دینے والے عضل نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے اگر زبان کے دونو کنارون سے متصل ہوتے ہین اور

ہین اونکی جائے نشو او پر کے مقامات عظم لامی سے ہو اور بیچ مین زبان کے وہ دونو ملیا آ ہین اور دو جوڑے عضل ہین جو

توریب متحرک ہوتے ہین اونکا محل نشوا ایک پست پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونو نافذ ہوتے ہین بیچ مین

دونو عضل طولانی اور دونو عضل عریض کی اور دو عضل زبان پر پڑے ہوئے ہین اونکو سیدھا کرتے ہین اونکا مقام ان چند عضل کے

نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دونو عضل کی لیف زبان مین عرض اور دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوگئی ہے

- ایک عضلہ تنہا زبان کیواسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور انہین سے ایک کو طرف

دوسرے کو کھینچتا ہے۔ یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول مین مونھ کو باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم

کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اوسی عضلہ کیواسطے بجائے خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ کیواسطے یہ بھی

ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہوجائے اور کھنچجانیکی حرکت کرے فصل پندرہوین[15] تشریح مین عضل عنق اور رقبے

تنہا عنق کی حرکت دینے والے دو نوع ہین ایک داہنے اور ایک بائین انہین سے جس نوع مین تشنج پیدا ہو تو قبہ اوسی کی سمت مین بشکل

توریب یعنی ترچھی ہوکر کھچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک نوع کسی دونو طرف کا ساتھ ہی کھچے رقبہ اوسیطرف بے توریب کے مائل ہوتی ہے

بلکہ بالاستقامت جھکتی ہے اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے بارون ہیل اور بگی کے

فصل سولھوین[16] تشریح مین عضل سینہ کے سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اوسکو کشادہ

کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہے جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جس سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوتے ہین

کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین اونہین سے ایک عضل حجاب ہے یعنے وہ حجاب جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضائے

غذا کے حاجز اور مانع ہے اوسکی تشریح آگے بیان کرینگے۔ اور ایک نوع انہین نو مین کا تر توہ تنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اوسکا

مقام نشو ایک ایسی جز ہے کہ جو کتف کے سرے سے ترقوہ تک دراز ہے ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جز متصل ہے پہلی پسلی
کے داہنی اور بائین سے ایک اور زوج ہے کہ ہر فرد اوسکی دوہری ہے اوسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز رقبہ کے متصل ہے
اور اوسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہے اور اوس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہے جسے ہم قریب ذکر کرینگے
یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی کے ۔ ایک اور زوج ہے جو چھپا ہے کتف کی تقعیر مین کہ اوس سے متصل ہوتا ہے وہ زوج
جو اوگتا ہے فقرہ اولی کتف کیطرف پھر یہ دونو زوج مثل عضلہ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین ۔ ایک زوج
اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہے اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرہ سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے
ہوتا ہے یہی نو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین ۔ سینہ کو تنگ کرنیوالے عضل کچھ تو ایسے ہین کہ بالعرض اوسمین تنگی پیدا کرتے
ہین وہ حجاب ہے جسوقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین انمین سے ایک زوج
ہے جو نیچے اوپر والی پسلیون کے جڑونکے پھیلا ہوا ہے اوسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو مضبوط اور اوسکے اجزا کو جمع کرے ۔ ایک اور
زوج ہے نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان خنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہے اور سیدھا عضلہ عضلات
بطن مین سے اوس سے بھی ملتا ہے ۔ دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین ۔ جن عضل سے قبض اور بسط دونو
پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوا عضل
باسط کے ہے یعنی دونو فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل
ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی عضلہ ہے اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے
چند لیفہای متورب سے جنمین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف ظاہری اونمین سے ایک تو وہی ہے جو پسلی کے کنارہ
غضروفی سے ملا ہے اور ایک وہ ہے جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے وہ کنارہ قوی ہے اور پوشیدہ لیف سب لیفہای
ظاہری کی وضع مین مخالف ہین اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اوس لیف کی جو دوسرے
کنارے پر ہین اور جسوقت لیف کی چار عدد ہون تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہون کچھ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط
متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو ۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار جملہ عضلات صدر
کا اٹھائیس تک پہونچے ۔ سینہ کی عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتی ہین اور پہلے پسلی
سے ملکر اوسے اوپر کو اوٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ اصل کتاب مین ذکر سات
زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کیواسطے خاص ہین رہگیا اونکی تفصیل یہ ہے ۔ دو اونمین سے پشت سے اوگتے ہین اونمین سے
ایک اعلائے کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسی قدر کج کرکے بطرف سر کے اوٹھاتا ہے ۔ اور دوسرا زوج انمین کا بیخ
کتف سے ملتا ہے اور یہ دو شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے ۔ اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہے اور اعلائے کتف سے ملکر اوسکو نزدیک
گردن کے کرتا ہے ۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی اعلائے کتف سے متصل ہوتا ہے اور کتف کو بلند کرتا ہے ۔ دو زوج
اوگتے ہین اون مناسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونو زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین ۔
ساتوان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جا کر کھینچے ۔ ملخص

فصل سترہوین تشریح عضل حرکت عضد کے عضلے عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے آکر اوسکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اونمین سے ایک عضلہ وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہے اور مقدم عضلہ سے متصل ہوتا ہے نزدیک مابین نقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اوتارتا ہوا اور اوسکے پیچھے کتف اور اوسکے عضلہ کو لاتا ہے ۔ مقام نشو اس عضلہ کا اعلای سینہ ہے اور گرد پھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کو بس یہی عضلہ نزدیک کرنیوالا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوٹھا ہوا ۔ ایک عضلہ دوہرا ہے جسکا مقام نشو اوسکا کل سینہ سے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کی سمت میں جو آتا ہے کام مین ہے اوس لیف کی جو اوسکے جزو فوقانی مین سے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اوٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جز کی ساتھ ملکر کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اوتارتا ہوا اور جب دونو جزو سے ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کرکے ۔ اور دو عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنی تہیگاہ کیطرف سے اور اونکا اتصال زیادہ ہے بنسبت اوس عضل عظیم کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک انمین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیونکی طرف اور اسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہے آتا ہے جلد خاصرہ سے نہ کہ اوسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے وتر صاعدہ کی جانب پستان سے اور اسکا اکثر اندر بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضلہ کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کیطرف تھوڑا جھکا رہتا ہے ۔ پانچ اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ اونمین سے اوسکا منشا استخوان کتف کا اوپر کی جانب سے ہے وہ بھر دیتا ہے اوس جگہہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اسفل کے کتف کے ہے اور نفوذ کرجاتا ہے عضد کے سر تلے اوپر کے جز تک وہ سرا جو بجانب وحشی واقع ہے اندر کے بجانب انسی مائل ہے یہ عضلہ مدور لیجاتا ہے عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا ۔ ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہے ایک انمین کا بڑا عضلہ ہے جسکی لیف نیچے کے اجزا تحتانی حاجز تک چھپی ہوئی ہے اور یہ عضلہ اوس مقام کو بھرتا ہے جو درمیان حاجز اور پیچھے کی پسلی کے ہے اور متصل ہوتا عضد کے سر سے بجانب وحشی مین پورا بس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جز ہے اوسکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونو عضل تعلق اعلای کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل توریب ظاہر عضد سے ہے اور اونکو بجانب وحشی جھکاتے ہین ۔ چوتھا عضلہ ان پانچون مین کا بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اوسکے وتر کے اجزا داخل سے بجانب انسی متصل ہوتا ہے سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کیطرف گھما دے ۔ اور ایک عضلہ اور ہے اوسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہے اور اوسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہے اوسکے بہ نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو اعلای راس کو اوپر تک جذب کرے ۔ عضد کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکے دو جز ہین اون سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اور عضد کے سر مین بیٹھہ جاتا ہے اور مقام اتصال مین وتر سے اس عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے قریب ہوتا ہے ۔ یہ بھی لوگون دکھاتا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر ہے اور بجانب داخل تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکا ہوا ہے اور دوسرا سرا ظاہر مین ہے پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکتا ہے جب دونو جز سے ملکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کرکے بعض اوقات

سے نیٔ دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہو اور دوسرا وہ ہے جو جدا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارہوین ۱۸ تشریح مین عضل محرک ساعد کے

ساعد کی حرکت دینے والی عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہو۔ اور دوسری قسم وہ ہو جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو مونہہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین۔ عضل باسطہ ایک نوع ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسوسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کر اوسجگہ یہ ہوتا ہو جہان پر اوسکے اجزاء داخلی ہین اور دوسری فرد اس نوع کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزاء خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونو فرد ین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالعرض ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین عضل قابضہ ساعد بھی ایک نوع ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کے نیچے کی بارۃ اور منقار غراب سے ہے جو کہ ہر منشار اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہو اور اوسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی سمت ہے۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہو کہ جسکے دو سرے لحمی ہین ایک سر اعضد کے پیچھے ہو اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چھپتا ہوا جاتا ہو تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہو بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اسفل ملتی ہے تاکہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالعرض ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین۔ دونو عضل باسطہ کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہو جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلۂ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا۔ عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک نوع ہے ایک فرد اوسکی باہر سے دونو زند کو موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اوسکا عضد کے سر کے جزو اعلی سے ہے اوسجگہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اور شعر اجزا اسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے پہونچکر اوسکے کنارے زند اعلی کو اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہو۔ عضل مکب یعنی ساعد کو مُنہہ کے بھل گرانیوالا ایک نوع ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب انسی کی اعلے سے شروع ہوئی ہے جہانپر عضد کا سرا ہے اور زند اسفل سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیت عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ جانب زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور وتر ویک مفصل رسغ کو طرف اعلے سے ملتا ہو

فصل اونیسوین ۱۹ تشریح مین عضل محرک رسغ

رسغ کی تحریک مفصل رسغ کی عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ یکجانب تففا۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتی ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سے متصل ہے کہ یہ دونو ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہو اور اوسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشا زند اعلے سے ہے اوسکا وتر پچھلے بڑی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنی جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اوس سے ملتا ہو جب یہ دونو ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوئے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہو رسغ کو نیچے گراتا ہو اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہو
انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہے - ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہے اوسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے
ہے اور ایک وتر دو سرونکا اوس سے چھوٹتا ہے جو وسط مشط مین آگے انگشت میانہ و سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اوسکے وتر کا
سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کو تکیہ کرتا ہو اور رسغ کو نیچے گراتا ہو اور باز کرتا ہو - عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے
اور دونو جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا دو سرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا
مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہے جو ان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہے وہان سے شروع
ہوتا ہے اور اسی جگہ پر منتہی ہوتا ہے - اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہو عضد کے نیچے کی جز و سے بتوسط دونو مقامون مذکورہ کے اس
عضلہ کے وتر کنارے ہین کہ آپس مین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اوس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطی
کے ہے جب یہ دونو ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین - اور بیچ عضل
رسغ کے بسط کرنیوالے ہین اونہین سے فعل کب یعنی نیچے گرانا اور فعل بطح یعنی گرا کر پھیلا دینا اونکا صادر ہوتا ہے جسوقت وہ متقابل
انمین سے بشکل قریب متحرک ہون لیکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہو آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو پلٹ دیتا ہے
اور اگر اعانت اوسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہو کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے
- اور جو عضلہ متصل رسغ کو آگے ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو تو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف مین اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک
ہو جسکا ذکر ہم آگے کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہے

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست

کے اور انگلیونکے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یکجا ہوتے تو
کثرت لحم سے بوجہ اوسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ او نگلیون سے دور دور واقع ہوئی وتر اونکی بضرورت طولانی بنائی گئی اور اونکی مضبوطی
اون جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین - یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیکر چوڑے نہین ہوئے جہانتک عضو کو پورے
ملتے ہین پھر اوس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتی ہین تاکہ اشتمال اونکا عضو متحرک پر بخوبی ہو - جمیع عضل انگلیونکو بسط دینے والے
ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ انگلیونکو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہے
جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہے اور نیچے کا سرا عضد کا اوس مین جو بلند جز و ہے وہان سے یہ عضلہ اوگتا ہو اور چارون انگلیون
تک چند اوتار گراتا ہے جو اون انگلیون کو بسط دیتے ہین - او نگلیونکے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اونمین سے ایسا ہے کہ بعض
اوسکا متصل بعض سے ہو اسکی جانب مین پس ایک عضلہ اوگتا ہو جز او وسط سر سے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہے درمیان
اوسکی دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین - ایک عضلہ منجملہ دو عضل دو سرونکے ہے وہ دونو سرے
دو عضل جو ان تین مین کے دو ہین منشا اون دونون کا دو زیادتیون عضد کی و اسفل کا اسفل اور گروہ زند اعلی کا ہے اور یہ دو وتر
دو وتر طرف وسطی اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینونکا تیسرا ہو اوسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہے اس
سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو اون دو مین کا ایک ہے جو تحریک رسغ مین بیان
ہو چکے اوسکا منشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اوسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے - قبض کرنیوالے انگلیون کے عضل

کچہہ اونمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچہہ باطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض اونکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین پہیلے
ہوئے ہین اون سب مین اشرف وہی ہے جو اسفل مین مدفون ہے نیچے سر استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اوسکا فعل
اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اوسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اوسکی عضد کے راس وحشی وسط سے واقع تک ہوتی ہے پہر آویزش
پہیلا جاتا ہے اور وتر اوسکی عریض ہوتے ہین اوسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اونگلیون کے آتا ہے جو اوتار چار اونگلیون مین
بٹتے ہین ہر واحد اونکا پہلے اور تیسرے کو مفصل کو قبض کرتا ہے اور کہینچتا ہے پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اوس مقام پر بندہا
ہوا ہے ایک رباط سے جو اون دونو پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اوسکا سرا اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل
ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک دوڑتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ اونہین دونون سے اسکا اتصال ہے
— دوسرا عضل جو اسکے یعنی عضلہ اشرف کے اوپر ہے اوس سے چہوٹا ہے اور اوسکی ابتدا ایک سرے اندرونی و بیرونی سے عضد
ہوتی ہے اور زند اسفل سے تہوڑا سا چپٹا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے
زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جہک جاتا ہے اور چند وتر مفاصل انگشت وسطی کیطرف چہوڑتا ہے
تاکہ اوسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے مگر ایک شعبہ جو اوسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی
موضع آخر ابہام سے — مقام نشو عضلہ اولی کا بعد ابتدا سے مذکور کے سر پر ہے زند اسفل اور اعلی کے اور مقام نشو دوسرے
عضلہ کا سر پر ہے زند اسفل کے — انگوٹہے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر انحصار کی گئی اور سب اونگلیون کیواسطے یہ حرکت
دو عضل سے تمام ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون اونگلیون مین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے
اور سبابہ سے دور ہو جانا پس جسمین جو فعل اشرف تہا اوسکے متعلق دو عضل کیے گئے — تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ
مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اوسپر چوڑا ہوکر بچہہ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی اوسکی
پر ہونے دے اور باطن کف کو قابل ٹکنے کی کرے اور اوسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق
ہو بقوت عضلہ کے کرسکے — یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹہارہ ہین بعض اونکا
بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا اور دو صفون مین ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے — نیچے کی صف
مین سات عضل ہین اونمین سے پانچ عضل اونگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انہین سے اونکے ہین اول عظام
رسغ سے ہے اور چہٹا عضلہ انہین کا چہوٹا ہے اور چوڑا اور لیف اوسکی منحرف اور سرا اوس عضلہ کا متعلق بمشط کف سے ہے
اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطی کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹہے کے متصل ہے اور انگوٹہے کو بطرف اسفل جہکاتا ہے — ساتوان
عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اوسکی ابتدا اوس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے
ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اوٹہانے کے ہین اور دو واسطے جہکانے کے — جو عضل
اوپر کی صف مین ہین نیچے اوس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچہا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹہہ اونمین
سے ایسے ہین کہ دو دو اونمین سے مفصل اول سے مفاصل چارون اونگلیون کے ملتے ہین ایک کر اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو اور
اٹہون مین جتنے عضل نیچے ہین اونکا قبض بذریعہ گرانے اور جہکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تہوڑے اوٹہانے اور بلند کرنے سے

ہوتا ہے اور دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین - تیسرا انمین سے ابہام کیواسطے خاص ہے ایک تو منفصل اوس گوشت بقبض
کرتا ہوا اور دوسرا منفصل ثانی کے قبض کیواسطے ہین جیسا ہمنے بیان کیا تو سنے پس پانچون اور انگلیون کیلئے و اسپنٹ ... سینہ ... اپنے
اور نیچے جھکانیوالے سواسے ابہام اور خنصر کے ہرایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کیواسطے ... دو دو ہین
اور انگلی کیواسطے چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کیواسطے ایک ایک ہے فصل اٹھائیسوین تشریح مین عضل
حرکات پشت کی پشت کو عضل محرک گنتے تو ایسے ہین کہ اوسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین جو
اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انمین دو نو قسمون کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین - پیچھے کو دوہرا کرنیوالے
پشت کو وہ عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہرایک عضل ان دونون کا بیس
عضل سے مرکب ہوا اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرے سے انکے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرے سے
انکے واسطے ایک لیف ہوکر نکلتی ہے سوا آخر فقرہ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچے ہین پشت کو سیدہا کر دیتے ہین
جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کر دیتے ہین جسوقت ایک طرف کا عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو
اوسیطرف جھکا دیتے ہین - عضل جانبیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکاکر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک
زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو مہاو دون مین مری کی نقطہ تک آتا ہوا
نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیون کی خلقت
مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے - اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونو کا نام متنین رکھا
جاتا ہے اور یہ دونو دسوین یا گیارہوین فقرے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور پیچھے کو اوترتے ہین اور ختم ہوتے ہین پشت کو
پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونے مین بھی عضل کافی ہین اسلیے کہ وسط تابع ہوتا ہے نچلی ہوتے اور بیٹھنے
اور دوہرا ہونے مین حرکت طرفین کی **فصل انتیسوین تشریح مین عضل بطن کے** بطن کے آٹھہ عضل ہین اور یہ
منفعت آپس مین شریک ہین اونمین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجہ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم
مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنے مین سبکے سب معین ہوتے ہین - اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب
کیواسطے بمنزلہ عامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سینہ گھٹنے لگے - اور ایک یہ منفعت ہے
کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم ویکر یا اوراز کرکے - ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہے وہ سیدھا اوترتا ہے نزدیک
غضروف خنجری کے اور اوس کی لیف دراز ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہے کنارہ اوسکا درمیان غضروف خنجری اور عانہ
کے جوہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونو عضلون کو عرض مین اونکا مقام اوپر اور
جیلی کے ہے جو تمام شکم پر کھچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونو عضل اور اولین کے لیف مین
واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہے - دو زوج مورب ہین ہرایک انمین کا دونو جانب داہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج
انمین کا مرکب ہو دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شکل سوت سی عانہ تک اور خاصرہ سے پنجرے تک پس ملتے ہین دونو کنارے
دونو فرودون کو دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دونو کنارے جو اور باقی ہین اوسے دو عضل سے نزدیک خنجری کے

ملتے ہیں اور وہ دونوں موضوع ہیں ہر جانب میں اوپر جسم کے خصیہ کے اون دو عضل سے جو عرض میں واقع ہیں اور یہ دونوں زوج ہر مقام پر
ملے رہتے ہیں تاکہ مقاصد ہوں ان عضل مستقیم کے جو پہلے ہے ابتدا سے گویا کہ وہ دو تار چلیاں ہیں زرہ میں دونوں زوج سکے ہر طرح ہیں اور پردا عضل
طولانی کے وہ طولانی عضل جو پہلے ہیں نیچے کو عضل عرضی کے **فصل تئیسوین تشریح میں عضل انثیین کے** مرد کے
واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کریں دونوں خصیہ کی اور اوٹھائیں انکو تاکہ مستر حیز ہوویں اور ہر ایک خصیہ کو
ایک زوج عضل کا لازم ہے۔ عورتوں کے خصیے چونکہ تنگ اور رکھے ہوئے مثل مردوں کے نہیں ہیں انکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کیواسطے
ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسوین تشریح میں عضل مثانہ** کی مثانہ کے مونہہ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو گھیرا ہے اور اوسکی لیفیں
چوڑی بھی ہوتی ہیں مثانہ کے مونہہ پر منفعت اوسکی بول کا روکنا اوس وقت تک کہ ارادہ گرانی کا ہو اور جب گرانیکا ارادہ کیا جاتا ہے تب کچھ او
سنے ڈھیلا ہو جاتا ہے اوس وقت مثانہ عضل بطن میں تنگی پیدا کرتا ہے پس نچوڑتا ہے بول بدو قوت دافعہ کے **فصل پچیسوین تشریح میں عضل ذکر** کے
عضل محرک ذکر دو زوج ہیں ایک زوج ایسا ہے جسکے دو نوں عضل دونوں جانب میں ذکر کے دراز ہوتے ہیں اور جب وقت
دونوں میں [illegible] پیدا ہوتا ہے تب [illegible] پیدا کرتے ہیں اور اوسکو مبسوط کرتے ہیں [illegible] سیدھا ہو جاتا ہے اور اوس میں
[illegible] ہوتی ہے — اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیخ ذکر سے بشکل توریب ملتا ہے جسوقت اس
زوج کا [illegible] معتدل ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہوا اور جب اوسکی [illegible] میں شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونوں میں
سے ایک میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] جھکتا ہے **فصل چھبیسوین تشریح میں عضل مقعد** کی
مقعد کے عضل چار ہیں ایک عضلہ [illegible] مونہہ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے عضل مخالطت میں
عضلہ ہونٹ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اوس کنارے پر جو [illegible] اور اوسکو مضبوط کرتا ہے اور دور پھینکتا ہے نچوڑ کر
[illegible] کو [illegible] معا مستقیم یعنی [illegible] میں باقی رہجاسکے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنی نسبت انسان
کے سر کے یہ عضلہ اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہیں اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب
کے بالتحقیق متصل ہوتا ہے — اور ایک زوج مورب ہے ان سب کے اوپر اوسکی منفعت مقعد کا اوٹھانا اوپر کیطرف — اور
خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ میں استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسوین تشریح میں عضل حرکت فخذ** کے
سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران میں بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اوسکے بعد
وہ عضلہ ہے جو اوسمیں قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونوں حرکتیں ہیں اور انمیں بسط بہ نسبت قبض
کے افضل ہے اس لیے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اوسکے بعد شرافت اوس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنیوالا
ہے اوسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اوسکے بعد ران کو گھمانیوالے عضلہ کی۔ بسط دینے والا
عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات میں سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک
کو اوپر لیتا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپٹتا ہے تاکہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیفیں کیواسطے مختلف مبادی ہیں ایسی
جہتوں سے طرح طرح کے افعال مختلف اوس سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ بعض لیف کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہے اس لیے
ران کو جانب انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشا عقب تا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیفون کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر پلٹ دیتی ہے - اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اوس مین تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرونکا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور عصعص سے ہے اور دو سرے انمین سے لحمی ہین اور ایک غشائی ہے اور دو نو کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے سر سے دو قوت پیدا ہوتی ہیں ایک طرف کو جذب کرے تو ان مین بسط پیدا ہوگا اور دوسری طرف کو جھکا ہوا اور اگر دونو کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری سے اوپر سے متصل ہوتا ہے جسکا نام طرف سے میٹی بڑے عضل کو اوڑاتا ہے اور دور پھینکتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور اوسمین بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہے پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغرے کے بعد اوسکے نیچے اترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہے مقام نشو اوسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندر کے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہے اور کچھ تھوڑا بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے جو ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ سینہ اور ناف کی جگہ سے اوترتا ہے ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے اخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغرے سے ہے ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صغرے سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو ممتد ہے اوس زائدہ کی جانب مین بشکل تدویر گویا کہ وہ جزو ہے زائدہ کبرے سے - چوتہا عضلہ اوگتا ہے اوس چیز سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور کہڑی ہے اور یہ عضلہ ساق کو بہی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانیوالے بطرف داخل ہین اونمین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط اور قبض کرنیوالے عضلات کی ہوچکا مگر اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے اور اسفل رطوبلانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جھکانیوالے ران کے دو عضل ہین ایک اونمین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانیوالے ران کے بہی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اوسی استخوان سے ہے اور دونو مورب ہوکر ملجاتے ہین اور قریب اوس موضع کے جو مغاک وار ہے بیخ زائدہ کبرے مین گوشت آور ہوتے ہین انمین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لپیٹنے کا ران کو اپنی جہت مین تھوڑا سا بسط پیدا کرے

فصل ۲۹ انتیسوین

تشریح مین عضل ساق اور زانو کے

منفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین اونمین سے تین عضل وہ ہین جو آگے ران کی موضوع ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین اونمین سے بڑے عضل یہی ہین فعل انکا بسط ہے انمین سے ایک مثل دو دھرے کی ہے اوسکے دو سرے ہین ایک سر زائدہ کبرے سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دو کنارے ہین ایک لحمی ہے جو متصل رضفہ کے ہے یعنی وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہے قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہین ایک تو اونمین سے وہی ہے جسکا ذکر قوابض ران مین ہوچکا ہے یعنی وہ عضل جو اوگتا ہے اوس جانب سے جو استخوان خاصرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ اوسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

پہر دو عضل متصل ہوتے ہین اور اوترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اوسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پہر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اوسکے رکبہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کرسکے ۔ بسط کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے پشت قوریب اوترتا ہے پہر یکبارگی خالی گوشت سے ہوتا ہے اوس جزو سے جو رگ وار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کیطرف جہکاکر ۔ بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدء اوسکا استخوان ورک ہے اور قوریب پاتا ہے جانب وحشی مین تا اینکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنی گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ قوریب نہین رکہتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جہکاکر بطرف وحشی کے جسوقت دونو عضل مین ساتہ ہی بسط پیدا ہو جاتا ہے کہ ٹہیک ساق کو سیدہا کرسکے ۔ قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین ۔ اونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہوکر داخل مین دونو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہوا اوس برآمدگی تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہو جاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہے ۔ تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین جہکا وحشی جہکاکر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہے پہر مورب ہوکر پیچہے ران کے گذرتا ہے تا اینکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق سے نیچے اوس سے ملجاتا ہے اور اسکا رنگ اعلی پسنیری ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بہی قاعدہ استخوان ورک سے ہے مگر وہ دونو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہو جاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین ۔ زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے ۔ کبہی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسطہ سے جو دوہرا ہے اور متصل حاجز کے ہے کبہی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے مین اور شکن ورک کو اور پہونچتا ہے اوسی شکن کو اوس عضو تک جو متصل ورک کے ہے

فصل اونتیسوین[29] تشریح مین عضل مفصل قدم

کے جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جہکاتی ہے ۔ بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدء اوسکا جز وحشی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جہک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہے جو بیچ ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹہا دیتا ہے ۔ دوسرا عضلہ اوگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہے جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قریب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور یہی اونگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصا جسوقت اسکی حرکت کے ساتہ پہلا عضلہ بہی مطابقت کرے اوسوقت اسکا اوٹہانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہے ۔

جہکانیوالے عضل کا ایک زوج ہے منشا اوسکی دونو فردون کا سر ران کا ہے بعد اوسکے وہ دونو اوترتے ہین پس مائل کرتے ہین یا بہر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہے وہ وتر عقب

کہلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اوسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل توریب جانب وحشی تک پس سبب دبانے
نبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبۂ وحشیہ کے سرے سے اوسکا ٹکڑا
منتہی ہے اور اوترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے تبھی بھی عضل ہوتا ہے بلکہ اسکی تمیت باقی رہتی ہے پس موخر
عقب سے ملجاتا ہے خوب لپیٹ کر اوس عضلہ سے جو قبل ہو سنہ عقب ہے جسوقت ان دونون عضل خواہ انکے وترون کو
کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہہ پر ٹہرا دیتی ہین - ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اونمین سے
قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پہیلاتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا منشا قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ
سے ملتا ہے اور اون دونون سے نیچے اوترتا ہے اوسکے دو شعبہ دو وترون سے ہو جاتے ہین ایک اون وترونکا متصل اسفل مشط
سے آگے ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جہکنا اور بسیط ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے
جزو سے اور منجاوز ہوتا ہے محل لشو وتر اول سے اور کعب اول تک ابہام سے وتر ہوتا ہے پس اوسکو بسط دیتا ہے بشکل توریب
جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد آنے کے
جدا ہوتا ہے اوسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اوس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل
قدم مین اور گستردہ ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو کہا ہوا ہے باطن رجستر پر اور اوسکی منفعت وہی ہے جو منفعت عضل

رجت کی منفعت ہے

فصل تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاؤن کی اونگلیون کی حرکت دینے والی عضل جنسی سے قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام منشو قصب وحشیہ کا سرا ہے
کہ اوسپر دراز ہو کر اوترتا ہے اور ایک وتر اوس سے جدا ہوتا ہے جسکے دو وتر بنجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہو
اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اسفل سپیلے عضلہ سے چھوٹا ہے اوسکے پیدا ہونیکا مقام پشت ساق ہے جب اسمین
سے وتر پیدا ہوتا ہے اوسکے دو وتر ہو جاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پہر ہر واحد دونو قسمون میں ایک
وتر اور پیدا ہو کر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اوس سے ملکر وتر واحد ہو جاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہو کر
پہونچتا ہے اور اوسمین قبض پیدا کرتا ہے - تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہین یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونو کنارے
قصبۂ انسیہ سے اوترتا ہے درمیان دونو قصبون کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اسکا
ابہام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل اونگلیونکے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اوسکے پیچھے ہے -
اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے اونمین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے اونکو دریافت نہین کیا ہے
سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون اونگلیونکے اضلاع سے ملتے ہین ایک اونگلی کیواسطے دو دو
ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض مستقیم سے علاوہ پر اگر دونو ساتہ ہی متحرک ہون اور کبھی
ایک طرف جہکا کر اگر انمین کا ایک متحرک ہو - چار اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر اونگلی کیواسطے ایک عضلہ اور
دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل اٹہتین سولہ ہوئے ہین یعنی انمین سے اگر کسی ایک کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اوسکا ہو اور خواہ نیابتاً کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک اونگلی سمیٹے اور سب نہ سمٹ جائین ۔ پانچ عضل اونگلیون کیواسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر اونگلی کو ایک عضلہ متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے جانب انسی مین اوسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتیلی کے بیان کیے گئے اور اسیطرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوئے ۔ بنابر اوس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین مذکور ہوا کل عضل پانچ سو انتیس ۵۲۹ عضل ہوتے ہین

جملہ تیسرا تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اس مین چند فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی ۔ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھے کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہے ۔ اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر انکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑہا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے متشحم ہوئے ہین جسوقت ان چیز ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اوس عضو کو حس ہوتی ہے ۔ کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور منتہی ظاہر ہے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جسمین پٹھے اعضا کو قریب سے اوس لیف کے اہو گئے ہین ۔ دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اوسمین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ سوا ہے اعضا سر اور مونھہ اور حشا اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونمین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین ۔ جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت سے ہے جو دماغ سے معدہ تک اوترتا ہے اس لیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھے کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اوسکی حفاظت نہایت مضبوطی سے کیجائے پس پہایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور ہم صورت اوس چیز کے ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بوقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے ۔ دماغی اعصاب سواے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر اونسے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدہے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جلد پہونچیگی اور تاثیر مبدء کی یعنی احساس قوی تر ہوگا ۔ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدہے ہونیکے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونیکے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے وہ ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مناسبت سے بھی دور ہو جائین لطفا!
حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر ہمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی - اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو متحرک و کے پیچھے
راہون سے گئے ہین تاکہ مبدء سے دور ہو جائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے - دونو قسم کے پٹھون کی سختی اور نرمی مین اسقدر مناسبت ہے کسیقدر انحراف
جو ہر دماغ سے بھی ہوتی ہے جو دونو کا منبع ہے اسواسطے بعضے پٹھے حس کو مفید ہین اونکا محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھون کا موخر
دماغ ہے اور مقدم دماغ تو ام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ ہے **فصل تیسری تشریح مین عصب دماغی کے اور**
اوس کے مسالک اور راہون کے بیان مین سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین **پہلے زوج** کا مبدء مانند بیچ دو بطن
مقدم دماغ کے ہے جہان پر دو زائدہ پستان کی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور مجوف واسطے
داہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہے اور بائین طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے نکلی ہے بعد اوسکے دونو ترچھے ہو کر ملجاتے
ہین مگر انمین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور اطبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا ہے پس جو فرد داہنی طرف سے آتی ہے وہ داہنی آنکھ کے حدقہ
مین نفوذ کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور یہ منہ کشادہ ہو جاتے ہین تاکہ رطوبت زجاجیہ کا ذکر ہوگا انمین بھرے -
سوائے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی انمین نہین ہے بابرآ
تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کی ہین **ایک منفعت** یہ ہے تاکہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ متوسلان سے طرف
دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسیوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین تو تیز ہو جاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ
بند کر لی جائے اور اس سے زیادہ تر صفائی اوسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی
وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جائے یعنی قوت اندفاع روح کی طرف اوس ثقبہ کے دونی ہو جاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے
دوسری منفعت یہ ہے کہ دونو آنکھونکے واسطے منفذ ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونو آنکھین ایک ہی مقام پر شبح مبصر کے پہونچانے
اسجگہ پر دونو شبح ملکر ایک ہی ہو جائین اور دیکھنا دونو آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح حد مشترک مین ایک ہی جگہہ
متمثل اور قائم ہوتی ہے احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے کہ داہنا خواہ بایان حدقہ اپنی جگہہ سے
ہٹکر نیچے خواہ اوپر ہو جاتا ہے باین وجہ استقامت نفوذ مجری کی تقاطع صلیبی تک باطل ہو جاتی ہے اور قبل حد مشترک کے ایک حد ثنی اور عارض
ہوتی ہے اسلیے کہ عصبہ حدقہ مذکور مین انکسار پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ استون کے بنائے اور اوس پر
تکیہ کرے اور ایسا خیال ہو جائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو
کے ہر فرد کیواسطے ہو جائے - **دوسرا زوج** ازواج عصب دماغی سے محل نشو اوسکا پیچھے منشا زوج اول کے ہے اور پیچھے اوس چیز کے جو
جدا ہو کر جانب وحشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے انھین نقروں کے جو شامل ہے اور یہ مقلہ کے پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقلہ مین
اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اوسکا غلیظ ہونا اوسکی نرمی کو جو بسبب قرب منشا کے ضرور ہے اور بعید مقاومت کے قادر ہو
اوپر تحریک کے خصوصا جسوقت اوسکا کوئی معاین نہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہے فک اسفل کی تحریک مین جو نہایت مضبوط ہے اوسمین اسقدر
قوت نہین بچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے جیسا ہم ذکر کرینگے - **تیسرا زوج** اوسکا مقام نشو حد مشترک
مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور پیوستہ زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر الگ ہو جاتا ہے اور اسمین سے چار شاخین نکلتے ہین -

ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ سُباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہوجاتا ہے اوس
شاخین جو حجاب کے نیچے ہین دوسرا شعبہ اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخون سے ہو جس برقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اوس شعبہ
سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اوس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے
کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو معدہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ اسکا نفوذ منفذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا
مگر اشرف عصب کی مزاحمت کرکے اوسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہوجاتی - یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ بوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اوسکی
تین قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دو نون منھ کی چبانے والے
اور حاجب اور پلک کے شعبہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اوس سوراخ مین جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خاص ہوکر اطراف
بینی تک چلی جائے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہوجائے تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی شاخین ابھرتی ہے تجویف پر نیچے جو متصل
رخسارے مین ہے پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اوسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر دانتون پر تقسیم باقی ہے اور اسکا
حصہ تو اوسمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر دانتون کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑھے جو ہین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے
دوسری شاخ پھیلتی ہے اعضائے ظاہر مین جو اوس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کہال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ
کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہے گذرتا ہوا اوس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہے اور زبان
تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقہ ظاہری مین پراگندہ ہوجاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اوس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے
سے جسقدر بچتا ہے اوسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتون کے مسوڑھون مین اور نیچے کے ہونٹھ مین ہوتا ہے - جو حصہ شعبہ کا زبان مین آتا ہے
بہ نسبت اوس حصہ کے جو آنکھ مین جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی آنکھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو
معادلہ کرتی ہے اور مناسبت ہوجاتی ہے چوتھا زوج اوسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے
زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک جاتا ہے اور اوسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج جو ہوتا ہے
مگر تیسرے زوج سے سخت ہے اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہے اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج
اسکی ہر جزو بہت کرکے دوہری ہوجاتی ہے جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی
کا دونو جانبون دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک دو ٹکڑون اسی زوج سے ملتی ہے اندرونی جھلی سماخ تک اور اسی جگہہ ساری متفرق ہوجاتی
ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے ہوئی ہے اس سبب کہ
اوسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان حجری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہے اس لیے کہ اوسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہے
کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اوسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبل اپنے فروع کے مبدء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت
بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہوکر اکثر حصہ ان دونو کا بجانب رخسارہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو
انمین سے بچا وہ عضل صدغین تک پہونچے - چوتھے شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی
کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا اور راہ ہوا جانے کی اوس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسسے موت عصب
سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اوسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹھہرا گیا عضل مین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پیچھے عضل صدغین

سے کہ قصیر ہوتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ سوراخ الثقبہ کا تقاضا زیادہ گنجایش کا تھا اسواسطے کہ یہہ جو قوت لمس پہونچانیوالا ہے فقط زائد کی طرف ہو یہ بنسبت ان
کے محتاج ہے اسیواسطے وہ بڑی ہے جو سوراخ اندر ہے یہہ نہ ہیئے منظور کرنے مقدار کے چند سوراخون کی متحمل نہوسکی اور پھر نخاع کے پیچھے چونکہ زیادہ صلابت
کے محتاج تھے اور کئی ہڈی کی اور نہین ضرورت تھی کیونکہ [illegible] ہوتی ہے [illegible] ثقل پیدا ہوتا اسلیے وہ بھی [illegible]
مجوف مین سخت تھا تحمل چند سوراخون کا [illegible] چھٹا زوج نکلتا ہے جو جزو دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین کے ساتھ چند رباطات اور جھلیان
[illegible] پانچون زوج سے الگ ہوکر اوس ثقبہ سے نکلتا ہے جو [illegible]
واقع ہے اور اوس سے نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصے اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ انمین کا ایک راہ
بجانب [illegible] حلق اور بیچ زبان کے لیتا ہے تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر اور دوسرا حصہ اسکا عضلہ گردن تک اور جو چیز کہ
قریب اونکے عضلات کے ہے وہان تک اوترتا ہے اور [illegible] اکثر پھیلا ہوا اوس [illegible] عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی [illegible]
اچھی ہے اور معلق ہوکر [illegible] کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہے تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے احشا تک مستقیم
صعود کرتا [illegible] ہین اور اوسکے ساتھ رباطات سے بندھا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبہ پیدا ہوتے ہین
اور عضلہ حنجرہ تک جاتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذر جاتا ہے چند شعبہ اوس
سے جدا ہوکر عضلہ [illegible] تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود حنجرہ کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے
کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہو اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے۔ دماغ سے یہ زوج اسیواسطے اوترا کہ عصب نخاعی اگر چہ پہنچتے
تو بشکل ترتیب اپنے مبدء سے مستقیم نہوتے پس جذب بطرف اسفل کے باستحکام اونسے نہوتا۔ یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ
اسمین اعصاب آلسنیہ اور مائل بطرف لین کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے اونمین نہ تھی اسیواسطے تقسیم اسکی عضل و عبا اور
راس اور جو چیزین ان دونونکے اعضا مین تھی ہوئی۔ اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اوترتا ہے مثل چھٹے کے بلکہ اوسکو ترتیب ضرور
ہوتی ہے اور رہیگا کہ جو چیز پکڑ کر اوترے اوسکو ایک مستند اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہے جو کہ شعبہ کونین کے چڑھنے ہو تاکہ یہہ سے اوس پر
چڑھنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک وضع اوسکی سیدہی سخت قوی چکنی اور قریب رکھی گئی پس نتہی کوئی شئے مثل شریان
عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو۔ چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف لیسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدھا
بھی ہے اور غلیظ بھی اور سیر لپٹ جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے لیے یہ شریان
اوسکے ترتیب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین ترتیب تھی بلکہ اوسکے ترتیب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے
بسبب برآمد ہونے شعبون کے جسقدر راوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت فوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ مورب ہوکر بطرف بغل کے
جھکتا ہے اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ عوض تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اوس سے ہوجائے تاکہ جس قدر غلظ
اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجائے۔ حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے
شعبہ مبدء سے نزدیک ہوجائین اور یہہ شعبہ راجعہ بوجہ دور ہونے رجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین۔ عصب راجع مین
سے زیادہ بھی قوی پٹھہ ہے جو متفرق [illegible] اون شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین عضلہ مین
بعد اوسکے باقی تمام یہہ پٹھہ اوترتا ہے پس اسکی شاخین جھلیون مین [illegible] اور معدہ کے اور اون دونون کی پسلیون مین اور قلب اور ریہ اور

زور دو اور شتر انہوں میں جو اس مقام پر ہین متفرق ہوتی ہین اور بعض نفقرہ [illegible] ہوتا ہے
جزو نخاع شریک ہوتا ہی اوس مقدار ضرر کے جو جزو ثالثہ سے [illegible] دونون [illegible]
سینہ کی انتہا اور استخوان عریض تک ہو جاتی ہے جو عضلہ [illegible] ہے ساتوان زوج اوسکا مقام نشو و مخرج مشترک درمیان دماغ اور
نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی جاتی ہے متفرق ہوکر اوس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہے اور اون عضل مین جو مشترک
ہین درمیان درقی اور عظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہی جو قریب ان عضل محرک و حنجرہ کے
ہین مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہے ۔ ہر گاہ کہ اوسکے پٹھے اور جانبوں مین واسطے کار ہائے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ سوراخ مقدم
ہین خواہ تحت مین اس مقام کے واقع ہون بہتر ہے جو اکثر زبان کی حرکت کا پٹھہ اسی مقام سے اوترے اسلیے کہ اسکی مس جو سر مقام سے قوی

فصل تیسری تشریح مین عصب نخاع عضلین کے اور اوسکی راہون کے بیان مین

نخاع سے بس قدر پٹھے نکلکر گردن کے فقرون مین سے گئے ہین کل آٹھ زوج ہین پہلا زوج وہ سوراخون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہے
اور اوسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہے اسلیے کہ احتیاط اسکو مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو دوسرا زوج اوسکا مخرج درمیان فقرہ اولی او ثانیہ
کے ہے یعنی وہ ثقبہ مخرج ہے جسکا ذکر باب تشریح عظام میں ہوچکا ہے اکثر مقدار اس زوج کی مس کو سر تک پہونچاتی ہے اس طرح پر کہ
بشکل توریب پیچ کھاکر اوپر والے فقرہ تک جاتا ہے اور وہان سے آگے کیطرف پھر کر پلٹ آتا ہے اور پہیلتا جلد قارجی پر دونو کانون سے
پس جسقدر کمی زوج اول مین بجہت چھوٹے ہونے کے ہوئی ہے اور جو قصور اوسکو پراگندہ ہونے اور پہیلنے مین اون اطراف کی جو تمام اوسکے
متصل ہین ہوا تھا اوسکا تدارک کرتا ہے اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہے اوس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور چوڑا ہے پس اوسمین
حرکت پیدا کرتا ہے تیسرا زوج مقام نشو اور جگہ نکلنے کی وہ سوراخ ہے جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرہ کے ہے اسکی ہر فرد کی
دو فرعین ہوتی ہین ایک فرع اسکی متفرق ہوتی ہے عمق مین اون عضل کے جو اوس مقام پر ہین اور جس مین چند شعبہ ہین خصوصاً وہ
شعبہ جو سر کو گردن کے ساتھ لپٹنے والا ہے بعد اوسکے یہ فرع چڑہتی ہے فقرون کے کانٹون تک جب اونکے سامنے پہونچتی ہے اون کے
جڑون مین در آمد ہوتی ہے بعد اوسکے اونکے پہرون تک بلند ہوتی ہے اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جا اوگتے ہین وہین سے نہر
سے بعد اوسکے یہ فرع اور رباط دو نو نفوذ کرکے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سوائے انسانکے اور حیوانات مین خاص
کانون تک پہونچتی ہین اور دونو کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین دوسری فرع آگے کی جانب سے شروع ہوتی ہے اور عضلہ
عریضہ تک آتی ہے اور اسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گہیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہوجاے
اور کبھی بہائم مین عضل سدغین اور عضل [illegible] مین بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پہیلاؤ اسکا دونو رخسارون کے عضل مین ہے
چوتھا زوج اوسکا مخرج وہ سوراخ ہے جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہے اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر
پر تقسیم پاتا ہی جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسی صفت سو زوج پنجم سے ملتا ہے ۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسج
عنکبوت کے نکلکر گردن شریانی پر دراز ہوکر حجاب حاجز تک آکر گذرتا ہے حجاب کو دونو جانبون سے سینہ کی تنصیف کرتے ہین ۔ اور بڑا جزو
اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہے پیچھے کی جانب اور بڑھتا جاتا ہی اندرون عضل کے تاآنکہ تنہا سنا سن تک پہونچتا ہے پھر اس مقام سے اسمین
شعبے نکلتے ہین اوس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم

میں رخسار سے اور دونوں کانوں کے عضل سے متصل ہوتا ہے - بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ اس میں سے صلب تک نفوذ ہوتا ہے پانچواں زوج اسکا مخرج اوسی سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچویں فقرہ کے ہے اور اسکی بھی دو شعبیں ہیں ایک فرع ان دو میں سے جو مقدم ہے اور چھوٹی ہے دونوں رخسار و نکے عضل تک اور اون عضل تک جو سر کو نگون کرتے ہیں اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن میں اون تک آتی ہے دوسری فرع دو شعبوں پر منقسم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلاے کتف پر اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتویں زوج سے اسمیں ملتا ہے دوسرا شعبہ پانچویں اور چھٹے اور ساتویں زوج کے شعبوں سے ملتا ہے اور نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں زوج یہ تینوں نکلتے ہیں باقی ماندہ سوراخوں سے بہ ترتیب مگر آٹھویں زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اون فقرون پشت کے اور اوسکی شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہیں مگر اکثر حصہ زوج سادس کا کتف کے مقام مسطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چھٹے زوج کے حصہ سے زیادہ ہے اور پانچویں زوج کے حصہ سے کم ہو آتا ہے حجاب تک - اور ساتویں زوج میں سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اوسکے شعبوں میں سے وہ بھی مقدار ہے جو بھر لو ایک شعبہ تنے زوج خامس کی عضل سینہ اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے - اور آٹھواں زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل اوسکا جلد ساعد اور ذراع تک آتا ہے اور اوسمیں سے کسیقدر حجاب تک نہیں پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ سے آگے نہیں بڑھتا - اور ساتویں زوج کا حصہ عضد سے آگے نہیں بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھویں زوج سے ہوتی ہے ملی ہوئی سینہ کے اون فقرون سے جو پہلے مذکور ہوئے ہیں - حجاب کے واسطے ان پٹھوں سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور اون نخاعی پٹھوں سے جو نیچے اوسکے تھے اوسمیں سے نہ لیے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہو اوپر سے نیچے اوترتا ہو اور تقسیم اوسکی حجاب میں درست ہو خصوصاً جس وقت کہ اولی مقصد اون عصبون کا وہ جہلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن تھا کہ اوس جہلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا پہونچ سکے کہ ٹوٹ کر دو ہو جائے اور اگر تمام پٹھے اور [illegible] والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہو تو اسکی راہ اوسکی دراز ہوتی - مقام اتصال ان اعصاب کا وسط حجاب میں اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پھیلنا اور پراگندہ ہونا اون پٹھوں کا معتدل اور برابر حجاب میں نہ ہوتا اور یہ کہ یہ سب پٹھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات بسبب مستقیم کی توزیع والی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کثیر حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا پٹھہ کی اوسی محیط تک ہو اور جو ابتدا پٹھہ کی اوس تک نہ ہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک آئے تو اوسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضرور ہوا بنظر اسی کے ضرور ہوا اوسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپا پایا گیا ایسی جہلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے کہ اوسکے ہمراہ کسیقدر جہلی منصف صدر کی بھی ہوتی ہے اور اوسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اوترتی ہے - ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھے کیواسطے بہت سے مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اوسکا فعل باطل نہ ہو جائے **فصل چوتھی تشریح میں اوس عصب نخاعی کے جو سینہ کی فقرون میں جاتے ہیں** یہ بارہ زوج ہیں پہلا زوج اوسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہیں بڑا حصہ عضل بین ضلعوں اور پشت کے منفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہو دراز ہو کر اولی اضلاع کے پسلی قریب ہوتا ہے اسکی پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونوں ساتھ ہی دراز ہو کر دونوں ہاتھوں تک جاتے ہیں تاکہ تمام ساعد اور کف تک پہونچ جاتے ہیں دوسرا زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے آنکا ایک جزو متوجہ ظاہر سینہ کے ہو کر اوسکو [illegible]

تک کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کی متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر رکھے ہوئے ہین اور اوسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے اوسکے جو شعبہ نخاع مین نہین جاتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان ثالعی پسلیون کے ہین اور ان عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین ۔ اور جس شعبہ کا منبت فقرے جنلاع سینہ کی ہین یہہ پہنچتے ہین اوس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبو کے ہمراہ رگین ہلنے والی اور تہوڑی ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہہ شعبہ مخارج مین اون عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات مین مشترک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دماغ سے اوترتا ہے اور باقی پٹھے نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت شعبہ بٹتے ہین طرف دونو پانوون کے جو بڑے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا مگر یہہ دونو شعبے دور تک نہین بڑھتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور شعبے بڑھکر ساقین تک پہونچتے ہین ۔ دونو رانون اور دونو پانون کا عصب دونو ہاتہ کے عصب سے ہو اسواسطے جدا ہے کہ یہہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے غائر ہوکر نہین پہیلتے ہین اسلیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتہ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتہ ورک کے نہین ہے اور نہ متصل ہونا ہی عضد کا منبت اعضاء کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہے پس یہہ سب پٹھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے ۔ اور جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونو رانون کے نہین تہی اس لیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس مجرے مین جو اوترتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے بطرف عضل رکبہ کے اوترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفعض قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جہلی مین بطن کے اور جہہ نزئی نسبہ اندرونی مین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان عجز مین پہیلا ہوا ہے **جملہ چوتہا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شرائین کے** حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انہین سے اور سب کی خلقت مین دو طبقے یعنی دو پوست تنک بنائے گئے اون دونون مین سخت پوست اندرونی ہے اس لیے کہ وہ ملا ہوا ہے مزیان اور حرکت موہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور تقویت مقصود او نہایت ہے اور اوسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے مقام او گو شرائین کا اور یکجانب بائین تجویف دو تجویفون قلب سے ہے اسلیے کہ اوہی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے وجہہ ہوکہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی غذا کے ۔ **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** پہلے سب کی بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک اونمین سے ریہ کو آتی ہے اور اوسمین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشاق ہوائے نسیم کے اور پہونچانے اوس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہے قلب ہی اسواسطے

کہ گذر لگا وے غذا سے ریہ کی وہی قلب ہے اور اسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے - مقام رونیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو
ہے اسی لئے قلب سے اور وہ جگہہ ہے جہان سے ہوا اور رطوبت نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسی واسطے اسکا نام شریان
وریدی رکہا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور
جو خون لطیف بخاری مناسب جوہر ریہ کے ہو اوسکے ترشح یعنی ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ
جاتا ہے اوسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اوس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اوس ورید کا ذکر آگے
آتا ہے خصوصاً جبکہ مکان اوس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک باسانی پہونچیگی - ایک یہہ بھی دلیل ہے
شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنی ریہ وہ عضو خفیف یعنی ہلکا ہے اوس عضو خفیف سے ہر وقت ملنے کی
خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اوسمین اثر کرے اسی وجہ سے اس شریان کی جرم کے گندہ کرنے سی
استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شریانین مین حاصل نہین ہے اسلئے کہ اور شریانین متصل اعضائے سخت کی ہین - اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر
کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اوسکا اتصال اوس جز ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین
ہوتی ہے اور اوسمین جراتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہوجاتے ہین - بلکہ جس وقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ
جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا خلاصہ ترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت
اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے - دوسری شریان جو بہت بڑی ہے اور جسکا اصطلاح مین اورطی
نام رکھتا ہے پہلے قلب بائین سے نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اوسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا
ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے وہانپر تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جس وقت ظاہر ہوتا ہے اسکی
دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرتفع یعنی مقام رستنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرتفع ہے واسطے اصعاد کے - مرتفع انحدار
کا بڑا مرتفع اصعاد سے اسواسطے بنایا گیا کہ مرتفع انحدار اون اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین
جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان تحت مین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اوس منفعت کو جو
جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہہ کہ مقدار اوسکی بڑہائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑہائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر یہ جھلیان ہوتین
تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو تجویف
بائین مین اندر کیطرف دو پر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسی وہان تھی بلکہ حاجت اسکے خفیف یعنی کم زور
کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہونا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو

فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے

چھوٹی والا حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف لبہ یعنی مقام ہنسلی کے دونون ہنسلیون کے جسکو
منحنی کہتے ہین پھر مورب ہوکر طرف ابطین کے جاتی ہے تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سینہ پر ہے
اس رگ کی تین قسمین ہوجاتی ہین دو شریان اونمین سے جنکا نام ثدیی ہے پڑتی ہین ساتھ اونکے ہمراہ دو ابین غائرین کے جنکا ذکر ہم آگے
کرینگے اور انمین سے دو ابین کے ہمراہ انقسام مین بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے سر سینہ مین اور خلص اولی
اضلاع اور اوسکے چھ فقرے گردن سے اور اطراف مین ترقوہ کے تا اینکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کو کہ اوسکے بازو اونسے بڑکر ہاتھون تک

اعضا کے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک شعر امین اور وہ ایک دوسرے سے رطوبت پاتی رہے غرامین کا بیان تمام ہوا بجملہ ایا پانچوان تعلیم
پانچوین تشریح مین اور وہ دو ہے اور اسمین پانچ فصلین ہین فصل پہلی تعریف مین اور وہ دو تھے ساتھ رگون کو او وہ گھستی ہین
سب اور وہ جگر سے نکلتے ہین پہلے دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جو بہرہ ہو اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کرانا جگر کیطرف ہے
اور اوسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ او گتی ہے محدب کبد سے اور اوسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے
فصل دوسری تشریح مین اوس ورید کے جسکا باب کبد نام ہے باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
باب کبد چلے اوسکا کنارہ جو تجویف کبد مین پیٹھا ہوا ہے پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے اور یہہ شعبے نکلکر بیان تک چلتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک
پہونچتے ہین انمین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی مثال ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پہر اندر پیٹھ جاتی ہین - جو کنارہ
متصل مقعر کبد کے ہے وہ اوپر پہر جگہ سے جدا ہوا اور اوسکی آٹھہ قسمین ہو گئین دو قسمین چہوٹی چہوٹی اور چہہ قسمین بڑی بڑی ایک چہوٹی قسم خاص اوس
آنت سے ملتی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اوس سے جذب کرے اور یہہ رگ سو چند شعبے نکلکر اوس جرم مین متفرق ہوتے ہین جس کا
البنکرایس نام ہے اور دوسری قسم چہوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے پہلا اول معدہ مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ سے نیچے کیطرف
تاکہ غذا کو لے - چہہ قسمین باقی اونمین سے ایک قسم جاتی ہے طرف سطح معدہ کی تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہے اوس
غذا کے اول سے جو اوسمین جاتی ہے اور اوسی سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہے - دوسری قسم ان چہہ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال
کو غذا دے اور قبل از انکہ طحال تک پہونچے اوس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم البنکرایس کو اوس غذا کو صاف کرکے جو طحال
سے اوس جرم تک پہونچتی ہے بعد اوسکے یہہ قسم طحال کے متصل ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ اوسی قسم سے
پہر پلٹ جاتا ہے معدہ کی بائین طرف کہ اوسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہو جاتی ہے اور اوسکے
بیچ مین آجاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑہتا ہے اور ایک نیچے کو اوترتا ہے چڑہنے والا جزو اوس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین
رہکر اوسکو غذا دیتا ہے اور اوترنیوالا جزو ظاہر ہو جاتا ہے تاانیکہ محدب معدے تک پہونچکر پہر اسکے دو جزو ہو جاتے ہین - ایک جزو معدے کے
ظاہری بائین حصے مین متفرق ہوتا ہے کہ اوسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک ورآتا ہے تاکہ فضول سوداوی بہکے کہ کچھ اوسپر گرے اور
اس وضع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبیہ ہو پیدا ہوتا ہے
اور اس بات کو ہم پہلے بہی بیان کر چکے ہین - دوسرا جزو اوترنیوالا انمین سے اوسکے بہی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے
نصف اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہے اور اوسمین متفرق ہو جاتا ہے تاکہ اوسکو غذا دے
- تیسری قسم ان چہہ مین سے شروع ہوتی ہے بائین جانب سے اور جداول مین ان عروق کے جو گرد معاء مستقیم کے ہین متفرق ہو جاتی ہے
تاکہ ثفل جو غذا سے حاصل ہوا ہے اوسے چوس لے - چوتہی قسم ان چہہ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے پس بعض اوسکا اپنی جانب
ظاہری معدہ مین تقسیم پاتا ہے مقابل اوس جزو کے جو طحال سے معدہ کی بائین طرف آیا ہے اور جسقدر جزو اسکا ثرب کو اپنے جانب متوجہ ہوتا ہے
اور اوسمین متفرق ہوتا ہے مقابل اوس جزو کے جو بائین جانب طحال کی رگون کے شعبے سے وارد ہوا ہے - پانچوین قسم ان چہہ مین سے اون
جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معائے قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چہٹی قسم ان چہہ مین سے اسطرح ہے کہ اکثر اوسکا گرد معائے صائم
کے ہے اور باقی گرد اون باریک پیچیدگیون کے جو اعور سے متصل ہین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے فصل تیسری تشریح میں ورید اجوف کے

اور بیچ چیز گردہ اوسکی ... سے چڑہتی ہے اجوف کی جڑ جو چند شعبے بنکر جگر مین متفرق ہوکر اوسکے اجزا مثل بال کے ہو جاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین
باب سے اون شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین — اجوف کے شعبے محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے مقعر کبد تک
جاتے ہین کہ یہانتک وارد ہوتے ہین بعد اوسکے ساق اوسکی نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پہر اوسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑہنے والی اور ایک قسم اوترنے والی
چڑہنے والی قسم حجاب کو پہاڑ کر اوسمین نفوذ کرتی اور اوسی حجاب مین دو رگین چہوڑتی ہے جو اوسی حجاب مین داہنے بائین متفرق ہو جاتی ہین اور اوسکو غذا
دیتی ہین پہر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اوسکی طرف بہت سے شعبے چہوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہین
پہر اوسکی بقیہ باقی عرق صاعد کی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم کا عظیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اوسمین نفوذ کرتی ہے وہ داہنے اذن قلب کے ترکیبا
اور یہہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی ہونا اسلئے ہے کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانیکے واسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہہ رگ
غذا پہونچانیکے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اوسکا منفذ بہی وسیع تر چاہیئے اور اوسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے یہہ رگ جیسی
ہی قلب مین داخل ہوتی ہے اوسکے واسطے تین جہلیان پیدا ہو جاتی ہین کشادگی اونکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک
تمدد اپنے کے انہین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بوقت انبساط کے یہ غذا پہر پلٹ نجائے اور یہہ جہلیان سب جہلیون سے زیادہ تر سخت ہین
— یہہ وریدی ... چہوڑتی ہے ہر وقت محاذات قلب کو تین رگین جنمین سے ایک رگ ریہ کیطرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت شرائین کے قریب مین بائین
جانب کے پیچیدہ ہوکر ... مین ریہ تک ہوتا ہے اور اونکی بہی دو جہلیان پیدا کی گئین جسطرح شریانات کیواسطے دو جہلیان اور اسیواسطے اسکا
نام ورید شریانی رکہا گیا پہلی **منفعت** اسمین یہہ ہے کہ جو خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیئے کہ یہہ خون ابہی تہوڑا
زمانہ ہوا کہ قلب مین تہا اوسکو ایسا نضج حاصل نہین ہوا ہے قلب مین کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہو جاسکے دوسری **منفعت**
اسمین یہہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچہی طرح ہو جائے — دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پہر جاتی ہے بعد اوسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی
ہے تاکہ اوسکو غذا دے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت ورید اجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ داہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل
ہو جائے — تیسری قسم ان تینون سے وہ خاص آدمیونکی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے کے سینہ کے فقرون سے
متوجہ ہوتی ہے اور اوس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹہون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اور کل جسم سے ہین اونمین متفرق
ہوتی ہے — ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیہ قلب سے چڑہتی ہوئی بڑہجائے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی
جہلیونمین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اوس گوشت نرم مین جسکا توثہ نام ہے پہر جب یہہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے اس
سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بشکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دور ہو جاتے ہین اور ہر ایک
شعبہ کے دو شعبے ہو جاتے ہین ایک اونمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کو داہنے اور بائین اوترتا ہے تاانیکہ خنجری تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی
گذرگاہ مین شعبے چہوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کی عضل مین متفرق ہوتے ہین اور ان شعبون کے سرے اون رگونکے منہہ سے ملجاتے ہین جو
اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین — تہوڑے سے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اوس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہہ دونو خنجری پر
پہونچ جاتے ہین اونمین تہوڑے شعبے ظاہر ہو جاتے ہین اون عضل تک جو دو آبدہ ... اور کتف کے محرک ہین اور راونمین مین متفرق ہو جاتے
ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اوترتے ہین اونمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہو جاتے ہین اور باقیماندہ اون اجزا سے متصل
ہوتے ہین جو چڑہتے ہین ورید خنجری سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے — دوسری قسم ان دونون مین سے وہی ایک زوج ہے اوسکی ہر فرد پانچ شعبے

ہوجاتی ہے ایک شعبہ سینہ میں جاتا ہے اور چاروں پسلیوں اوپر والی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا
شعبہ بطرف اوس گہرے گڑھے کے جاتا ہے جو عنق میں واقع ہے اور اوسکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سوراخوں میں اوپر کے چھ فقرات کا جو رقبہ
میں پائے جاتے ہیں جاتا ہے اور اوپر لے جاتا ہے پانچواں شعبہ بڑا ہے سب شعبوں سے بغل تک پہونچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخیں
ہوتی ہیں پہلی شاخ متفرق ہوتی ہے ان عضلات میں جو سینہ پر ہیں اور سینہ عضلات اون چیزوں میں جو بغل میں ہیں جو عضلہ کتف کو حرکت دیتے ہیں دوسری
شاخ گوشت نرم اور رباط کی جھلیوں میں آتی ہے تیسری شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گزرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ سب میں بڑی
ہے اسکے تین جزو ہوتے ہیں ایک جزو اوس عضلہ میں متفرق ہوتا ہے جو تقعیر کتف میں ہے دوسرا جزو اوس بڑے عضلہ میں جو ابط میں
واقع ہے متفرق ہوتا ہے تیسرا جزو سب میں بڑا ہے عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے — جو کچھ انشعاب اول سے
اوس رگ کے جسکی ایک فرع کی انتہا کا نام کثیرہ ہو چکا ہے بچتا ہے وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازانکہ پورا ہو کر چڑھے دو قسموں پر
منقسم ہوتا ہے ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غائر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتے ہوا دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل
ہوکر جانب قدام کو چلتی ہے اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اوترکر پھر چڑہتا ہے ظاہر ہو کر وداج
ترقوہ ہے اور پھر اوترتی ہے گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور چڑہتی ہے رقبہ میں ظاہر ہو کر بیشتر قسم اول سے ملحق ہوتی ہے اور اوس سے
ملجاتی ہے پھر ان دونوں سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے — قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اوس سے دو جزو الگ ہوتے ہیں
ایک جزو عرض میں جاتا ہے بعد اوسکے دونوں جزو نزدیک ملتقاء دونوں ترقوہ کے مقام اندرونی میں ملجاتے ہیں دوسرا جزو ان میں کا
مستور ہو کر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دو نو فرعیں پھر کبھی نہیں ملتی ہیں — ان دو نو جزوں سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہیں
جنسے حس متعلق نہیں ہوتی ہے اور اونکو نہیں دریافت کرتی مگر کبھی اوس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع میں تین اور وہ
ایسی نکلتی ہیں جو محسوس ہوتی ہیں اور اونکے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکی غیر محسوس ہیں ایک ان تین اور دو نسے
شانہ پر ممتد ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی میں سے رگ **قیفال** نکلتی ہے اور دو اور وہ بقیہ پہلو میں اوس وریدکتفی کے ترتیب ہو کر سر
کتف تک ساتھ ہی آتی ہیں مگر ایک انمیں کا اوسی جگہ پر بند ہو جاتا ہے آگے نہیں بڑھتا ہے اور اوسی جگہ متفرق ہو جاتا ہے اور دوسرا
وہانسے بڑھکر عضد کے سرے پر پہونچکر وہانپر متفرق ہو جاتا ہے — ورید کتفی ان دو مقاموں سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہے اسکا توحال
لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنی دونو جزوں سے دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے ایک جزو اوسمیں سے مستبطن ہو کر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اوس
سے نکلتے ہیں اور فک اعلی میں متفرق ہوتے ہیں اور چند شعبے بہت بڑے نکلکر فک اسفل میں متفرق ہوتے ہیں اور بہت سے اجزا دو نو طرف
شعبوں میں سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہیں اور ظاہر میں اجزا کے اوس عضل سے جو اوس مقام پر ہیں پھیلتے ہیں دوسرا جزو
ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات میں جو سر اور دونو کانونکے متصل ہیں متفرق ہوتا ہے و وداج غائر ہمیشہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے
ساتھ سیدھا چڑہتا ہے اور اوسی مسلک میں چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہیں اون شعبوں سے کہ وداج ظاہر سے آئے ہوئے ہیں اور یہ سب
شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزا عضل غائرہ میں تقسیم پاتے ہیں اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہ انتہا شاخیں
اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہیں اون اعضا میں جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہیں — اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک
مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس جالی تک جاتی ہیں جو قحف کو اوپر مندھی ہوئی ہے اور یہ رگ شعر محل

انتہا گردن کو نخچہ قحف تک آتی ہے اور اسجگہہ قحف مین ڈوب جاتی ہے پس جو مقدار اس رگ کی ہین سے بعد جو حصہ کہ ان فروع کے باقی رہتی ہے جو ون قحف تک
نفوذ کرتی ہے منتہی ہین درزلامی کے اور اوس سے چند شعبے دونو جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اون دونونکو غذا دین اور تاکہ سخت
جھلی سے گردکی چیز اور اوپر کی چیز سے بیچ پائے بعد اسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اوتر آتی ہے اور دماغ مین متفرق ہوجاتی جیسا کہ
عروق ضوارب متفرق ہوتی ہین اور اون ضوارب کو یہ مضبوط کرتی ہے سوتی جھلی کے لپیٹنے مین اور اون ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام قوت
کروا اور انصباب خون کی سے اور اوسمین جمع ہوجاتی ہے۔ بعد اسکے متفرق ہوتی ہے اوسی دماغ سے درمیان دو طاقون کے کہ اوسکا نام معصرہ
ہے جسوقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہوجاتے ہین حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ یہ بڑی بڑی گین بنجائین تاکہ چوسکین معصرہ سے
اور اسکے مجاری سے دو مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہوکر دونو بطن مقدم تک پہونچتی ہے اور اون عروق ضوارب
سے جو چڑھنے والی ہین اس مقام پر ملجاتی ہے اور پھر پھیل جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشہور شبکیہ ہے **فصل چوتھی تشریح مین اوردہ**
اورودہ کے وریدکتفی یعنی قیفال سے اول اوس سے جو چیز نکلتی ہے جسوقت کہ محاذی ہوتی ہے چند شعبے ہین کہ جلد مین اور عضلات ظاہر عضد
مین متفرق ہوتی ہین بعد اوسکے قریب مفصل مرفق کے تین حصہ ہو جاتی ہین ایک قسم جو حبل الذراع ہے ظاہر زند اعلی پر بعد از ان بعد اسکے
بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزا رسغ مین رسغ کے متفرق ہوجاتی ہے دوسری قسم مقام چیدگی مرفق
تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اسجگہہ اس سے ایک شعبہ باسلیق کا ملتا ہے اور دونو سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم
اندر جاتی ہے اور اندر ہی کے جانب مین اوس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضل اوس
جگہہ ہے اوسمین متفرق ہوتی ہے اور نا پیدا ہو جاتے ہین مگر اوسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچی ہے
اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین پہلی قسم اندر جاتی ہے اور رہتی ہے اوس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہے اور اندر کے اوسکے محاذی رہکر
پھر دونو جدا ہو جاتے ہین اور ایک اونمین کا اونکیطرف انسی کے جاتا ہے تا اینکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرتفع
ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزا مین باتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین دوسری قسم ابطی کی ساعد کے نزدیک ہے اوسکی
چار شاخین ہوجاتی ہین پہلی شاخ اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اوس سے
زیادہ اقسام اسکی ہوتی ہین تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے چوتھی شاخ سب مین بڑی ہے وہ ظاہر
اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع چھوڑتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اسمین سے باقی رہتا
ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق مین دوبارہ منتہی ہے اور اکحل شروع ہوتی ہے جانب انسی سے اور زند اسفل کے اوپر جاکر پھر متوجہ جانب وحشی کے
ہوتی ہے اور اوسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اوسکا کنارے پر زند اعلی کے ہو جاتا ہے اور جانب رسغ کرلیتا
ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم
ہوتا ہے ایک شاخ اوسکی متوجہ اوس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطے اور سبابہ کے ہے اور جا اوس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبابہ تک
جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہے دوسری شاخ وہی اسیلم ہے جو بیچ مین وسطے و بنصر کے ہے اور تیسری شاخ خنصر اور بنصر
تک دراز ہوتی ہے اور یہہ تینون شاخین کل انگلیونمین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** اجوف کے
چڑھنے والے جزو مین جو کچھ کہ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اوس سے نکلتی ہے جسوقت یہہ جگر سے برآمد

ہوا اور اسی صلب پر تکیہ کرکے دو چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردونکے وپہنے لفافون تک اور اونہین لفافونمین اونکے
اونکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اونکو غذا دین — بعد اوسکے اوسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور
اوس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافونمین اور اون اجسام مین جو قریب اونکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ
اونکو غذا دین — پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہرایک کا نام طالع ہے یہ دونون رگین دونون گردون کی طرف
آتی ہین کہ مائیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردے انہین دونونسے اپنی غذا کو جذب کرلیتے ہین اور وہ مائیت خون کی ہے — بائین طالع سے
ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردونکے جاتی ہے — اور جسطرح پر ہمنے شرائین مین بیان کیا ہے اوسیطرح یہان تانکتہ کا رمی
نکر لیا چاہیے اور وہو کہا لکھانا چاہیے کہ عورتونکے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بھی وہو کہا لکھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف
انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کیطرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگونمین کل طالع کو لیتی ہے
نشار اوسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ داہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبھی شاذ و نادر داہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اوسکا
یہی ہے کہ طالع سے ملی نہین ہے — جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہے اسمین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اوسمین ہوتا ہے اسطرح پر
کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہو جاتی ہے اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اونکی استدارت زیادہ ہے — جو چیز انثیین مین
صلب سے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق [illegible]
کے بیان کیا ہے — بعد بر آمد ہونے دونو طالع اور اونکے شعبونکے اجوف قریب پشت کے تکیہ کرکے اوترنا شروع کرتی ہے اور اس سے ہر فقرے کے
نزدیک شعبہ پیدا ہوتے ہین اور اونہین فقرونمین داخل ہو جاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین اونمین متفرق
ہو جاتے ہین — پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل بطن مین منتہی ہو جاتی ہین — پھر وہ رگین ہین جو داخل
ہوتی ہین سوراخ مین فقرونکے نخاع تک — جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے
کیطرف جھکے ہوئے ہوتی ہین اور ہر واحد انمین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران
تک دس طبقہ ہو جاتے ہین **پہلا طبقہ** اونمین سے قصد کرتا ہے دونو عضل متنین پشت کو **دوسرا طبقہ** مثل بالون کے باریک
ہے جو نیچے کے اجزائے صفاق تک جاتا ہے **تیسرا طبقہ** متفرق ہوتا ہے اوس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے **چوتھا طبقہ**
عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے **پانچوان طبقہ** رحم کی گردن مین عورتونکے جاتا ہے اور اوسکے قریب جو چیزین ہین اونمین
متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کی طرف آنیوالے کی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** مثانہ مین متفرق ہو جاتی ہے
اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتونمین
کم ہوتی ہے **چھٹا طبقہ** اوس عضل کیطرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے **ساتوان طبقہ** پڑھتا ہے اوس
عضل کیطرف جو سفرہ مین بدن کے بطن پر جانیوالا ہے اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے اون رگونکے جنکو ہمنے کہا ہے کہ
سینہ مین مراق بطن تک متحدر ہوتی ہے ان رگونکے سرے عورتونکے بدنمین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین
ہر جانب سے رحم تک جاتی ہین اونمین سے چند رگین پستان تک پڑھتی ہین انہین رگونسے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے
آٹھوان طبقہ قبل مین مردون اور عورتونکے آتا ہے **نوان طبقہ** باطن فخذ کے عضل مین اکر متفرق ہو جاتا ہے **دسوان**

طبقہ شروع ہوتا ہے کنارہ سے جانب یعنی اوس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہوا دونون کنارون سے اون کو ملتا ہے جو اوپر ہیں تے والی ہیں خصوصاً جو اوز طرف تدین میں متحد ہوئی ہیں اور رگ اس طبقہ سے ایک بڑا جز و عضل القیین تک پہونچتا ہے اور باقیماندہ ران تک آتا ہے اور اس مقام پر اوسکی چند شاخین شعبہ ہو جاتی ہیں ایک اونمین سے اوس عضل میں جا کر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا اسفل ران کے عضل میں آتا ہے اور ایک جانب ان سے عمق میں جاتا ہے۔ اور بہت سے شعبہ عمق ران میں متفرق ہوتے ہیں ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اوسکی تقسیم اوسوقت ہوتی ہے کہ مفصل زانون کے درمیان نود اسا آجاتے اس جگہ اسکے تین شعبہ ہوتے ہیں اونمین وحشی صغری پنڈلی کی طرف پہنچتا ہے منفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے زانون میں اوترتا ہوا دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل باطن ساق میں چھوڑتا ہے اور اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخلی اجزای ساق میں اور دوسرا دراز ہو کر درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور مل جاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ ایسی ہی مائل ہوتا ہے اوس مقام کی طرف جو ساق میں معرق یعنی پنڈلی کا گوشت ہے۔ بعد اوسکا کوئی تکسیر از جانب ہوتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اوترتا ہے اور یہی صافن ہے۔ ان تین شعبون کے چار شعبہ ہو گئے دو وحشی ہیں کہ قدم تک آتے ہیں قصبہ صغری سے اور دو انسی ہیں — ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے پھیلتا ہے اور ادسیکی جانب میں متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزای سفلی میں متفرق ہوتے ہیں۔ ان دونون کے کل استہ ہی ہیں جو ہم لکھ چکے — جتنے اعضائے متشابہ الاجزا کی تشریح پوری بیان کر دی باقی ہے اجزای آلیہ یعنے اعضای مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اوسی مقام میں بیان کرینگے جو اوس عضو کے حالات اور بیماریوں پر مشتمل ہے اب اسوقت ہم شروع کرتے ہیں بیان میں قوتون کے تعلیم چھٹی میں ایک جملہ اور ایک فصل ہی جملہ بیچ بیان قوی کے اور اوسمین چند فصلین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی

ہر ایک چیز قوی اور افعال سے پہچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنی قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم میں جمع کر دیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس اون افعال کے جو اون قوتون سے صادر ہوتے ہیں طبیبون کے نزدیک تین ہیں —

ایک جنس قوای نفسانی کی دوسری جنس قوای طبیعی کی تیسری جنس قوای حیوانی کی — اکثر فلاسفہ اور اطبای خصوصاً **جالینوس** کی یہ رائے ہے کہ ہر ایک قوت کیواسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اوس قوت کا معدن ہے اور اوسی عضو سے اوس قوت کے افعال صادر ہوتے ہیں۔ ان لوگون کی یہ رای ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اوس قوت کے افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہیں **ایک قسم** جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی توجہ غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ وہ غذا جب تک وہ بدن باقی رہے اور اوسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے دوسری قسم قوای طبعی کی اوسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ فضلات بدن سے جو ہر منی یا اوطوبات کو پھر اوسکے اوسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا انثیین ہے **قوت حیوانی** یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اوس روح کو آمادہ کرتی ہے واسطے قبول کرنے حس و حرکت کے ہر وقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کر دیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اوس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہے **اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس** کی یہ رای ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہے لیکن ان

قلب کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور ہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک جاننے کے واسطے ایک
عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاسہ کا فعل ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجہ تفتیش اور تحقیق کیجاوے واقع مین رای ارسطاطالیس کی صحیح
ٹھہرے گی اور اون لوگونکی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر یقینیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین مگر
یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ تحقیق
فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہے اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچھ ضرور نہین ہے بلغرض
اہتمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہ ہین یا کسبی اور سبب سے ان اعضا کو ملین ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل
رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے

فصل دوسری قوای طبعیہ مخدومہ کے بیان مین

قوای طبعیہ انھین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین ایک جنس واسطے بقای شخص کی غذا مین تصرف
کرتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ اور نامیہ دوسری جنس واسطے بقای نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوع
ہین۔ مولدہ اور مصورہ۔ قوت غاذیہ وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے پھیرتی ہے یعنے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے
پہنچاتی ہے تاکہ بدل ما یتحلل چھوڑے یعنے جو جزو بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اوسی عضو کے
حاصل ہو۔ قوت نامیہ وہ ہی کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہنچ جاوے وہ جسم تمام نشوو کو بذریعہ
اوس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر تحلل کے
پہونچاتی ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذای وارد مقدار تحلل سے زیادہ ہو مگر یہ ضرور نہین ہے
کہ جب غذای وارد زیادہ ہو تحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو
وہ ہی کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جب تک زمانہ نشوونما باقی ہے اور بعد زمانہ نشو کے مثلا شیخوخت مین بالیقین نمو
نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن
وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزئی سے تمام کرتی ہے ایک
فعل تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہے جو بقوت قریبہ فعلیت مین شبیہ ہے ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہے جسطرح
مرض اطروفیا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے دوسرا فعل الزاق ہے یعنے
چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اوسکو جزو عضو بناوے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا
ہے جیسے استسقای لحمی مین تیسرا فعل غاذیہ کا تشبیہ ہے تشبیہ کے یہ معنی ہین کہ جسقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی مشابہ ہر طرح
کردینی ہے کہ اوسکے قوام اور رنگ مین بھی مشابہت پیدا کردی یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونو
موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوتی فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قوای غاذیہ سے ہے اور یہ اثنا مین واحد بالجنس ہین یا واحد
بسبب اول مین ہین اور اعضای متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کا مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب
اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل دیتی ہے اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہے مگر قوت مغیرہ جگر کی
فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا سے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصلحہ بھی کہتے ہین دوسری قسم توی کو جدا جدا کردیتی ہے جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتون کو
ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عصب کے اوسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اوسکے مزاج
خاص کو اور شرائین کیواسطے اوسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج آپس مین
یکسان ہے۔ اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین۔ مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک وتعالے کی
تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر
ہوتی ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب فعال اسی سے متعلق ہین۔ اور خادمہ واسطے اس
قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین۔ غاذیہ۔ نامیہ **فصل تیسری بیان مین قوای**
طبیعیہ خادمہ کے محض خادمہ قوای طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوای غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ
۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اوس عصب کے ہوتا ہے
جو اسمین مستطیل واقع ہے ماسکہ اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہے جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جو شئے نافع کو تغیر دیتی ہے
اور استیلا پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف موورب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی کیف مستعرض یعنی جو عرض
مین گئی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے ہاضمہ اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطرف ایسے
قوام کے پھیرتی ہے جو آمادہ ہو جاسے فعل مغیرہ کے قبول کرنے کیلیے ہے اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے استحالہ کے
ہو جانے کے بالفعل ہو جاے یہ فعل اسی تنہا شئے نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے
کہ تا امکان اونکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہے اور اسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہو سکتے اونکی بسہولیت دفع ہونے کو اوس عضو سے
جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تاکہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام
غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اوسکو رقیق کر دیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کر دیتی ہے
اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین **دافعہ** کا یہ فعل ہے کہ جو فضلہ
غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل ہاسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر مقدار اعضا کی غذا بنیکو واسطے
درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کر دیتی ہے اور اوسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول۔ دافعہ ان فضول
کو یا جہات مخصوص اور اون راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہے یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس
فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہے۔ اگر جہت دفع کے اور جہت میل
اوہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اوس جہت مین نہین دفع کرتی ہے۔ اور یہ چارون قوای طبعی ایسی ہین کہ انکی
خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت وبرودت ورطوبت ویبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتون کے
ہے۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون کی
ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی
اور برودت ضد حرارت ہے اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کہ بعض اجزا بہ نسبت اوسکے کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونون قسم حرکات مین ایک حرکت تفریقی ہے اور دوسری تجمیعی
نسبت ماسکہ کا فعل کرتی ہے اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو مضبوط ہوکر حرکت دیتی ہے کہ جس شئے کو ٹھہرایا ہے
وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق تسکین سے ہے ۔ برودت
ان سب حرکات کی فنا زیادہ کرتی ہے اور اونمین تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب افعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض
نفع دیتی ہے اسطرح کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کر کے اوسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل
مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل پر آمادہ کرتی ہے ۔ قوت دافعہ
کو برودت سے یہ نفع پہونچتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین مین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اوس چیز کو جو عاصر فضول
یعنے نچوڑنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اوس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ
دفع کو آمادہ کرتی ہے ۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوی کی
خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قوی کے لیے ہے
دونو اغلبان یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ قبض کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور یہ
دونو حرکتین مین چارہ نہین ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہے بطرف فعل ان قوتون کے یا اندفاع
قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخا رطوبی جو کہ جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح
خواہ آلہ مین استقامت پیدا کریگی کہ تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون جوہرونکو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو مترجم کہتا ہے جو چیز نرم اور
سترخی ہوتی ہے محرک قوی اوسمین اثر نہین کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجاے خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاے زیادہ تر
اسواسطے قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم
حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے ۔ قوت ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت
رطوبت کی طرف زیادہ ہے ۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات
کے دیکھی جاے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین
زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب سے طرف قبض کے اسلیے زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے
بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہے ۔ چونکہ مزاج لڑکونکا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی جہت
سے اونمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے ۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سے زیادہ
نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہی اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے
بہ نسبت تسکین اجزای آلہ اوسی قوت کو اور اونکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے ۔ یہی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت
کی بہ نسبت یبوست کو کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے گو شئے متحرک مسافت قریب پر
واقع ہو ۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلا سے محال جذب پیدا ہوتا ہے
جیسے پانی موریون مین کھنچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

اعصاب مین پڑ جاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی
مفقود ہو کر یا انجمیر اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے
جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا وقتیکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کو قبول کا
وہ مستعد ہو جاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل
ہوتا ہے۔ عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یہ معنی یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول ہر قوائے نفسانی وغیرہ کو فقط قوت تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے
تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جائے عضو بھی میت ہو جائے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ
تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہو جاتا ہے حال آنکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا
فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہو جاتا ہے۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے ہر آئینہ نباتات بھی مستعد
قبول حس و حرکت آمادہ کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ مستعد
حس و حرکت سوائے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے
جو روح مین اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت
حیوانی کے مبداء اول و نفس دلی کو قبول کرتی ہے افادہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر
نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبار کے فعل حس اس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جب تک
اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہ ہو جب وقت روح کی ایک قسم بحولیت دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے
جو صالح اسباب کا ہو کہ جو قوت اوسمین ابتداسی موجود ہے اور اوسکی جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوتے اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال
ہے۔ اور طبیبون کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہو جائے اوسکو استعداد قبول اوس نفس
کی جو مبدء حس و حرکت ہی نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اور اسیطرح ہر عضو کے
واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی
ہون اور یہی بات ہے کہ نفس ان سب قوتونکا مجموعہ ہو۔ اطبا رکا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بروقت حدوث
روح کی اور بروقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کی بذریعہ
اس قوت کے اور سب قوتون کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبار یہ بھی کہتے ہین
کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبداء حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط
کا واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہو جاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کو
پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نقاء کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے
فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت
نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال متفنن یعنے گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے
پیدا ہوتی ہین۔ مگر فلاسفہ جس وقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اونکی مراد اوس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اوسوقت اس بات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین مبدء ہر ایک قوت کا ہے جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہون
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اونکی اصطلاح مین قوت نفسانی
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ اوس سے
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا ہو جس سے
ایک فعل اوسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور کے بغیر ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی ہو
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین ۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے امر غذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس غرض طبیعت
اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کے ابھی بیان ہو چکے اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب اور شہوت
اور مثل انکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے دراکہ ہین لیکن منسوب
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم
طبعی مین کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے ۔ **فصل پانچوین قوای نفسانی مدرکہ کے بیان مین** قوت نفسانی بمنزلہ جنس
کے ہے اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ ۔ دوسری قوت محرکہ ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری ۔ اور ایک مدرکہ باطنی ۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس ہے پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو اونکی تفصیل
یہ ہے ۔ باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین تو اوسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے
یہ ہے کہ قوے لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے ۔ مدرکہ باطنی یعنی مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے پہلی وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سبکی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین ۔ اور خیال وہ قوت ہے جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور اونکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغائر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب
ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے ۔ اور دوسری وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسے ہم آگے ذکر کرینگے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اسی
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین ۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اون قوت سے

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب الشئ بعض سے ہوتے ہیں پس حاضر کرتی ہے ... ان کو جس طرح حس سے امور پہنچتے ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہے جو حس سے مخالف ہین جیسے انسان اوڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنکو حس قبول کر چکی ہے۔ اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ ہے اور یہی قوت آلہ ہے واسطے اوس قوت کے جو قوت ... کہ ہماری تحقیق میں حیوانی ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر کہ بھیڑیا اوسکا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبر گیری اوسکی وانہ گھاس کی کرتا ہے وہ اوسکا صدیق ہے کہ اوس سے نفرت نہین کرتا ہے یہ حکم حیوان کا اوس طور پر نہین ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے۔ اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ اون معنوں کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہے اور اونپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم یا ادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اوس چیز کا جو غیر نطقی ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہے اور افعال مفکرہ متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ ان کے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات مین اور اونکا فعل محسوسات مین وہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان مین انہین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتے ہین اور حس تک نہین پہونچتے ہین۔ بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی متخیلہ نام رکھتے ہین اور یہ اونکے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسما اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی سمجھ لیے جائین اور اونکے فرق دریافت ہو جائین۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اوسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اسلیے کہ مضار افعال اس قوت کی تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جسکا بیان ہم آگے کرینگے۔ اور طبیب اوسی قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اوسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اوسکا شمار مرض مین کیا جاوے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی ماقبل کی قوت سکے محل مین پیدا ہوا اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو مین ہو جاوے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ محل اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد اسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسکی بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے۔

تیسری قوت بحسب قول اطبا کے جو عند التحقیق پانچین یا چوتھے ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوا صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہے اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو پھیر لاتی ہے اوس چیز کو جو غائب ہو جاوے حفظ سے مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہے یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہے اسلیے کہ جو آفات انمین سے کسی ایک کو عارض ہوتی ہین وہ ایک سی ہوتی ہین اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے — نفس کی جو قوت بیان سے باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر اور بحث طبیب کی قوت دہمیہ سے ساقط ہو گئی نظر اوس علت کو جو مبدا و بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصود ہے فقط

فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین

قوائے محرکہ یہ ہین کہ اوتار ہین تشنج اور ارخا سے پیدا کرین پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلہ کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کے بسبب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو بسبب اجماع اور باتفاق قصد کنندہ عضلات کا حرکات پر ہے

فصل اخیر افعال کے بیان مین

افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوا ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض افعال کو دو قوتون سے تمام ہوا ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے ملکر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین ہوتی ہے جو مقتضی جذب اور چوسنے اون رطوبات کو ہے جو اوسمین موجود ہے رطوبات سے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا کا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہے جسکا حال اور بیان دوسری جگہ ہوگا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہوتا اسوجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاوے وہ شئے جسکا نام جوع اور شہوت رکھا گیا ہے باطل ہو جاوے پس اشتہاء طعام نرہیگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو — اسی طرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسری کا فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاوے ازدراد مین دشواری ہوگی بلکہ اوسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے — کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے ہمپر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذا سے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اوسکا لقمہ اوتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتار لینا دشوار ہوگا — اور براز کا نکالنا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جدہر غذا جاتی ہوتی ہے — اسی طرح اخراج ثقل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے — کبھی ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی کسیب اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی ہے اور اوس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جو ہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ تجمنا حرارت جاذبہ ہو کا ہے — اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے — کیفیت حارہ اور اضطرار خلای پہلے شئے لطیف کو جذب کرتی ہے بعد اوسکے شئے کثیف کو — اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی وہ اسکے مناسب کیفیت ہوتا ہے تو اوسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے — تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین تعلیم پہلی امراض مین تعلیم دوسری اسباب مین تعلیم تیسری اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی

تعریف مین سبب اور مرض اور عرض کے لفظ سبب کا کتب طبیہ مین جیسے ذکر ہوتا ہے اوس سے مراد یہ
ہوتی ہے کہ جو چیز پہلا موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے جیسے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن
انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاوے۔ اور مرض سے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے
بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کر کے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض
ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اوس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی
وجہ سے ہو جس طرح قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین مثال
سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے تپ عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور دردسر ہونا ایضاً مثال سبب کی بھر جانا مادہ کا اون اوعیہ
اور ظروف مین جو آنکھ تک اوترے ہین مثال۔ مرض کی انہی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑجانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض
مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی ابصارت کا جاتا رہنا ایضاً سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ کے سبب
ریہ مین قرحہ پڑجانا۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارونکا سرخ ہوجانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہوجانا۔ عرض کبھی
بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض اوسکے یعنے جیسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار
سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے
جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی
کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی عرض
بذات خود مرض ہوجاتا ہے جیسے دردسر جو تپ مین عارض ہوجاتا ہے بیشتر جب اوسکو استقرار اور استحکام ہوجاتا ہے تو بعد زوال تپ کے
بھی باقی رہ کر خود مرض ہوجاتا ہے۔ کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اوس سے بیشتر تھی اور بقیاس
ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمی سل کہ عرض ہے بنسبت قرحہ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ
اور سبب ہے واسطے ضعف معدی کے مثلاً۔ اور جیسے دردسر جو تپ بلغمی مین پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہوجاوے کہ وہ عرض ہے بنسبت حمی کے
اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہوجاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسی طرح سے دوران سبب اور مرض
اور عرض کا ہوا کرتا ہے

فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان

اقسام حالات
بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین۔ صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب
مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت
کی ضد ہے یعنے اوسمین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہو اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حالت مین
نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہوجائین خواہ بدن اونکے
یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو
مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعیدہ مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت
و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع مین صحیح نہو یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا برعکس

ہین تو اوسکو نفث اور مرض کا ہو کرے ہے مثلاً آبلہ جو دونون قسم صحیح ہو اور گرمیون مین مرض پیدا ہوجاے ۔ امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی اور
مرض یا مفرد ہوتا ہے کہ ایک نوع واحد انواع مرض یا مزاج سے ہو یا انواع واحد انواع ترکیب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے ۔ اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین قسمین مذکورہ زیادہ دو قسمون سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہوجاوے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین ۔ امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین پہلی قسم وہ ہے جو مخبر اجناس کے ہے اون امراض کے واسطے جو اعضاء متشابہۃ الاجزا کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کی ہین انکی نسبت اعضاء متشابہۃ الاجزا
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انھین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاء مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تاآنکہ
جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاے متشابہ سے پایا جاوے اسکے جزو اول کا تصور ممکن ہو لہذا امراض مرکبہ مین یہ
تمکن نہین ہوتی ۔ دوسری قسم جنس ہے اون امراض کی جو اعضاء آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضا متشابہ الاجزا سے مرکب ہین اور یہ اعضا آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ ہین جو اعضاے متشابہ الاجزا کو اور بھی اعضاے آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضاے آلیہ ہین عارض ہوتے
ہین اسطرح جیسے ہم بیان کر اونکا عارض ہونا اعضاے آلیہ کو تابع عروض اعضاے متشابہ الاجزا کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضاے متشابہ الاجزا سے وہ مفصل
مرکب ہے اوس سے عارض ہوئی ۔ اور کبھی پٹھہ اور استخوان اور رگون کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیأت ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے ۔ اور جو مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہوا اسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے ۔ امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول مین

فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان مین

امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین ۔ امراض خلقت ۔ امراض مقدار ۔ امراض عدد ۔
امراض وضع ۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اوسکے فعل
مین کوئی آفت پیدا ہوجاوے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جاوے یا ٹیڑھی سیدھی ہوجاوے یا مستدیر مربع ہو جاوے خواہ مربع مستدیر ہو جاوے اسی قسم سے تسفط
راس ہے یعنے سر کے دونون بادون مین سے ایک کم ہوجاوے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہوجاوے یا مربع ہوجاوے جب
اوس سی کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنے پھیلاو پیدا ہوجاوے جیسے انتشار العین جو روح بصر کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل
جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پاؤن کی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہوجائین جیسے بند ہونا تجویف
عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کی امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین ۔ یا اوعیہ اور تجاویف
بڑہ جائین اور وسیع ہوجائین جیسے کیسہ انثیین کے وسیع ہوجاتے ہین ۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہوجائین جیسے تضیق الحدقہ یا تنگی بطون دماغ
کی بوقت صرع کے ۔ یا بند ہو کر بھر جائین جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہوجاتے ہین ۔ یا اونمین استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا دہنے قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے چوتھی قسم
امراض خلقت کی امراض صفائح یعنی جلد ظاہری اعضا میں اس طرح کہ چکنی ہو جاوے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور آنتیں
یا خشن ہو جاوے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبہ ریہ جسوقت اسمیں خشونت آجاوے — امراض مقدار کی دو قسمیں ہیں قسم پہلی زیادتی
مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا نام فریسموس ہے یا جیسے پاؤں کو لیقوا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاؤں کے کل اعضا اتنے بڑے
ہو جائیں کہ حرکت سے عاجز ہو جائے قسم دوسری نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا میں ذبول کا
پیدا ہونا — امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہے اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی
غیر طبعی ہو جیسے ضلع یعنی گنج سر یا حصاۃ یعنی پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت میں
ایک انگلی کم ہو جاوے یا طبیعت میں نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے قسم تیسری امراض وضع کے — چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک
مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہیں — نکلنا عضو کا اپنے مفصل سے — یا زائل ہو جانا عضو کا
اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنی الگ ہو جانیکے جیسے اوس فتق میں جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے — یا حرکت عضو کی مفصل میں
خلاف مجرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے — یا ٹھہر جانا عضو کا اپنے مقام میں کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے
مفاصل کے نقرس میں یہ بات پیدا ہوتی ہے قسم چوتھی امراض مشارکت کی — مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے
بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجری طبعی کے پیدا ہو اسکی دو قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو
قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو دوسری قسم ان دونوں حرکتوں کا دشوار ہونا بعد المکان کے واسطے اوسی عضو کے مثلاً
پہلی قسم میں یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو چھوڑ سکے — اور
دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں دشوار ہوں مثل استرخا جفن اور استرخا مفاصل کے فالج میں یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا
پلک کا

فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان میں

امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد میں عارض ہوتے ہیں اونکا
نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت میں عارض ہوتے ہیں خواہ اوس چیز میں جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہو اسکو جراحت
کہتے ہیں اور جس زخم میں قیح یعنی ریم پیدا ہو اوسکو قرحہ کہتے ہیں اور اسمیں قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہیں اس سبب سے
کہ اسمیں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف فضلہ کے مستحیل ہو جاتا ہے — کبھی جراحت
اور قرحہ اوس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو غیر لحم میں عارض ہو — اور کبھی استخوان میں واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے
کردے اوسکو کاسر اور مفتت کہتے ہیں — اور یا طول میں ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اوسکو صادع کہتے ہیں — کبھی یہ تفرق اتصال
تینوں قسم کا غضروف میں واقع ہوتا ہے — اور کبھی پٹھے میں واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض میں واقع ہو اوسکو بتر کہتے ہیں اور اگر طول میں ہو
اور عدد میں شگاف کی کثرت نہو اوسکو شق کہتے ہیں اور اگر عدد میں کثرت ہو اوسکو شدخ کہتے ہیں — کبھی اجزای عضل میں بھی تفرق
اتصال ہوتا ہے اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہے کہ اوسکے عصب میں ہو یا وتر میں اوسکو ہتک کہتے ہیں اور اگر عرض میں عضل
کے ہو اوسکو جز کہتے ہیں اور اگر طول میں واقع ہو اور عدد میں کم ہو اور غور یعنی عمق میں زیادہ ہو اوسکو فدغ کہتے ہیں اور اگر اجزا جو
پھیل جائیں [illegible] غائب ہو اور رضخ کہتے ہیں اور کبھی [illegible] فسخ بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہیں

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شریانون اور اوردہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کے ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین۔
اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اوسکے منہ کھلجائین اوسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر
شریانین مین اسطرحکا تفرق اتصال ہوا ہو وہ ملتیم نہوسکے اور خون اونسے ہمیشہ جاری رہیگا اور اس مقام تک جدا اسکو گھیرے ہے تا آنکہ وہ جگہ خون
سے بہر جائیگی اور ... پھر یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے۔ اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین
یہ جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اوسمین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہوگی
اگر تفرق عضلی خواہ پردون مین واقع ہو اوسکو شق کہتے ہین۔ اگر وہ جزو مین عضو مرکب کے اس طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے
سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر ... مین عضو
اور اپنی جگہ سے زائل ہو جاوے اوسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور
کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جاوے
اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک مدت تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ
خواہ جذام عارض ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصل صیف مین جو قروح پڑتے ہین اونکے زمانہ مین طول ہو جاتا ہے مرض آگاہین ... باقی
کتاب ہذا التفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری ابحاث آیندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا۔ **فصل پانچوین امراض
مرکبہ کے بیان مین** امراض مرکبہ مین بہی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق
مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال یہ ہے ورم اور بثور جو اقسام
ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہین
مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیأت و ترکیب بھی ورم مین
ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی
پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اس لیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے
بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور بھر جانے اس مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرح پر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہو جاتی
ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا
ہوتی ہے کہ اوسکا تحلیل ہو کر رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی
چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو۔ جس ورم کا کوئی سبب
خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب
مادی جس سے اورام ... پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت اون
اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقے ہین جیسے استفراغ
طبیعی کہ عورتونکو دودھ پلانے وقت مادہ صالح طرف پستان کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبیعی ہو
جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگی جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہیں چونکہ طبیعت کو ان سے ایذا ہوتی ہے اونکو کسی طرف دفع کرتی ہے کبھی ... دفع کا ہوتا ہے کہ مواد ... لطافت جلد کو ... کرتی ہے اور جسوقت اورام و بثور پیدا ہوتے ہیں اور کبھی مختلف قسم کی فضول اثر دفع ہوتی ہیں اور ورم کہ پیدا ہوتے ہیں ... تفصیل ہیچ انکے اسباب ... اورام ... حادث ہوتے ہیں
چھ قسم ہیں اخلاط اربعہ اور مائیت اور ریح ورم گرم بھی ہوتا ہے اور گرم نہیں بھی ہوتا ہے یہ گمان کرنا لائق نہیں ہے کہ ورم گرم سوای خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ جس خلط میں حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جو ہر اوس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہوسکتا ہے اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہوسکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہے صنفی تقسیم میں عادت طبیبوں کی اس طرح جاری ہوئی ہے کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونوں سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہیں مگر مرکب میں خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہیں کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہیں اور کبھی حمرہ فلغمونی جسوقت ورم پکا ہوجاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہیں اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مقام ... یعنی بغل ران یا ... یعنی گوشت ہیں کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ میں ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے اورام حارہ میں ابتدا خلط دفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید میں حجم میں بھی زیادتی پیدا ہوجاتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف میں ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہے اوسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضج ہوکر یا تحلیل ہوجاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا تحلل ہوتا ہے یا ریم پکا ہوجاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہوجاتا ہے جو اورام گرم نہیں ہیں یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہیں یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہیں مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہوجاتے ہیں صلابت اور سرطان یہ دونوں اکثر فصل خریف میں ہوتے ہیں اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے اجناس غدد اور صلابت اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہیں اوس سے الگ ہوتے ہیں جیسے محض غدد یا اون مقامات کے ظاہر میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے خنازیر اور وہ دو قسمیں یعنی صلابت اور سرطان جس عضو میں ہوتے ہیں اوسکے جوہر میں داخل ہوتی ہیں سرطان اور صلابت میں یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمیں حدت اور تیزی نہیں ہوتی حس کو باطل کردیتی ہے یا جسمیں فتور برپا کرتی ہے اور اس ورم میں درد نہیں ہوتا اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑیں اعضا میں پیدا ہوتے ہیں حس کا باطل ہونا اس ورم میں کچھ ضرور نہیں ہے مگر جب مدت دراز ہوجائے اوسوقت یہ ورم جس عضو میں ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور حس اوسکی باطل کردیتا ہے کچھ بعید نہیں ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنی خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہوں اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہیں خصوصاً اگر سوداے دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم میں بھی کبھی ... پیدا ہوتی ہے اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات میں جدا ہوتے ہیں کہ انمیں لیسدار شحم کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بستہ ہوکر اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہے اور مسل ... اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت وہ کاٹ کر الگ کیا جاے پھر اوسیطرح پلٹ کر آتا ہوتا ہے اور اگر کسی دوا قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہیں پلٹتا ہے اکثر تعب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیزوں سے مثل ... وغیرہ کے باطل ہوجاتا ہے جنس اورام بلغمیہ کی دو قسموں کی طرف تقسیم پاتی ہے ورم رخو اور سلع لینہ اور ان دونوں میں اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف اندر متمیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم رخو کا ... غلاف سے جدا نہیں ہوتا ہے اکثر حالتوں میں جو ورم ہوتے ہیں بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑونمین سپید رنگ ہوتے ہین اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اورام بلغمیہ مین بحسب رقت اور غلظ اور بیچ
کے اختلاف ہوتا ہے یہانتک کہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کی
اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہے یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اوس سے بھی نیچے تک پہونچ جاتا
ہے ۔ اور اورام مائی جیسے استسقا اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو تحت مین ماکیت سے عارض ہوتا ہے جو مثل اورام کے اور اورام ریحی کی بھی
دو قسمین ہین ۔ تہیج ۔ اور نفخہ ۔ ان دونونمین دو طرح کا فرق ہے ۔ قوام ۔ اور مخالطت ۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہیج جسم
عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ مین ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی ۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تہیج
حس سے بھی دریافت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ مین دبانیکی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے ۔ بثور کی قسمین بھی شمار ہین اقسام
اورام کی ہین ۔ بعض بثور نفاخہ ہوتی ہین مثل جدری کے ۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شری صفراوی یعنی پتی ۔ اور
بثور جاورسیہ ۔ اور مرکب مادوں سے بھی ہوتے ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنی خارش اور ثالیل
یعنی مسہ وغیرہ ذالک ۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل ابتلالات کی اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے ۔ ناظر اس کتاب کا تفصیل
کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اس جگہ جو مناسب اونکے ہے شرح و بسط سے لکھا جائیگا

فصل چھٹی ان امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین

بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج
ہین اور اونکا شمار امراض مین ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین ایک اونمین سے بالون کی زینت مین داخل ہے
دوسری رنگ کی زینت مین داخل ہے تیسری رایحہ مین داخل ہے چوتھی سحنہ مین یعنی لون کے داخل ہے سو اقسام
امراض شعر کے یہ ہین تشعث یعنی پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنی گرجانا بالون کا اور قصر یعنی چھوٹا ہونا اور قلت یعنی کم ہونا اور
انشقاق یعنی پھٹ جانا اور دقت باریک ہونا اور غلظ یعنی موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنی بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنی زیادہ سیدھا
ہونا اور تشیب یعنی سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اوسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہے پہلی قسم رنگ کا بدل جانا
سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے [illegible] کا رنگ ہو جاتا جو بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہے یا وہ زردی جو بیشتر بوجہ سوء مزاج
حار معدہ کے عارض ہوتی ہے دوسری قسم رنگ کے بدلنے کی اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اور ہوا
رنگ کو جلا دیتی ہے تیسری قسم تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب [illegible] اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کے ہے کہ ان اجسام کا رنگ
جلد کا ہوتا ہے جیسے [illegible] مخالف جلد کے ہو جیسے [illegible] مین ہوتا ہے چوتھی قسم تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق
اتصال جدری کا [illegible] کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے یا قروح خبیثہ جلد کو گلا دین ۔ آفات بو کی جیسے
یعنی گندگی بغل کی یا [illegible] سے پیدا ہوتی ہے ۔ آفات سحنہ یعنی رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنی زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنی زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین

اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین ۔ ابتدا ۔ تزید ۔ انتہا ۔
انحطاط ۔ [illegible] وہ اوقات صحت مین داخل ہے ۔ ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے
زمانہ کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچھ ظاہر نہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہے
وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اوسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ تزاید [illegible] مرض کی اوس زمانہ مین

ظاہر ہوتی ہین ہوتی ہے اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہے ۔ اور وقت انتہا کا وہ ہے جسمین
مرض سکے حمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین ۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر
ہوتا ہے اور جسقدر نقصان نظر آتا ہے کمی مرض بظاہر تر ہوگی ۔ یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین
پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین ۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اونکو اوقات جزئیہ کہتے ہین **فصل آٹھوین**
تعلیم دوم پہلی فصل احوال امراض مین امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے ۔ کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام
بیماری کا پایا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی
گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا ۔ کبھی سبب مرض سے اوس مرض کا
نام رکھتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی ۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل ۔ کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف
منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلانس نام تھا ۔ کبھی کسی شہر کی طرف
مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ ۔ اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکا علاج
خوب کرتا تھا اور اوسکے کرنے مین مشہور تھا جیسے قرحہ خیرونیہ ۔ کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یا ورم جالینوس
نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ
اور درد سر یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح ادراک
اون امراض کا نہو سکے مثلاً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین ۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے
مرض مین ۔ یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے اون دونون مین اتصال
ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک جھلی کے اتصال ہوتا ہے یعنی وہ جھلی جو حجاب بطن تک دماغ سے اترتی ہے جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم
تیسری فن اول مین ہو چکا ہے یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا عین
راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہے طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے
رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جسوقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ قبول اذی کو اپنے قریب سے
قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کے یا اس جہت سے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ
کے تنفس مین ۔ یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونو
بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردن سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتے ہین ۔ کبھی شرکت
مین جو دو بھی ہوتا ہے یعنی جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے
جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی
اور غذائے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ اور مشارکہ بطور دوام خواہ بطور ہودہ نیابر
احکام اصل کے جاری ہوتی ہے یعنی اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اوسکو اذیت دایمی ہے تو فرع کو
بھی اذیت دایمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی ۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چھہ مین ایک مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہی کہ انتہائے درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض
جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان مین گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو پانچوان مرتبہ یہ ہے کہ بدن مریض اندک بیمار ہو -
چھٹا مرتبہ یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو - جو مرض ہے یا مسلّم ہے یا غیر مسلّم - مسلّم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق
جیسا چاہیے نہو - اور غیر مسلّم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ مین تدبیر صائب کی رخصت نہ دے جیسے درد
کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو - یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اوسمین اندیشہ ہلاک کمتر ہے بنسبت
اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا - اور یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ
زوال امراض ہر فصل کا امیدواری اوس فصل کی ضد مین کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض
ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہے - اور یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض مرض دوسری امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین اور بعد انتقال
کے وہ خود دفع ہو جاتے ہین اور اس دوسری مرض سے اونکی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسری مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صحیح سے
نجات ملتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے اور بیمار صرع اور ذات الجنب
زلق الامعا سے ہو - اور اسیطرح کل جہار گ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے - کبھی
انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا [illegible]
کیطرف - بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمائی وبائی اور جدری اور خصوصاً جسوقت مساکن تنگ
ہون اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح مین ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہے خصوصاً جو شخص کسیکی آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری
ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتونکو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہین - بعض امراض بوراثت نسل
مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام - بعض امراض جنسی ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف
کے باشندون سے خاص ہوتے ہین خواہ اونمین زیادہ پیدا ہوتے ہین - یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے
یا تخلخل بنیہ یعنی ڈھیلے ہونے بدن کے **تعلیم دوسری** مین دو جملہ ہین **جملہ پہلا اون چیزون کے بیان مین جو اسباب**
عام سے پیدا ہوتے ہین اور اوسمین اونتیس فصلین ہین **فصل پہلی مین اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا**
ہے اسباب تینون حالات بدن انسان کے یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ کے تین قسم پر ہین سابقہ - بادیہ - واصلہ - سابقہ اور
واصلہ مین اسباب کی شرکت ہی کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنی خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین - اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جو بدن
انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین آثار اجسام خارجہ کی ہون جیسے اسکے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جو سے بدن انسان کو گرمی
پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو - یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوا ہی بدن کے ایک دوسری
چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بروقت رنج اور خوشی کے - اسباب سابقہ اور بادیہ مین
اس بات کی شرکت ہی کہ بیشتر درمیان ان دونو کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہے - اور اسباب بادیہ اور واصلہ
مین اسبات کی شرکت ہے کہ ان دونون مین اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا - مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ
سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب ہوتے ہین جو نزدیک

تر اوس حالت کے سبب نہیں ہیں جو بروقت اسباب سابقہ کے ہوتی ہے اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسباب میں فرق رکھتے ہیں کہ آپ
سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک شرط نہیں ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اور اسباب تو
میں یہ بات واجب نہیں ہے۔ اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر میں ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور
ہوتے ہیں اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ میں یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حالی مرضی کے
درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مرضیہ میں کبھی واسطہ بھی ہو جاتا ہے (چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ
لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہیں۔ اسباب سابقہ
چند امور بدنی ہیں خلط کی وجہ سے پیدا ہوں یا مزاج خاص یا ترکیب خاص انکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اوس حالت
کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر بالاستے بجانب ہوتی ہے یعنے ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ اپنے
احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ
کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں بلا واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنی
الاختیاری کرتے ہیں۔ اسباب بادیہ چند امور غیر بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ
پیدا کرتے ہیں مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہیں ہوتے **مثال اسباب سابقہ کی** مرض
مزاجی میں جیسے امتلاء مادہ سبب سابق ہے تپ کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً انسداد الماء کا امتلاء او عنبیہ چشم سبب سابق ہے۔ **مثال
اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے تپ کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اوپر کے طبقہ سے یعنی سوراخ عنبیہ تک آتی ہے
سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہو جاتا ہے (مترجم) سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال
سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی۔ **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا
ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شے سبب خارجی تپ کو پیدا ہو جاتی
ہے۔ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے (یا فقط اسباب بادیہ سے) اوسکا سبب ہو کہ اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر میں وہ
سبب محتاج کسی اور شے کا نہیں ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر کرتی ہے۔ اور
کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی ہے
پس یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثیف مسامات
بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا گرم پانی سے برودت پیدا ہو کہ یہ بھی
بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے۔ یا سقمونیا جو حار ہے اور بعد اسہال خلط صفراء کے برودت پیدا
کرتی ہے اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے۔ ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت
نہیں ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ پہلی اثر کرتے ہیں انہیں اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ
اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ منحصر تین امور میں ہیں (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جس پر یہ سبب موثر ہوگا
وہ یعنی بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے متصل ہونا اور وارد ہونا اور اتنی دیر تک

سبب کا اثر یعنی وصف پیدا ہو اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کا اثر ہو سکے۔ اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اوسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی نمود اثر میں انہیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اس وجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہے یا اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کو بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کے بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں مختلف طور پر ہوتی ہے۔ انہیں اسباب میں بعض اسباب مخلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مخلف ہوتے ہیں مخلف اوس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہو جاوے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاوے اور غیر مخلف وہ سبب ہو کہ اور وہ بدن سے جدا ہو اوسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہو گیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ اونسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں وہ دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں۔ کہ آدمی کو کسی طرح اونسے گریز ہو نہیں سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب اونمیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کو چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہے (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنی ٹھہرا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور غصہ وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنی خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنی بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور اوسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہیں جو اول سے ضروری ہے۔

فصل دوسری جملہ اوسکی فصول سے اوس ہوا کی تاثیر کے بیان میں

جو بدن سے ملی ہے اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کا ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کیلیے بھی عنصر ہے اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہے (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہے اور اصلاح بھی کرتی ہے) ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ہوا کی اصلاح بنسبت ارواح کے ایسی ہے جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شے میں پیدا کرے۔ اوپر کے فصول میں ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد کیا ہے وہی جوہر جو بخار اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم اون چیزون کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہے کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو اونکی رای میں جوہر مجرد ہے (مترجم) یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنی نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہے اوسکی تعدیل ہوا جسمانی کیا کریگی ورنہ وہ بھی جسمانی ہو جائیگی (ملخص) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہے اوسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ۔ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہے کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہو جاوے اور بافراط اوس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو گاہ بگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہو جاوے اوس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہوائے مذکور سے مدد پہونچتی ہے۔ اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہے نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی پھیپھڑا اون مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگون کے منہ جنبش نبض ہوا کو لیکر وہان تک پہونچاتی ہے۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہے چونکہ اوسکا مزاج بنسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کے بارد ہے

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا وسکی حرارت اور گرمی سے تو ہواے محیط بدرجہ ہا سرد ہو گی پس جب اوس روح گرم تک ہوا ر بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑا روح گرم کو لگتا ہو اور بعد پہونچنے ہوا مستنشق کی اور روح مین اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہین (۱) یہ ہوای سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے نہ ہوجاے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کیطرف ہوتی آخر کار مین روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ مستعد قبول تاثیر نفسانی کی یعنی قبول حس و حرکت کی اس روح مین ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتے اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی ابطلان ہوجاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوای بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جو سر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے افنا کر دیتی اور جب ہوای بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونون ضرر سے بھی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است (۲) فائدہ تنقیہ کا یعنے تنقیہ اسطرح حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوای سرد اندر کھنچکر جاتی ہے جب اولٹی سانس لیکر ہوای اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینکدیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کے وہ نسبت ہے جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ کو طرف بدن کے ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہے اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھنچکر روح پر وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت رسے استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہے جب اولٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر نکالکر دور کرتے ہین اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہین اوسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھنچکر وہی ہوا اندر جاے جو سرد ہوا اور اوسکی سردی اوسوقت تک باقی رہے و بکار ہے جب تک وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر گرم بھی کر دیتی ہے جس طرح ہوای سرد روح کی حرارت مفرطہ کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوای بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کی کم ہے تو لامحالہ اسمین بھی حرارت مفرطہ پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جاے اور بالعوض اوسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جاے اور مکرر اسیطرح تنفس لینے اور اولٹی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی اور شے چاہیے پس ہواے جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوا نکلے گی اوسکے ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح مین ہوتی ہین وہ بھی نکلجائینگے۔ یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل ہے اور صاف بھی ہے کہ اوسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اوس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ ہے کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے۔ اور جب یہی ہوا اوس اعتدال سے

آتا ہے اور اوسکے پلٹ جانے مین، توہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سنی زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی
چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کے پلٹ
گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس
جگہ زمین پر گرتا ہے اوسکے مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بہ نسبت ثقل کے ہے اور جس طرح
سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص اونکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین
توہم کیا جاتا ہے ۔ اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا
ہے اور سہم شعاع شمسی مین منفوذیت کا زیادہ ہونا اسیوجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی
ہے اور مرکزیت سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس
جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اوتنی کم ہو بطرف سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین
ہوگی لیکن گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح
حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح مینار شمسی بھی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک
و صاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انہین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے یہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا
ہونا خط شعاعی کا اسکا بیان حد نجومی مین فن ریاضی کی اچھی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت
اور شدت ضو کی فن طبیعیات مین کی گئی ہے (طبیب کو اس امور کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کر دی گئی) فصل صیف
جس طرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے (یعنے ابخرہ مائیہ اوسمین بالکل نہین ہوتے) اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت
کی شدت ہوتی ہے اور جوہر ہوا کا متحلل ہو جاتا ہے اور ہوا گرم بالون کو مشابہ طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا
ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہی لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین
ہوتی ہے فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہے اسی وجہ سے اوسکا مزاج بارد رطب ہے خریف کی
فصل مین چونکہ حرارت صیفیت کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد
جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کی وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسیوجہ سے فصل خریف مین حرارت
اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے ۔ لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال
ہو سکے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہے چنانچہ اوپر ذکر ہو چکا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان
بھی نہین پایا جاتا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب
پیدا کرین ۔ اور حرارت سے نکلکر مزاج خریف جو مایل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج
مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہے اور اوسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہی اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج
کو پھیر لیجانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ۔ ایضاً اگر کسی مزاج
کی تبدیل بطرف ترطیب کی بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کی ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہو یہی اسلیے

کہ تھوڑی سی حرارت سے یبوست فوراً پیدا ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی برودت سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کیونکہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا کرنی میں اقوی ہے جبوقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اوسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے تحقن رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ بقایا رطوبت شتا کی محسوس نہیں ہے جسطرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہوکر کم ہوجاتی ہے اتنے زمانہ قلیل میں کہ اوتنے زمانہ میں یبوست میں خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تخفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ اوس حرارت سے ترطیب ہوجاتی ہے اور اوسنے برودت سے تخفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت میں عدم وملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کا پڑتا ہے اور فاعل تخفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہے بلکہ فقط کسی امر وجودی کو معدوم کر دینا اسی سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ان دو فاعلوں کی افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تخفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ میں پس یہی ہے کہ جوہر رطب یا کسی رطوبت کو مفقود کر دینا اور یہ امر اوسنے حرارت سے بھی پیدا ہوسکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنے میں کسی جوہر یابس کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تخفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور یبوست کی بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوگی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے یبوست کو پیدا کرنے میں زیادہ دقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا بآسانی پیدا ہوجاویگی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہ ہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہیں تو اوس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کی کریگی جو دراصل یابس ہے پس ترطیب اور تخفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نرہیگا بلکہ ہم فن کلیات میں طب کی ہوا کی رطب خواہ یابس یا مطبوع ہونے کا تعرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں ان اس فن میں ہوای رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور لہذا مرطوب ہوگئی ہے یا ہوای رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی مرخارجی کو پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہوگئی ہے اور ہوای یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھون نے اسکو مرطوب کردیا تھا جدا ہوگئی اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر ناری کے ہوگئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کی یبوست میں ہوگیا ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کرکے اوسمین اعتدال بہ نسبت رطوبت اور یبوست کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت جو بوجہ بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت جو ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا میں مثلاً خشک کپڑی کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اوسکے بعد امتحان کرو اور دونوں کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئے جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی سی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

کیوجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہے اور استحالہ ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما بہ تازگی گذری ہے جسکی ہوا نے یون ہوا کرتی تھی اوسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکور کر رکھا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوای خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیرات و مؤثرات کا کرتی ہے جو مؤثرات اوسی ہوا پر وارد ہوں۔ اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت دونون اسلیے کہ اگر چہ آفتاب بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پھر بھی چونکہ ربیع مین قبول التسخین اور تبرید کی قابلیت اوسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچہ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوا خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوای خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے (جواب) یہ ہے کہ ہوای خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت وہ کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کا بھی جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کرکے اوسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ ایک یہ بھی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑونکی سردی ویسی اوسقدر برودت کی متحمل ہو جاتی ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کیطرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین۔ یہ بھی ایک وجہ ہے خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی یہ ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع جاڑونکو چھوڑکر گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کیطرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بخوبی کرسکے اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نرہے۔ کبھی کسی فصل کا ایکدن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہو جاتا ہے مثلاً ایکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہو جاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہو جاتی ہے۔

چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اوس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت ہی پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جائے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب ہے کیفیت تھی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اوسے تو بدرجہ اولیٰ مضر ہوگی اسلیے

حال اونکا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسمیں مرض سل کا ہو اور چونکہ ربیع طبعی مزاج میں معتدل ہے جسم کو متحرک کیا کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا
ہوتے ہیں۔ ان امراض میں واقع ہونیکا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتی ہیں اور مسہلات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں
باتیں طبیعت ہوا کو ہیں ان امراض کو حدوث پیدا کرتی ہیں۔ امراض ربیعی سے نجات دینے والی کئی چیزیں مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہیں ہیں اور شراب جسمیں پانی زیادہ
ملا ہو اور اسکی قوت سکر توڑ ڈالی گئی ہو اوسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے۔ لڑکوں کو مزاج ہوا ربیع کا مزاج اونکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت
موافق ہوتی ہے۔ فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل میں ہضم قوی ہوتا ہے اسلیے کہ جو حرارت غریزی یعنی روح اور خون ہوا اندر بند ہوتا ہے اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی
جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑھ جاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں اور اکثر آدمی غذا [illegible] پر اقتصار کرتے ہیں اور حالت امتلا میں حرکات بھی
کم کرتے ہیں اور گرم کپڑوں کی پناہ میں بیٹھتے ہیں۔ اس فصل میں تیزی غلظ صفرا کی اور [illegible] زیادہ [illegible] جاتی ہے [illegible]
زکام اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور [illegible] کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے۔ جاڑونکی بیماریاں اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور بلغم
کی پیدائش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی ہے یہاں تک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے [illegible] اس فصل میں [illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible] امراض کی کثرت
ہوتی ہے ابتدا ان امراض کی بدولت بلغمی سے ہوتی ہے اور اسکے پیچھے ذات الجنب۔ ذات الریہ بحۃ صوت یعنی بستگی آواز اور اوجاع حلق ہوتے ہیں۔ اوسکے بعد خاص پہلو میں
اور پشت میں درد پیدا ہوتے ہیں اور پٹھوں میں آفت اور درد سر کہنہ یا سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہیں
بڈھوں کو جاڑوں میں نہایت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مشابہ مشائخ کے ہے۔ [illegible] نفع ہوتا ہے [illegible] اس فصل میں زیادہ ہوتی ہیں [illegible] گرمی
کی۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے۔ فصل گرما کی تحلیل اخلاط کو قوت اور افعال طبیعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل میں افراط ہوتی ہے [illegible] بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے
آخر میں اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ [illegible] باقی رہتا ہے اور مشائخ [illegible] جنکا مزاج قریب مشائخ کے ہو
قسم کی قوت گرمیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیے کہ خون کی تحلیل ہوتی ہے [illegible] گرمی کی فصل میں [illegible] ہیں بہت
جلد دفع ہوجاتی ہیں اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پاوے [illegible] اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوا کی بجہت
سستی اور ارخا پیدا کرنیکی ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جیسے فصل میں صیف کی حرارت اور یبوست ہے امراض کو جلد
جدا کرتی ہے اور صیف رطب [illegible] مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اوسمیں طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام آکلہ کیطرف ہوتا ہے اور استسقا
اور زلق الامعا عارض ہوتا ہے۔ اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سب کی [illegible] ترا طوبت کا اور [illegible] کیطرف خصوصاً سر کی رطوبات کا اوترنا ہے
ہے۔ سارا امراض فصل گرما کی [illegible] غب [illegible] محرقہ اور [illegible] اور جاع میں [illegible] اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل میں اکثر عارض ہوتے ہیں خصوصاً
جسوقت اس فصل میں ہوا گرم [illegible] اس فصل کی [illegible] زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اوسمیں ہلکی
حرارت اور برودت اور یبوست [illegible] ہو تو اوسوقت [illegible] حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یا ابس [illegible] کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی
بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بحران [illegible] ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخا اور توسیع مسام کرتا ہے۔ اگر صیف جنوبی
ہو اوسمیں وباؤں کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریاں مثل جدری اور حصبہ کی بکثرت ہوتی ہیں۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت
اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اوسمیں امراض [illegible] بہت عارض ہوتے ہیں۔ امراض [illegible] بیماریاں ہیں جو سیلان [illegible] سے
بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہیں جسوقت اون موادسائلہ سے برودت ظاہری ملاقی ہوتی ہے یہ بیماریاں جیسے نزلہ اور
نزلوں کے ہمراہ جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع ہوتا ہے اور صفراوی مزاج کو

ہوجاتا ہے۔ پھر اگر ربیع مطیر جنوبی ہو اور اوس سے پہلے شتاء شمالی گذری ہے تو اسہال کی صیف مین حمیات حادہ اور رمد اور لین طبیعت اور اسہال ہونگی
کثرت ہوتی ہے اور اکثر یہ چیزین نزلے سے پیدا ہوتی ہین اور یہ بلغم جو جاڑون مین اندرونی تجاویف مین جمع ہوتا ہے اوسکا دفع بسبب حرکت کی پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اگر ابدان ان مین سے جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہے اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتی ہین اگر اس
حال کی صیف ہو تو بعد طلوع شعری عبور یعنی یمانیہ جو تموز کے بیس دن کے گذرنے کے بعد مطابق ماہ بھادون کے ہندی مین ہوتا ہے پانی برسے اور
ہوا سے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہو سکتی ہے اور مادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے۔ سب سے زیادہ ضرر اس فصل مین واسطے نسوان اور صبیان کے ہے جو اس مین
بچ جاتا ہے امراض سوداوی مین مبتلا ہوتا ہے اسلیئے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہے اور اکثر ہوجاتی ہین اور بعد رفع کے استسقا بوجہ ربیع کے پیدا ہوجاتا
اور جمیع طول المرض ہوگی اسی احتراق کی وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ مشائخ مین اسہال کا ضرر کم ہوتا ہے اوسبب بدن مین تبرید کا خوف ہے یعنی جنکو تبرید کا ضرر
وہ بھی کم مشاق ہوتے ہین۔ اگر صیف یابس شمالی کو خریف مطیر جنوبی وارد ہو تو اسہال کے جاڑون مین بدن کو استعداد درد سر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور
کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض ہوگا جسوقت صیف یابس جنوبی پر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑون
مین درد سر اور اوسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہو امراض صداع اور حقن یعنی بستگی مادہ کی
کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہوچکی اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور تر ہون تو رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی
فصل آئے تو اسہال وہی امراض جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے۔ اور یہ بھی کچھ دور نہین ہے کہ احتقان بخارات اور ازدحام اور کثرت مواد کی اور نفس کا
مفقود ہونا امراض عفونت کیطرف پہونچا دے۔ اور خصوصاً اس بات سے خالی نہ ہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو حقن پہلے سے ہو رہے ہین اونکو پانی
ہے۔ اور اگر صیف اور خریف دونون یابس شمالی ہون تو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہے اور یہی عورتین منتفع ہونگی سوا کے اور لوگون کو رمد یابس اور نزلہ
مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہوگی۔ جاڑون مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقت البول پیدا ہوگا اور گرمیون مین جب شدت
حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر اور شگافتہ ہون خواہ ہون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر البول بھی پیدا ہوتا ہے
اور حصبہ اور جدری اور حمیات پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور فساد خون اور احتباس حیض اور کرب اور عفونت بھی پیدا ہوتے ہین
شتاء خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو تو نہایت ردی ہے درخت اور نباتات کو بھی فاسد کر دیتی ہے پس اوسکے چرنے والے جانور خواہ اوسکے
پھل پھول کھانے والے آدمیون کی مزاج مین بھی فساد آجاتا ہے۔ فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو ارضی ہین اور مخالف مجرا سے
طبیعت کے ہوا مین ہین ضرور ہے کہ اسوقت ہم تمام اوس کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہین ہین اور جو بسبب امور ارضی یا امور
سماوی کے پیدا ہوتے ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کیطرف ہمنے ذکر فصول مین بھی اشارہ کر دیا ہے۔ جو تغیرات تابع امور سماوی کی ہین اونمین سے ایک قسم کا
تغیر یہی ہے کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ بہت سے ستارے نیر یعنی روشن مکان واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہین
اسوجہ سے گرمی بافراط ان بلاد مین پیدا ہوتی ہے جو اس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتی ہون یا قریب بمسامتت ہون اور کبھی اکثر بلاد کو سمت الراس
سے ستارے ہٹ جاتے ہین اسکی وجہ سے حرارت مین کمی ہوجاتی ہے مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے مین ایسی نہین ہے جیسے شعاع شمس
مسامتت یا مقارنت کی وقت مین ہوتی ہے زمین سے اور جو باعث تغیرات ہوا ہین ارضی ہین وہ ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استوا سے
اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بسبب دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ایک سبب اختلاف ہوا کا یہ بھی ہے
اور مٹی کے اقسام بھی باعث اختلاف ہوا کے ہوتے ہین جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال مین واقع ہے یا قریب مدار راس جدی کے جنوب مین ہے

اوسکی جیسی بہت گرم ہوتی ہے بہ نسبت اون بلاد کے جو اون بلاد سے دور ہیں خط استوا اور شمال تک واجب ہے کہ اوس شخص کے قول کی تصدیق کیجائے جسکی
یہ رائے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب با اعتدال ہے اسواسطے کہ سبب آسمانی اوس جگہ پر گرمی پیدا کرنیوالا ایک ہی ہے اور وہ سبب
مسامتت شمس کی سمت الراس سے ہے اور یہ مسامتت یعنی سامنا ہونا زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اسیواسطے گرمی
بعد زوال کے شدید ہوتی ہے بہ نسبت ٹھیک وقت کے اور اسیواسطے گرمی بوقت ہونے آفتاب کی آخر سرطان اور اوائل اسد میں ہوتی ہے بہ نسبت اوس کے کہ آفتاب
نہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہماری اسوقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب اول سرطان سے گذرتا ہے اوس
وقت تک کہ جو اوس سے میل جزئی میں کمتر ہے تسخین اور حرارت اسکی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس وقت کی کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حالت کے ہو اور
ابھی راس سرطان تک نہ پہنچا ہو۔ اور جو بقعہ کہ برابر خط استوا کے ہے اوسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز رہتی ہے اور اسکے بعد بہت جلد آفتاب
اوس مقام سے دور ہو جاتا ہے اسلیے کہ زیادتی اجزای میل کی نزدیک تقاطعین (یعنی وہ دو نقطے جو نقطۂ اعتدالین کہلاتے ہیں) کے بہت زیادہ ہے بہ نسبت زیادتی اجزای
میل نزدیک دونوں نقطۂ انقلاب کی یعنی انقلاب صیفی و شتوی کے اکثر نزدیک دونوں نقطۂ انقلاب کی تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دنکی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ
اختلاف ظاہر نہیں کرتی ہے پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہے شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا حاضر واحد میں اوس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے
اس جہت سے فعل تسخین کا اوس سے زیادہ صادر ہوتا ہے جسقدر کہ آفتاب قریب قریب مدارات دوری کے متصل میل کلی کے ہیں اگرچہ بعد انصراف کے نقطۂ میل کلی سے
سردی بعید میں کمی اور بیشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہے کہ بہت دنوں تک موثر ہو
کہ ایک مکان کی ہوا کو گرمی کی آگ سے گرم کیجاے جب وہ مکان خوب گرم ہو چکے تو پھر اوس مکان کی گرمی باقی رکھنے کے واسطے اوسی قدر آگ کی
باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت کا ہے
ہے کہ جسوقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہے اور حرارت غالب آجاتی ہے بہ نسبت اوس حرارت کہ میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا
جسقدر قریب میں کمی کرتا ہے حرارت بہت دنوں تک نہیں گھٹتی بلکہ تھوڑے دنوں تک بڑھتی جاتی ہے یقین ضرور اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا
عرض قریب میل کلی کے ہے اونمیں حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد اوسکے اون بلاد میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونوں طرف کی میل کلی سے پندرہ
درجے کے قریب ہو ایسی گرمی خط استوا کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کی سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے اون آبادیوں میں جو قریب راس سرطان کے
میں ہو بوجہ مسامتت آفتاب کی گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ اونکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے یہ اختلاف
حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلاد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہے کہ اکثر احوال اور اعراض میں یہ تشابہ ہیں چہ آ اختلاف بسبب
وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی میں ہوتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اوسمیں سردی زیادہ
ہوتی ہے اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جسمیں گرمی بوجہ انعکاس شعاع شمس کے قریب ... کی وجہ سے زیادہ ہے
اوسمیں حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت اونہیں مقامات کی ہے جو قریب ہماری مساکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہیں چونکہ اوس جگہ سے دور ہے
جہان شعاع آفتاب کی شدت ہوتی ہے اس سبب سے اوس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبیعیات میں بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق ... اور اس
گڑھے کے ہو جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اوس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑوں کے ہو اگر پہاڑ
اوس مقام میں بلند کہ جای قرار کے ہو تو وہ اسی قسم میں داخل ہے جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اوسکے گرد ہو تو یہ قسم دوسری ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ
کرتے ہیں پہاڑ کی تاثیر ... میں ... طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیرتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہے

ہون مختلف ہوتی ہین — اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا مین اختلاف پیدا کرتی ہے کہ اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اوسمین قوت معدنی ہو اور ان سب کی تاثیر بدن
انسان مین جدا جدا ہے — اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختون کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی
ہوئی گرد شہر کے غرضکہ ان اسباب سے بھی طرح طرح مین شہر کی تغیر علیحدہ واقع ہوتا ہے — اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤن کے بنسبت بعض بلاد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور
دریاؤن سے اور خاص خاص نظر اون ہواؤن کے جو اوس بلد مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہے — الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جاتی ہے بروقت غروب آفتاب اور گرم ہو جاتی
بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے — پس سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہے جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے —
اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جب شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے — اور بال پیچدار اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہین —
ہضم مین ضعف ہوتا ہے — اگر اس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر مین بڈھے
ہو جاتے ہین دل مین انکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ہے — اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہو جاتے ہین — مساکن سرد کے لوگ
قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا — پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو جسیم و شحیم ہوتے ہین — اور رگین گوشت مین بند ہوتی ہین
مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے — اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہین — رطب مقامات کے لوگ حسن انکا اچھا اور جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا مین رہتا ہے کرتی سے
جلد آجاتا ہے فصل صیف انکی بہت گرم نہین ہوتی اور زمستان مین انکی برودت غالب ہوتی ہے کہ جس طرح رطوبت سے انکے بدن منفعل ہوتے ہین اور سکو سہج ڈالتے ہین —
حمیات مزمنہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور نکسیر کا انمین بکثرت ہوتا ہے — قروح اور کبابیر انمین اور قلاع اور صرع کی انمین کثرت ہوتی ہے — بلاد یابسہ کے آدمیون کو
یبوست عارض ہوتی ہے کہ انکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور انکی جلد مین گھر ان عارض ہو کر جلد بیٹھ جاتی ہے — اور یبوست انکی دماغ تک پہونچ جاتی ہے —
صیف کی فصل انمین بہت گرم ہوتی ہے اور زمستان مین سردی کی زیادتی ہوتی ہے — بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور زندگی اور سن عمرین بڑی بڑی
ہوتی ہین — بنسبت بلاد گو کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اندوہناک رہتے ہین اور پانی سرد انکو نہین ملتا خصوصاً اگر پانی اونکے شہر مین بستہ ہو یا پتھرون مین جاری
ہو خاصکر زمین شور مین — علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کی پانی بسبب ہوا کی کمی ردی ہو جاتی ہین — جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہون
کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ سے انکی ہوا بند نہو جائے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور زمستان مین سرد ہو جاتی ہے اور انکے بدن سخت ہوتے ہین اور بدن کے توارہ اور بال
سخت اور مفاصل قوی اور یبوست اور بیداری انپر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور خود یکتائی کا دماغ مین بھرا ہوا اور لڑائیون مین آزمودہ کار صناعات مین
تنگی الطبع اور تیز — بعد کے پہاڑون کی آبادی ہو انکے لوگون کا حکم مثل اور بلاد باردہ کے ہے اور انکے بلاد مین ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہین پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ
ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسی جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہوکر لپیٹ جاتی ہے — دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہان کی حرارت اور برودت
معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت اون بلاد کی انفعال مین عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونے والی ہے اوسکے نفوذ کو قبول نہین
کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد مین غالب ہوتی ہے — اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کرے گا — اور اگر جنوبی ہون اور
ہوا اون کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اوسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہے
یعنی ارتفاع مکان اور بعید دریا اون بلاد کا اعتدال قائم کریگا — شمالی بلاد احکام افراد مین اون بلاد باردہ کے مثل ہین جنمین امراض عصب اور احتقان
سجالات بکثرت ہوتی ہین اور اخلاط ان بلاد مین بکثرت باطن مین جمع ہوتے ہین — مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی
ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور تحلیل کم ہوتا ہے پس رگین پھٹ جاتی ہین — صرع ان بلاد مین عارض
نہین ہوتی اسلیے کہ اندرونی جسم مین صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن مین کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی

باقی ہے ... نفسانی کو ... پیدا کرتی ہے اس سبب سے مسامات کی ... نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مسامات میں ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے ـ جو ہو
... تحلیل کے کہ عادت زائل کرتی ہے مگر جمیع اجسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہے اور ... افراط یا استفراغ یا رستے ہوں انکو منع کرتی ہے
اسلیے کہ حرارت ... کی حرکت سیلان کو اون اخلاط کے جو مستعد سیلان ہوں زیادہ کرتی ہے مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہوں اونکے نکلنے پر نوم وقت
اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کرکے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہے اوسکو دفع کر دیتی ہے اس طرح کہ
اوسکے دفع کے دافع کو اندر متحقق کرتی ہے اگر بیداری اس فعل میں بہ نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ برآن نوم میں بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد
ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بسبیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ اسلیے کہ تحلیل ... کی بسبب کے تعریق ہے ـ جسکے بدن میں سے حالت نوم میں عرق
بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہ ہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہیں ہو سکتا ـ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد
ہضم یا نضج پاوے اوسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے اور ... مادہ میں عفونت پیدا کرتی ہے پس حرارت غریزی تمام بدن میں پہیل جاتا ہے
اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے ـ اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پاوے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت
غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہے ـ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو تو اس وقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی
تحلیل ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پاوے اسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جاوے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی
بدن میں منتشر ہوتی ہے ـ بیداری کے افعال خواب کے افعال کے ضد ہیں مگر جسوقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہو جاتا ہے کہ
ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں ـ نوم میں
اگر افراط ہو تو ان امراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قواے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں
اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے ـ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے
اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے ـ بے چینی اور کروٹین بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے غالب حالت
نوم میں یہی ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پر اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے
کہ بیداری میں اسقدر نہیں ہوتی ـ بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار باقی رہ گئے ہیں اونکی نسبت آیندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض
کیا جاوے گا

فصل چودھوین موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں

جمیع عوارض نفسانی کے تابع حرکات روح ہیں اور
حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف
خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سرد ہو جاتا ہے اور اکثر جب یہ حرکت با افراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں
اور اوسکے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے ـ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اوسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے
ـ اور کبھی اختناق روح کا شدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں اور اسکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے ـ حرکت
روح کی طرف خارج یا دفعۃً ہو جیسے بوقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت لذت اور فرح معتدل کے ـ اور حرکت روح کی طرف
داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بوقت فزع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت حزن اور ملال کے ـ اختناق اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے
جنکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اوسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اوسی حرکت
کا تابع ہے جو اندک اندک ہو ... اور نقصان سے اختناق بتدریج ہے اور ایک ایک جزو میں اختناق ہو نہ دفعۃً ـ اور ذبول اصلی سے

تصور یا تعقل یا تخیل سے ہوتا ہے جو دفعتہ ہو۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت مین داخل اور خارج دونون طرف ہوتی ہے جس وقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونون باتین لازم ہین مثلاً ہم کا ارادہ کسی کے ساتھ کبھی غصہ اور کبھی حزن دونون ہوتے ہین پس دونون حرکتین مختلف پیدا ہوتی ہین یا خیالات کا اوس وقت اور حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجربہ بدلتی ہے اور انقباض خاطر مین انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسانی سے ہوتا ہے جو سوا ان انفعال کے ہین جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی برانگیختہ کرتے ہین جیسے لڑکا کبھی اوس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اوسکا رنگ قریب ایسے رنگ کے ہوتا ہے جو اون بصر کو بوقت انزال کے لازم ہو۔ یہ احوال ایسے ہین کہ اونکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتین صحیح نہین سمجھتے اونکے انکار کی وجہہ یہ ہے کہ اونکو اسباب وجود پر اونکی اطلاع نہین ہے لیکن وہ لوگ جو دریاے معرفت حقائق اشیا مین ڈوبے ہوے ہین ایسی باتون کا انکار مثل انکار محالات کے نہین کرتے۔ اوسی قبیل سے اتباع حرکت خون کی ہے اوس شخص کے بدن مین جو مستعد حرکت خون کا ہو جس وقت کہ سرخ چیزون کیطرف بغور نظر کرے اور اوسمین زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزون کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہو جاے یا آشوب چشم پیدا ہو جاوے۔ اوسی قبیل سے دانتون کا کند ہونا جس وقت کسی غیر کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے یا پہنچنا کسی عضو مین درد جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پاوے اور اوسکا خوف ہو۔ اوسی قبیل سے مزاج کا بدلجانا بوقت تصور خوفناک چیزون کے یا سرد ہوا سے والی چیزون کے۔

فصل نہم مین موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان مین

کھانے پینے کی چیزین انسان کے بدن مین تین طرح فعل کرتی ہین۔ کبھی اونکا فعل محض اونکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور کبھی فعل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے اور ایک فعل اونکا بجمیع اوسکی صورت سے صادر ہوتا ہے۔ یہ تینون مفہوم او معانی ان الفاظ کے بسبب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہین لیکن ہم اونکے استعمال مین ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہین اون معنون پر کہ قریب ہو کہ اونکی طرف ہم اشارہ کرین سو جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت ہی سے کوئی فعل کرے اوسکی شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان مین حاصل ہو گرم ہو جاوے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر ایسا کچھ بدن انسان کے جوہر مین نہین ہو جاتی۔ اور جو فاعل بواسطہ عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے غیر کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اوسکا عنصر باوجودیکہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اوسمین ایک بقیہ ابتدا مین جبتک کہ انعقاد اور تشبہ تمام ہو اوسکی اصلی کیفیت شاذہ کا باقی نہین رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان مین بھی ہوتی ہے لیکن اوسی تشبیہ مستحیل کی بانتہائیدہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کاہو کے کھانے سے پیدا ہوا اوسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اوس وقت تک باقی رہتی ہے جبتک کاہو خون کیطرف مستحیل ہو کر صلاحیت اسبات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کے کا جزو بنجاوے۔ یا جو خون کرمس سے پیدا ہوتا ہے اوسمین برخلاف خون متولدہ کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے۔ سو جو فاعل کہ مجموع اجزا سے جوہری سے فعل کرتا ہے اوسکے یہ معنی ہین کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اوسکی ماہیت حاصل ہوئی ہے اور اوسکا وجود خاص متعین ہوا ہے نہ کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اوسکی ماہیت مین نہین ہے یہ فعل اوس سے صادر نہین ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہہ بدن انسان کے ہو یا نہو۔ کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چارون کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے ہے۔ سو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اوسکے مادہ کو اوس فعل مین کچھ دخل نہین ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اوسکا یہ حال ہے کہ جب اوسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم مقام اوس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے متحلل ہوتی ہے اور دو بارہ حرارت غریزی اوسکو تیز کرکے خون مین بڑھا دیتی ہے۔ اور کبھی اوسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ پر ہوتا ہے

بعد خوگر ہو جانے کے ہوئے غلو سے یا خشکی معدہ سے کہ واقع ہوئی ہے نہایت پر زور ہی زمانہ خوشحالی کی حدیث نہایت کو پہونچا ہو یا اسکے واقع ہوئے امراض مرکبہ مثل اورام اور بثور
کے ہیں۔ استفراغ اوس چیز کا جسکا حاجت ہے جیسے ہے یا بسبب قوت دافعہ کے ہوتا ہے یا بسبب ماسکہ کے یا مادہ کثرت سے موذی ہوتا ہے کہ وہ بکثرت ہے کہ
گرانی پیدا کرتا ہے یا بسبب اپنے کے تمدد پیدا کرتا ہے یا بسبب اپنی تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقیق ہوتا ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اوسکا
دفع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو بسبب مجاری میں موجود ہونے کے سیلان سے پیدا ہوتی ہے یا مجاری میں انشقاق طولاً پیدا ہوتا
ہے یا انفتاح مجاری عرضاً ہیں خواہ مجاری کے مونہہ کہلجاتے ہیں جیسے افواہ عروق میں کبھی وسعت مجاری کی یا ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جسے قبضیت
شئے قابل احتباس ہوا استفراغ ہو جاے بسبب برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ جو مادہ حرارت غریزی یعنی ایسے اور خون کو گرم کرتا تھا اوسکا سبب ہے حار غریزی کو سماتا تھی
نکل جاتا ہے اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ مستفرغہ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال المزاج ہو مثل خون کے اور وقت خلط مستفرغ
جو نہایت گرم ہے غالب ہوتی ہے پس عفونت پیدا ہوتی ہے کبھی استفراغ سے یبس پیدا ہوتا ہے جو دائمی اور بالذات ہوتا ہے کبھی استفراغ سے رطوبت عارض
ہوتی ہے جسطرح حرارت کا عارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ رطوبت بوقت استفراغ اوس خلط کے جو تجفیف کرتی تھی پیدا ہوتی ہے یا بسبب عاجز ہونے حرارت غریزی کے
ہضم غذا سے جو کہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہے اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہے جسطرح وہ حرارت جو بعد
استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہے بلکہ بعد استفراغ مفرط ہے اور اسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اصلاً کی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا
میں حرارت غریبہ اور رطوبت غریبہ بھی لاحق ہو جاے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض ایستہ شدہ بھی پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ عصب رگوں میں ہوا فاسد
اونکے مسالک میں بافراط ہو جاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہوں اور بوقت حاجت واقع ہوں سب
نافع ہوتے ہیں اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضروریہ کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ نہیں کہ ایسے اقسام بھی بیان ہوے جو
ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں **فصل اٹھارہویں کلام کلی اون اسباب میں کہ اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں**
نہ اونکی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اون سے کچھ مضرت پہونچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مضادہ چیزیں ہیں جو بالذات اپنی جنس کے طبیعت میں
داخل نہیں ہیں اور نہ مخالف طبیعت کے ہیں یعنی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری میں داخل ہے بلکہ مثل استحمام
انواع اقسام دلک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کرکے کچھ فعل
کرتی ہیں اونکا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شئی کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت خاصہ کے نفوذ کرتا ہے اور اوس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن
کے نفوذ کرنا اور جذب ہو جانے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ اعضا ان باتوں میں جمع ہوں۔ یا اسطرح فعل کرے کہ اوس میں مخالطت کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض
بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کیطرف پہیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو یا مثل
برف وغیرہ کے کہ اوس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کماد سخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اوس سے بالفعل سخونت حاصل
ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اوس میں بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کے واسطے التہاب قلب کے۔ بعض چیزیں بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہیں اور کہانے
سے نہیں کچھ تغیر نہیں دیتی ہیں جیسے پیاز کہ اگر اوسکا خارج سے ضماد کیا جاے تو قرحہ ڈالدیتی ہے اور کہانے میں کسی مقدار پر کیوں نہو قرحہ نہیں پیدا
کرتی ہے اور بعض چیزیں اسکے برعکس ہیں جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرتا ہے اور طلا کرنے سے کچھ اثر متغیر نہیں کرتا ہے بعض چیزیں دونوں
طرح سے اثر کرتی ہیں پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب جملہ اسباب میں سے ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن میں ہوتی ہے
قوت ہاضمہ جلدی کرکے اوسکی قوت لذعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اوسکے مزاج کو بدل دیتی ہے اور اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں

اور اسیطرح فوائد استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہون گے **ذکر موجبات تفضی شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اوسمین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی مونھہ پر چھڑکنے کا بیان** دہوپ کا اثر خصوصاً چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعۂ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے - اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہے - اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے - اور ربو اور انتصاب نفث کو نفع ہوتا ہے - اور صداع بارد مزمن دفع ہوجاتا ہے - اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے - جبتک دہوپ مین بدن تر ہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور وجع گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے - اور رحم پاک ہوجاتا ہے - اگر دہوپ مین بدن کھولکر چلے تو کھال سمٹ جاوے گی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہوجاوے گی اور مسامات کو مونھہ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑجاینگے اور تحلیل بخار برطرف ہوجاوے گا - دہوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ بہ نسبت چلنے کے جلانے مین زیادہ اثر کرتا ہے بنسبت چلنے پھرنے کے اور تحلیل اسمین بہت کم ہوتا ہے سب قسم کی ریگ مین قوی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے سبب ہے کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو - اور کبھی اسمین دفن کردیتے ہین - اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین بس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تخفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہے - اور اون لوگون کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاوے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنی کفتار کو جسطرح ہم آگے کہین گے پکاینگے اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے - مونھہ بھگونا اور اوسپر پانی چھڑکنا اوس قوت کو تیز کردیتا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو - اور بروقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب اور سرکہ - اور بیشتر شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے - جو لوگ نزلہ یا دردسر مین مبتلا ہون اونکو مضر ہے **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا** شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمین اونیس فصلین ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذاے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اسمین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اور دلک معتدل یعنی مالش اور غمز معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی تورٹوانا اسلیے کہ پچھنے لگانے سے بسبب خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے **ایضاً** جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اور اسمین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذاے گرم اور دواے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو - اور صناعت مسخنہ جیسے حدادی اور طباخی اور روئین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین بافراط نکرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرہوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضب ناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور غم یعنی اندوہ جبتک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل **ایضاً** عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اوسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے - اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی - اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسیطرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اوس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک عفونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کردیتی ہے بسبب اثر مزاج اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمین بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پھیرے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل اسیقدر ہے - اور کبھی مادۂ رطب کو حرارت اپنے صلوح حال سے متغیر کرکے دوسرے نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکو تعفین نہین بلکہ ہضم

لغت میں۔ اور اعراق کے یہ معنی ہیں کہ ہر مرطب کو جو ہر یابس ہو جذب کرے اسطرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جائے۔ اور یابس منقشین ہو۔ اور تشنج بیان ذیل یہ ہے
کہ رطوبات سے سبب اپنی طبائع نوعیہ پر باقی رہیں اگر سخونت اونکی بڑھ جائے ۵ تکاثف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے کہ بخار
اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں ۶۔ اور تخلخل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے کہ بخارات پھیل جاتے ہیں جالینوس کی عادت
کہ مجموع ان اسباب بعیدہ کا انکو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے ۱ حرکت جو بافراط نہو ۲ ملاقات اوس چیز کی جسکی سخونت بافراط نہو ۳ مادۂ حارہ جو بوجہ بنانے
کے کسی چیز کے پیدا ہو ۴ تکاثف ۵ عفونت **فصل دوسری مبردات کے بیان میں** تبرید چیزیں چیزوں سے واصل ہوتی ہے اونکی بھی بہت سی
قسمیں ہیں ۱ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جاتے ۲ سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کر دے ۳ کثرت غذا ہو ماکولی یا مشروب
۴ قلت غذا کی جو بافراط ہو ۵ غذائے بارد ۶ دوائے بارد ۷ ملاقات اوس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے ۸ خواہ ہوا یا پانی ۹ میں کبریتی کی ۱۰ زیادہ تخلخل بدن
میں پیدا ہونا اور اسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان ہونیکی جگہ پھیلجاتا ہے ۱۱ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اوس چیز سے جو باعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں
دیر تک ٹھہرنا ۱۲ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے ۱۳ ملاقات اوس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۴ ملاقات اوس
چیز کی جو بالقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۱۵ بافراط احتباس پیدا ہونا اسلئے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۱۶ بافراط استفراغ کرنا اسلئے کہ اس سے
مادۂ حرارت مفقود ہو جاتا ہے اور یہ اسلئے کہ نفوذ نفع بدن استفراغ روح اور تحلیل اوس ماکا ہوتا ہے ۱۷ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی
برودت پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ راہ آمد و رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہے ۱۸ اور غم جو بافراط ہو ۱۹ اور خوف ۲۰ اور خوشی ۲۱ اور لذت جو بحد افراط ہو ۲۲ اور پیشہ جو
جیسے ملاحی اور دھوبیوں کا پیشہ ۲۳ اور بلغم خام و رغام رہنا غذا کا جو آمادہ عفونت کی ہو جاتی ہے جالینوس کی عادت ہے کہ ان باتیس قسموں کو چھ قسموں میں
منحصر کرتا ہے ۱ حرکت مفرط ۲ اور سکون مفرط ۳ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلیل کرے ۴ اور مادہ کہ مبرد ہو ۵ اور قلت
غذا کی بافراط ۶ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان میں** اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس
اوس خلط کا جسے نکلجانا چاہئے ۴ استفراغ اوس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذائے مرطب ۷ دوائے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی بہ نسبت حمام
بالخصوص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرکے رطوبت کو مختنق کرے ۱۰ ملاقات اوس چیز کی جو تسخین لطیف کرکے منجمد رطوبت بدن کو بہادے
۱۱ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہیں ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جسمیں جماع بھی داخل ہے
۴ قلت غذا ۵ غذائے خشک ۶ غذا کا استعمال ۷ دوائے مجفف ۸ تواتر حرکات نفسانی کا ۹ ملاقات خشک کرنے والی چیزوں کی ۱۰ اور از قبیل نہانا ہو قابض پانی سے
۱۱ سردی اسقدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جاوے ۱۲ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو منفذ پیدا کرکے نفوذ کو منع کرے ۱۳ انہیں اسباب میں سے
ملاقات اوس چیز کی ہے جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تاانیکہ کثرت استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے **فصل پانچویں مفسدات شکل کے
بیان میں** فاسد کرنیوالی شکل کے اسباب ۱ بسبب قدرۃ خلقت اصلی میں پیدا ہوجاتے ہیں کہ اونکے وجہ سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو منی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں
قاصر ہو جاتی ہے۔ ۲ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے جسم کے پیدا ہوتے ہیں۔ ۳ اور بعض اسباب بروقت گود میں لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں۔ ۴ اور بعض اسباب
خارجی ہیں جیسے ضربہ و سقطہ۔ ۵ اور بعض اسباب متعلق اس بات کی ہیں کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے۔ ۶ ایضاً کچھ اسباب متعلق با امراض ہیں مثل
جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور سدہ کے۔ ۷ اور کبھی فربہی زیادہ اور لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے۔ ۸ اور کبھی بسبب اورام کے۔ ۹ اور کبھی بسبب
امراض وضع کے۔ ۱۰ اور کبھی بوجہ اندمال زخم کے **فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجاری تنگ ہو جانے کے بیان میں** سدے کا
پیدا ہونا پہلے یا بسبب واقع ہونے کسی شئی غریب کے کسی مجری میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا تو جنس کا ہے جیسے پتھری یا مقدار اسکی غریب ہو جیسے ثفل

جو اوس مزاج اصلی کی مخالفت اور اوسکے ضد ہو مثلاً آنکہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اور سوقت تو حس سبب ورود اس مزاج کو امر منافی طبیعت کو حس کرے
پس اور سکو الم پہنچے اسلیے کہ الم کی معنی یہی ہین کہ موثر منافی کو بطور منافی کی دریافت کیے — سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے
کہ مزاج مخالف طبیعت کی جوہر اعضا و آلات مین اسقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضا مزاج اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج
متفق سے وہ مدافعت نہین پیدا ہوتا کہ محسوس نہین ہے حس تو اوسی چیز کی ہوتی ہے جس سے حس کی قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدنکی ایسی حالت متمکنہ سے جو اوسمین تغیر
حال مین پیدا کرے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اوس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت مین ایسا تغیر کرے کہ اوسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے
دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمای یوم کو حرارت اپنے تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمای غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان
دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جوہر اعضا مین ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے — اور غب کی حرارت
بوجہ قریب ہونے عضو کے اوس خلط سے جس مین حرارت پیدا ہوئی ہے محسوس ہوتی ہے اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین
کہ جسوقت یہ خلط حار اوس عضو سے دور ہو جاوے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے اور اوسمین کسیطرح کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر یہ تپ بطرف دق کی منتقل ہوگئی ہو
اور سوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے
سمجھانے کے اسطرح دیجاتی ہے کہ جو شخص جاڑون مین نہائے گرم پانی سے یا گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدنکی کیفیت مخالف
کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے یعنی جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع
ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہے اوتنے ہی گرم پانی
سے جو اسنے نہانے مین استعمال کیا تھا پھر جب یکایک ہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو بار بار گرائے — جب یہ بات یعنی
ایذا دینا سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ وہ جنس مین سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف ہے
مگر ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم نہ پہونچائے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی کیفیت دونو
فاعلی ہین اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ ہین قیام اونکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اونکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی دو
کیفیتین ہین کہ انکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے — یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اوسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب
جنس آخر سے واقع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بسبب شدت تقبض کی فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اس
طرف رجوع کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے — اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسوجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے — اور بارد بھی
جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے کہ اوسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اوسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جذب
مقام متکاثف مین نزدیک برودت کی ہو جاوے پس جسطرف سے کھنچکر اجزا آتی ہین وہان پر تفرق اتصال ہو جاویگا — اس رای مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے
کہ بعض کتابون مین اوسکی تشبیہ ہوا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور جسیقدر ایسے بھی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز
بصارت مین اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اوسمین بشدت ہے — اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اوسمین تفرق بصر زیادہ ہے اور تلخ اور
نمکین اور ترش مذوقات مین اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفریق اوسکی اسمین زیادہ ہے — اور کچھی چیزین چونکہ قبض زیادہ ہے اوسکو تفرق اتصال لازم
ہوتا ہے اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بسبب تفرق کے ایذا دیتی ہین حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ سماخ کے تیز ہوتی ہے — صحیح اور حق اس مسئلہ
مین یہ رای ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو — اور تحقیقی بیان

جس سے ضد یا ضعف کا ہوتا ہے بروقت سعوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت بھی پہونچتی ہے کہ یہ فرق اونکا طبعی ہے ۔ اور اگر پچھلی علامتین حرارت
سمین اور شحم اور ترہل بدن کے معنوں جاننا چاہیے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے ۔ سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت
کرتی ہے اسلیے کہ ان دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے
اور ان عضون پر زیادتی ۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بسبب مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے ۔ اسیلیے کہ قلب بسبب
اسی مادہ سے متعلق ہے ۔ سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بسبب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے ۔ جو بدن لحیم ہو اور اوسمین کثرت
سمین اور شحم کی نہو اوسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے ۔ اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر
دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے ۔ زیادہ تر خفیف بارد یابس بدن ہوتا ہے
۔ اوسکے بعد حار یابس بعد اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو ۔ قسم
تیسری جو دلائل بالون کی بحث سے لیے جاتے ہین اور اوسمین بلحاظ استدلال امور کا ہوتا ہے یا جلدی نکلنا یا دیر مین ۔ کثرت بالون کی یا
قلت ۔ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۔ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۔ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے ۔ جلدی بالون کا نکلنا یا
دیر مین یا نہ نکلنا اس سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جیسے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات خون کے اسمین نہون
کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے ۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اوسکا نہ مرطوب ہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے
مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال
نکلین گے اور اوسمین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت
کے ساتھ اسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سواے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین
ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین ۔ اور استدلال
شکل سے بالون کی اس طرح ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ
اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے ۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے ۔ اور سیدھا
ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے ۔ رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر
دلالت کرتی ہے ۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے ۔
اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھاس کو بروقت خشکی کے جب اوسکی
سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے ۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد ان امراض
کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے ۔ سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے
اور نزدیک جالینوس کے پھپوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ
مسام مین نفوذ کرتی ہے ۔ اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جاوے تو قریب قریب معلوم
ہونگے اسلیے کہ سبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہوجانے جسم متکرج یعنی پھپوندگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے ۔ اور تحقیق
اسکی طبیعیات مین ہے ۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور مواد ون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے حبشی سے امید نہیں کہ اوسکے بال اشقر ہوں تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاسکے وہ مزاج معتدل ہو اوسکے صنف کے واسطے ہے۔ اور صقلابی سے سیاہ بالوں کی امید نہیں ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاسکے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے ہے۔ سن کو بھی بالوں میں تاثیر ہے پس جوانوں کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکوں کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہیں۔ کثرت بالوں کی لڑکوں میں دلالت کرتی ہے کہ مزاج اونکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہو اور بڈہا ہو۔ کثرت بالوں کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے چوتھی قسم وہ دلائل ہیں جو رنگ بدن سے متعلق ہیں۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن میں نہیں ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہیں اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہو جاتا۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہیں مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے ہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور بطرف خلط سودا کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور داغی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے۔ جصّی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے۔ رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ میں سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسودا ہو جسمیں بلغم کی شرکت ہے کہ اوسنے اوسکو سبز کر دیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمیں تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیری میں طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہیں ہے بلکہ اسمیں کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے۔ زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن رنگوں کے حال پر قوی ہے۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے۔ کبھی ایک ہی مرض میں دو عضو مختلف دو رنگ ہو جاتے ہیں جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش مرارہ کے عارض ہو تمام بدن میں اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے پانچویں قسم وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہیں۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور بزرگی اطراف ابدان اونکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگوں کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اور اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہیں اسلیے کہ تمام افعال نشو و نما و ہیئات کا سبب حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہیں۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہیں اسلیے کہ قواے طبعی بسبب حرارت کے تمیم افعال پیدایش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہیں۔ خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا بھرا ہوا اور بینی میں نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور چپٹا ہونا ہے چھٹی قسم وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جاتا ہے اسلیے کہ اوسکو زیادہ استحالہ پذیری ہوتا ہے یعنی کیہاں کی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی ہی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب میں آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جائے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونوں مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہر شے میں اثر اوسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اسمیں کسیطرحکا شبہہ نہیں ہے اور ہمارا کلام اثر جنس مناسب کیطرف استحالہ آسانی ہوتا ہے کہ اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے

اولی اور مجربی ہوا اور مقدار سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت
اور اوسکی شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے ونیز طبیعت مین۔ اور بعض شبیہ ایسے ہین کہ ایسے نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اون مین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اون مین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس بہت
گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے
منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس لحاظ سے کہ دونون وارد
ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی بعض منفعل ہوتا ہے اور جسمین کم برودت ہے اوسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر بعض یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی اجزا مین سے قوی تر ہے اوسکی کیفیت معین ہوتی ہے
اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے معین
ہوتی ہے آسان تر ہے مثلاً ہم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اور اسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو ظاہر دونون کی شیرگرمی
اور گرمی مین تغیر ہو جاویگا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور
شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر نہین اسیطرح شیر گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسیقدر برودت مخفی تھی خفیف
حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھاویگی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے ملکر اکتساب حرارت کا
کریگی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شئی کا طرف ضد مشہوری کے سہل
بھی ہے اور آسان بھی ہے علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو مختص بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور اون مین ناقص بھی ہے مثلاً
گرم مزاج بر اطبیعت کے جو بسبب قبول تاثیر حار وعلاج کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی ذکر وہ برودہ مانع ہے واسطے زیادتی
تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کی کو باطل کرتا ہے۔ جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو باطل کر کے ایک دوسرے
کے سعی تسخین پر ہوتے ہین اور اسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل
ہوجائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اوسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب رد کرتا ہے حتی کہ گرم زہر کی مقاومت
اور اونکی دفع [illegible] اعضا اونکے جوہر کا فساد کرنا سوا سے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے
ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اوسکے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی
کے بخار کو مثل اکر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور فاسد کا خارج کو دور کر دیتی ہے۔ اسیطرح سے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بسبب ضد
کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع
کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس
بات سے کہ حرارت غریبہ اوسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین
تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اونکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت
متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جس وقت
حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اسلیئے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جیسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات
سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کی تصرف پر
قادر ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آکر بحرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ
جمیع قوتون کا ہے۔ اور برودت سب قوی کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہے بالعرض کسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین
بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا۔ اور نہین نسبت دیجاتی ہین طرف برودت کے جملگی حالات
بدن کی طبیعی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے ساتوین قسم حالت خواب وبیداری کی۔ ان دونون کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت
کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر۔ زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے۔ اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً
دماغ کی حرارت اور یبوست سے۔ آٹھوین قسم وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین۔ اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک
فعل تمام اور کامل ہو اکیسے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے۔ اسیطرح افعال
مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو ونما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت
اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی ہو اکسے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بسبب حرارت مزاج کے
بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہے بشرطیکہ ضعف ہو۔ کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہوجاتے
ہین اور انمین نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسیطرح بعض احوال طبعی بسبب برودت
کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال یا احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ
سے ہوتا ہے۔ نوم کیطرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام
پاسکے تاکہ جو تعب اوسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل وانفعال کے عارض ہوا ہے نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہو جاوے یا اس وجہ سے کہ روح کو
احتیاج ہضم کرنے مین غذا کے توجہ زائد کی ہے۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہے۔
پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بسبب
کسیقدر عجز کے ہے۔ اور عاجز ہونا روح کا یا نیند ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج از طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے۔ سمجھا گیا کہ اسکی
ضرورت ہے اسلیے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے۔ اس قسم کی دلالت بتخصیص مزاج معتدل پر ہے باینطور کہ افعال
معتدل ہون اور تمام ہو جاوین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر
آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا
ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے۔ نوین قسم دفع فضول بدنی اور کیفیت اوس
چیز کی جو دفع ہوتی ہے۔ پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو
اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے۔ اور جو فضول اوسکے مخالف
ہین برودت مزاج پر دلیل ہین۔ دسوین قسم بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام مین کوشش
زیادہ کرنی۔ اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی اور کیاست اور فہم کا تیز ہونا۔ ممالک مین دست اندازی اور بڑے کامون کیطرف

توجہ کرنا ۷ اور بے شرمی ۸ اور حسن ظن ۸ اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی ۹ اور شجاعت قلبی ۱۰ اور نشاط ۱۱ اخلاق مردانہ ۱۲ اور کسل مین
کمی ۱۳ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین ۔ اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین ۔ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار
رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آئے اوسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت
کرتا ہے ۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے ۔ سوا ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے
مزاج مین حرارت غالب ہو اکثر اوسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دہوپ مین جلتا ہے ۔ اور جسکے مزاج پر
برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہے کہ برف مین ٹھٹھرا ہوا ہے یا سرد پانی مین ڈوبتا ہے ۔ اسیطرح ہر ایک ۔ خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط
کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہے ۔ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر انہین دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن
مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اوسپر استعمال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور بوقت حرکت کے قوت کا
ساقط ہونا بسبب ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدہ مین التہاب اور موہنہ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت
شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اوسپر دلالت
کریگی ۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبیعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی
سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی ۔ اور دلائل مزاج رطب
غیر طبیعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر اونکے ساتھ بدن کا ڈہیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی تر
چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا ۔ اور دلائل مزاج خشکی غیر طبیعی کی تقشف یعنی سوختگی بیداری
لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی خریف مین زبون حالی تر رطب کے استعمال سے تشفی ۔ گرم پانی ۔ اور روغن
لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا **فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان مین** جتنے
اچھے علامات اوپر گذر گئے ہین اون سبکو یکجا کرکے علامات مزاج معتدل اسطرح حاصل ہوتے ہین ۱ لمس حرارت اور برودت اور
رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہو ۳ سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین
اور مائل بطرف فربہی کے ۴ رگین نہ بہت چھپی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون ۵ بال
کثرت اور قلت مین بلکہ بہ نسبت بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون ۔ لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور
مائل بسیاہی سن شباب مین ۶ خواب اور بیداری مین اعتدال ہو ۷ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین ۸ قوت تخیل اور تفکر
اور تذکر کی ۹ اخلاق کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن مین توسط ۱۰ غضب اور خوف مین توسط ۱۱ سنگدلی اور
نرم دلی مین توسط ۱۲ اضطراب افعال اور وقار مین توسط ۱۳ تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط ۱۴ کل افعال صحت تمام ہون ۱۵
اور جودت اور سرعت نمو مین شگفتگی ۱۶ سن وقوف کا زمانہ جلد از تک ہو ۱۷ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوشبو اور خوش آواز یان
اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۱۸ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۹ کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا ۲۰
خواہش طعام اور شرب کی معتدل ۲۱ معدے مین ہضم جید اور جگر اور عروق مین اور اوعیۂ تشریح مین تمام بدن کے ۲۲ معتدل
حال بکال لینے مین فضول کے مجاری معتادہ سے **فصل پانچوین بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو**

پیاس مین کمی مگر یہ کہ بلغم شور ہو اوسوقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصاً سن شیخوخت مین پیاس بہت نہ ہوگی غنودگی بلغم ترشی آروغ سے سپیدی زبان — کثرت نوم کسل سستی رخاوت اعصاب بلادت ذہن سستی بنض مائل بطرف بطوء اور تفاوت سنکا — اسکے بعد سن عادت تدبیر گذشتہ — پیشہ بلد بھی علامات بلغم کی ہوتی ہین خواب مین پانی نہرین برف باران اور سیلاب وغیرہ نظر آتے ہین — علامات غلبۂ صفرا — زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی سفیدی دہان خشونت زبان اور خشکی ہونا اور سکا تلخ معلوم ہونا تشنگی — اذیت پانا نسیم سرد سے — شدت تشنگی نبض مین سرعت ضعف اشتہاے طعام تلفی قے صفراوی زرد یا سبز — بلا زرقیق جسمین لذع ہو بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین — اسکے بعد تدبیر مقدم عادت مزاج بلد فصل سن پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے خواب مین شعلہ اور روشنے ہوسے نظر آنا — اور جھنڈے سے زرد نظر آنا اور تین چیزون مین زردی ہو نظر آتی ہین اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آتے — علامات غلبۂ سودا — خشکی بدن تیرگی اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا زیادتی وسواس و فکر سوزش فم معدہ — اشتہاے کاذب — بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت — رنگ بدن کا سیاہ ہونا اور سیرپال بکثرت ہونا — کثرت غلبۂ سودا سیاہی بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے — ایضاً علامات سودا کے بہق اسود کا پیدا ہونا اور قروح خبیثہ کا اور نیز امراض طحال کی کثرت — اور سن مزاج عادت بلد پیشہ فصل تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین خواب ترسناک مثل تاریکی اور گڑہے گرتے ہین اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھنے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والی سُدّون کی

جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اوسپر دلائل قائم ہون اور سدہ محسوس ہو اور دلائل امتلا کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سدے ضرور ہونگے — سدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین پیدا ہون جن مین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو از قسم سدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہو جاوے گی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا — فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے — لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بسبب سدہ کے محسوس ہوگا — اکثر جبکی رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اسلیے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دالّہ ریاح پر

ریاح پر کبھی استدلال بسبب اوس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین — اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو جوف اعضا مین پیدا ہون — اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے — اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے — درد سے اسطرح استدلال ہوتا ہے کہ وجع مدد ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت تمدد کے ساتھ ہو — اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو زیادتی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے — یہ حرکت اور درد اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غضروفی کے اگر ریاح پیدا ہون اون مین درد ظاہر نہین ہوتا — کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا ہے — لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی کے متصل ہے — سخت تمدد محسوس ہوتی ہے — استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہوکر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے — استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع بھی پیدا ہو کہ اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے — یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو

درمیان کے شور کرنے اور سخاف سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاء زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کی جاتی ہے۔ اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے کہ لمس سے کبھی تمیز درمیان نفخ اور سلعہ یعنی بتوری کے ہوتی ہے۔ اسطرح کہ نفخہ میں تمدد ہوتا ہے اور دباؤ سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت اور ان اور طبی ہونی تمامیں ہوتی۔ یا خلط ان کی اسلیے کہ حس لمس ان دونوں میں تمیز کرتی ہے۔ اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہیں ہے بلکہ بیچ صورت حرکت کے شور کرنے اور سننے میں فرق ہوتا ہے۔

فصل دسویں علامات و دلالت کیفیت کے واسطے اورام کے ظاہری

اورام جیسی اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے۔ اور باطنی اورام اگر گرم ہوں اپنی تب لازم دلالت کرتی ہے۔ اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم میں حس نہ ہو۔ اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو۔ یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے۔ یا معین دلالت میں ہوتی ہے۔ اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے۔ ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہیں ہوتا اور اوسکے علامات کلی کیطرف اشارہ کرنا دشوار ہے۔ اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اوس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کر دیگی۔ پس مناسب یہی ہے کہ اورام باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جدا گانہ ذکر ہوگا کیا جاوے۔ اس مقام پر ہم اسیقدر کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باقی دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیئے کہ یہ ورم بلغمی ہے۔ پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً اگر لمس کے ذریعہ سے صلابت پائی جاوے کہ صلابت افضل دلائل سودا سے ہے۔ اگر اورام گرم احشا میں ہوں صحیح شدید اور حمیات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل میں ڈالدیتی ہیں اور حرکات قبض و بسط میں آفت شروع ہو جاتی ہے۔ جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق میں پیدا کرتے ہیں۔ اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونے کی پہونچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور ان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے۔ بیماری بڑھ جاتی ہے۔ اعراض عظیم اور بخار ہو جاتے ہیں ثقل زیادہ ہو جاتا ہے۔ اکثر صلابت اور گرانا محسوس ہوتا ہے۔ بیشتر پہلوں میں لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ دونوں آنکھیں اندر کو بند ہوئی بیٹھی جاتی ہیں۔ جسوقت ورم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور غیر ان کی بڑھ جاتی ہے۔ اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ورم بجرہ ہو یا صلابت ہو جرم میں خفت اور صلابت میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو اعراض الم دہندہ ہیں سب میں سکون ہو جاتا ہے گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اوس سے لرزہ بسبب لذع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے۔ اور نبض عریض ہو جاتی ہے بسبب استفراغ مادہ کے۔ اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ضعف اور صغر اور تواتر اور تفاوت عارض ہوتا ہے۔ اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر اطراف میں گرمی آجاتی ہے۔ اور ورم کا اپنی جہت مناسب میں دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز۔ پھر علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور تنفس میں آسانی اور قوت میں درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں۔ کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے۔ اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے۔ انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے۔ یا ورم جگر کا طرف کش ران کے۔ اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جاوے۔ اور جب یہ بات عارض ہوتی ہے اوسکے واسطے بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ریہ کے منتقل ہو۔ واسطے انتقال اورام باطنی کے و نیز انتقال مدہ خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہیں کہ

یہ دو صورتیں متوجہ انتقال کے بجانب سخاف ہوتے ہیں شور سینے میں تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہیں یا سینہ ہو یا نی
تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے۔ اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے۔
اور گرانی جانب ترقوہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور درد سر عارض ہوتا ہے۔ اور بیشتر اخراس انتقال کا بازو اور پہونچے میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور
جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ میں جاگزین ہو رہتا ہے ردی ہوتا ہے اور اوسمیں خطر زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر ... اوس گوشت
کے جو پیچھے دونوں کانوں کے ہے مائل ہوا سیدھا ... کی ہوتی ہے۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے۔ تمام اورام اعضا میں رعاف
بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور پوری بحث اورام کی بنسبت آئندہ مباحث میں ملاحظہ کرنی چاہیئے جہاں ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے

فصل گیارہویں علامات تفرق اتصال کے بیان میں

تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری میں عارض ہو حس اوسپر
واقف ہوتی ہے۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی میں ہو وجع ناخس یا اکال اوسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے
ساتھ تپ نہو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی عضو سے وسیع میں یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد
علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شگافتہ ہونے پر مجموع پیپ کے
ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی ہے۔ اگر نضج سے منضج ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ میں تسکین ہوگی۔ اور سپ ... جاسنے کی۔
اور گرانی میں سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد میں شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر
اعضا کے اپنے مقام پر کو کھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاوے جیسے فتق میں۔ اور کبھی نکلنے والی چیزوں کے
بند ہونے سے اور اپنے مجاری میں نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر جب ایسی چیزوں کے مجاری بند ہو جاتے ہیں ان مواد کا
انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو چکا ہے اور مسالک طبعی سے الگ نہیں ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتیں پھٹ جاتی ہیں اگر
براز اوسکا بند ہو جاوے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اوسپر آگاہی نہیں ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوئے تفرق اتصال
کی شناخت میں کافی نہیں ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اونکی شناخت میں ہے کہ بنسبت ایک ایک عضو کے
جداگانہ ذکر کیا جاوے۔ اور بیاسط حرکہ مثلاً کوئی عضو ہے جس ہو خواہ شامل اوس رطوبت کا نہو جو اوس سے جاری ہو یا اوسمیں گنجایش
اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اوسکو ایسا اعتماد نہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاوے۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اورام میں سخت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال میں سخت اعراض زیادہ تر اوسی وقت ہوتے ہیں کہ ورم یا تفرق اتصال
اعضاے عصبی میں جنکی حس زیادہ ہے واقع ہوں کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر ہلاک ہوتے ہیں۔ اور غشی اور تشنج تو انہیں ہمیشہ لاحق
رہتا ہے۔ غشی بوجہ شدت وجع کے۔ اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اوس قسم کے اعراض
میں شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ علاج کو دیر میں قبول کرتے ہیں اسواسطے کہ مفاصل میں حرکت زیادہ رہتی
ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اوسمیں زیادہ ہے۔ اب سزاوار تھا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال
بدن سے ہیں مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاوے

جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا

اور اوسمیں ۱۹ فصلیں ہیں

فصل پہلی بیان کلی نبض کا

نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمیں روح بھری ہوئی ہے اور وہ اوعیہ روح
کہلاتے ہیں۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہ ہے جب نبض اوپر کو اوٹھے

آٹھویں جنس باقی جو باعتبار استوا اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ جو باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا تنہا ۔۔۔
دسوین جنس مرتب ہے باعتبار وزن کے ۔ نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے ۔۔۔ احوال ۔۔۔ باعتبار
مقدار کے نو اجناس ہین بسیط ۔ اور مرکب بسیط کی تین قسمین ہین ۔ اول تقسیم مقدار باعتبار قطر طولی کے ۔ طویل قصیر معتدل باعتبار قطر
عرضی کے ۔ عریض ضیق معتدل باعتبار قطر عمق کے ۔ مشرف منخفض معتدل ۔ طویل وہ نبض ہے کہ اوسکے اجزا طول مین معتدل طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون یا
مزاج معتدل حقیقی ہو یا معتدل طبعی شخص ہیئت اوس شخص سے طول مین اجزاء نبض کے زیادہ ہون ۔ اور معتدل وہ جو اوس شخص خاص کو ہونا
چاہیئے ۔ ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا ۔ قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی بقدر معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اوسکے طول مین کم ہون
۔ اور معتدل وہ نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو ۔ علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی ۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے کہ بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے متحقق ہوتی ہین ۔ ان اقسام بسیطہ سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ نام نہین ہے ۔ جو نبض طول و عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اوسکو عظیم کہتے ہین ۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اوسکو صغیر کہتے ہین ۔
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے ۔ اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اوسکو غلیظ کہتے ہین ۔ اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہین ۔ اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اوسکی تین قسمین ہین ۔ قوی اور اوس
نبض کو کہتے ہین جو انگلیون کی اور انگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگی گویا انگلیون کو ہٹا دیگی ۔ اور ضعیف مقابل قوی کے کہ جسکے
انگلیون سے ۔۔۔ کم محسوس ہو ۔ اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصابع کرے **تیسری جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ سریع وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی سی دیر مین طے کرے ۔ اور بطی اوسکے ضد ہے ۔ اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہے **چوتھی جنس** باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ لین وہ نبض ہے جو انگلی کے دبانے سے بآسانی دب جانے
کی قابلیت رکھے ۔ اور صلب وہ ہے جو اوسکے ضد ہو ۔ اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے **پانچوین جنس** کا اعتبار باعتبار اوس مادہ
کے ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ ممتلی وہ نبض ہے کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر معتدبہ کے اور خلا اوسکا
معلوم نہو ۔ اور خالی وہ ہے جو اوسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہین ۔ اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کی ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ حار بارد معتدل **ساتوین جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اوسکی بھی تین قسمین
ہین ۔ متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے قرعے مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اوسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین ۔ اور متفاوت متواتر کی ضد
ہے اور اوسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین ۔ اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہے ۔ پھر یہ زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہے
اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو اس زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو ۔ اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا
ہو سکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین **آٹھوین جنس** جسکا اعتبار باعتبار
استوا اور اختلاف کی ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی ۔ استوا یعنی متشابہ ہو یا جمیع حرکات انبساطی انقباضی
سب کا یا جمیع کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک ضربہ کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے ۔ عظم و صغر ۔ قوت و ضعف ۔
سرعت و بطو ۔ تواتر و تفاوت ۔ صلابت و لین ۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اور سکون تک ۔۔۔ رہتا ہے بلحاظ پہلے حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بہ نسبت ضعف کے ۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ مطلب اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ ۔۔۔

۔ دوسری مباین الوزن جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو ۔ ۳۔ تیسری خارج الوزن کا وزن کسی عمر کے وزن سے مشابہ نہ ہو کسی عمر کی نبض کا وزن سے کثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہو یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہو یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی منتظم یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اوسکے اوسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جاوے یا نقصان ہوتا جاوے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک آغاز ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جاوے اختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطور مناسب ہو اور پھر اوسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی ۔ یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچ کر بطور انتہائی زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کی مخالف طرز جداگانہ شروع کرے ۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اوس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اوس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے ۔ اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم کا نبضہ خلاف اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے ۔ اور کبھی اختلاف انتظامی کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذو الفترہ واقع ہوتی ہے ۔ اور نبض ذو الفترہ اوسکو کہتے ہین کہ حسب وقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جاوے ۔ اور واقع فی الوسط اوس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ حسب وقت امید سکون کی ہو اوسمین حرکت پیدا ہو جاوے ۔ اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزائے نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین ۔ موضع اجزا کا اختلاف اسطرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہین چھے طرح اسکا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنی ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو وہ حرکت دو یا تین کرے ۔ یا خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو ۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو ۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین کبھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو ۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو ۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بقاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے ۔ اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع ۔ اور عائد ۔ اور متصل ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین انفصال نظام کا بخفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اوسکی دو قسمین ہین کبھی اختلاف سرعت اور بطوء اور کبھی تشابہ کا ہوتا ہے ۔ اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض منتظم کا متغیر ہو جاوے پھر بطور منتظم ہونے کے برخی عود کرے ۔ اسی عائد کی قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے ۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون ۔ اور اسیطرح غیر منتظم کا حال بھی اس قسم مین لحاظ کیا جاتا ہے ۔ متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بجہت تغیر مین از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو ۔ یا اوسکا انفصال بجہت اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو ۔ یا اوسکا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ جس طرح قسم کے اعتدال مین بنسبت اوس جہت کے جو بطور انتقال بتدریج کیا جاتا ہے غیر محسوس ہو ۔ اور یہ نبض کبھی بنہج تشابہ مستمر رہتی ہے اور کبھی حسب اتفاق او جہت اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کم

فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین

غزالی وہ نبض ہے جسکے ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کہ اوس جزو کی حرکت بطی ہو کر منقطع

اور بعض اسباب قوام نبض مین داخل نہین ہین انمین سے ایک قسم اسباب متغیر لازم کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین — اور ایک قسم
غیر لازمی ہے اور انکو متغیر علی الاطلاق کہتے ہین — اسباب ماسکہ تین ہین ۱۔ قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب مین ہے
اور اسکا بیان تفصیل فصل چھٹی تعلیم چہارم فن اول مین ہو چکا ہے ۲۔ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہے
۳۔ تیسرا سبب احتیاج حرارت جسمانی حرارت قلب کی ہے اوسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاء حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی معین
ہوتی ہے کہ زیادتی اعتدال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل — اسباب ماسکہ کے افعال بسبب اقتران
کسی سبب اسباب لازمہ اور متغیر علی الاطلاق سے متغیر ہو جاتی ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جب قوت
اور یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاء حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی — اور حاجت اطفاء حرارت کی ان تینون
مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے سو اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جاویگی — اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت
اطفاء حرارت کی کم ہو نبض مین تواتر صغر پیدا ہوگا — اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے
اوسمین اور اوس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بہت افراط
تصغیر اور تنقص یعنی پست ہوتی ہے جیسے بوقت ضعف قوت کے کہ اوسکی احتیاج اطفاء حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض مین
ضعف اور صلابت اور افراط تصغر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا ہے کہ صغر بمقدار صغر ضعف ہو سکے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بنسبت اوس
صغر کے جو کمی حاجت اطفاء حرارت سے مع القوت پیدا ہو اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاء حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے
کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاء حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے
یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہے — اگر حاجت اطفاء حرارت کی
زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم مین نہو اوس وقت ضرور ہے کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تا کہ جسقدر انبساط بوجہ
نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اوسکا تدارک کرے — اور اگر قوت ضعیف ہو اوس وقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جاوے
تا کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواترہ کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا
سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھانے مین
اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ مین اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجھ کے دو حصے کرکے اوٹھانے مین جلدی کرتا ہے خواہ چند حصے کرکے اوٹھا
لیگا جتنے حصے زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور
ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسرے جگہ
پہونچانے مین بطی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اوس وقت دوبارہ اوٹھانے مین بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے مین
مشقت زیادہ ہوتی ہے اور یہان سے دیر مین پلٹتا ہے — اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاء حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال
سے دو حصے مین شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے — اور اگر حاجت اطفاء حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اور قوت
سریع عظیم متواتر ہوتی ہے سو حال نبض مین حقیقۃ اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے جب اسباب عظم نبض کے پائے جاوین اور حاجت مرض
اور محل مین مثلاً صلابت مانع ہو کہ نبض کے انقباض سے صلابت منع کرتی ہے اور اسکا فعل تمام اور کے شروع سے حاصل

کہ سست آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے — اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اوسکا قبول حرکت کرے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفصال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد جدا ہو جاتا ہے — اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے — دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ طول اور تواتر اور اختلاف اجزائے نبض میں متحقق ہو جائے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعۃً واحدۃً میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے — نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے — اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اور اوسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفائے حرارت کی نہو — اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اور اوسکا سبب منافی اس سبب کے ہے — نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہیں واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان میں

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے — اور چونکہ انکی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیے انکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بہ نسبت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے — پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے — لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور بہ نسبت متواتر اسلیے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہیں پہونچے ہین مگر انکی نبض بقیاس اونکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن اونکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان انکی نبض بنظر نبض اون لوگون کے جو استکمال نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہیں ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت اونکی ہضم مین حاضر ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی اونمین زیادہ ہوتی ہے — جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص — اور تفاوت مین بدرجۂ غایت پہونچی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے — ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول میں ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون میں قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان میں زیادہ ہے تو نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے — مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر حامی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا اسمین معین ہوتا ہے — کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے — شیوخ جنکا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض اونکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور جبتبر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورۂ بالا کے نبض دقیق یا ضعیف ہوگی — اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی — البتہ گمان کرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ طبعی حرارت غریزی جبتک باقی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جا افروی نفس مین — اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بڑھتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے — فرط بارد کی نبض بجانب نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصاً بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے — اور اگر سخت ہو اوس سے کم ہوتا ہے — جو ضعف نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے نسبت اوس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حاجت مناسب حرارت غریزی ہے — مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت — پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو تو غالباً تمدد اور تشنج اور رعشہ پیدا ہوگی — ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورۂ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کرسکتے ہین — کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اوسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جیسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اوسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے — اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے ملکر پیدا ہوتا ہے

فصل نوین نبض فصول کے بیان مین — ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ — اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ استحلال قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ بسبب حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے — جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے — اور حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے — اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اوس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہو گی — خریف مین نبض مختلف اور مائل بہ ضعف ہو گی — اختلاف بسبب کثرت استحالۂ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہے نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور متفاوت ہونا حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے اسلیے کہ خریف مین ضعف اور سبب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے — اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہوتی ہین اونکی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ مین یہ نبض واقع ہے

فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین — بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنی اونکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین — اور بعض بلاد مائل صیفی ہوتے ہین — اور بعض برودت مین مثل شتا کے — اور بعض مین مثل خریف کے ہوتے ہین — پس احکام نبض کے ہر بلد مین قیاس اون احکام کے ہون گے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا

فصل گیارہوین اوس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے — کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین — کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اوسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے — اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہو گی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہے — اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے — اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے — اور ہر ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے اور کھانا نہین سنے

کہا ہے کہ سرعت نبض اسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے — اور یہ تغیر دیر تک ٹھیرتا ہے گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھیرے — اور اگر ماکول یا
مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا — اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور غیر منتظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا کثرت
ثابت نہیں رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے — پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بہ نسبت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو
دونوں صورتوں میں نبض صغیر اور متفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے — اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کر دیتی ہے پھر
نبض معتدل ہو جاتی ہے — شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اسقدر
اختلاف کہ معدہ بہ ہوا اور غذا سے کثیر بہ مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی — یہ بسبب
بہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمیں ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو جیسی جو تبشیر اور سرد چیزیں
بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی پیدا کرتی ہے — مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے — اور یہ تغیر نبض میں
بسبب سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے — پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت
فعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے — اور شراب بدن میں جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بہ نسبت
حرارت غریزی سے نہیں ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے — اور اگر شراب سرد بالفعل بدن میں نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر
ہوتی ہے کہ اور سرد چیزیں اتنی موذی نہیں ہیں اسلیے کہ اور سرد چیزیں بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہیں اور سریع النفوذ نہیں ہوتی ہیں
بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان میں جو
مستعد ایسے ضرر کے ہیں اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہیں ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاوے اسلیے کہ اوسکی تسخین اول
ملاقات میں اتنی نہیں ہوتی کہ ایسا کامل دے سکے بلکہ طبیعت اوسکو قبول کر سکے اور اوسکی حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور
تحلیل کرتی ہے — اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور
تحلیل کے قائم ہو — یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار
تقویت کا کیا جاوے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہیں اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیوں کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار
کر دیتی ہے کہ جو ہر روح میں بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان
کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزیں بارد ہیں جن لوگوں کو سوء مزاج حار ہے
اونکی قوت کو بڑھاتی ہیں جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج
کی قوت بڑھاتا ہے — اور شراب با ین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف
پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اوس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اوس وقت ہم شراب کی اوس قوت میں بحث کرتے ہیں
جسکے ذریعہ سے اسکا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے — پھر اگر شراب کی اعانت
بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اوسکی زیادہ ہو جاتی ہے — اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو
اس تقویت میں نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے — پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو
نبض کی قوت بڑھا دیتی ہے — اور اگر سخونت زیادہ ہو تو نبض میں حاجت ترویح کی بڑھ جاتی ہے — اور اگر سرد ہو بمقدار حاجت سے کم

کرتی ہے اکثر شراب قوت مین تیج یادفی کرتی ہے — ہر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی — پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ
نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس سبب سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہے اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہے — اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین
پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اسلیے زیادتی حاجت بین نبض کو بمرتبہ زیادتی حاجت شراب کی نہین پہونچاتا ہے —

فصل بارہوین

اون تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام
نبض کے بحسب وقت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی
کی حرکت ابتدا سے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت مین
تمام وکمال متوجہ نفس کی حرکت وسیعے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہے اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہے
اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہے بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوتی ہے
مگر وہ تزید جو بوقت بیداری کے بسبب اتصال سخونات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہوگیا اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہے اور
بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے — اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون اون مین حرارت کا زیادہ کرنا اور اونکی حرارت کا انحصار
قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہے — ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہے کہ حالت تعب کی سانس اور اوسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت
سانس اور قلق اوس شخص کے جسکی حرارت محتقن ہو اسلیے کہ اوسکی حرارت مشابہ نوم کے ہوتی ہے مثال اوسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری
اپنے پانی مین غوطہ مارے جسکی بدولت معتدل ہو کر اوسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہے اور قوی ہوجاتی ہے مگر اوسکی قوت حرارت کی انتہا
نہین پہنچتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے — اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ
حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے — حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت
پیدا نہو بلکہ بموجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے
ہوتی ہے — پھر جس وقت ہضم طعام ہوجاتا ہے قوت مدعا فی بڑہتی ہے بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور حرکت بوجہ روح کا طرف اندر بدن کے
واسطے تدبیر غذا کے تمام بطرف ہوجاتا ہے اور توجہ اور انصراف اوسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدا روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے
اوس وقت نبض عظیم ہوجاتی ہے — اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہ جہت
نفوذ کرنے رطوبات غذائی کی نرمی مین زیادہ ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترویج
کی نہین کرتا ہے تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اسقدر حاجت بارہی ہوتی ہے کہ بسبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ تغذیہ کے
پیدا ہوا اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ استیفا و محتاج الیہ عظیم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا اس وجہ سے نبض عظیم
ہوتی ہے — پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہوجاتی ہے کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت
جسکی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون
یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انہین فضول کے رک جاتی ہے — لیکن جس وقت نوم خلو معدہ مین
واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نپاے جسکو ہضم کرے اوس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا
ہوتا ہے اور بڑہتا جاتا ہے — بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہو اور اوسکی نیند پوری ہوجاے

اوسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور جو شخص دفعتہً کسی ناگہانی
سبب سے بیدار ہو اوسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت سبب ناگہانی
سے منضغط ہو جاتی ہے اور پھر اوسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ
حرکت قسری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے۔ اور چونکہ قوت دفعتہً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے
حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے
کہ سبب اوسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن ٹھہرنا اوسکا کم ہے اور شعور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے **فصل تیرہوین احکام نبض**
ریاضت کے بیان مین ابتداے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی بہت
زیادہ قوی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی مجبر ہوتی ہے۔ ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ اسلیے کہ حاجت
ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاوے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرتے کیبارگی
اور مین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہو جاوینگے پس نبض اوسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال
پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت اس بات سے کہ نبض کے عظیم ہونے مین کافی ہو۔ پھر
ہمیشہ سرعت کم ہوتی جاویگی اور تواتر بڑھتا جاوے گا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑہ جاوے نبض نملی ہو جاتی ہے بسبب ضعف
اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انحلال کے ہین سبب پیدا ہو جاتے ہین
پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اوسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے **فصل چودہوین احکام نبض**
نہانے والون کے بیان مین استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے
پھر جسوقت با فراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اوسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے
مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا
کرتا ہے اگر بعد تھوڑی دیر کے پانی بہ مقتضاے طبیعت اوسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی
رہتی ہے پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آوے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے
اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاوے اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔
نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاوے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا ہوتا ہے۔ سرد پانی سے
نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندر کے عظیم ہو جاوے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے۔ جو پانی حمامات مین یعنی مین گندہکی وغیرہ مین ہوتے
ہین اون مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہو اونسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو پانی
حمامات کو مسخن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوس وقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہون گے جنکے بیان سے
ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی و دودی وغیرہ پیدا ہون گے **فصل پندرہوین زنان حاملہ کی نبض**
کے بیان مین حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین
اور ایک مرتبہ سانس لینا اونکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو تقیناً نہین ہوتی اور بسبب کم ہمتی مین

یا باطل ہو جاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے سبب جب بنا نہ انحطاط کا ہو پہنچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا تشگافتہ ہو جاوے نبض قوی ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہو جاتی ہے اور انفجار مین بوجہ کمی درد اور ستاوہ کے تخفیف ہو جاتی ہے نبض کا تغیر بجہت مقدار ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے — اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو تغیر نبض کا بسبب عضو متورم کے اس طرح ہے کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے — اور گوشت کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا اوسی وقت تک ثابت رہتا ہے جبتک قوت ثابت ہے — اور جو اعضا رطب اور نرم ہین اونکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ — اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اس طرح ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے — اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہے — اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے — ورم عضو قوی الحس کا مثل معدہ اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہے

فصل اٹھارہوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین

حال غضب چونکہ قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت مین انبساط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے — اختلاف نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اوس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا جسکے اوپر غضبناک ہوا ہے پہونچانا چاہیے یا تھم جانا چاہیے اوس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے — لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اوسمین حرکت قوت کی خارج کیطرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اوس نا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت بہاری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے — اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہے کہ اوسمین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطور اور تفاوت کی طرف مائل — غم کا یہ حال ہے کہ اوسمین حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی ہے — فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکبارگی ایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیر پا ہو اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ غم سے پیدا ہو ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے

فصل اونیسوین تغیرات نبض کا بوجہ اون چیزون کے جو مخالف طبیعت کے ہین

جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہو چکا اوسکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین اونکی جہت سے نبض مین اختلاف عارض ہوتا ہے — اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہے کہ اوس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو — اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرتی ہین اون سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اسکی مثال جیسے فصد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوت کی کرتی ہین

جملہ دوسرا تعلیم تیسری فن دوسرا بیان مین بول و براز کے جسمین تیرہ فصلین ہین

فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان

بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہین ہے جبتک رعایت چند شروط کی نکرلین اول شرط یہ ہے کہ قارورہ اول صبح کا کہ انسان نے اوسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر بوقت صبح اوٹھا ہو اوسکا پہلا بول معتبر ہے دوسرے یہ کہ بول رات کو زیادہ دیر تک باوجود خطرہ کے روکا نہو تیسرے صاحب بول نے

کھانا ابھی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو چوتھے استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہو جاتا ہے جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ
دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریاں کہ ان سے بول میں سبزی پیدا ہوتی ہے یا مری یعنی کانجی کہ وہ بول میں
سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب کہ سکنجبین بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہے پانچویں یہ ہے کہ اوسکی جلد بدن پر کوئی رنگین چیز لگی ہو جیسے مہندی
کہ اوس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے چھٹے استعمال ایسی چیز کا کیا ہو جو اوس کو صفراوی اور بلغم کا کرے ٭
ساتویں ایسے حرکات اور اعمال کہ کہہ چکا ہوں اور نیز ایسے احوال خارجی ہیں جن سے مزاج طبیعت سے اوپر ہو یا مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے
ہیں جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی یا غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی
شدید کرتا ہے۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں آٹھویں دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اکثر تغیر
پیدا کرتا ہے۔ اسیواسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھیں اسواسطے کہ دلائل اوسکے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے
اور ثقل اوسکا گھل جاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے۔ علاوہ بران میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیے۔
اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لیں اور اوسمیں سے کچھ گرا دیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی
دیر قارورے میں رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا سے سرد
ہو کے انجماد و رقت بول میں ہو جاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ رسوب میں بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا
حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اوسمیں رسوب پیدا ہو جاوے سوائے اوس بول کے جسمیں نضج بخوبی ہو گیا ہو جس شخص کو ایک
مرتبہ پیشاب بھر کر دو یا ہو اوسمیں دوبارہ پیشاب کہاں آیا ہے۔ لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے
اسلیے کہ طبیعت اونکی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا اونکے بدن میں ساکن اور غذا بھی اونکا رطوبات میں ہوتا ہے اور اونکی طبیعت
میں ضعف مجدد ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال دودھ کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہیں۔ شفاف جسمیں بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف
سے بنا ہو اور اوسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک
ہوتی ہے غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہے اور جتنی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کی میل اور آمیزش
میں فرق کیا جاتا ہے۔ جسوقت امتحاناً کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لاوے۔ قارورہ جب شیشی میں بھر لیں تو اوسکی حفاظت ہوا اور دھوپ
اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اوس پر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اوسمیں
دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم امراض بول پر جو دریافت ہوتے ہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولی
بول کو حال جگر پر اور مجاری بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے
نہایت صحیح دلائل جنپر بول دلالت کرے وہی ہیں جو بہ نسبت جگر کے ہوں خصوصاً محدب جگر پر۔ جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا
ہے سات جنسوں میں منحصر ہیں ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزیں ۵
جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف۔ بعض آدمی ان اجناس میں جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے
ہیں۔ اور ہمنے بدلیل خود ان دونوں کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے
ہماری مراد وہ چیز ہے جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جنس

ہوتا ہے ۔ اور حکیم جالینوس بھی [illegible] ہیں سے سبز رنگ بول کا زیادہ اور نہایت اہانت ہوتا ہے تیسرا طبقہ سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ
مائل بہ سبز ہو یعنی پستئی ہو اور اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا [illegible] کراثی یعنی گندنے کا رنگ ہے پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے
اسی طرح جب رنگ اس میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اہم ہے
اور زنگاری بعد تعب اور شدت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے ۔ اکثر ان میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے ۔ اور آسمانی رنگ بھی برودت شدید پر
دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور [illegible] سبز رنگ کا بول [illegible] ہے بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت
کرتا ہے ۔ اگر [illegible] اس بول کے ساتھ [illegible] حمیات کی ہو تو [illegible] ہلاکت [illegible] بول کا قوی ہے ۔ زنگاری رنگ کا بول [illegible]
زیادہ دلالت کرتا ہے ۔ چوتھا طبقہ سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان
میں اور اس رنگ کو دلالت [illegible] کی [illegible] اور احتراق پر بلکہ اوس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو
دلالت ہوتی ہے ۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی [illegible] سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سودا سے [illegible] ہوتی ہے ۔ اور ایک سیاہی
بول کی سبزی [illegible] سے شروع ہوتی ہے [illegible] دلالت سودائے خالص پر ہوتی ہے ہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے
یا شدت برودت پر [illegible] حرارت غریزی [illegible] پر [illegible] دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو ۔ احتراق سے
جو بول سیاہ ہو اوس پر استدلال [illegible] کہ اوس [illegible] احتراق شدید موجود ہو اور اوس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور
ثقل اوس بول میں [illegible] مجتمع اور [illegible] ہو اور سیاہی میں کثرت ہو [illegible] مائل بہ زعفرانی [illegible] رقت کے ہو ۔
اگر مائل [illegible] دلالت کریگا ۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اوس پر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے اوس بول سے
سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثقل [illegible] اور کچا جیسے [illegible] ہوتا ہے اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے ۔ کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں
اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی [illegible] ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر [illegible] ہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا
اسلیے کہ طبیعت کا نور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور [illegible] نہیں کر سکتی تو بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا ۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی
بول پر اسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی بڑھتی جاتی ہے ۔ دفع طبیعت اور بحران کے
ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر میں [illegible] ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم خواہ حمیات سوداوی
[illegible] ہوں یا [illegible] یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اوس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقتضی ہے
ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا [illegible] طلب ادرار پر اعانت کرے کہ اوس وقت دفع بحرانی [illegible] ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی
بول سیاہ سے اون عورتوں کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلۂ خون کو قبول نکرے ۔ اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہے
کہ بول سیاہ سے پیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو ۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے
اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہوں [illegible] بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص
اگر مقدار میں کم ہو ۔ پس اوسکی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اوتنا ہی
برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہو اوتنی ہی رداءت کم ہوتی ہے ۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اوسمین
تصرف نکرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ [illegible] بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمین کچھ خطرہ نہیں ہے ۔ اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ مین بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اوسمین ثفل مختلف اطراف مین پایا جاوے پس یہ بول
اکثر صداع سرسام اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات
مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو صداع سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی — اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم
اور اختلاط عقل اور صداع سر موجود ہو عوارض آیندہ پر دلیل ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے کہا ہے
کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہے اور نیز اون امراض مین جنکا ہیجان اور شورش اخلاط غلیظہ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض
حادّہ مین مہلک ہے — مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاوے اور اس
وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے — بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشایخ کے نہین ہے بنابر اون قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے
اور اوسکا واقع ہونا بدون سبب تحلیل کے مشایخ مین اور اسیطرح عورتون مین ممکن نہین ہے — بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج ایسا
دلیل ہوتا ہے — بالجملہ بول سیاہ ابتدا سے حمیات مین قاتل ہے اور انتہا سے حمیات مین بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہو تو مہلک
ہے اور بحران جید پر دلیل نہین ہے **پانچوان طبقہ** بول سفید کا — بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہین — ایک یہ کہ خفیف اور
شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین — دوسرے حقیقت
مین سفید جسکا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کافور اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہے کہ اوسمین بصر نفوذ کرے اسلیے کہ شفاف
حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین — اگر بول سفید بمعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر
کہ نضج اخلاط سے یاس ہے — اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کریگا — بول ابیض حقیقی سبب خلط کے نہین ہوتا اسکے بعض
اقسام کی سفیدی مثل مخاط کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے — اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہے
یعنی مشابہ اوس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہے اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی مثل
چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے — اور
بعض قسم کی سفیدی نقاعی یعنی برنگ بوزہ یا در سبطرہ ہو اگر رقت قوام بھی ہو یہ بول قروح ریناک اور آفات مجاری بول پر دلالت
کرتا ہے — اور اگر رقیق نہو تو ایسی سفیدی بسبب غلبہ مادّہ کثیر کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض
بھی ہوتا ہے — بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور اون امراض کا جو
بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہے — لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بسبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے
نہو بلکہ ابتدا سے پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہے — اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ ربع کیطرف
منتقل ہو جاوے — بول رصاصی رنگ کا جسمین رسوب نہو بہت برا ہے — اور تنفی عارض امراض حادّہ مین مہلک ہے — اور سفیدی
پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خلط صفراوی کا میلان عضو متورم یا
اسہال کیطرف ہوا ہے — اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً
سفید ہو جاوے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہے — جسوقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم
نضج پر دلیل ہوگا — اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہے — یا بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہے
اسواسطے کہ صفرا بسبب وقت مجری بول سے نکلتا ہے اور بول سے مختلط نہیں ہوتا ہے تو بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس
ضرور بول سفید کی کیفیت میں تامل کرنا چاہیئے پس اگر اوسکی رطوبت چکنی ہو اور ثقل بست اور گاڑہا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف
غلاظت کے ہو جاننا چاہیئے کہ باعث برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے — اور اگر رنگ چکنا ہوا ہو اور ثقل میں کثرت ہو
اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیئے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے
اخلاط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرا بول سے الگ ہوکر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے —
اگر بول مرض حاد میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہوں جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو تو جاننا
چاہیئے کہ مادہ فاسدہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور اسواسطے ایسے وقت میں عارضہ ہوگا یعنی خراش پیدا ہوگی — امراض
حارہ میں سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور میں ہے — یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے
قولنج بارد میں عارض ہوتا ہے — یا کوئی سدہ بلغمی جو اوس مجری میں پڑ جاتا ہے جو درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے پس
انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے
جیسا کہ قولنج بارد میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہے — یا بجہت جگر کے اور اوسکی قوت کے جو سبب تمیز درمیان مائیت اور خون
کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استسقائے بارد میں اور ان امراض میں جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ
غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے — یا بسبب اوس احتقان کے جو بعد دوسے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر کون کے
بوجہ عفونت احتقان کے بدل دیتا ہے — شناخت اسکی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورہ بالا کے
ہوتی ہے بعد اوسکے رنگ اوسکا ضعیف ہوتا ہے اور چکنا نہیں ہے — اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چکنا ہوا ہوتا ہے —
اور اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اوسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان میں — کھانا کھانے
کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے — اور اسی وجہ
سے جنکو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے اونکا بول سفید ہوتا ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا
کرتا ہے لیکن اوسمیں چمک نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بجہت نضج نہونے کے — اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے
امراض حادہ میں بول مائی سے — اور بعض نظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے — اور سرخ بہ رنگ خون میں بیخوفی بہ نسبت
احمر صفراوی کے زیادہ ہے — اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہیں ہے اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہے اگر صفرا
متحرک ہو — بول احمر امراض گردہ میں ردی ہے اسلیے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے — اور ہوسکے اوجاع میں اختلاط
عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادہ میں بول سرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اوس میں
رسوب نہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا — اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا — اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح
باقی رہے ورم جگر اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا — بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں از انجملہ بول غسالی
ہے مشابہ غسالہ گوشت کے جو تازہ ہو — اور مشابہ اوس خون کے جسمیں پانی ملا یا جاسکے — اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے سوداوی کبھی ہوتا ہے کثرت خون سے اگر اکثر ضعف جگر سے ہوتا ہے — [illegible] مزاج [illegible] — اور [illegible]
ضعف قوت اور اشتعال اوسکی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جاویگی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل ایسکی کرسکے — اور منجملہ الوان مرکب کے
زیتی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو — اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے — اور
کسیقدر شفاف چمکتا ہوا جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے — اور قوام اوسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے — اور اکثر
احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے — اور کبھی بندریج استفراغ
مواد دموی پر جنمین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے — یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد
راحت پیدا ہو — اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین ہمراہ دسومت کے بو بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو —
اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملی ہو نہایت ردی ہے — اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور
قولنج ردی مین ہوتا ہے — اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے درانحالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت
یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے — اور بیشتر بول زیتی چوتھے دن مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن مر
جاویگا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادّہ سے ہو — بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین ۱ یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہو ۲ یا نیچے کے
اجزا چکنے ہون ۳ یا اوپر کی سطح چکنی ہو — ایضاً یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتدا
سل مین — یا فقط قوام مین زیتی ہو — یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجہ سل مین ہو — اور منجملہ
الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیئے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا
اور مرۂ صفرا کا — کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر
اوادوار حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہون ہوتی ہے — پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جاوے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی
اوپر چڑہتی جاوے اور نیچے سے صاف ہوتا جاوے ذات الجنب پر دلالت کریگا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل —
بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو — اور اسی
طرح بول رقیق عروق کے تنگ ہونے پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اگر ضعف
قوت جاذبہ مین ہے تو سواے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا — اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع
دفع پر ہے خارج کریگی — ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے — اور ایسے مزاج پر جسمین برودت
شدید مع یبوست ہو — امراض حادّہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے — اور عدم نضج اکثر
[illegible] ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسیطرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا
ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے — ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانون کے
اسلیئے کہ لڑکون کا بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ اونکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اونکے

بدن رطوبت سے زیادہ چند در چند ہوتی ہیں اسواسطے کہ نشو و نما اون میں زیادہ ہے پس زیادہ وقود کی انکو حاجت ہے — جسوقت انکا بول
تغیرات صاوہ میں بہت رقیق ہو واسطے لڑکے کے اپنے حال طبعی سے زیادہ غلیظ ہونگے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون میں بالکل
دلالت کرتا ہے کہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون میں ایک خراج جو آیندہ ہونیوالا ہے
اوسپر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیۂ جگر کے — اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت اونمین نہ بدلے
ایک ورم پر دلالت کرے گا اور اس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہے — اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے
ایک درد کا گردہ یا پیڑو میں احساس کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام پیڑو اور گردون کا مستعد واسطے ورم کے ہے مگر
اگر درد اور ثقل مقام خاص میں نہو بلکہ تمام بدن میں جیسے تھوڑا درد اور ماندگی اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کریگا
— رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہے — بول کا بجائے غلیظ ہونا
اکثر حالات میں عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات میں نضج پیدا ان اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جنکا قوام غلیظ ہو — اور
منتہی میں حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے ورم خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے — اکثر دلالت اس بول کی امراض
حادہ میں بحرانی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ بول غلیظ بحرک کسیقدر ہضم پر
دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسیقدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو نضج ہے اور قوت
دو فعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے — اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادہ اور کثرت اور
مانع ہونا اوسکا نضج سے جسکے ذریعہ سے تمیز ثابت ہوا کرتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے — اور
ان دونون باتون پر یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا
بوجہ ہضم کے ہے — اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے غلاظت بول کی بسبب فساد اور کثرت مادہ کے ہوگی — اسلئے بول غلیظ حمیات
مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو — اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو تو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتا ہے — نافع
بول غلیظ کی وہ قسم ہے جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو — اگر بول رقیق امراض حادہ میں غلیظ ہو جاوے
اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو تو وہان اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرے گا — صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو
کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر مین خواہ اونکے ساتھ یعنی ترنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اور سکوت کی
خبر دیتا ہے اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی میں زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بسبب شگافتہ ہونے قروح کے
اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے — رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہیں
کہ نضج کو اعتدال قوام لازم ہوتا ہے — غلیظ کا نضج یہ ہے کہ مائل بجانب رقت ہو جائے — اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہو کر
اور کے غلیظ ہو جائے — بول غلیظ جیسا ہم اوپر کہہ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی غلیظ میں کدورت ہوتی ہے
فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف جسوقت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اوس میں لہرین پیدا
ہون اوسکے اجزا جنمیں لہرین پیدا ہوئی ہیں چھوٹی ہوں بلکہ اوس میں بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اوسکی بطی ہوگی
— اور جب بول غلیظ شفاف میں کف بہت پھیلا ہوگا اور دیر میں بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جنمیں ہضم جید

ہوا ہو۔ یا صفرا ہے یعنی اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اوسمین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیئے کہ اوسکا رنگ بوجہ نضج
کے نہین ہے اسلیئے کہ اگر نضج اوسمین ہوتا قوام مین بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن
یہ رنگ مثلاً بسبب ملنے مرۂ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے
رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کریگا اور فتور
قوت ہاضمہ پر۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیئے کہ صاحب
بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے
نظر آئین اور مثانہ مین کوئی مرض نہو یہ کیفیت بسبب احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بہر حال کثرت اخلاط پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور خود بانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ
ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزائے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزائے مائی سے مختلط ہو پیدا
ہوتی ہے جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا
ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالون مین نظر کیجائے۔ پہلی حالت یہ ہے
کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اوسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت
کوشش کر رہی ہے اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے
۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہون۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت
خروج کے غلیظ ہو اور بعد اوسکے صاف ہو جائے اور شئے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے
یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے
اور رسوب زیادہ ہون اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے
یعنی بروقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو
گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک
ہو جائیگا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف
قوت وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اسلیئے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اوس بول کے جو غلیظ قوام پر
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلاظت مین کمی و بیشی نہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے
نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ وہ بول
غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا آسانی ہو اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز
امراض بلغمی کو۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اوس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برامد ہوا کرے

یہ علامت محمودہ ہے — اور بیشتر بول غلیظ کہ کثیر کے بعد بول غلیظ قلیل بعد خارج ہونا بول خیریت کی ہوتا ہے — اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جسوقت
بول غلیظ کہ جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برآمد ہو اور بسہولت دفع ہو یہ مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جاوے اس
بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ میں سے ہو یا امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا
ہوا ہے — اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے — جو بول اون طبعی ہو یعنی اترجی جسوقت اوسمین غلظ کی افراط ہو جاوے گاہ بگاہ بخوبی پریشان کرتا
مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونے بول کا کرتا ہے — اور کبھی ایسا بول آلت ریعنی پر لیس ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو
دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا ہی خارج ہوا اور مقدار مین کم ہو — بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض
طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہے اوسمین استوا اجزا کی قید نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور تحلیلات مستوی اور غیر مستوی
دونون کو دفع کر دیتی ہے — بول مشوش یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون باعجلہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے
کہ طبیعت بطرف نضج و سینے اخلاط کے مشغول ہے — وہ بول غلیظ جسکا ثقل نیچے ہو جسا تو گردہ پر دلالت کرتا ہے — جس بول غلیظ سے دلالت انفجار
اورام پر ہو اوس پر استدلال بذریعہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسمین ملکر آمدہ ہو — اور اوس چیز سے ہوتا ہے جو اوس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو
ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کا اور سپرلوی بد دلالت کرتی ہے یا چیچھڑے جو بول مین مثل اسفید یا سرخ ٹکڑون کے یا مثل بھوسی وغیرہ کے
دفع ہوتے ہین کہ جیسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے — اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ
یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف معدہ کے قریب کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر
— پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا — یا براز غسالی پہلے ہوا ہو ورم
یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا — اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع ناخس اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ
ہو کر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے — اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برآمد ہو بہتر ہوگا — اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسنے
ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو ترہل اور
سستی اوسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے — ایضاً جسوقت جگر خواہ وہ اعضا جو
متصل جگر کے ہین اونمین سدہ پیدا ہو جائین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اون سدون کے ہوتا ہے اور مادہ اون سدون کا ہمراہ بول
دفع ہوتا ہے — اور یہ غلاظت مثل غلاظت ریم کے نہین ہوتی — اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے — اگر بول غلیظ مائل بسیاہی ہو اور اوسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف
کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے — اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے — بول مکدر اکثر
سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جسوقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اوس وقت بول مثل اوسکے نکلتا ہے —
بول مکدر جسکا رنگ شبیہ شراب ردی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے — یا اون لوگون کا جنکے
احشا مین اورام گرم مزمن ہون — وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اوسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا متخلخل ہے
بسبب شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے — اور اکثر اسکی دلالت خام پر ہوتی ہے کہ اوسمین کسیقدر
حرارت نے اثر کر کے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے — اسیطرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی بالقبیداً بول اگر چہ پیشتر سپیدی تیز غیر سپیدی پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول کہ اوسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آتا
ایسے بول کا دلیل ہے بتقاضہ مرض اوسی عضو میں ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شئے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض میں
طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض میں بول اوسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے۔ خام اور مدہ جو بول میں نکلتا ہے اوسمین تفرقہ از روے
عبدالبول کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ میں ہوتی ہے۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑے اوسمین زیادہ ہوں دلالت کریگا کہ فعل طبیعت کا
پورا نہیں اور طبیعت نضج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوئے ہیں۔ جس بول میں ذرے سے مثلاً آئین اور بعض اونکا بعض سے ملا ہو
جاننا چاہیے کہ وہ بول مدہ جماع کے خارج ہوا ہے **فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان میں** اطبا کہتے ہیں کہ
کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہیں دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہیں اگر بول میں کسیقدر بو نہ ہو یقیناً برودت
مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر امراض حادہ میں موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے۔ اور اگر بول میں بو بے بدبو
اور اوسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہوں سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال
خاص علامتوں سے جسکا بیان آئندہ کیا جائیگا کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود
ہوں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ میں ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل
رداءت پر ہے۔ اگر بول میں بو ترش آوے دلالت کریگا کہ عفونت اخلاط بارد میں ہے مثل بلغم اور سوداء کے اور اون پر حرارت
غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بو ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیئے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے
حرارت غریزی کی موت پر اور استیلا سے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بو سے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبۂ خون پر دلالت
کرتی ہے۔ اور جب بول میں بو بہت زیادہ ہو غلبۂ صفرا پر دلیل ہے اور بو بد مائل بترشی غلبۂ سوداء پر۔ بول بدبو جسوقت
صحیح آدمیوں کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کریگا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور
نکلجانے پر دلالت کریگا جو اونکے بدن میں محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہوگی
جس وقت امراض حادہ میں بدبو بول برابر ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اوس سے ہو جائیگا اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ
دفعتہً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوت کی ہوگی **فصل پانچوین اون دلائل
کے بیان میں جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہیں** زبد کی پیدائش رطوبت اور اوس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی
ہوئی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے۔ جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہو اوسکو جسم بول میں کسیقدر
اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن میں غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن میں تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ
کے ہوتا ہے۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زبد کی
دلالت بسبب چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی دلالت بسبب قلت اور کثرت
کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے۔ یا نیچے کے دیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی
ہے۔ دیر میں بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہیں امراض گردہ میں طول
مرض پر دلیل ہوتے ہیں اسلیئے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ غلظ لزج امراض گردہ میں بدی ہے کہ اخلاط

روی بانذر بہ بودوست پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین** پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال
اطبا لفظ رسوب اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اوس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ
جاے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام نمایان ہو اور مائیت سے متمیز ہوجاے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجاے اوسکو
رسوب اور ثفل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی
مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اوسکے ظہور کی جگہ اور زمانہ اور اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزا سے بول مین
جوہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی جو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب رہی ہے
جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول
اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل
نسبت اوس ورم کے ہے جو سفید اور چکنا تشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن جو کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف ۔ رسوب اور ثفل دلیل جید ہے
اگرچہ رنگ اور استوا سے قوام نہو ۔ استوا سے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اسلیے
کہ مستوی القوام جو اسقدر سفید نہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اوس ابیض سے جسمین خشونت اور ناہمواری ہو ۔ اکثر رسوب بے رنگ بول
ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اوسکے بعد رسوب زرد اوسکے بعد رسوب نارنجی ۔ اور بلا بیاض
کی ابتدا عدسی بھی ہوتی ہے ۔ اور لوگ جو کہتے ہین اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیے اسلیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور
استوا بدون نضج کے نہین ہوتا ۔ اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے ۔ رسوب ردی جو
قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے ۔ رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب
بیان ہوتی ہے ۔ رسوب جید کہ جسمین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ
مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بوے بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواری اجزا کا فرق ہے یعنی
خام کے اجزا استوا اور یکجا ہوتے ہین ۔ اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے ۔ اور یہ رسوب
جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے ۔ حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیے کہ بعض
اسپنے اور غیرون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی سمجھا جاتا ہے اور اوس مین شک نہین کرتا ۔ اگر مواد مین نضج نہو منبا دیر دلالت
کرے گا ۔ اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو خلط اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے پچھانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ
رسوب اگر صحیح مین پیدا ہو ایسے فضول پر دلالت کرتے جو غذاے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہین ۔ اور اسکے بعد ایک ایسی چیز
زیادہ ہو کر تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو ۔ لاغر اندام کے بول مین بہ حالت صحت ثفل راسب کم
ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جنکو ریاضت کی مزاولت ہے ۔ اور جوانان بیشہ ایسے ہین کہ اونکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ
ہوتا ہے ۔ یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون ۔ اسی طرح
واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض امید رسوب کی اسقدر کیجاے جتنی مریض فربہ اندام کے بول مین
ہوسکتی ہے اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہوجاتے ہین اور کسیقدر رسوب اونکے بول مین پیدا نہین ہوتا ۔ اور

اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو تشبین نہین ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب اسکے بول مین یا نیچے یا اوپر کے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ مین رہتا ہے یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ ہر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج پورا ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا
ضرور ہے بلکہ اوسکے واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کرین اور پھر ملاحظہ کرین — رسوب
غیر طبیعی کی بہت سی قسمین ہین — خراطی — نخالی — کرسنی — شیشی — شبیہ زرنیخ سرخ — زرد گہرا — لحمی — دمی — مدی — مخاطی — شبیہ
پارہ ہاے خمیر جو پانی مین تر کیے گئے ہون — سویقی — علقی — اسمین سے شوری — رملی — حصوی — اور اوسمین سے رمادی — خراطی —
قشوری — اسمین سے صفائحی جسکے اجزا پرندے کے پٹھے سفید اور سرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضاے قریبہ مجاری بول سے
جدا ہوئی ہے — اور قشری اسپنجی دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بسبب قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور متقرح ہونے مثانہ کے برامد ہوا ہے
— اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہین کہ گردہ سے آتے ہین — اور کبھی صفائحی مین ایسے ٹکڑے برامد ہوتے ہین جنکا رنگ تیرہ گون اور
سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے یہ روایت روی ہے — جتنے اصناف رسوب غیر طبیعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے زیادہ
اسکی روایت ہے اور صفحات اعضاے اصلیہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہے — پہلی دو قسمین یعنی خراطی اور نخالی اکثر رسوب ہین جو تین
بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہین — بعض اطبانے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اوسکے بول مین
سفید چھلکے برامد ہوے مشابہ اوس جھلی کے اوس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے جسوقت پانی مین گہرے جاتے
تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہوگیا اور زندہ رہا — خراطی کی ایک قسم
وہ ہے جو عرض مین ان دونون قسمون سے کم ہے اور قوام مین غلیظ زیادہ ہے — اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ
اوسکا مثل کرسنہ کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو نخالی کہتے ہین — کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہو کر آتے ہین —
اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے — اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس مین اتصال بھی زیادہ
ہوتا ہے — اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو جمی نہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی
قابلیت زیادہ رکھتا ہے — اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسیقدر سیاہی سرخی
کے ساتھ ہوتی ہے — اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہین — نخالی یعنی جسکی شکل
مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے — ان دونون مین فرق یہ ہے
کہ اگر بیخ قضیب مین خارش اور بول مین بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے
پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج
ہونا یقینی ہے اور اون مین کسی طرحکا تغیر یا سوء مزاج واقع نہین ہے بلکہ مرض نفس مثانہ مین ہے لیکن اگر رسوب نخالی
کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضاے بول پائی جاے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان
اعضا سے ہوگا — اور سویقی یعنی دشیشی جسکی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور
وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو — اور
کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے — ناظر کتاب ہذا دشیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہے اگر ان علامات کو یاد کرے جو کبھی خراطی میں مذکور ہو چکی ہیں — اگر ششیشی ذیل بیا ہی مائل
ہیں وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہے خصوصاً احتراق خون طحال سے جیسے اقسام رسوب سفائحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور
گردہ اور مجاری بول کے پیدا ہوں ان امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں — سفائحی کے اقسام میں قسم نخالی کا حال اوپر
بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اکثر یہ رسوب گردہ سے ہوتا ہے اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا — پھر گردہ سے اوس
وقت ہوتا ہے جب لحم کی کیفیت صحیح ہو اور بول میں نضج بھی ہو اور فروبان اعضا سے بدن میں نہ ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے
حمی بھی ہو اور بول میں نضج نہ ہو تو سمجھنا یہ رسوب فروبان اعضا سے بدن سے ہوگا — بول نضج یافتہ صحت اور دوام پر دلیل ہوتا ہے
اسواسطے کہ امراض گردہ مانع نضج بول کے نہیں ہوتے اسلیے کہ نضج کا مقام گردہ سے اوپر ہے — رسوب دسمی چربی اور سمین
اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے قول تر دلالت اوس دسمی کی ہے جو مشابہ بارد الذیب محلول کے ہو زردی میں — اور کبھی امتلا
سوتسع فروبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور غالب ہونے کے کیا جاتا ہے اسلیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متغیر ہو
جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی فروبان سے ہے — اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے —
اگر بول میں ایک جگہ اسفید مثل والہ دار کے لعاب آئے یہ کہ اشحم گردہ سے ہوگا — رسوب مادی دلالت کرتا ہے شگافتہ ہونے قرحہ پہلو یا
وہ تر دو اعضا سے بول میں ہو بالتخصیص اگر اس بول میں ثقل محمود رسوب ہوا ہو — مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہے یا بکثرت بدن
میں ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق انتشار اور وجع مفاصل کا ہو — بحران پر استدلال بذریعہ غفلت کے کیا جاتا ہے جو بلغم
بول کے پیدا ہو — کبھی یہ رسوب بلطیف اور رقیق ہوتا ہے لیکن گمان کیا جاتا ہے کہ یہ رسوب محمود ہے اسیواسطے واجب ہے کہ امراض حادہ
میں ہیات رسوب محمود کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو اگر رسوب محمود وقت نضج میں بارد ہوا ہو اور دلیل نضج کی موجود ہو — اور کبھی یہ رسوب رقیق
اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہے — فرق درمیان مادی اور خام کے یہ ہے کہ مادی میں بدبو ہوتی ہے اور پہلی دلیل ورم
کی موجود ہوتی ہے اور اوسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہے — اور مادی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جسکو آمیزش مائیت سے زیادہ
ہوتی ہے اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہے اور اجزا اوس کے زیادہ ہوتے ہیں — اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہے اجزا اوسکے آسانی
سے یکجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر نقرس اور اوجاع مفاصل میں بارد ہو خیریت پر
دلیل ہوگا — رسوب شعری یعنی بشکل بال ان کے بسبب لیسدار ہونے رطوبت غلیظہ اوس کے جو مستطیل ہے پیدا ہوتا ہے کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے
اوسکو اس شکل پر کر دیا ہے — اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہے اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ میں ہوتا ہے — کہتے ہیں کبھی طول میں چند بالشت کا
برابر ہوتا ہے — رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑوں کے جو بھیگے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعا اور دونوں جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے بشیقہ
اسکا سبب کھانا دودھ یا دہی کا ہوتا ہے — رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہے لبتہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ
رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہے — اور اگر سرخ نہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کریگا — رسوب رمادی اکثر دلالت اوسکی بلغم یا مادہ پر ہوتی ہے
کہ اوس مدہ کو بہت دیر تک شور نکے تغیر لون اور اجزا کا پارہ پارہ ہونا عارض ہوا ہو — اور کبھی بسبب احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا
ہوتا ہے — رسوب علقی یعنی جو بشکل خون لبستہ کے ہو اگر اوسکے اجزا میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول
کے خراش پر اور اونکے تفرق اتصال پر — اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہوں اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہونگے — اور زیادہ تفصیل سے ہم اس رسوب کا

حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کرینگے۔ اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقۂ احمر کے پیدا ہو اور مریض بعارضۂ طحال مبتلا ہو تو اس رسوب سے مرض طحال
دفع ہو جائیگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ میں بعض وقت بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگیں ٹوٹی ہوئی اور اوسکے جرم میں دہنسی ہوئی
اور تنگ اور تھوڑی ہیں۔ کیفیت رسوب کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر کثرت اور قلت کے اس طرح پر ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور
قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اوسکی دلالت اوسط انکی ہے جیسا خزانچی میں بیان ہوا۔ کیفیت رسوب
کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت اون کے جو سیاہ رسوب دلیل ردی ہے اون اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا۔ اسلئے رسوب براہ اون کے وہی ہے جو
سیاہ ہو اور رائحت سیاہ ہو سرخ رسوب بذات خود دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر۔ اور شدت حرارت اور مرض کی ابتدا پر۔ اور سفید رسوب اور [illegible]
محمود وہ ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ اور غیر محمود یعنی مذموم مخالف اوسکے ہے یعنی اشکل مریش اور [illegible] یعنی جو بشکل [illegible] ہو یہ سبب نضج بول کے
مخالف میں۔ جب کبھی [illegible] ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے۔ اور ایسے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر
بیان ہو چکا۔ وضع رسوب سے اوسکے چکنے اور درد ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزاء رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے
رسوب کا برا ہے اور درد ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے۔ مکان رسوب سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اوسکو غمام کہتے
ہیں۔ اور اگر بیچ میں معلق ہو اوسکا نام معلق کہتے ہیں اور اسمین نضج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے۔ معلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا [illegible] نیچے کیطرف
مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہے جو نیچے ہو اور اسمین نضج کامل ہوتا ہے۔ یہ تینوں رسوب محمود کی ہیں۔ اور رسوب مذموم جتنا ہی سبک ہو بہتر ہے جیسے [illegible]
اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اور اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ میں ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر غلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر ہے راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت
کرتا ہے اخلاط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کے اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح ہو تو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اور اسکے بعد معلق اور سب سے بدتر
راسب ہے۔ سبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے۔ [illegible] رسوب تمیز ہو دالت غلاظت بول میں اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب
سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو۔ جس وقت رسوب طافی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا
کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر ضعیف اور ناتوان لوگوں کا مرض بعض رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو رفع ہو جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب
طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اوسکا اجتماع مثل اجتماع ذلابیہ کے ہو ردی ہے اور ذلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ
مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ جیسی ہوئی ہوتی ہے سوا خادر۔ اور اکثر نمود ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن ہیأت ابتداء نضج میں
ہوتی ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اور اسکے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر
نہیں کرتی ہے لیکن اگر اوسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگیں پس یہ خوف ابتداء مرض میں پیدا ہوا ہے اور اسکا لحاظ واجب ہے۔ **زمانۂ رسوب**
زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضج مادہ کی۔ اور
اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہوگی نضج میں بھی اوسیقدر
تاخیر سمجھنا چاہیے۔ **ہیأت آمیزش رسوب کی اجزاء بول میں** جیسا ہم نے بول ورم اور بول دسم یعنی چرب میں
ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے۔

فصل ساتوین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو بول مقدار مشروب سے کم پر آوے وہ دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا بہت ہو گیا
یا اسہال مستحکم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر اون فضول کے جو بدن میں

تحلیل نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور فرق ہیچ ان دونوں میں نظر سے حال قوت کیا جاتا ہے کہ دونوں میں قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغ میں
ضعیف نہیں ہوتی ہے جس بول کا رنگ شراب ہو اور عفونت پر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہو اسلیم ہو تھا۔ اور اگر زرد رنگ کا ہو اور کم ہو تو شدت کثیر پر دلالت
کرے گا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت میں مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ
طبیعت پر ہے ایسی کوشش کہ اسے تعب سے طبیعت کو تعب داخل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے۔ بول کثیر امراض حادہ میں اگر اوسکے بعد
راحت نہیں کو نہ ہو سیکے وقت یا تشنج التہابی سکے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ میں ہے۔ اگر بول قطرہ قطرہ
حمیات حادہ میں بے ارادہ ہو تو کسی آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عصب اور عضل دماغ تک پہنچ گئی ہے۔ پھر اگر تپ میں ہر وقت ایسے بول کے
سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر دیگا ورنہ اختلاط عقل اور صداع پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جائے
اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور صد تہیگاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا۔ مرض قولنج میں اگر بول بکثرت
برامد ہو تو آمد صحت کی بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور آسانی برامد ہو۔

فصل آٹھوین بول صحیح المزاج الصحیح اور فواضل کے بیان مین

یہ بول وہی ہے جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل بارتیجی رسوب محمود کہ اوسمین موجب بیان
بالا کے سفیدی اور سبکی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو اور بو اوسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو۔
ایسا بول جس وقت کسی ایسے مرض مین دفعتہً برامد ہو جسکی حدت زیادہ ہے جدائی مرض اور حصول صحت پر اوسکے دوسرے دن دلیل ہوگا

فصل نوین بول انسان کے بیان مین

لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے
کہ اونکی غذا یہی ہے اور مزاج مین اونکے رطوبت زیادہ ہے اور مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور تخمین زیادہ بول
شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اسمین زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال
قوام کے ہوتا ہے۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بقدر اندازہ اوس فضول کے جنکا استفراغ
اونکے بدن سے بکثرت ہوتا ہے۔ بول مشایخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ
بھی ہو جاتا ہے جب غلاظت اونکے بول مین شدید ہو سنگ گردے کی پیدایش کی امید ہوتی ہے

فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین

عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے
ہوتا ہے اور یہ بات بسبب کثرت فضول کے ہوتی ہے جو اون مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اونکے ہضم مین زیادہ ہوتا ہے
اور مسامات اونکے وسیع ہوتے ہین اسلیے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین اونکی گنجایش بخوبی مسامات مین ہوتی ہے اور اس سبب سے
کہ اونکے آلات بول کیطرف اونکے ارحام سے بہت سے رطوبات متحلل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جاے مائل بہ کدورت اوپر کی
طرف ہو جاتا ہے۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہے۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا
مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک تہ زہومت گول ہوتی ہے۔ اور اگر کسیقدر کدورت عورات کے بول مین
آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے۔ بول مرد کا بعد جماع کے اوس مین اکثر ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا
دوسرے مین بٹا ہوا ہے۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اوسکے اوپر ابر تنک مثل دہوین کے ہوتا ہے۔ اور شیر
انکا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہے یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے اور رنگ جسمین زرقت ہو اور اوسکے اوپر ابر سا ہوتا ہے

... پانچوین تعلیم ... کیجائیگی — دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اور اوس مین اٹھانوے فصلین تھین

فن سوم حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان مین** علم طب کا تقسیمت اوّل دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے —
جزو نظری — اور جزو عملی — اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہے لیکن
مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جسمین افادہ علم آرا یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین — اور
علم کسی عمل کا اوس مین نہین بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمین بیان مزاج — اور اخلاط — اور قوتون — اور اقسام امراض —
اور اعراض — اور اسباب کا کیا جاتا ہے — اور مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جسمین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ
جزو جسمین تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمین
ایسا ایک مرض ہے کسطرح کیا جاسے — یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمین مباشرت اور عمل مذکور ہو
بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے — شاید ہمنے اسکو اوائل کتاب مین بجزئی بیان کیا
تھا — اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پاچکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ چیزین قسم عملی
کی اوسی طب سے بنہج کلی مصروف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین — ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا
ذکر ہے کہ اونکی حفظ صحت کیونکر کیجاسکے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہے اور اسکا نام علم حفظ صحت ہے — دوسری
قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہے اور اسکا علم علاج نام ہے —
ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس فن مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین — اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبدء اول
ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اوسکی نسبت یہ ہے کہ وہ قائم مقام سبب
فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہوچکا — دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون
حیض کا اور صحیح رائے اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے — یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک انمین کا
جوہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور مختلف ہین — اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہے
— اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہے — اسی لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہوا گو
ارضیت اور ناریت بھی مادۂ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون
نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفۂ منعقدہ مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہین پہونچتی ہے جیسے
اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اوس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی
سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہے جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور
طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفۂ بستہ کا حال ایسا نہین ہے اسی جہت سے ہمارے
ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین — اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے +
پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

ہوتی ہے دوسری آفت تعفن اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت
امداد حیات کی باقی نہ رہے ۔ اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد
ہو جاتی اور اسکی ہیئت مخالف اوس ہیئت کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی رکھتی تھی آخرکار یہ بسبب
تعفن کے متحلل ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اوسکے متحلل کرتی ہے ۔ اور
ایک شئے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے ۔ یہ دونوں آفتیں اون آفات سے خارج ہیں جو اور اسباب سے
لاحق ہوتی ہیں جیسے برودت زائد کہ اس رطوبت کا انجماد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہیں خواہ
اور تمام امراض ۔ یہ دونوں قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئیں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لائق اسی کے ہیں کہ
ہم ان دونوں کا اعتبار حفظ صحت میں کریں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہے ۔ اسباب
خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے ۔ اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہے اور ہمارے رطوبات کی
تحلیل کیا کرتی ہے ۔ اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن میں غذاؤں وغیرہ کے استحال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو
متعفن کرتی ہے ۔ یہ سب اسباب اوس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معاین ہیں بلکہ اول استحال ہوا
اور اول ہماری رسائی اور مقاربت اوقات سے کہ رسانے پر جبت اسی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہے بعد اوسکے جفاف مستقر ہوتا ہے
تا اینکہ تمام ہو جاتا ہے اور فنا رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہے جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہیں ۔ اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کیا
ہے ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہے کہ اسکے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہے اسلیے کہ ہم اول خلقت میں نہایت رطوبت پر ہوتے
ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہے اگر غالب نہ ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہو کر حرارت میں اختناق پیدا ہوتا ۔ اور
جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہے کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسیقدر خشکی پیدا
کیا کرتی ہے ۔ اثر اول جو اس حرارت کی تجفیف کا ظاہر ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں پہونچیں ۔ اور جب
ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہے پہونچیں اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف
بقدر تجفیف اول کے ہوتی ہو بلکہ اوس سے قوی تر ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ زیادہ قابلیت خشک ہونے کی پیدا
اور رفتہ رفتہ یہ تجفیف مرتبۂ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہانتک کہ رطوبت کا فنا ہو جائے پس حرارت
غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اسلیے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا
کرتی ہے جیسے چراغ کہ اپنے آپکو خود ہی بجھا دیتا ہے جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کر دے ۔ اور جسقدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے
حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تا اینکہ بدرجۂ غایت پہونچتا ہے اور عجز بدل بجانے رطوبت کا ما
بدل ما تحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بسبب نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اوس میں کمی ہوتی جاتی ہے
جب ہم حسن غور سے سجا غور کرتے ہیں پاتے ہیں بلحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہوں سے ہوتی ہے ایک تو مادۂ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں
لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل ما تحلل کا گھٹتا جاتا ہے دوسرے رطوبت غریزی میں فی نفسہ بسبب تحلیل حرارت
کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

غریزی ہے جو [illegible] یا روشن چراغ [illegible] سے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیئے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن — روغن کے فنا
ہونے تک [illegible] روشن باقی رہتا ہے — اور پانی کی جہت سے [illegible] ہوتا ہے جیسے گل اس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے شارح [illegible] لکھتا ہے کہ
اس مقام پر پانی [illegible] سے اجزا روغنی وغیرہ کے [illegible] فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے منقلب ہوتے ہین اور جیسے
فنا ہوتے ہین فتیلہ [illegible] جیسا کہ [illegible] کی بحث وقت مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اوس مقام پر تیسری رطوبت
فرض کیا ہے کہ یہان پانی [illegible] اس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح
کی ہے [illegible] کا قیام [illegible] رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور [illegible] ان اس حرارت کا بسبب رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
— اور رطوبت غریبہ [illegible] ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاتے کیس اگر فتیلہ پانی
سے [illegible] پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہوجاتا ہے — اور حرارت ناری
اوس رطوبت [illegible] ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور [illegible] حرارت غریزی کا بنسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
کہ اوسوقت [illegible] چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نفضا اس
رطوبت کا [illegible] آخرکار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہوجاتی ہے اوسوقت موت طبعی
واقع ہوتی ہے — اور بدن [illegible] باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور
اوّلی ہے اوسکے مقابلہ [illegible] اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا
جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو [illegible] کیا ہے اسلیئے کہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل
ما یتحلل اس رطوبت کا [illegible] غذا وغیرہ کے ہوتا ہے اور [illegible] اس رطوبت کے واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے
— پھر [illegible] بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تقویت کرتی ہے اور اوسکا استقلال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ — اور صناعت حفظ صحت کی
ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور ایسی یہ منفعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب
نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے — رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت
کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلل جلد نہ آنے پاوے کہ ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس مدت تک باقی رہے جسکو سبب
اپنے مزاج اوّلی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس مدت تک تدبیر صائب پوری ہوسکتی ہے وہ
تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ نہونے پاوے
نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا نہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجاوے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ
حرارت غریبہ سے خارجا اور داخلا کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسبابت
مین ابدان مختلف ہین باہم ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور جفاف کا
کرسکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ
نہین کرسکتا لیکن کبھی اوس حد سے بیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف پر ہون یا اور جو
دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہوجاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے — اور

تعلیم کرتی ہے [illegible] اور اسکا [illegible] کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتدا سے ولادت میں لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے
[illegible] پیدا کرے یا سوزش اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہ نسبت اوسکے
بدن کے [illegible] اگر ضرورت ہو تو مکرر تلیخ کرین گے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن میں میل اور رطوبت
زیادہ ہو [illegible] اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون [illegible] اون انگلیون سے جنکے ناخن تراشے ہوے
ہون [illegible] اور آنکھون میں روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام پیزر کو انگشت خنصر سے دبائین تاکہ اوسکا کھلنا
[illegible] اوسکی حفاظت کرین جبتک اوسکی ناف گر جاوے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے تب
مناسب ہے [illegible] یا خاکستر قاضی ان مین سے جسکو چاہین شراب مین
ملا کر چھڑکین [illegible] اوسکو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے
کہ اوسکے اعضا کو [illegible] تاکہ جو عضو قابل [illegible] ٹیڑھا ہو جاوے اور جیسے باریک ہوناہے باریک
ہوجاوے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجاوے [illegible] بسبب اتصال نہایت نازکی سے کرنے چاہئیں کہ تا ناف اور انگلی اسکے [illegible]
اوسکو [illegible] اتصال کی مداومت کرے اور دونون آنکھین [illegible]
پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور [illegible] مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا آسانی سے ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ
شانہ بچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانون سے ملادے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی [illegible]
اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو [illegible] اور وہ مکان سرد ہونے پاوے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار
اور خوبصورت [illegible] ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے
اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کیطرف بچھونے پر جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہو جائین اور معتدل پانی سے فصل
گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اوسکو نہلائین عمدہ وقت اوسکے نہلانے کا یعنی
ہے کہ جب دیر تک سوکر اوٹھے اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جسقدر میل اور پسینہ کی کمی اور بیشی ہو
اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ گرم کیا جاوے اگر فصل گرمی کی ہو اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ
رہے اور اسقدر نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جاوے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے حمام سے اوسکو باہر
نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پاوے اور بروقت نہلانے کے واجب ہے
کہ مولود کو اس طرح لین کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اوپر
کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے اور اس بات مین کوشش
کیجاوے کہ بروقت نہلانے کے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون [illegible] سے بہ نرمی و آسانی ملائین
بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل
لٹائین اوسکے بعد پیٹھ کے بل اور ہمیشہ بروقت چت اور پیٹ لٹانے کے بدن پوچھتے جائین اور بدن کو دباتے
جائین اور اوسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اوسکے بعد تو لٹ دین اور ایک کپڑے مین باندھین اور اوسکی

ملانا آہستہ آہستہ لانا چاہیے ۔ دودھ پلانے میں پہلے روز لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے ۔ ہر روز دودھ پلانا اور دو برس ہے ۔ اگر [illegible]
[illegible] دو برس [illegible] چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور [illegible] چاہیے [illegible]
نکلنے شروع ہون غذای قوی کیطرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے ۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہے
کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرضوعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اوسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی ملانا
چاہیے اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی ہونے پائے کہ اوسکا معدہ ممتلی ہو جاوے
پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلائے طعام کے اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اوسکو باز رکھیں ۔ بہتر نسبت ابتدا غذا
لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمریخ یعنی مالش روغن وغیرہ کی کر لیں اور نہلا لیں اوسکے بعد غذا دیں ۔ جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ
چھوٹ جائے بہتر ہے کہ اوسکو از قسم حریرہ اور شبک گوشت کا خوگر کریں ۔ اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہیں ہے ۔ بلکہ آہستہ
آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لابنی اور گول کھجوریں بنا کر چوسانا چاہیے ۔ اگر دودھ چھوٹنے میں بہت مچلے اور تنگی کرے اور
کسی طرح نچھوڑے چاہیے کہ ایلوا اور حرفہ ایکدرہم پیسکر پستان پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائیگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسبت آج
کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو میں اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل جسکے
اعتدال میں زیادتی ہو لڑکوں کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اونکے واسطے ہے اور طبیعت اوسکی متقاضی ہے اسلیے
کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے ۔ جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن صبی تک پہونچیں اور کھڑے
ہونے لگیں اور حرکت اونکے ہاتھ پاؤں میں پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ حرکات سخت و درشت کا اونہیں تحمل کرایا جائے ۔
اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا تحمل اوسکو قبل ظاہر ہونے اوسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اونکی
نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اوسکی پنڈلیوں اور پشت میں آفت پہونچیگی پس واجب ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر
اپنے بدن کا زور ڈالے ایک چمڑا نکا چکنا بچھائیں اور اوسپر اوسکو پھسلنے دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اوسکی جلد کو آزار پہونچے ۔ اور اوسکے
سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گڑتی یا چبھتی یا کاٹ والتی ہے ہٹا دیں ۔ اور اونچی جگہ سے اوسکو پھسلنے نہ دیں ۔ جب دانت
اوگنے پر ہوں تو اوسوقت مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پاوے ورنہ بوجہ چبانے کے جبکہ دانت پیدا ہوتے ہیں وہ بھی فنا ہو جائینگے اوسوقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی
اوسمقام پر ملیں جہاں دانت نکلے پھول گیا ہو ۔ اس سے آسانی ہو کر نکل آئینگے اور جب بچے کی دانت نکلنے پر آویں سر اور گردن کو نیم گرم پانی میں ملا کر ملیں اور تھوڑا
روغن زیت کانوں میں ٹپکائیں ۔ جب یہ دانت اسقدر طاقتدار ہو جائیں کہ اوس سے کاٹ سکے اوسوقت لڑکا اپنی انگلی کو منہ میں لیجا کر
کاٹنے لگتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ ایک ٹکڑا ملیٹھی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اوسکو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے
اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتی ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکے مسوڑھوں میں شہد اور نمک کی مالش
کریں تاکہ مسوڑھوں کا درد پیدا نہو جاوے ۔ پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تمام و کمال برآمد ہوں تھوڑا سا عرق السوس خواہ
اصل السوس جو بہت سخت نہو اوسکے منہ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے زیت شیرین خواہ اور کوئی چکنائی
ملنا چاہیے ۔ اور جب بولنا شروع کریں ہمیشہ دانتوں کی جڑوں میں مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان میں معالجات ان

امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں لڑکوں کے علاج میں مقدم ہر چیز حفظ صحت مرضعہ کی ہے تاکہ اگر

مشغول ہو اور جسکے بدن میں امتلا ہے خون سے ہو فصد یا حجامت کرائی جاسے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کا ہو تو بعد حاجت اوسی خلط کا
استفراغ کرانا چاہیے۔ یا وہ اسہال جس میں طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی خاطر سے کریا اصلاح ہضم تو تنفس کی یا تبدیل کسی اور
سوء مزاج کی ہو ایسی چیزوں سے علاج کیا جاسے جو مناسب اور موافق اوس سوء مزاج کے ہوں۔ پھر اگر تنقیہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہو
اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جائے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اوس دن کوئی اور عورت
دودھ پلاے۔ اب ہم امراض جزوی لڑکوں کے جو اکثر عارض ہوا کرتے ہیں بیان کرتے ہیں از انجملہ وہ اورام ہیں جو مسوڑھوں میں بروقت نکلنے دانتوں کے
پیدا ہوتے ہیں۔ یا وہ اورام ہیں جو اوتار میں بجانب گدی پیدا ہوتے ہیں اور تشنج اوسی اوتار میں بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہوتا ہے
جس وقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ انگلی سے اوس مقام کو دبائیں بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اوگنے کے مقام میں مذکور
ہو چکا ہے اوسکی مالش کریں اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ خطمی کے ملیں اور سر پر نطول پانی کا جسمیں بابونہ اور شبت
جوش دیا گیا ہو کریں۔ از انجملہ لڑکوں کو دست بروقت نکلنے دانتوں کے بکثرت آتے ہیں۔ بعضوں کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال
کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور قبیح مسوڑھوں سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے۔ اور چاہیے کہ سبب
اسہال کا یہ نہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے میں ایک دانت کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہیں کرتی اور یہی وجہ
درد مسوڑھوں میں عارض ہوتا ہے یہی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ میں ہو سکتا ہے۔ اسہال لڑکوں کا اگر کم ہو تو اوسکے علاج کیطرف
مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اوسکا تدارک اس طرح کریں کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ میں بھگو کر پیٹ کو سینکیں یا زیرہ
جو تھوڑے سے سرکہ میں پکایا جاے اوس سے تکمید کریں اگر اس سے نہ رکے تو انفحہ (یعنے معدہ بچہ بکری کا جسکو ہندی میں جھنجھنہ کہتے
ہیں) پنیر کا ایک دانگ سرد پانی میں ملا کر پلائیں اور بروقت اسہال کے اسباب کی احتیاط رکھیں کہ دودھ اوسکے معدے میں پھٹنے نہ پاسے
وہ احتیاط اسطرح ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کریں جیسے زردی بیضہ نیم برشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا شہد
پکا کر یا ستو یا تخمین ملا کر کھلائیں از انجملہ لڑکوں کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ شیاف ہوسکے یا اوسی شہد
میں ملا کر شیاف بنا سکیں ہوتی ہے خواہ یہ دونوں جز اور فودنج اور اصل السوس آسمانگونی بجنسہ یا جلا کر شیاف کریں یا تھوڑا سا شہد
خواہ برابر پتے کے علک البطم کھلائیں اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کریں اور اوسکی ناف لخلخہ کا اوپر بخور مریم ملا کر لگائیں از انجملہ
لڑکوں کے مسوڑھوں میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور مغز گوشت کسی اور ایسی چیزوں کی تکمید نفع کرتی
ہے از انجملہ لڑکوں کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا کہ تمام
بیار ہوا اور بدن میں اوسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج بروغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے
کیا جاتا ہے از انجملہ اکثر لڑکوں کو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثاء الحمار کو پانی میں جوش دیکر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار
کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو تو اوسکے
مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ میں ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ میں موم صاف کیا ہوا ملا دیں اور اوسکے دماغ پر روغن زیتون
اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائیں۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یابس عارض ہو از انجملہ لڑکوں کو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اور اوسکے
علاج میں ہم ترجیح دیتے ہیں کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اوسکی شہد ملا جائے بعد اوسکے بیخ زبان انگلی سے دبائیں

اوسپر چیزین باندہ رین تاکہ [illegible] مین بچہ صحت سالم اور عضو سب سیدھے رہیں اور [illegible] ان کا لحاظ رہے کہ کیا [illegible] کی مقدار کتنا
فی الجملہ اونپر [illegible] جائے اور اسیطرح چھ برس کے سن مین اونکا آرام [illegible] اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے لیکن
پینے شراب خرما وغیرہ اونکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصاً [illegible] کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یہ
کہ پیٹھ و اعصاب کی بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت [illegible] اور منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہے وہ یہ
کہ ادرار صفرا کا ہوجاتا ہے اور ترطیب اونکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ فضلہ صفرا قبل استعمال نبیذ کے
اتنا زیادہ نہین ہے کہ اوسکا ادرار براہ بول کیا جاسے اور مفاصل اونکی ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین وہ زندگی
کرتے ہین سو چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اونکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ اونکی تدبیر مین درست رہے تاکہ انکا
چودہ برس کا پہونچے اور اسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اونکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے پس
رفتہ رفتہ ریاضت اونکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت مطلقاً متروک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رکھ
اور معتدل ریاضت کا التزام کرین اور بعد اسکے یعنی چودھوین برس کے اونکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت حال
ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا اب ذکر کرین اور پہلے اون چیزونکا بیان کرین جسپر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین

تعلیم دوسری بیان مین اوس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے

اور ابتدا اس بیان کی ریاضت سے کرین اور اوسمین تیرہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین محل ریاضت کے

جسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اوسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اوسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدا
کلام ریاضت سے کرین ریاضت وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو
توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اوس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے لیکن جبر
علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو (جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین اور اونسے پیدا ہوتے ہین) ہوتی ہے اور
استغنا معالجہ سے اوسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ تمام تدبیرین اوس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے
کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہوچکا تا بقاے حیات بطرف غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اوسی غذا سے ہوسکتی ہے
جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام و کمال ہمارے
جسم کی غذا بالفعل بن جاسے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اوس فضلہ کی استفراغ مین کوشش
کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہوسکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسیقدر باقی رہجاتا ہے
خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اوسکا پھر جسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی لقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی جمع
ہوجاتی ہے اور اوسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بچند وجہ ضرر پہونچتا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اگر
ان مواد مین عفونت آجاسے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جاسے امراض
سوء مزاج پیدا کرینگے اور اگر انکی مقدار بہت ہو جاسے امراض امتلاء سے جنکا بیان آچکا ہے از قسم امراض وعائی و مجاری کے اونمین پیدا کرینگے
اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جوہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لامحالہ ان مواد

کے استفراغ کی طرف بانضمام حاجت ہوتی ہے اور انکا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہل کا کیا جائے اور
بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہین بلکہ یہ دوائین سمی بھی ہوتی ہین جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا
چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائی مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اوسیطرح اذیت بھی دیتی ہے اور باینہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ
ہوتا ہے اسیطرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جوہر حیات ہے اوس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے
اور یہ سب باتین قوت اعضای رئیسہ لاعلاج ہو کو ضعیف کردیتی ہین پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتین امتلا کی ہین جو بحالی خود مترتب
ہوجاتی ہین جو وقت تدبیر ریاضت کو استفراغ ہوجاتے پس ریاضت بڑا کامل سبب نافع ہے واسطے مبادی امتلا کے جو وقت کہ تمام
سبب تدبیرین ہمراہ ریاضت کی ٹھیک صواب واقع ہوئین اور باینہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو
سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ بروز باقی رہجاتا ہے اوسکی تحلیل کردیتی ہے
اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گزرنے مدتہاے دراز کے فضلہ
جمع نہین ہونے پاتا اور باینہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے
ہر ایک جوڑ لیے افعال پر قادر ہو کر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسیطرح اعضا کو اون غذا کے بوجہ کم ہونے فضلات کے سبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے
پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور سختی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین
اور مسامات کھل جاتے ہین ۔ اکثر یہ بات ہوتی کہ ترک ریاضت کے وقت مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بسبب ترک کرنے
اوس حرکت کی جو روح غریزی کو کہ آلجاتا ہر عضو کا دیتی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کی ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری
قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اوسمین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا اتمام اوس سے نہین ہوتا ہے اور اس ریاضت سے
خاص منافع ریاضت کو پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی
ہے اور ایک قسم وہ ہے جو زیادہ ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی ہوتی
مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم مزاجی یعنے باہستگی اور ضعیف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسموں مین جو متضاد ہین ایک قسم
معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ
کرنا اور ملاکرب یعنی سینہ سے سینہ ملا کر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا اور احضار یعنے دوڑانا یا گھوڑیکا یا دوڑنا اور جلد جلد چلنا اور تیر لگانا یا
کباوہ کشی کرنا اور روبیع یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعہ رسیان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنے ایک پاؤن چلنا کہ
جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور سب سے الگ ہو کر ہاتھ پہ ہاتھ مارنا اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم
کھڑا ہو کر دونون ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور
پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زورق اور سمیریات جو دونون چھوٹی قسم کی کشتیان ہین اونپر سوار ہونا اور اس سے
ریاضت لطیف اور گھوڑے اور عماری والے اونٹ پر سوار ہونا اور گھوڑیکی سواری منجملہ ریاضت قوی کے ہے ریاضت میدانی ہے اوسکی صورت
یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کیجائے پہلے وہان سے کسیقدر دوڑے اور اوس معین تک دوڑ کر پچھلے پاؤن

دوڑنے کے اور ہر مرتبہ مسافت میں بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہانتک کہ تھوڑی سی مسافت میں ٹھہر جاوے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ تلوار یا نیزہ
سے کھیلنا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچانے اور چھلی بجانا اور پانونکا پھینکنا اور اوپر سے نیچے کو پھیلنا اور گیند کھیلنا
بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنے لکڑی کی تلوار سے اور شہہ زوری اور پیراو بھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر دوڑانا یا دوڑتے ہوئے
گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنا اور مباطشت یعنے ہاتھا پائی جسکی چند قسمین ہین ایک یہ ہے کہ دو آدمیون سے ہر ایک
شخص دوسرے کو دونون ہاتھون سے بیچین کمر کی جگہہ پر پکڑے اور دونون اپنے کو چھڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے کو
پکڑ رہے اور بھاگنے نہ دے دوسری یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور موہنہ ایک کا
دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اوٹھا کر ٹیک سے کروٹ کرے اور اسکے بعد چت کرنے کیواسطے زور کرے خصوصاً جسوقت کہ مرد مقابل
ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہوا ازین قبیل سینہ سے سینہ لگا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن مین
ہاتھ ڈالکے نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین اور اپنے دونون پانون سے دوسرے شخص کے دونون پانونکو
الگ رکھے کیطرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال کرتے ہین اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی
اپنی جگہہ کو بدل کر دوسری جگہہ پر چلے جائین اور پے درپے پیچھے کی طرف ہٹنے کو دوسرے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک
جست سے چیز آگے کی جانب کے درمیان مین ٹیپی اور طفرہ ڈالے اور ایسی جست وخیز مین انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو تکلونکی
ریاضت ہے اوسکی یہ کیفیت ہے کہ آدمی ایک جگہہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو تکلے زمین پر گاڑے کہ اونکے درمیان مین فواصل چار گز کی
جگہہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائین تکلے کو چھوئے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنی تکلے کو چھوئے اور چالاکی اسقدر کرے کہ
اوس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ بیچ مین وقفہ دیکر یا سست ریاضتین اونکے بیچ مین واسطے
آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہے کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست
نہین ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہے ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور
اعضای نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اوٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف
اوصاف کی چیزین ملا کر ہوتی ہے اور اسمین ریاضت موہنہ اور لہات یعنے کوے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ مین
خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس مین تنگی پیدا ہو تو نرمی کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمین کسیقدر تمام بدن کی بھی ریاضت
ہوتی ہے اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے مین گو خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا
باعث ہے اور اسمین بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا ٹھہر ٹھہر زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اوسمین بھی خطرہ ہے واجب ہے کہ نرم
قراءت سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز خوب بلند ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس
ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اوسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا تو صحت
اور صحیح آدمیون کے واسطے اسمین اندیشہ ہے ہر ایک آدمی کو موافق اوسکے مزاج کی ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتین
نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اون لوگونکو موافق ہین جنکو حمیات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے
پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خوراک کے نہ پہنچنے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسیطرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو اس

ریاضت میں اگر سختی کیجاے تو ضعف پیدا کرتی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور [illegible] جیسے [illegible] بیان ہوا اگر خوب تیز
حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اوسکا انفعال پیدا [illegible] کرتی ہے اسیطرح منا
[illegible] سخت ہو بشرط الغضب اور حرارت [illegible] اور اسی طرح بیماران
امراض گردہ کا [illegible] کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی [illegible] باقی ہو
مادہ [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] قوت [illegible] فائدہ مترتب ہونے
[illegible] اسمین برانگیختہ ہونا [illegible] گہوارہ جنبانی [illegible] ہوا زیادہ کیطرف
ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اوس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی [illegible] اور فائدہ اسکا بہت ہے —
کشتی اور جہاز کی سواری جذام اور استسقا اور سکتہ اور بہرودت [illegible] کو نفع ہے اگر [illegible] سے لیجائین اور گرداب
مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ اوسکے متواتر ہونے کے جانے سے کبھی نفس بیہوشی اور کبھی رنج پیدا
ہوتا ہے اور اگر ناو کی سواری سے متلی پیدا ہو کر کہ جاے اور [illegible] امراض [illegible] کی ریاضت [illegible] ریاضت
کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سی ہوتی ہے اور روشن چیزین [illegible] دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے — سماعت خفیف آوازون کے
سننے سے قائم ہوتی ہے اور تماشا و نقارہ بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان
حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے جسوقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھینگے واجب ہے کہ ریاضت کرنیوالا اپنے بدن کے اعضای
ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسکے [illegible] درد ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اوسمین دونو
پانون کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانون کی حرکت اوسکی ریاضت مین کمتر ہو اور ادہر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت
سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانون تک پہونچی بہتر ہے — ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند
کرنے مین بشرطیکہ یہ دونو باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے بھی مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص
بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا **فصل تیسری بیان مین ابتدای وقت ریاضت اور انتہای وقت ریاضت کے**

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرد احشای اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسی موجود نہون
جنہین تمام بدن مین منتشر کردے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگو مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آگیا ہو تو ہضم کے حاصل
ہونے پر نضج بول کا قوام اور رنگ مین دلالت کرتا ہے اسلیے کہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین
زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کے تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی
حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہے یعنے تیزی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ قوت مین ضعف
پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضای حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اوسوقت معدہ بالکل خالی
نہو بلکہ اوسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو — جاڑے مین غلیظ اور گرمیون مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے
اوس سے کہ بھوکھا ریاضت کرے — اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو — بہترین اوقات ریاضت

بحران فوری یا او بلا فضلی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بوقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک
حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار منہ نہ جاوے بلکہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہوا ور اگر نہار منہ
حمام مین جانے سے خوف غلبہ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدون اس تدبیر کے
داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور بالخصوص اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے اوسمین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا ناشتا ان لوگونکے واسطے
یہ ہے کہ آب فواکہ خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھاوین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی
نچاہیے اسلیے کہ اوسوقت مسامات تمام بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضای رئیسہ تک پہونچکر اونکی قوتون کو
فاسد کردیگا۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اوسکا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضای رئیسہ تک نافذ
ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح واجب ہے کہ یکایک بیدرنگ حمام سے باہر نکلو اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کو دھوئے اور نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب
ہے کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑون مین خواہ اونی لباس مین بدن کو چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو جس وقت تپ
میں ہو اوسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو۔ اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید
او ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع بھی ہے اور مضر بھی۔ منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کو کھولدینا جلا یعنے چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول
تمام مادہ کا نضج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اوسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے تحلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ
کے دفع کا ارادہ ہو اوسمین اسہال کرتا ہے۔ ماندگی کو دور کرتا ہے۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہین اگر افراط ہو۔ ضعف قلب پیدا کرتا ہے
اور غشی اور کسلمندی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہے اور اوس مادہ کو تحلیل جا
اور اعضای ضعیفہ پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے اسیوجہ اعضای ظاہری اور باطنی مین اورام پیدا ہوتے ہین **مختصر بیان سرد پانی سے**
نہانیکا سرد پانی سے نہانا اوسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچی ہو بھی اوسکا اعلی درجہ مین ہو قوت بھی
اوسکے بدرجہ غایت ہو۔ ہضم بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہوا ور نہ مرض مین
مین مبتلا ہو۔ اور نہ اوسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو۔ نہ لڑکا ہو نہ بڈھا۔ ایسے وقت مین کہ بدن مین اوسکے پھرتی اور چالاکی ہو
کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض
سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد
ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کرین بطبق عادات کے زیادہ سختی مناسب
نہین ہے اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کی معتدل ہونی چاہیے اور بنسبت دلک معتاد کے تھوڑی ہی۔ اور بعد ریاضت
کے آب سرد سے نہانا اسطرح چاہیے کہ دفعتہً کل اعضا مین پانی پہونچ جائے اوسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط
باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اوسکی غذا مین
زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی
ہے اگر جلدی بدن مین گرمی آجاے اور رنگت بدن کا بدستور ہو جاے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین بقدر معتدل اور مناسب تھا اور
اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اوسی حساب سے کمی کرنا چاہیے اور جسقدر بعد

النش کے اور رنگ اور حرارت سکے پلٹ آنے کے بعد بار دو آب سرد مین داخل ہوتے ہین — جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہیے
کو بتدریج اسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیون مین سب سے زیادہ گرم ہو اوسکی ٹھیک دوپہر مین اسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ
اوسدن ہوا نہ چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے اور ایسا ہی بعد بیداری کے فوراً اوسکا استعمال جایز نہین ہے اور یہی برتاؤ
ضعیف ہو بدن یا معدہ اسکا بیان پہلے ہو چکا ہے اگر اوس شخص کا بدن نہایت قوی ہو تو البتہ آب سرد و غسل کا حال ہم پہلے بیان بالا کر لینگا — آب سرد سے نہانا جس طرح
پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعتہ داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اوسکے بعد تقویت حار غریزی کے بسبب استحالے
اور ظہور کے دونی بنسبت ضعف کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہو اوسے واجب ہے اس بات مین کوشش کرے
کہ اوسکی غذا کوئی شئے غذاے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ
ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور
روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون نہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہونچی
ہو سوا اسکے جو چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بسبیل علاج
یا تقدم بالحفظ کے یعنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی سوا فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ بغذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور چھوہارا اون
مقامات مین جو ان چیزون سے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزون کے کھانے سے بدن مین فضول پیدا ہون تو اونکا استفراغ بہت
جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا بچانا ہے اور تکلیف بھوک
کی اوٹھانا البتہ طبیعت کی بھوک ہوا اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگون کے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والون کی سی بھوک نہو اسلیے
کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صفرا یدی پیدا کرتا ہے — جاڑون مین گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا
گرم ہو مناسب ہے — گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونیکے ہے — یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم سیر
ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے — اور دبلے آدمی کا
بھوکا رہنا اسی طرح برا ہی مگر اسکی برائی زیادہ ہے — ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی اونکو تنگی ہوئی پھر جب
قحط برطرف ہوا اور کھانا بفراغت اونہین میسر ہوا بدن اونکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ برآن بدخوری اور بشدت امتلاے معدہ
ہر وقت مین قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیون کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوکر مر گئے اور
اگر براہ خطا کوئی غذاے دوائی سے مستعمل ہو اوسکے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہے
اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے یعنے استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہو جائے — مثلاً غذاے دوائی اگر
سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکے تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے
اوسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذاے دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہے
بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو مفتح سدہ کی کرکے اوسکا اخراج کردے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے
کہ اوسی زمانہ مین کوئی چیز نکھائے — جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اوسکا

معدہ اور اوپر کی آنتین غذای اول سے خالی نہو جائین اسلیے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہو چکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہے خصوصاً جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہو اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وجع مفاصل اور درد گردہ اور ربو اور تنگی نفس اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سے پیدا ہو حمیات ماد خبیثہ اور امراض گرم ردی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی بنظر ضرورت ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو مانند طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ شور کا استعمال کرے اور اسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب تیز پھیکی کھا لیتا ہے تو آسان تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہو جاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف اسکے حال اوس شخص کا ہے جو بعد غذای سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانا کھانے کے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہے خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے۔ جو انفعال نفسانی یا حرکات بدنی کہ اوس سے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین واجب ہے کہ جاڑے مین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا خوب بسی ہونی چاہیے اور ایسی غذا کا اوسکا کتنا بدن مین زیادہ ہو تاکہ بدن مین خوب چسپیدہ ہو۔ اور گرمیون مین غذا اوسکے برخلاف چاہیے اور اسکے بعد واجب ہے کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو ممتلی نکرے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانے سے اوسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خوردنی یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہے کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑہ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایکدن کھانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور پھر ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر جائے بعد نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب ناانس پیے۔ **روفس حکیم کا قول** ہے کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصاً بعد اوس غذا کی جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات غشائی رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہے کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑھ لینا اور تکیہ سرہانے رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائنتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کھانے کے اوسکے جسم مین گرانی پیدا نہو اور نہ شراسیف مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جائے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کھانے کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدہ کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہو جاتا اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہو جاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہین ہے جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو جاتی ہے کہ دفعۃً کھانا نکھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت استلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو کھانی چاہیے ۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذاے مرطب کا محتاج زیادہ
ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے ۔ اور صفراوی مزاج کی غذا سرد و تر ہونی چاہیے ۔ اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو
اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو ۔ اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اوسکو
ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو ۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی رعایات محافظ صحت
کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اوسپر تیرا کریگی
اور اوسکو راہ نفوذ کی نملیگی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اوس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کریگی البتہ ایک خاص طور پر
ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہوسکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ۔ ایضاً ایسا کھانا جلیا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اوسکے پیچھے بہت جلد
قوی اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اوسکے دہنیت کے یہ تو اسقدر ہضم ہو کر اوتریگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے
بوجہ دہنیت کے اوسکے ساتھ اوتر آئیگا اور باعث فساد کے ہوگا ۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو کھانی چاہیے کہ خود فاسد
ہوجاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہے ۔ بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو بعض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے
معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلاپن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نٹھہرتا ہو ۔ یہ بھی
واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے ۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذاے لطیف
سریع الہضم فاسد ہوجاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہوجاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنے گرم
ہے اور بعض آدمیونکا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہوجاتی ہے
ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے ۔ شہرون کو بھی بنسبت غذا کے خصوصیت ہے ۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو
جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے
اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بنسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو
ہر ایک صحت اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل
ہوتی ہے ۔ بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کھا کر اوسکو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت
معدے پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل
عارض ہونگی ۔ اکثر وہ شخص جسکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاون کے کھانے کا محتاج ہوتا ہے خصوصاً اگر بجہت ضعف کے
تحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اوسکو غذاے تر سریع الہضم دیجاے علاوہ یہ ہے
کہ جن بدنون مین تخلخل ہوتا ہے اونکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاون کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہنچتا ہے
اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے ۔ اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے
کہ فصد کی عادت ڈالے ۔ اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو چاہیے شاید لوازم اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اون چیزونکا
جنکا خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین ۔ بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف
غذاونکو ساتھ ہی کھاے اور اوسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا
معدے سے اوتر جاوے ۔ اسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے
بیتاب ہو جاوے تو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی ۔ اتنی
قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اوس مدت
کے جس مین کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے ۔ پیاس پر
صبر کرنا اور نیند پیکی نا کھانے کی اون لوگون کو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے ۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے ۔ اسیطرح بھوک پر صبر
کرنا بنسبت دونون کے ۔ گرم مزاج والے اگر بھوک پر صبر کرینگے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے پھر جب کچھ کھاتے
ہین معدے مین فاسد ہو جاتا ہے اونکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئے اوس شخص کو حال مین
جسکے معدے مین غذا فاسد ہو جاتی ہو ۔ ایضاً اشتہای طعام بھی انکی فاسد ہو جاتی ہے اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے
بچاوے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آب بہارا یا تھوڑی سی شیرخشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے
اور پوری ہو جاوے اوسوقت انکو کھانا مناسب ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اونکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہے اور
اونکو بھوک پر صبر بنسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہے ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے انکے اعضا مین بھری ہو اور وہ
رطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکے بدن کی غذای تام بالفعل کر دے اوسوقت البتہ مرطوب
مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہے ۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے
یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑ جاتے ہین اور عفونت پیدا ہوگی ۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے
پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہین منجملہ اونکے استسقا ہے ۔
ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً اگر میوہ نیز طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہے خواہ گرم پانی سے
خواہ مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے ۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہین
جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا مین وخامت کی جہت سے ریاح پیدا ہون ۔ جبکہ معدہ
خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھائے فوراً معدہ اوسکو قبول کرے گا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اوس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس
فاسد ہو جائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت نہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خلو معدے مین غذای غلیظ کو مقدم کرے اور پھر تھوڑی
تھوڑی کھائے پس معدہ اسوقت مین غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچتی ہے اوسے کوئی
حرکت قوی ہلاوے یا بوجہ استعمال مشروب کے اوسمین تشویش پیدا ہو جاوے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے یا نکہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے
اسکی جہت سے امتلای معدہ بطرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگی چاہیے کہ لیٹ کر سوئے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے
بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے گی اوسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت
ایسی چیز سے کرے جو باسانی روانی شکم پیدا کرے ۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربے یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور
معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کرین ۔ پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلا پیدا ہو بہتر ہے بنسبت اسکے کہ کھانے کی چیزون سے

بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین حبہ کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم مصطکی انسے نشاط لینے کو ناسپتی کی درخت کا ایک ونگ
بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور ان سب سے بھی بہتر یہ دوا ہے کہ دو یا تین حبہ کے برابر حلک السلام او کبھی اسکے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرے دین
سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر انمین سے کوئی چیز میسر نہو تو پھر سکنجبین سا پیا کرے اور ایک دن غذا ترک
کرے پھر جب تک طبیعت سبک ہو جاے۔ گرم پانی سے خواہ حمام مین نہائے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے
ہضم ہو او ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذائی رگونمین بھر رہے ہین اسلیے کہ جو غذا سے کثیر با افراط ہو اگرچہ معدہ مین ہضم ہو جاتی
ہے مگر رگون مین کمتر منہضم ہوتی ہے بلکہ رگونمین خام باقی رہکر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگون کو شگافتہ کر دیتی ہے اور کسل اور ماندگی اور جمائی پیدا کرتی
ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیز سے کرین جو رگون سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط ہو کہ یہ اعراض پیدا ہون
یا غذا ایک قسم کی اعیا یعنے ماندگی پیدا ہو جاے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ طبیعت
چھوڑ دے بعد اسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرین گے ۔ جس شخص کا سن زیادہ ہو جاے اوسکا معدہ
اوتنی غذا نہ قبول کریگا جو بر وقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے
کھاے بلکہ اوس سے کم۔ جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنے زیادہ کھانے کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھاے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہوا اسکے
بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدہ اسکے بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤنکی مضرت کا تدارک سکنجبین سے
ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہے۔ اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے
سرد غذاؤن کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد
حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہون اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا
سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور جلد کی کم اعانت ہوتی ہے ۔ اور غذاے غلیظ اوسکی ضد ہے ۔ جس شخص کو
حاجت سختی اعضای کی بدن مین پیدا کرنیکی ہو اور اوسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک
کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤن سے بہت زیادہ نہ کھاے تاکہ خوب ہضم ہو جائین ۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور
جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن
چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اونکے جگر غذاے غیر منہضم کو جذب کرتے ہین جبتک کہ
بخوبی ہضم نہوے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کی آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے
جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار مین بیماری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت
سن شیخوخت کو پہونچتے ہین ۔ فواکہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون
ایسے ہی لوگونکو مفید ہین اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا ۔ اور اگر اسکے سوا
اور چیز بارد رطب سے تدبیر کرین بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین ایک کیفیت پیدا کرتی ہین اوسکی جہت سے خون کو بدن مین جوش
پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج مین جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی چیز سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ
عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائین بکثرت کھاتے ہین حمیات

جن سے ... ہو ... اگرچہ ریاضت انہیں اور فصد برودت ... حاصل ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی ہیں کبھی یہ
عارض ہوتی ہے کہ ... مدید ہوتا ہے اور اسوقت ہوتا ہے کہ مائیت تحلیل ہو اور رگوں میں اوسی طرح باقی رہے — یہ لوگ اگر استعمال
ریاضت کا ... اجتماع ... بالتعیت کر رگوں میں کریں بلکہ جسوقت استعمال غذا کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحلیل ان مائیات کا بعد جاننا
اور ... انکا ... ہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون میں بلغم خام یا پانی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ مل سکیگا اور اوس خون سے
بدن کی غذا کم ہوتی ہے — جو شخص غذا کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے
تاکہ غذا ... اوتر جائے — جو غذائیں مائیت پیدا کریں یا اخلاط غلیظ یا لزجت یا خلط صفراوی اور فسے جمیات پیدا ہوتے
ہیں اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ ...
سدہ ... اور ... پیدا کرنے والی غذا سے بدن میں عفونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون میں حدت — جن ...
صفرا ... استعمال ... میں نافع ہے جیسے ... ترکاری کہ معدہ میں زائد کرتی ہے — اگر کوئی شخص ایسی حالتوں میں
گرفتار ہو ... غذا ای ردی ... ایسی غذا کو ... ترتیب کھانے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور
ایک ... غذا ... اسکا ... لیس اگر ایسی میٹھی غذا کھانے اور ... سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین ...
سفرجلی وغیرہ ... اور جس شخص کو اذیت ترشی کی ... ہو اوسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال
کیسے اور ... ہضم کے جائز ہے — چکنی غذا کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاملوط اور حب الآس اور ...
... اور ... رشتے پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اسکی اذیت رفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے
بھی اسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے انگور ... اور لہسن اور پیاز اور ان چیزوں کی مضرت چکنی چیز سے رفع ہوتی ہے — جس شخص
کے بدن ... ردی ہوں اور رقیق بھی ہوں اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے — اور جس شخص کے بدن میں تحلیل بآسانی ہوتا ہو
اوسکو غذائی ... الہضم دینی چاہیے — جالینوس کہتا ہے کہ غذای ... ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہو سکتی ہے گویا ایسی غذا
بمنزلہ ہے نہ میٹھی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین — جس شخص کا ... ہوا اوسکو غذائے غلیظ کا تحمل بنسبت اوس شخص کے
جسکا بدن ... اور ... ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے — خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو ناصاف کرتا ہے اور طبیعت میں
خشکی پیدا کرتا ہے — اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے — اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے — اسیطرح تیز
غذا جیسے مرچ وغیرہ — اور نمکین غذا معدہ کو مضر ہے اور آنکھ کو بھی — چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اوسکے غذای ردی کھائی جائے
فاسد ہو جائیگی — جس غذا میں لزوجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے گیہوں مع چھلکوں کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے
چھیلے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمیں بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بنسبت چھنے ہوئے آٹے کے — جس شخص کو تعب
اور مشقت عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سخت بھوک کے اوسکے
خون میں حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو —
یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو تعب عارض ہو اور غذای غلیظ کو تناول کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل
نضیج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے — کبھی غذاؤنکو بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین ۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کیونکہ دونون
غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین ۔ یہ بھی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندونکے
گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ ۔ اور کھانا نہین وہ تیل اور چکنائی ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو ۔ اور جو کباب
انجیر کی لکڑی کے کوئلون پر بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے ۔ مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف
ہوتا ہے یعنی ہضم اور تیز ہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا
طعام زیادہ کھایا جاوے ۔ قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر دنکو اور روٹی پر بوقت
شب کے قناعت کرتے تھے ۔ افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو ۔ بھوک کا ٹالنا اکثر معدہ مین رطوبات
صدیدی بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جاوے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر یہ دیر مین ہضم
ہوتا ہے اور معدہ مین باقی رہتا ہے ۔ شوربا بھی غذا اچھی ہے اگر اوسمین پیاز پڑی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے
بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوئے کلہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے ۔ اسیطرح نبیذ بلکہ شراب
ہے کہ کلہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بطور نقل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تیہو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے
اور چوزون مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ کا بچہ ہے جو پیٹ مین بکری یا بچہ گاو کے بھرا جاتا تا اوسکی
رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزونکا اخلاط کے تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربا مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے
مین غذائیت زیادہ ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اوسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنے برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ
اوسکی بدبو کی چیز نکل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے
اور حلاوات یعنے حلوے اگرچہ شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو نہ صرف بلکہ زیادہ ہو اوسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے **فصل آٹھوین تدبیر مین
پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کی ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے
جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کر کے جیسے صراحی مین پانی بھر کر برف مین جھلتے ہین الغرض
جرم برف کا استعمال بہر حال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسلیے کہ کھلی ہوئی برف جلد سے پٹھہ اور اعصاب کو
ضرر پہونچاتا ہے اور تمام احشا کو بھی اوسکا ضرر پہونچتا ہے ۔ اور سوا اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہوسکتا اور اگر
فی الحال یہ پانی مضر نہو گا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہو گا ضرور مضر ہو گا ۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھ ہی پینا چاہیے
جب تک ایک ہضم نہو لے ۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسی طرح بگڑے ہوئے پانی کا درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے
سرکا ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً
پیٹ خالی ہو بہت برا ہے ۔ اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگونکو ہوا کرتی ہے اوس مین پانی پینا یا جس وقت طبیعت
مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اوس سے بقدر سیراب ہونیکے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ اگر بہت پیاس شدت کی ہو پھر دو ہوا
مین ٹھوڑا ٹھوڑا پانی سو گھونٹ کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منہ تنگ ہو پانی پیے ۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو بھی

یہ تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار مونہہ اسطرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار مونہہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نکر سکے خصوصاً
بعد ریاضت کو چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملا کر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سونا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحمل اوس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے
خصوصاً اگر پیاس پر صبر کرکے سو رہیں۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہو تو سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی
اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہو وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پیے کی چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے شراب
اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہے اور درد سر نہیں پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدہ سے پیدا ہوا
اوسمیں تخفیف کر دیتی ہے۔ اور جس شراب میں کچھ اور دوائی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر
بھگوئیں۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کو موافق ہے۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں پس بدون ہضم طعام اور اوسکی منحدر
ہونے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی الکیموس ہو اوسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک
روانہ کر دیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے۔ چھوٹی پیالیوں سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالوں کے لیکن اگر کھانے کے
اوپر دو تین پیالے پیے خوگر کو مضر نہیں ہے۔ اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہیں ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور مرطوبین
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا کو بول وغیرہ کیطرف سے اخراج کر دیتی ہے۔ خلط سوداوی میں ازلاق پیدا کرکے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر البتہ ہو جسمیں گرمی بہت
نہو اور وہ شے غریب ہو اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہیں کہ ہم اپنے مقام پر بیان کریں۔ جس شخص کے
دماغ میں قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور بیہوش نہیں ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتے ہیں قبول نہیں
کرتا اور سواے اوس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہیں ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن بالیاقت
ہو جاتا ہے اور قوتوں میں الیاصاف نہیں ہوتا۔ اور جسکے دماغ میں ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینے میں کسی
طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑوں میں اوسکی سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہیں کر سکتا ہے۔ جس شخص کا ارادہ
شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھاوے اور اپنے کھانے میں اوس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام خراب کے امتلا پیدا ہو جاے
کہ قے کرا لے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور مونہہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے۔ جسکو اذیت شراب سے بسبب شدت
حرارت کے پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور تنقل انار ترش اور چقندر سے کرے۔ جسے اذیت شراب کی جانب سر میں پہونچتی ہو کم
کرے اور پانی ملاکر خواہ روٹی بھگوکر استعمال کرے اور اوسکے اوپر تنقل بہی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش
کیا ہوا استعمال کرے اور کسیقدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمیں قبض اور ترشی نہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تنقل نا گرمونہہ اور

لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم مین اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو
مضر ہے اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین
اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو ہو نیز مزے مین معتدل نہ ترش اور نہ شیرین ۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ
شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی ایکبار ملائین اور جوش مین لائین تا آنکہ چوتہا حصہ اوسکا کم ہو جاوے ۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا نفع پیدا
ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب آشامین دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے
بعد اسکے کہ کچھ تہوڑا سا کہا لیا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈہیلا کرتی ہے اور شکر پینے مستی بہت
جلد پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ مائیت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے ۔ جس شخص کی طبیعت مین تشنگی ہو ہنار ہو نہ شراب پیو کر
پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا مین پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال ہر شراب کی اجتناب کرنا چاہیے یا پیچھے حرکت مفرط کے
اسلیئے کہ ان پچھلی دو صورتون مین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل مین واقع ہوتی ہے ۔ حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب
چاہیئے ۔ اور فصل گرما مین بھی ۔ متواتر مدہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض
عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفراوی ردی کی طرف بعض معدون مین تحلیل ہو جاتی ہے اور بعض معدون مین
سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہے ۔ بعضون کی تجویز ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو
نفع کرے گی اس جہت سے کہ قوائے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے ۔ یہ بھی معلوم رہے کہ زیادہ
ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیئے کہ سوائے مقدار قلیل کے کہ اوسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیئے ۔ اور تدبیر مناسب
اوس شخص کیواسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فورا قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیئے
اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کے مالش بدن کر کے سو رہے ۔ لڑکون کے حق مین شراب کی یہ کیفیت ہے
کہ جیسے تہوڑی سی لکڑی پر آگ رکہنی چاہئین ۔ بڈہون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے ۔ جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر اونکو مناسب
ہے کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب بہی ملا کر پیئین ۔ سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین
ہو سکتے ہین ۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پی جاویگا بہت کہانا اور شیرینی مطلق نہ کہاوے بلکہ تہوڑا سا چکنا شوربا پی لے اور تہوڑی
سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنی ملا کر کہاوے یا گوشت مرغ اور حرکت و سکون مین اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور مشقت نکرے
اور بادام اور مسور کو نمکین کر کے نقل کرے اور کامخ [?] کبیر کا استعمال کرے اور اگر اسفیدباج [?] اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور یہی تدبیر جماعت
کریگی ۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے ۔ جو غذائین کہ اون مین
لزوجت اور تغریہ یعنی چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتی ہین جیسے چکنی مٹہائی جنمین لزوجت ہو اسلیئے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ شراب
کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے
شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اوسمین سوء تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ۔ ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی
کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے اون لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین ۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیئے اوسی
قسم کی تہوڑی سی پیئے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیئے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ

نصف حصہ ملاکر جوش دیں اور تب بعد ایک دقیقہ کے قبل شراب کو پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کرکے رکھے اور
ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھائے۔ ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر تخم افسنتین ملح نفطی نانخواہ سداب یابس اسمین سے دو درم ہر ایک
سرد کے نہار منہ دو شخص پئے جسکو خوف حرارت کے ضرر کا ہو۔ چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیا کرے یا دہی کا توڑ خواہ
تر تھی پی لیا کرے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سر پر چیزیں جو رادع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگائے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی میں
ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بہت بیہوش ہوجاوے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب میں شہد اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو
کہ بغیر کسی احتیاج کے شکر نشہ پیدا ہو یعنی علاج کسی عضو کے جسمیں درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شیلم یعنی شتمنا داخل کرے یا شاہتر
اور افیون اور بنگ سے ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوز بوا اور مشک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب میں ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بنج اسود
یعنی بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی میں ڈالکر جوش دے اور شکر شراب میں ملائے۔

فصل تیسری خواب و بیداری کی بیان میں

سبب نوم کا اور سبات اور ان دونوں کی ضد یعنی ایقاظ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے میں درکار ہے یا ہر ایک کو دفع کرنے میں
ہر وقت ایذا ہو پہنچنے کے ضرر دیتا ہے کسیقدر اوپر اپنے مقام میں مذکور ہو چکا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک ان میں سے کس چیز پر دلالت
کرتا ہے اور باقیماندہ ان چیزوں کو حالات امراض جزوی میں بیان کرینگے۔ اس مقام پر جسقدر مناسب ہے وہ اسقدر ہے کہ نوم معتدل بجز
قوت طبعی کے نیچے اشتغال میں مدد پہنچتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جوہر روح میں کثرت ہوتی ہے تا اینکہ
اکثر ہوجسے سستی اعضا پیدا کرنے نوم سے تحلیل روح میں ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو رفع کیوں ہو سی واسطے نیند کی حاجت ہے اور ایک قسم کا
ہضم ہوا ہے چند جو ہو چکا ہے تو اچھی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلیل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب
جماع اور غضب کے سبب نوم معتدل بوقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت میں رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہے اور مشائخ
کے واسطے بہت نافع ہے اسیواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہے اور پھیلاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شبکو
قبل سونے کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کرکے کھالیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے
کہ اوسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہے کہ میں آجتک سونے پر حریص ہوں یعنی باوجودیکہ اب میں بڈھا ہو چکا پھر بھی سونا مجکو مفید ہے
اور جو ترطیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے
سے پیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہو چکے جو اسنے کھائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا
کرنے کے اچھا مددگار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات میں ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیوں پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی
مراعات کریں۔ اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب میں سوئیں اور سونے میں افراط نکریں۔ بیداری کو ضرر سے اپنی دماغ اور
تمامی قوی کو بچائیں۔ اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی او سقوط قوت کا
ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو۔ ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنی معدہ سے پیدا ہوا اور بعد
ٹھہر جانے اون اعراض کی جو تابع ہضم اول کے ہیں نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت میں بچند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج
کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تملل یعنے نیند کی آمد کی بیچینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کہ سونے سے بوجھ
ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بھی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا میں دیر ہو بعد

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور ورزش معتدل کرے اور طلا رفت کا اوسی حالت مین کرے ۔ پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت
مین زیادتی کرے اور تیسرے دن ولک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور اونمین سوادکا اوترنا ظاہر ہو
پس جس عضو مین گران حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر کیجاے اور جو آفت امتلا کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اوسکے مخالف تدبیر کرنی
چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب انمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اوسمین اور ملک
مین کمی کرین بلکہ اوسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچے کرکے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق و بلی ہو اوسکے پاؤنکو ملین گے اور برعکس مالش اول
کے کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضاے تنفس کے ہے اور مثلاً
وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک نہالچہ رکھین جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو بعد اوسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضت
کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز نکالنے اور دالش نرمی کرے انتی تدبیر بیان بیان ہو چکی
تمیذ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہین اکثر اونکو بہت برودت اور یبوست کی ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر
وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا **فصل بارہوین اوس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے ۔ اور ماندگی
کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین ۔ تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین ۔ قروحی ۔ تمددی ۔ ورمی ۔ اور چوتھی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام
یبسی قشفی **اعیاے قروحی** اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر
محسوس ہو اور اوسکے خارکے ہو نہ اندر کیطرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کو بوقت حرکت کے اسکا
احساس کتا ہے اور کبھی اسطرح محسوس ہوتی ہو جیسے کانٹے چبھتے ہین ۔ اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی ان کو ناگوار ہوتی
ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدنمین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی ماندگی
پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے ۔ سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا پگھلنا گوشت اور
چربی کا بسبب شدت حرکت کے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین کہ اگر کوئی نہین وہ اخلاط منتشر ہونے اچھے خون کو
انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کی یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین اونکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے سکی اذیت انکی یہی
ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی
ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگونمین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے **اعیاے تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر
یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بسبب اون فضول کے جو عضل مین محتبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے
اور انمین لذع نہین ہوتی ۔ اور کبھی یہ قسم ماندگی کی بسبب ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا
ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اوس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ
ماندگی بدترین اقسام ہے اور اوسکا مادہ باریک ہڈیون مین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم او نمین ہوتا ہے **اعیاے ورمی** اس طرح پیدا ہوتی
ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حجم بدن کی نفخ اور لحم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اسکا

اعیا کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے **اعیائے قشفی** اوس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اوسکی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی یا بجہت افراط ریاضت کے بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت اسفرادی باخشونت بعد ریاضت اول کر کی پیدا ہوتی ہے ۔ اور کبھی بجہت خشکی ہوا کی یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور وہ چیزین سبب حدوث ماندگی کے ہین اوسکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہوا اور وہ ماندگی اسلم اور بہتر ہو اوسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے ۔ یا ماندگی خود بخود پیدا ہوا اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج بھی طریقہ جداگانہ ہے ۔ کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہوجاتے ہین بحسب ترکیب مواد کے ۔ یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے سو مزاج اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اوس قاعدے سے جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہے ۔ اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اوسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اوسکی کمتر ہے ۔ اہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتونکے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کی یا بجہت شرافت عضو ماؤف کی یا بسبب جوہر مادہ کے ۔ جسوقت کسی ایک شخص مین انمین سے دو یا تین مجتمع ہون یا تین پس وہ اہم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجای پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تھے اور اوسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیائے ورمی قوی بھی ہے اور اشرف بھی مگر جوہر مادہ اعیائے قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال ہے ہوا اور بہت مخالف مزاج طبعی کے برابری کو بگاڑ دونون سبب اعیائے ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیائے ورمی پر مقدم کیجائیگی ۔ اور اگر جوہر مادہ اعیائے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہو تدبیر اعیائے ورمی کا اعیائے قروحی پر مقدم کیجائیگی

فصل تیرہوین بیان مین تمطی اور تثاوب کے

تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدائش اوس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع ہوجاتا ہے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہون قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تب عارض ہوتی ہے ۔ تثاوب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے ۔ ایک فضلہ بخار عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی بجہت سے جبڑے اور ہونٹھون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اوسکو جمائی کہتے ہین صحیح آدمی کو اگر ابتداءً ہر وقت جمائی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی ہر وقت ہضم آخر کے آئے اور اوس سے دفع فضلہ مذکور کا ہوجاوے ۔ کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کی اور تکاثف اور کمی تحلل مین اور جاگ اوٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور جمائی اور انگڑائی اسسے جو دفع فضول کا ہوتا ہے یہ دفع عاجز ہے یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہے ۔ اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کیواسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل چودہوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے

متوجہ ہونا علاج اعیا مین ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے ۔ لیکن اعیائے قروحی کا تدارک اس طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون ریاضت مین کمی کیجائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کی اور تحلیل کردینی اوس مادہ کی جو بطرف جلد آگیا ہے بہت مالش کرنے سے جسمین نرمی لیکن استعمال کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے ۔ اور اس تدبیر اور مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اوسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اوسکی کم کرنا چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگین مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی نہو مالش سے کبھی اوسکا نفع ہوجاتا ہے خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنی روغن سفیدار اسباب مین بہت نافع ہے اور روغن بنفشہ

زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہو خصوصًا اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب
سابق کے پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج امراض بخوری کے ساتھ بیان ہوگا اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہے عارض ہو مثلاً مشروبات
مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا افراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہو کہ یہ لوگ
بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش بخشونت یا خشک بدون روغن کے یا تہوڑا سا روغن گرم بہی مالش مین استعمال کرین —
جو خشکی یا افراط کوئی شخص اپنی بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیاء تقشفی ہے اور اوسکا علاج بہی وہی ہے جو اعیاء تقشفی کا ہے

فصل سولہوین

بیان مین اوس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیاء قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اوسکی حال کی اسطرح
کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہے یا باہر داخل عروق ہو سکے سبب بدلیوں کی اور حالات سابق کی غذاؤن کو
اور اوس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگو مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خارج
اوس شخص کو انکے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہے — اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تہی یا گدر تہی داخل عروق ہونے پر
دلیل ہوتی ہے — اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگونکے ہونگے ورنہ رگونکے باہر — اگر ماندگی بجہت اون فضول کے پیدا ہو جو رگونکے
باہر ہین اور اندر رگونکا پاک ہو فقط ریاضت استفراغ کا کافی ہوگی — اور وہ تدبیر بہی کرنی چاہیے جو اوس اعیاء قروحی کے باب مین مذکور ہو چکی ہے جو ریاضت
سے پیدا ہوتی ہے — اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اوسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اوسکی
تدبیر آرام وہی اور تنویم ہے اور اوسکو بہوکا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورۂ بالا
اور غذا دینا اوسکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید ہے از جنس ہریسہ بہی ہو سکتا ہے مگر غذا اسمین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت
نہونی چاہیے — یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جو اور خندروس یعنی جوار اور گوشت پرند کا — اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور
ماء العسل اور شراب سفید اور رقیق اس شخص کو بکیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے واجب ہے کہ ابتدا
تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندک ترشی یا قوصیت پیچے زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اوسکے بتدریج ابیض رقیق تک
نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اوس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پہر اگر خلط غالب خون ہو یا
کوئی اور خلط ہو کہ اوسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت
اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے — جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق
اور نیند سے اور نیند کیحالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر باوجود تدبیر جید کی نیند نہ آئے دلیل ردی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچہا
خون رگو مین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کہلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کی کہ اوسمین
زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز پلائین جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی — اور اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین
جو اوسے پلائی جاے اوسمین تہوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین — اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے
ہو بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بوقت سونیکے جائز ہے — اور مقدار شربت ایک چہوٹے چمچہ مین جتنے آئے — ان لوگونکو
لائق معجون فودنجی نہین ہے اسلیے کہ اوسمین گرمی زیادہ ہے — پہر اگر گمان ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضاء اصلیہ مین
ہین علاج اوسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخاء پیدا کرے کرنی چاہیے — اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

پہونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو اونکو بالتزام کرنا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بجوت
اونکو کھلانی چاہیے۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہے۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائی ہاضم کی حاجت ہو دوائی
قوی جو بحیثیت قوت نفوذ کیا رکھتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونوں میں سے جسکا استعمال
کریں مقدار میں تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہے اسکے مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے
مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ بہ نسبت حرارت عارضی بر وقت استعمال ان دواؤں کے ہو۔ ان لوگوں کو بلسان روغن بابونہ اور شبت
اور فربیون وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہے یا ان روغنوں کو انفیح اور زنانیخ سے مع بارہ گئے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے
اگر یہ دریافت ہو جاوے کہ اخلاط اندر اور باہر رگوں کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح سویت تغیر یا آفت عظیم کرکے جس سے آفت صغیر رہا ہو
اوسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونوں سے برابر ہو پہلے قصد اسباب کا تنہا کیا جاوے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کریں۔ اور
اگر اس معجون پر فقط اسارون اور انیسون کے زیادہ کریں تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمیں تھوڑی سی معجون فودنجی ملائیں
از انکہ مقدار شربت معجون فودنجی ملائیں بعد از انکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کریں جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں
فقط فودنجی باقی رہجاوے پیشے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاوے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگوں کے
ہوں معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگوں کے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور یہ لوگ
جنمیں دونوں باتیں جمع ہیں اونکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کریں کل ایسی چیزوں سے جو بہ نسبت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں
یا بہ نسبت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کریں اسیواسطے انکے حق میں جلدی تدبیر قے اور اسہال کی جائز نہیں ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع
اور انضاج ہوئے انکے حق میں ریاضت کثیر بھی مناسب نہیں ہے۔ جسوقت ماندگی میں سکون پیدا ہوا اور رنگ بدنکا اچھا ہونے لگے
اور بول میں نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے
اگر ذلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا اینکہ نوبت استحمام
اور تیل کی مالش اور دلک و ریاضت واجبی کی پہونچے اور اخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی میں مبتلا ہو جائیں
اور اوسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کریں تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی میں احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعہ دلک
استرداد کے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض
کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیاء تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلا بدون رداوت خلط کے ہوتا ہے اوسکا علاج اون ابدان میں
جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے۔ اور جس بدنکا ہم ذکر کر رہے ہیں اوسکی تدبیر بذریعہ تطول اور تقطیع کے کرنی مناسب
ہے بعد اوسکے اعانت ایسے امور سے کیجاوے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لیں جو مناسب نسبت
اوس عضو کے ہو جسمیں ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمیں ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں فصد اکحل یعنی
ہفت اندام کی لیجاوے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بھی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاوے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا
ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی مستحکم اور تمام بدنمیں ٹھہر نہ جاوے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاوے
پہلے دن غذا آب جو یا جریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بادام ملا کر دو

گوشت سخت ہو اور تربوز اور کہیرے کا استعمال کرین ۔ اور اگر دوسری قسم ثلث سے از روے اختلاط کے کوئی چیز استعمال کرے یعنی جو چیزین حاد اور حریف مین اونمین کوامیخ یعنی ناخورش باصطفار یعنے امبیانہ جو ایک مرکب چیز ہلیلی اور سرکہ و شیرہ سے بنائی جاتی ہے ۔ اسمین کہ یہی ایک ناخورش تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاسے بلکہ واجب ہو کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدنمین فضول پیدا ہوے ہین ۔ پہر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اسکے تنقیہ کے کبہی کبہی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بہی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے ۔ دودھ ۔ یہ اسمین وہی لوگ منتفع ہوتے جنہین بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف حجاب البطن کے پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتین نہون دودھ کا استعمال بیشک مفید ہے اسلیے کہ غذا بدن بہی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بہی کرتا ہے ۔ بہت بہتر دودھ کو سفند اور ماوہ خر کا ہے ۔ ماوہ خر کے دودھ مین یہ بات ہے کہ وہ پیٹ کے معدہ مین مثل پنیر کے نہین ہو جاتا ہے ۔ اور بہت جلد معدہ سے اوترتا ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز نہ کہاے خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نپاے ۔ ترکاریان اور فواکہ جنکو مشایخ کہا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تہوڑا سا گندنا اوسکو مری اور زیت سے خوشبو کر کے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت مین کرین اور اوسوقت سونے کی عادت بہی ہو آرام سے فائدہ پاتے ہین ۔ زنجبیل پروردہ ایسی دوا ونمین جو اونمین موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا بہی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرنے ۔ پس واجب ہے کہ اونکی غذائین مرطب ان مربیات سے بطریق ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہون اور تجفیف کا اثر قبول نکرین ۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اون چیزون کے جو لائق اونکے بدن کے ہین فواکہ مین سے انجیر تر اور الوی بخارا اگر میسر ہون ۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاسے جائز نہین ۔ مگر یہ سب چیزین قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کر دینی چاہیے ایضاً لبلاب یعنی عشق پیچہ جو پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے اور یخ لبلاب کہ اگر شوربا مرغ مین ڈالین یا شوربا چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بہی مفید ہے ۔ اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایکدن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مزلق چیز اونکی حاجت نہین ہے ۔ اور اگر ایکدن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنے شیرہ کر کا آب جو مین شریک کر کے کافی یا بمقدار ایک یا دو جزو کے صالح طعام اور زیادہ مقدار اوسکی تین جزو ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشا مین جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور دہن گونہ لباب قرطم سے اوسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جزو ہے ۔ حقنہ روغن سے کرنا بہی مفید ہے کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشا کی بہی ہے خصوصاً زیت شیرین سے حقنہ کرنا ۔ تیز حقنون سے انکو بچانا چاہیے کہ انکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ ترجسمین دہن اصل ہو مشایخ کو بہت نافع ہے جسوقت چند روز اونکی طبیعت مین قبض پیدا ہو ایضاً اور بہی واسطے مشایخ کے ادویہ ملین طبیعت ہین جنکا ذکر قرابادین مین ہم خاص واسطے اونکے کرینگے ۔ واجب ہے کہ استفراغ کہول اور مشایخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے ۔ اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہے

فصل تیسری شراب مشایخ کے بیان مین

بہترین شراب انکے واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتہ ہی کرے ۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اوس سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استسقام کرین اور پیاس معلوم ہو تو اوسوقت تہوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گویا کہ وہ عوض

پانی اسکے پیے۔ شیرین شراب اور اور میٹھی چیزین مشروب جنسے سدے پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدۂ مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدنمین سدے پڑجاتین اور آسان تر اخراج اون سدون کا ہے جو بوجہ پینے شراب کے پیدا ہون۔ واسطے تفتیح اون سدون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلفل کا شراب کیساتھ اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال بانز اور ایسون کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہو کہ ترطیب انکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کی و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاون کی مثل ماء اللحم چندروس اور جو کے ساتھ کیجاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین ملائی جائین جو رفع سدہ کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضای بول تک اثر شراب العسل کا پہونچا دین۔ اور اگر سدہ جگری ہو تو لینے تسکل تہری کے ہون کرفس ہو تو تیز کوئی دوا مثل فطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت اونکو چہ سیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کیجاے ہر مرتبہ پارچہ ہای سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے۔ اور اونکے اعصاب کی امراض کو فوائب کو منع کرتی ہے۔ اور حمام ہمراہ دلک کے نہایت مفید ہوتا ہے **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کے بسبب حالات اونکے مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو تو اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے سواد بطرف رقبہ کے گرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑہتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن اونکو یہ ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضای فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالکے چھوڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اوٹھانا۔ اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنے ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضای تحتانی کی مفید ہوگی۔ اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑہا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اور سن مین نہین ہے۔ اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیے کہول اپنے اعضای ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کر سکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہو سکے۔ مشائخ کے جو اعضای مریض ہون بجنسہ اونکی بھی ریاضت کر سکتے ہین اکثر اونکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اونمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور بس کا خوف ہو جسمین تفتیح بیدا نہو **تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست [illegible] جو سوء مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین
اعتدال ہوتا ہے اور کبھی [illegible] اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اور صرف
زیادتی حرارت کی ایک [illegible] زیادہ ہوتی ہے ۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی
زمانہ دراز تک ٹہر سکتی ہے اور سوء مزاج [illegible] کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجہا دیتی ہے کبھی حرارت کو تمام
سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے ۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاے ایسے شخص کا زوال وقت انتہاے شباب کا اچھا ہوتا ہے کہ اوس وقت دونون
کیفیتون مین برابر ہو جاتا ہے سبب شباب کا [illegible] ہوتا ہے رطوبت [illegible] باقی رہتی ہے اور حرارت گھٹتی جاتی ہے ۔ اب ہم کہتے ہین
مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو چیزون پر ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی صحت بروقت
حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور ان دونون مین کی پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت اون لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو اپنے
لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین یا انکا رفتہ رفتہ اونکا مزاج بطرف اعتدال
کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بلا تدریج کیجاے اکثر امراض پیدا ہونگے ۔ دوسری تدبیر اوسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکے مزاج کی
ہو تا کہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے ۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتداے عمر مین
قریب الصحت ہونگے اور اونکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی ۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر اور
خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی ۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جاےگی اور
خشکی زیادہ پیدا ہوگی ۔ مزاج مین انکے غلط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا ۔ ابتداے سن مین جیسے
سن بیسے مین انکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے ۔ جب سن زیادہ بڑہے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سے ادرار
بول اور استفراغ خلط صفرا کا اوس طرف سے ہو جدہر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے ۔ اور اگر بدن
آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کر کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے ۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ سکنجبین کے
۔ اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ ۔ تمر ہندی ۔ شیر خشت ۔ ترنجبین ۔ مناسب ہو ۔ ریاضت مین انکے تخفیف کرنی چاہیے ۔ غذا ایسی ہو
جسکا کیموس اچھا بنے ۔ کبھی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے ۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوس سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ اگر بعد کھانے کے
استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کرین ۔ اور اگر انہین سے کوئی چیز عارض ہو تو استعمال
مفتحات کا مثل خیساندہ افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کی کرین ۔ اور بعد طعام کے استحمام مکرر مین
۔ واجب ہو کہ یہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسری غذا کیوقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے
جب ان کے سونے سے اوٹہین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے ۔ ہمیشہ تیل کی مالش بدن مین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان
لوگون کے مناسب حال ہو ۔ اور آب سرد بھی نافع ہے ۔ جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ تدبیر اونکی
بھی لایق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدن مین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے
کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو ۔ باانہمہ ریاضت مین نرمی رہے تا کہ سخونت نہ پیدا کرے ۔ یا ایسی حرکت کی ہو جا
احتیاط ہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو ۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو

تدبیر مناسب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تسبب و منقیات اخلاط دفع کرنے کل فضول کو ہو
اور فصل ربیع مین انپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج
مین برودت زائد ہو** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین ۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست
مین اعتدال ہو اوسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو ۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذا کے گرم کے
ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادہان سخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص اسلئے رطوبات کے ہے ۔
اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسنے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین سلیو کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن
بوجہ زیادتی برودت کی احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جائیگی ۔ جو مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت
کے خشکی بھی ہے اونکی تدبیر اور مشایخ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو بسرعت
قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن مین بھرے ہوئے ہین اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط
کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کیجے کہ بقدر معتدل باقی رکھی جاے ۔ یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اوسکی تدبیر
یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے ۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط جز و بدن ہو قلت اور کثرت مین ۔ تعدیل مقدار
اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے بنسبت ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے
اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین ۔ اور غذا چند اوقات مین کہلائی جاے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ کہائی جاے
جسمین سیری حاصل ہو ۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے
کی بھی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دیجاے
ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین ۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہے اون گھنٹون سے جو دن کے برابر ہوے ۔
اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو تو اوس وقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے ۔ اگر جگر مین سدے پڑنیکی
علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے ۔ اور اگر اسکی جہت سے
کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہوا اوسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے ۔ اگر اوسکے معدے مین طعام فاسد ہو پہر اگر خود بخود منحدر ہو جائے اسکو
غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کئے جاتے ہین جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی
ہے کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنیکے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جذب اول
غذا کو جو ہوس نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے ۔ اور پے درپے حمام کرنا قبل طعام کے اور
ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور تیناسرکہ کامری کو ساتہ
نہار منہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کے مقالۂ زینت مین کیجائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت
قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے ۔ ماساریقا مین
جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑہتی جاتی ہے ۔ واجب ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کیجاے
جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تاکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے اور اوسکے بعد زفت کو طلا کرین اور اوسکے بعد اعتدال

ریاضت کرین۔ اور اسکے بعد استحمام اسطرح کرین [illegible] افون سے بدن کو پاک کرین تو بدایسکے
تھوڑے سے تیل کی مالش کرین [illegible] اگر [illegible] فصل [illegible] تو آب سرد کا تحمل ہوسکے
بدن پر اپنے ڈالین۔ نہایت [illegible] مالش سے پہلی اوسی
اوسکا بیٹھنا شروع ہو۔ اور یہ دلیل [illegible] کرینگے بیان کی ہے۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ
زینت کتاب چہارم مین آئیگی تعلیم پانچوین [illegible] آلات کے بیان مین اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہے فصل

پہلی تدبیر فصول کے بیان مین

ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے۔ اور اسی فصل
مین خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اور جو چیز گرمی اور رطوبت کثرت سے پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کیجاتی
ہے۔ غذا مین تلطیف یعنی کمی اور ریاضت [illegible] جو زیادہ فصل صیف سے [illegible] بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہے
بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ لیکے پوری غذا کھانی چاہیے۔ شربت اور رُب جیسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے
جاتے ہین۔ اور ہر ایک شے گرم اور تلخ اور تیز [illegible] کیجاتی ہے۔ فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی
چاہیے آسایش اور آرام کو التزام۔ حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور بہ تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ
جو بوقت دوپہر کے ٹھہرتا ہے خواہ وہ [illegible] مین [illegible] ٹھہرنا چاہیے۔ فصل خریف مین خصوصًا وہ خریف جسکی ہوا
مختلف ہو عمدہ تدبیر ونکا اہتمام کیے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور ادسکو سر پر ڈالنے
سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدنمین پوست اوڑنے لگے بچانا چاہیے۔ اور ہر وقت امتلاے طعام کے اس فصل
مین سونا بچانا ہے۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے۔ فصلی فواکہ اور اونکا بکثرت کھانا چھوڑ دے۔ استحمام سوای آب
نیم گرم اور پانی سے نکرے۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہوجائے استفراغ بدن کا کرنے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدنکے
محتقن ہوجاتین۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت
دینے مین مشغول ہون۔ اونکو بھی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط اُٹھرے ہوئے ہین اوسی طرح رہنے دین۔ قے کرنے سے فصل خریف مین
اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے۔ شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اور اسکے شروع سے امان دیتی ہے فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین
زیادہ پیدا کرے۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اوسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے
۔ اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اوسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اون گیہون کے
جو گرمیون مین کھائے جائین۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے۔ ترکاریان اس فصل مین کُرنب
چقندر کرفس اور تھوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر
جاڑونمین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اوس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ
استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑونمین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہوسکتا خصوصًا اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی
جو مدبر بدن ہے جاڑونمین بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ تحلیل جاڑونمین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہوجاتی ہے اور

تمامی قوائے بھی اپنا اپنا فعل بہت خوبی کے ساتھ کرتے ہین بقراط کے نزدیک ایسے دنون مین اسہال بہتر ہے سوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے
اور گرمیون مین قے کو مناسب جانتا ہے اسلیے کہ ان دنون اگر مسہل نہین دیا جاتے ہین اور جاڑے مین اخلاط نیچی پڑتی ہین ہوتے ہین ــ پس چاہیے کہ اسی کی
عادت کرے ــ ہوا جاڑے کی اگر ناسرد ہو جائے اور دنون مین وبا نیست آ جائے چاہیے کہ بدن کے سکنے کی کرنے پر اہتمام کیا جائے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون
سے معتدل کیجائے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کرتی ہین ــ اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہے یا ہوا مکانات کی گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد
ہوا مین پیدا ہوا ہے اوسکی اصلاح کرین ــ خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوائے
وبائی کے ہون ــ ہوائے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا نہ کرا اثر حاجت یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام
راحت اختیار کرے ــ اگر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہو تو بھی چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے
بیٹھنے کے اختیار کرین ــ اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین ــ اگر سبب فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا کا
فساد اس ہوا مین آ جاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے ــ واجب ہے کہ ایسی وبا مین ایسے تہخانون
نیچے پناہ لے اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اوسمین پناہ لے ــ
بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کرتے ہین ــ کندر ــ سعد ــ آس ــ گل سرخ ــ صندل ــ سرکہ کا استعمال وبا مین اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہے
امراض جزوی مین اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی

جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک اون اعراض کے جو مقدمہ امراض کے ہین

جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ
اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے ــ جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی
کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو ــ جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہوا ہو جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے
ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہو جاوے ــ اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع استرخا کے پیدا ہو ــ جسوقت تمام اعضا
سُن ہو جائین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو ــ اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو
اگر چہرہ اور آنکھہ بہت سرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو
کہ سرسام مین مبتلا ہو جاوے ــ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ــ ایضاً چہرہ
اگر سرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونے کا خوف ہے ــ جسوقت بدن بھاری ہو جائے اور
اور ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جائین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو ــ اگر تہیج چہرہ اور
پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو ــ اگر براز مین بو پیدا ہو ازالہ عفونت کی رگون سے
تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بوی بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہے ــ اگر ماندگی اور ہاتھ پانون کا ٹوٹنا پیدا ہو تو تپ
ہونے سے بچنا چاہیے ــ اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے مجملاً کسی مرض پر دلیل ہے ــ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جائے اشتہائے
طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ
یا کیفیت ان چیزونکی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین ــ اسیطرح غیر طبیعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون
حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی ــ پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کی ہے سوائے بُری عادت کے اور عادت کا بھی

نکرنا چاہیے ـ اور اگر ترک کرین تو بتدریج ترک کرین ـ کبھی سرخی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے تشبیہ تشقیق ... سے خون
انتشار ہین اور نزول الماء آنکھ کا ـ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے ـ جسوقت یہ علامات ... اور ... ہو جاتا ہے اور آواز تیز
ضعف بصارت پیدا ہو تو اسکو دلیل نزول الماء کی آنکھ مین ہوتی ہے ـ اگر گرانی اور خستگی بائین طرف بدن کے پیدا ہو اور رنگ بھی سرخ ہو جگر پر دلالت
کریگی ـ گرانی اور تمدد اگر پیچھے کے نیچے اور پہیگاہ مین پیدا ہو اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جاوے مرض گردہ پر دلالت ہوگی پھر اگر بول خلاف عادت
اگر رنگ بالکل ہو یرقان پر دلالت کریگا ـ اگر سوزش بول مین پائی جاوے ... ہو اگر یہ مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی ـ اسہال
ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعا پر دلالت کرتا ہے ـ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور دردا ... پیدا ہو قولنج پر دلالت کرتا
ـ خارش مقعد مین اگر بوجہ پہنچنے ... کے ہو بواسیر پر دلالت کریگی ـ دنبلون اور بہق کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا
داوس سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے ـ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرون کا

مسافر سے کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل و عیال مین ہوتا ہے ـ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی ہوتی ہے سے
پس واجب ہے کہ اوسکو ایسی چیزین برانگیختہ کرین کہ اوسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اوس سے امراض کثیرہ عارض نہوسکین باتین
ـ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے ـ پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجوہر اور بمقدار معتدل مقرر
کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جاوے اور فضول کو ... باقی نرہین ـ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اوسکا فاسد نہو جاوے ـ پانی پینے
مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز نہ پیدا ہو اور بچل بچل نہ جاوے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جاوے مگر کوئی ایسا
سبب داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے ـ پھر اگر تناول غذا مین بیجاگی ہو تو تھوڑی سی غذا تناول کرے برسبیل ناشتہ کے مگر اتنی کم ہو کہ اوسکے
کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یا دن کو ـ اور اپنی ماندگی اوتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہو چکی ہے ـ اگر
خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے ـ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور ہضم ہو جاوے بعد
اوسکے سفر کرے ـ مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھاوے بسبب ریاضت عادت سے تھوڑی کرے ـ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش
نظر ہو تو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے ـ اگر تخمینا یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے
اسکا خوگر ہو جاوے ـ جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اوسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو
بدن زیادہ ہو سترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اونکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا
خیال ہو کہ آیندہ ان کی کھانیکی ضرورت ہوگی ـ اگر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی
کم ہو جاوے اسلئے مرہ مین ایسی طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کی ہون اور کبھی کلیجی کے کباب ... اور لزوجات اور پگھلائی ہوئی چربی ... کی
اور روغن بادام اور چربیون مین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھالے زمانہ ممتد تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے ـ
بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اوسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنالے اور پی جاوے دس دن تک
بھوک نہ معلوم ہوگی ـ اسیطرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اوسکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے
والی ہین اور اونکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصا تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاوے ـ اور جن
غذاون سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے ـ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر مین اور تدبیر اوس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے** جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنی مناسب تدبیر نکرین آخر مین یا ضعیف ہوجاینگی یا اونکی قوی متحلل ہوجاینگی پہر اونمین طاقت حرکت کی باقی نرہیگی اور پیاس اونپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہی کہ مسافرین اپنے سر چھپانے کی دہوپ سی زیادہ تدبیر کرین اور سینہ کو بھی دہوپ سی زیادہ چھپا لین اور اوسپر لعاب اسبغول اور عصارہ تخم خرفہ طلا کرین ۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کہانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلل اونکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما تحلل کے بدن مین اسواسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالین اون چیزون مین سی جنکا ہمنے ذکر کیا اوسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اوتر جاے اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہلے ۔ اور واجب ہی کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اوسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین ۔ اگر جسکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہی کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑہاتو جائین ۔ اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنون اور موہنہ کو عمامہ اور دہاٹہ باندہین اور شفقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز و ثوم مین تو الکے خصوصاً اگر دوغ مین پروردہ کیا ہو یا بات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کہالے اور دہی کو پی لے ۔ واجب ہی کہ پیاز قبل دہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اوسمین تقطیع زیادہ ہو ۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین ۔ روغن تخم کدو پینے کو بطور ہریسے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے ۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اوسی سے اپنے موہنہ کو دہوئے ۔ اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن جیسے روغن گل اور اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کی جیسے کلفہ وغیرہ اوسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اوسکے نہلائے اور جماع سے پرہیز کرے ۔ مچھلی شور اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی برطرف ہوجاے ۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے ۔ دودہ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو ۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے ۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اوسی وقت مر جائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے ۔ جسوقت اذیت لون مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہوجائے اوسوقت پانی پیے اور پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور پاؤنکو سرد پانی مین ڈالے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے ۔ اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کی سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرونکو بلاد سردی مین بھی خطرہ عظیم ہوتا ہے ۔ اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے مین کرین پھر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا بہت سے مسافر خوب اوڑہے اور لپیٹے ہوئے بدن کو انہیں کپڑون سے ہوتے ہین جو اونکو میسر ہین پھر اونکو شدت بردکی اور اوس مضرت کی جو شدت برودت سی پیدا ہوتی ہے قتل کرتی ہے ۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہی اور اس سی مر جاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیروح کہا کر مر جائے ۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچا پھر بجای اکثر اوس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہمنے اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سی زیادہ اونکو مناسب یہ ہی کہ اونکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور موہنہ اسطرح بند کرین کہ اوسمین ہوای سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سی ہم آگے ذکر کرینگے ۔ جسوقت مسافر ہوای سرد مین وارد ہو مناسب

نہیں سہی کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑہنے والی چیزوں مین چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑہے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہیں ہے
اوسکے نزدیک بچانا چاہیے اگر بدون تاپنے سکے پار دنہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہے
جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اوس کی ہین کہ سردی کی وجہہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا ہوا
ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑہنے اور روغن گرم کا خصوصًا جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن
سوسن کرنا چاہیے۔ جسوقت مسافر سردی مین اوترے اور بہوکا ہو اور کوئی گرم چیز کہاے اوسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے
حمی یحیبیہ۔ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین۔ یہ وہ غذائین ہین
جنمین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اوسمین تھوڑا سا انقسل یعنے کشک وغیرہ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی
بدبو باقی رہیگی۔ جوز اور مسکہ بھی اونکے اسلئے بہتر ہے۔ خصوصًا اگر اسکے اوپر شراب خالص پئین۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے
اگر سند سردی مین سفر کرے بلکہ غذا سے پر ہو کر تہوڑی دیر ٹھہر کر تا کہ غذا پیٹ مین قرار پکڑے اور طبخ معدہ کی گرمی غذا مین آجائے
بعد اوسکے سوار ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصًا اگر مسلم شراب مین
پئے۔ پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین ہے۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اوسکے بدن کو تاثیر
برودت سے منع کرتی ہین منجملہ اونکے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اوس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا انکہ گرم ہو جائین
بعد اوسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکاین۔ اور سوسن کا لگانا اونکے واسطے بہت اچہا ہے
اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہے خصوصًا جسوقت اوسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جند بیدستر شریک کرین۔ منجملہ ضماد اونکے
جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اونپر قنہ یعنے بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز
نہین ہے۔ جائز نہیں ہے کہ موزی اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اوسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے
برودت کے دفع کرنیکی اسباب مین سے۔ جو عضو تنگ بندہا ہوا ہو اوسمین برودت بشدت پہونچتی ہے۔ اگر کسی عضو کو غذا سے منشرہ کر کے ال
اور لشیم جائین پوری حفاظت برد کی ہوگی۔ جسوقت ہاتہ پاون ٹھہر جاتین کہ اون مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور سستی پیدا ہو اور
کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جس مین بطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے بخوبی
اپنا عمل کر لیا ہے اب وسکی تدبیر جو ابہی معلوم ہوگی کرنی چاہیے لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اوسکی حرارت غریزی
فنا ہو جاے اور جو چیز اوس عضو سے تحلل ہوتی ہے اوسمین مختنق ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اوسمین آجائے بشتر ایسے وقت حاجت اوسی تدبیر
کے ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصًا اکلہ خبیثہ کے۔ لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ
آثار عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس طرف کو آب ثلج مین خاص کر رکہین یا اوس پانیمین جسمین انجیر جوش دیا ہوا اور آب
کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور تر و وغیرہ نطول جید ہے اور آب شیح اور آب نمام اور ضماد [illegible]
دواے جید اور نافع ہے۔ واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور گرم پانی سے اور فی الحال مشی کرے۔ اور ہاتہ پاون اور طرف کو ہلائے اور اوسکی
ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اوسکے بعد اونہین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابہی ذکر ہوا۔ یہ بہی جانے

چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹھہرانا کہ اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجاے بڑا قوی سبب ہی اطراف مین سردی پہونچنے کا —
بعض آدمی اطراف کو سرد پانیمین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سی ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اسکی جہت سی دفع ہو جاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پھل
سرد پانیمین ڈالا جاے اوسوقت اوس سی ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جلد یا خشکی اوس سی نکلتی ہے۔ اور اوسکی نکیرین یا قاشین پھول پھول کر
درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہے — اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا زیادہ فاسد ہو جاتا — دلیل اس بات کی اور بیان
اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہی بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہے لیکن جسوقت اطراف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا مجرب
ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگانے چاہتے گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون سے بہہ کر بند پر جم نجاسکے اور نکلنا
موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اوسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اوسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اوس مقام پر لگا دینا چاہیے
کہ اس سی اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتدا اور انتہا دونون وقت فائدہ کرتا ہے — اگر تیرگی سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی
کی طرف پہونچ جاوے اور عفونت پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اوس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہے جائز نہین ہے
تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہی اوسی متعفن نکرے اور عفونت دور ہوجاے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین لکہی گئی **فصل**
چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین چہرے پر بالزوجت اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے
یا کتیرا پانیمین گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہوا یا وہ قرص جیسے اقراص بطلون سے تجویز کیا ہے اور قرابادین
مین مذکور ہوگا — لیکن اگر چہرے کی جلد پھٹ ہوا یا برودت یا حرارت آفتاب کی شق ہو جاوے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرنی
چاہیے **فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سی حفاظت کا بیان** نئے نئے مقامات کے پانی پینے سی اکثر مسافرین کو وہ
امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہی کہ اسکی رعایت کرین اور پانیکی مضرت کا تدارک کرتی
رہین — ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور ٹپکاتین سنگریزہ سی اور اوسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اوسکا سبب بھی
ہم بیان کر چکے — اور اس ذریعہ سے جیسا فصل ساتوین جملہ اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سی الگ ہو جاتا ہے — اکثر یہ ترکیبین
بذریعہ تقطیر اور تصعید پانیکے قرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین — کبھی اونی بتی بناکر دو برتن رکھتی ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر
دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر مکرر
ٹپکایا جاوے — اسی طرح اگر پانی تلخ یا برا پکایا جاوے اور بوقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور لیسی مٹی مثل نمدے وغیرہ کہ اوسمین ڈالین بعد اوسکے
پانی اوس سی نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہے — اسی طرح سی سنہا پانی کا سیاہ مٹی البتی الکر جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً وہ جسکا
اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اوسکے پانیکو نتھار لینا اوسکے فساد کو دور کر دیتا ہی — شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اوسکا باطل ہوتا ہے
ملا اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہوگئی ہو — ایضاً اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیون مین اس سی زیادہ پانی پینے
کی خواہش مٹ جاتی ہے — شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اوسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور لینے جنگلی سیب بھی شریک
کرنا چاہیے — جو پانی برا اور متعفن ہو جاوے اوسپر ایسی چیز پینی چاہیے جو ملین ہو اور اسپر شراب پینا بھی نافع ہے — تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین
استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اوسمین ملانا چاہیے — اوس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے — بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کی
ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے — اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہے — جو پانی گڑہے وغیرہ مین ٹھہرا ہوا اور اوسمین بوی بد آگئی ہو گرم غذا

کہانی اوسکے ساتھ مناسب نہین ہے۔ فالبض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباس وغیرہ
جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اوسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پہٹکری بہی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہے۔ مختلف پانیونکا فساد پیاز
سے برطرف ہوجاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصاً پیاز او لہسن شریک کرکے۔ اور سرد چیزونمین کاہو بہی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا
ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانو سے جب چلے تہوڑا سا پانی اپنے
ساتھ لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائے پہر اسکو اختلاف سے پانی کی مضرت
نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تہوڑی سی مٹی لیکر جہان پانی ملے اوسمین ملاکر خوب ہلا دے اور تہرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہے کہ پانی
سانس سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکہی گہانس جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بہی تمیز ہوجائے
ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکہنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملادین عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان

جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبہی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی
ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت ٹہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ اپنی متلی اور قے پر حبس کرنے مین زیادہ اصرار نکرے بلکہ اوسکو
بحال خود چہوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اوسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اوس بات پر آمادہ کرنا کہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہو
یہ مقام خوف نہین ہے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر تیز تخم کرفس یا افسنتین مصیبے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے
اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ افسنتین کا بہی یہی خاصہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر تک پہونچنے کو
منع کرین اونکی غذا یہی مناسب ہے جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تہوڑا سا فودینج اور حاشا کے شراب ریحانی یا سرد پانی میں مٹی بہگو کر کہانا
بہی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بہی تنہا مفید ہے۔ تخم کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے

فن چوتھا

بیان مین اقسام وجوہ معالجات کی بحسب امراض کلی کے اور اسمین اکتیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام معالجہ کا

علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے پہلی تدبیر اور غذا دوسری دوا اونکا استعمال کرنا تیسری اعمال دستکاری کی۔
تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بہی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن
غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دوا مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبہی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبہی کم کرائی جاتی ہے
کبہی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبہی بڑہائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت بالکل
نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بہی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار غذا کی
جاتی ہے بنظر بقائے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اوسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکو
ہضم کرنے مین مصروف ہوکر نضج مادہ سے کوتاہی کریگی۔ پہران دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت
زیادہ ضعیف ہو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے
مقدار مین بہی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بہی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونو صورتونکو ملاکر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔
فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے
جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کے کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہے کہ مقدار مین کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے شراب اور مرغ کے چوزے ہے جسکو کبہی حاجت تمام اسبابات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت
مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہے کہ اشتہا مریض پر غالب اور تمام اخلاط رگون مین بہرے ہوئے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے
معدہ کو غذا سے بہر دیتے ہین ۔ اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہے جو اخلاط مین
زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہے اور معدہ مین بہی جسکا ہضم نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور بہی بہت سی اغراض ہین ۔ اور
جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلا ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑہاوین اور معدہ مین مقدار کثیر غذا کی ہضم کرنے
کی طاقت نہو اوسوقت غذای قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کہلاتے ہین ۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اوسوقت دیتے ہین تو اوسکا لحوق
تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین ۔ امراض مزمنہ مین بہی کبہی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر نسبت امراض حادہ کے
بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقای قوت کے زیادہ ہوتا ہے ۔ اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہے
اگر قوت کی حفاظت نہ کیجاے تا وقت بحران ثابت نرہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اوسکے نضج مین قوت وفا نکریگی ۔ امراض
حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہمکو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہای امراض کی قوت زائل نہوگی اسلیے تقلیل غذا کی جائز رکہتے ہین ۔ اگر
زوال قوت کا امراض حادہ مین بہی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے ۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون
ہو غذا اونکی واسطے زیادہ کرنے قوت کو دیتے ہین ۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے
ہین با اعتبار تدبیر سابق کے ۔ اور بخیال اسبابت کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض سے کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجہ نہ پڑے ۔ اور بروقت منتہا کی تلطیف
تدبیر کی پوری کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص
پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا ۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت
نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہوجانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے بہنی ہوئی چیز یا ترکلیہ اور ایک یہ کیفیت غذا کی ہے کہ کسی غذا سے
خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور چپکنا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہوا گوشت بچہ گاو سے ۔ اور کبہی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے
اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو ۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہے
جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اوسکا جز دار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذای بطی الہضم
استعمال کیجاے ۔ اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کہا چکا پس خوف اسکا ہو کہ دونو غذا آمیز
ہوکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرہوین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہوچکا ہے ۔ اور غذای غلیظ بطی النفوذ سے
مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنے کا ہو ۔ مگر ہم غذای قوی جو بطی الہضم ہو اوس شخص کے واسطے اختیار کرتے
ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو ۔ غذای کمزور اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت
جلد ہوجاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا
یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا ۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق
اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جاتے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کی اختیار

[illegible] علاج ہر مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے ۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طریقے سے ہوتا ہے اول بطریق حدس
[illegible] طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کی متحمل ہے فوراً اوسکو پہچان
لیتا ہے [illegible] مقدار دوا کی پہچانی جاتی ہے ۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے
وہ [illegible] اور مناسبت اور قوت اور صحت ہے ۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت سے ہوتی ہے
[illegible] اور اوسکی خلقت اور اوسکی وضع نسبت قرب اور بعد کے جیسے غذا معدہ سے اور اوسکی قوت ۔ مزاج عضو
اصلی [illegible] پہچانا جاوے [illegible] کو عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جاوے حدت صحی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکا مزاج
[illegible] جتنے مقدار کی دوا اوسکے مناسب ہو وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی
[illegible] گرم پیدا ہوا اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہو پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی [illegible]
مزاج اصلی [illegible] بحقیقت کی ضرورت ہوگی خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین [illegible]
معضون پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اسباب کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے لیکن
اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسی ہین کہ اونکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولت قبول کرتے
ہین اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اونکی دفع فضول مین دوای قوی کی حاجت ہے
اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین ۔ متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین سے استعمال دوا
قوی کی کچھ اثر نہین ہوتا ۔ اکثر وہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اوسکو
فضای وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے
وہ کمزور ہے جیسے ریہ ۔ وضع عضو سے اس چیز شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتونکا مقتضی ہے پہلے مقام خاص
اوس عضو کا دوسرے یا مشارکت اوسکی باعتبار قرب و بعد کے دوسرے عضو سے ۔ مشارکت کی جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو
حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کی طرف سے غذا کو
بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے ۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بذریعہ مدرات کے
کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے ۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے ۔ پہلی صورت مین
استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضای بول سے ہے ۔ دوسری صورت مین استفراغ
مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے ۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہے
اول بحیثیت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کی ہو مثل معدے کے اثر دوای معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اوس تک
پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہو جاتی ہے اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین
دوای قوی کی استعمال کی حاجت ہے ۔ جو عضو قریب ہے اور اوس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی
ضد مقابل قوت مرض کے ہو ۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جسمین قوت غائصہ قوی ہو تو
اوسکا اثر اوس تک پہونچیگا ۔ ایسی صورتمین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کے علاج

کی کیفیت سے ہے۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بہی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بہی شناخت ہوتی ہے کہ
اس دوا مین کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران۔ تیسری وجہ یہ ہے
کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتون مین ہے دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچاینگے
۔ اور اگر یہ جانا جاے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہے مشروبات سے تدبیر کرین گے۔ کبہی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتہہ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوسوقت
ہے کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گرچکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابہی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابہی گر رہا ہے اوسکو مقام انصباب سے
بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کرینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرین گے یا اوپر کیطرف
گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر پچہنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان
کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتہہ کی باسلیق کہولی جاتی ہے یا امراض طحال مین
بائین ہاتہہ کی باسلیق۔ چوتہی رعایت راہ کی دوری کی کرنے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرے مادہ کو لیجاتین قریب اوس عضو کے نہو جس عضو سے
مادہ کو جذب کیا ہے۔ لیکن اگر مادہ بالکل گرچکا ہے اوسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتہہ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اوس مادہ کو
اوسی عضو خاص سے جذب کرلین یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اوس
رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کردی اوسکے
بعد دیکہے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہے یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے
پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدء ہے اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرات تا امکان نہین کرتے۔ اس
خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچے گی تمام بدن مین اوسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ و جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً واحدۃً نہین کرتے اور نہ اونکی تبرید
شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد ادویہ محللہ کا کرتے ہین اوسمین کچہ دوا مین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح جو مشروبات بالغرض مذکور
استعمال کرتے ہین اونمین بہی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اوسکے بعد دماغ۔ اوسکے بعد جگر۔ دوسرا
فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین
پلاتے۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین
زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے۔ تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس مین کند ہے۔ پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور
عصبانی ہین واجب ہے کہ اونمین استعمال ایسی دواؤن کا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہون مثل یتوعات (یعنے وہ گہانس جسکے کاٹنے سے
دودہ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچاتین۔ جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے
ہین۔ محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنکی کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوختہ
وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تہا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکہنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت
ارضی شدید ہو اوسمین حاجت حرارت بجہانے کی نہایت سرد دوا سے ہوتی ہے۔ اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمین
زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر حرارت اور برودت مین خوف نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت
ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرینگے۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا

فقط دوائی محلل کا استعمال کرینگے ۔ اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے بعد رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے ۔ اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا
مین لطیف تدبیر باعتدال کرینگے ۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تو لطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے ۔ اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بہی لطیف
نکرینگے اور ہر وقت منتہا سے کہ تدبیر معتدل کرینگے ۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوای حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضا اگر
مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین ۔ اگر مقدار مادہ کے معتدل ہو اور ہیجان بہی زیادہ نہو پہلے نضج
کرلین بعد اوسکے استفراغ کرینگے جن چیزون سے بحران کی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرین انکی شناخت آسان ہے منجملہ انکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اوسکی رعایت مقدم ہے
۔ اور یہ بہی دیکہنا چاہیے کہ وہ ہوا دوائی معین بحران مرض کی ۔ یہ بہی ہم کہتے ہین کہ بعض امراض مین اندیشہ زیادہ ہے اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اوس
کمی کرنے سے قوت نوبت سی پہونچی منجملہ ایسے امراض ہین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے ۔ اور جو امراض ایسے نہون اونمین نفتہ نفتہ علاج قوی کا
استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہو ۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تاثیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنی ظہور تاثیر
اگر تاخیر ہو تو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اوس سے ترک نکرنا چاہیے ۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اوسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے ۔ اور بالعموم علاج واحد پر دوای واحد
اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اوسکا اثر قبول نہین کرتی
ہے ۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوس وقت دوسری
دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا ۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چہوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے ۔ پس طبیعت
یا مرض پر غالب آوے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا ۔ اگر کسی مرض کے ہمراہ درد یا درد کی کہٹک یا بسبب درد کا جیسے ضربہ و سقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے
علاج شروع کرنا چاہیے ۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہے اور کہانے
بہی آتی ہے ۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اوس کے علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کہلانی چاہیے ۔ اور اگر خوف زیادہ تبرید
کا نہو غذای بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہے ۔ اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتی ہین
اعانت چاہنا اون چیزون سے جو قوای نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اوس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو
اور بالالتزام موجودگی اوس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو ۔ اور اکثر بالالتزام موجودگی اون لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ
اوس شخص کی جس سے مریض کو حیا و شرم ہو بہی نفع کرتی ہے ۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اوسکی مضرت کو باز رکہتی ہے
قریب اسکے یہ بہی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاتین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچاتین اور ایک ہیات
سے دوسری ہیات بدل دین ۔ اور تکلف ایسی ہیات اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیات کسی عضو کی درست ہو جاے اور وہ ہیات
تکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنی بہینگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکہے یا صاحب
لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکہنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکہے ۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکہ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو
تکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکہہ کو تکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکہنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بہی اسیطرح
درست کرتا ہے ۔ پس اکثر دونون درست ہو جاتی ہین منجملہ اون قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بہی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول
قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور بط یعنی چاک کرنا اور قے کرانا گرمی اور جاڑے مین ۔ منجملہ اون امور کے
جنمین حاجت نظر و تحقیق کی ہر وقت معالجہ کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلا مرض مستحق تبرید کا ہو اور قدر سبب

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو اوس مرض کی ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح مادہ کی بخوبی کرتا ہے لیکن تجدید اصلاح
کی اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنی کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف اون مواد کے ہے جنکی اصلاح اوسنے
منظور کی ہے۔ سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا میں۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی
ابتدا میں آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا میں مگر تبرید حار کی انتہا میں اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے
انتہا میں۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ دراز ہے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونوں میں سے کچھ نہیں ہوتا۔
اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اوس میں برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت
جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کو پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہیں جسوقت حرارت میں افراط ہو اور ترطیب پر انتہا
تمامی اسباب برودت کو بشرط افراط کرتے ہیں لیکن کوئی سبب ترطیب میں قائم مقام آرام دہی اور [illegible] تغذیہ اور آبزن کی نہیں ہے
اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے میں ہو چکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب میں زیادہ قوی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اوسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اوسکو اس کیفیت کیطرف
پھیر لائے کافی نہیں ہے بلکہ بہ حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اوس حرارت اور یبوست کو جو شیخ کے
مزاج میں عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اسبات
کا اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سرکے کی حاجت ہوتی ہے۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت
دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ سرد قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر
کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج میں ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہیں ٹھہرتی ہے کہ اوسکا فعل تمام ہو جائے۔ پس حاجت ملانے ایسی دوا
کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اوسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوائے کثیف اوس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان میں
آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہیں تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اوسکا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری اسبات کے بیان میں کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزیں صواب حکم پر استفراغ میں دلالت کرتی ہیں
وہ دس ہیں۔ ایک امتلاء اخلاط ۲ قوت بدن ۳ مزاج ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہوں مثلاً جو
طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اوسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہالی کے ہوگی اسلیے کہ اسہال ابتدا
اسہال میں اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ ۶ سن ۷ فصل ۸ کیفیت ہوائے بلد ۹ عادت ۱۰ جنسیہ اوس شخص کا
جسکا اسہال منظور ہو یہ دسوں چیزیں اگر دلالت خلاف استفراغ پر کریں استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنی امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع
کرتا ہے۔ اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے۔ لیکن ہم کبھی اسبات کو پسند کرتے ہیں کہ گو ضعف کسی قوت
میں ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف میں ہم تجویز کرتے ہیں۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو
بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہیں اور ایسا خیال کرتے ہیں کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی
قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اوسمیں بایں نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اوسمیں حرارت

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہو اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین تو شدید سے استفراغ کی اجازت و بجا ہی
ہے سمجھنا کا یہ حال ہے کہ با فراط لاغر اور منحل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر شدید و تخفیف کی جسکی خونریزی
صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی پہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور شراب ... اور غذا مائل بہ برودت
اور رطوبت ہو بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہو جاتا ہے
۔ اسی طرح واجب ہے کہ استفراغ بتقلیل الغذا کی جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نکیا جاے جبتک اوس کے استفراغ سے گریز ہو سکے ۔ فربہی مفرط
بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بوقت خالی ہونے رگون کے گوشت
بھی رگونکی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر بستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف احشا کے بطور نچوڑنے کے کھنچ جائینگی ۔ جو اعراض ... جیسے ستعد ...
یعنی اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے ۔ جو سن ابھی تمام نشوونما کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے ۔ جو
فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی
دوائین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ ایضاً چونکہ قویٰ ایسے مقامات مین ضعیف ... ہوتے ہین اور یہی حرارت
خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادہ کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور
دونون کا اثر باطل ہو جائیگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی
ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض
ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اوسکے نکل جانے کی راحت
ضرور پیدا ہوتی ہے مگر جسوقت ادویہ مین کسیقدر وہ شے یا اوسکا اثر باقی رہجاے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمای
یوم کی بڑھ جاے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل
اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے دوسری
ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اوسی بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ
سے پیچ امعا مین پیدا ہو اوسی بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اوس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے
امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہے نہ داہنے ہاتھ کی سر اور ۔ اگر اس مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا ۔ یہ بھی واجب ہے کہ جس طرف
مادہ نکالا جائے وہ عضو خسیس و کم رتبہ ہو بہ نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مخرج
مادہ کا طبعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر کے اور امعا اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے ۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے
کسی عضو کیطرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض
مین زیادتی ہوگی اوسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہے اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا چاہیے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسکے
انتقال مادہ کا مناسب ہے اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کی آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھ سے
بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہے ۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ
خلاف جہت عادت مین کر دیتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو ۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کی کہ اُسوقت یہ نہیں معلوم ہوتا
ہے کہ تمام و باقی سے کہ ابھی بایک ہی بطن سے دماغ کی اگر ایسا ہے چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ
میں انتظار نضج کا کیا جانا چاہیے اور غیر مزمنہ میں کچھ ضرور نہیں ہے۔ اور نضج کی شناخت اوسکے مباحث میں خصوصاً بیان بول میں بخوبی ہوچکی
ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کی التفات پانی چاہیں جیسے آب زوفا اور حاشا اور برنجاسف وغیرہ۔ امراض حادہ میں بھی رای صائب یہی ہے کہ انتظار
نضج کا کریں خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو عجالت استفراغ مادہ میں بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے
جو استفراغ سے قبل از نضج کے منظنون ہو خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہوں خاص ترجبکہ تجاویف عروق میں ہوں اور اعضا تک داخل نہوئی ہوں۔ اگر کوئی
خلط ایک ہی عضو میں ٹھہری ہوئی ہو اوسکی تحریک بلانضج کے اور بدوں اس بات کے کہ قوام معتدل اوسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام میں بیان ہوچکا ہے
جائز نہیں ہے۔ انسب ہے اگر بوقت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کرو تیرہ میں بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اسمیں جتنا
ضرور ملحوظ رہتی ہے۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہیں ہے اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہے
کہ پہلے اوس کو بھی تخمہ عارض ہوچکا ہو اور شراسیف کے نیچے وجع ممدد ہو اور احشا میں اورام پیدا ہوگئے ہوں بہت واجب ہے ایسے مقام پر حاجت
کرنا حال منافذ کا اگر وہ بند نہوں۔ اور بعد پہلے ان سب امور کی ملاحظہ کے قبل نضج کو بھی استعمال مسہل کا جائز ہے **پانچویں** مقدار مادہ کی جسقدر
استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجود سے ہوسکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہوسکتی ہے۔ اور بعد استفراغ
کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہیں اونسے بھی اوس مقدار کی تعیین ہوسکتی ہے۔ اسلیے کہ اگر استفراغ سے اوس مادہ کی کوئی عارض جدید پیدا ہو
مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمیں سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اس عرض کو حدوث
مانع ہو جیسے تشنج امتلائی میں یہی تدبیر کیجاتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استفراغ مادہ کا اور اوسکا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح ہوتا ہے
۔ یا بجہت جذب کی طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہیں
کہ بدن میں امتلاء سے خطرہ نہو اور نہ جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہے اوس طرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کو واسطے تمثیلاً ایک
آدمی ایسا فرض کرتے ہیں کہ جسکے مونہہ کے اوپر کیجانب یعنی فک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہے
ان دونوں صورتوں میں ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہو گی۔ اگر استفراغ یا مانہ قریب کریں پہلی صورت میں یعنی جسکی مونہہ سے خون جاری
ہے رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت میں رحم کیطرف سے اور اخراج حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف بعید کریں
پہلی صورت میں استفراغ خون کا رگوں سے اور اون مقامات سے جو اسفل بدن میں ہیں کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت میں اون رگوں سے
اور اون مقامات سے جو اعلای بدن میں ہیں استفراغ کرنا چاہیے۔ امالہ بعید میں واجب نہیں ہے کہ وہ مقام دونوں قطرین میں بعید ہو بلکہ قطر واحد
کو ابعد ہونا چاہیے۔ پس اگر مادہ اعالی بدن کی داہنی جانب میں ہو اوسکا جذب اسافل کے بائیں طرف نکرنا چاہیے بلکہ یا داہنی اسافل کی
اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے۔ یا بائیں طرف کو اوپر کے اعضا میں جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ
سے دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی میں مثل سر کے دونوں جانبیوں کے نہو۔ اسلیے مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا امالہ بطرف اسافل
کر کیا جاتا ہے نہ سر کے بائیں طرف۔ اگر مادہ جذب مادہ کا جہت بعید میں ہو پہلے تسکین وجع کی موضع ماؤف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت
جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ اگر مادہ جذب ہونے میں نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرکے لیجانا مطلوب ہے

اوسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ جسقدر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کرکے رقیق کر دیتی ہے ــ اور باینہمہ چونکہ جذب پیدا
نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین کیجا ہوجاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کے سبب
توجہ مادہ کا بطرف موضع مادف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ــ ایسے مقام پر اقتصار اسی
تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضای مقابل کو باستواری باندہین یا دبائین یا خالی پچہنے لگائین یا ایسی زوائین جو اون اعضا کی تسخین کرین ــ خلاصہ یہ ہے
کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسیقدر الم پہونچے ــ جو مادہ رگون مین ہے اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہوجاتا ہے اور جبکہ وہ مادہ جوڑ
اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کی اخراج مین کبہی دشواری بہی ہوتی ہے ــ اور ضرور ایسکے استفراغ مین مادہ صالح جو باہر استفراغ کی نہین
ہوتا ہے نکل جاتا ہے ــ جس شخص کی مادہ کا استفراغ کیا جای چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور طعام تناول کرے تاکہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب
کرے ــ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تہوڑی تہوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کہ ہضم جید ہوتا جائے ــ فصد ایک استفراغ
خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کی برابر یعنی اوسسے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہوجاے یا کیفیت
اوسکی فاسد ہوجای اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا ــ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے ــ جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جای
اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہے اوس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کی پیدا ہوا ہے
کسی شخص کی کان کا میل یا فضلہ ہینی رکنے سے سدد پیدا ہوا اور پہر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدد زائل ہوجاتا ہے ــ
یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلنا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا
اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا ہے
ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی
ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جای جیسے سوزش مین جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تہوڑا تہوڑا استفراغ کرکے
تمام مادہ کا اخراج تبدریج چاہیے ــ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ دفعہ واحد مین ممکن
ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون ــ یہ بہی جاننا ضرور ہے
کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق
دونون پائے جاتے ہین ــ اور بعد مستقر ہوجانے اور ٹہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون اونکو بطرف خلاف کی
جذب کرکے دفع کر دیتا ہے ــ اور جس جگہ مواد ٹہرے ہوئے ہین وہان سے بہی دور کرتا ہے ــ اور قے کا فعل جذب اور قلع مین اکثر
ہے یعنی جذب مواد کا نیچے سے کرکے اوپر سے دفع کرتی ہے ــ فصد کا حال بحسب خلاف مقامات کی مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع برابر
اون مقامات کی ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے ــ بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی
غذا جید ہو اور ہضم تمام غذا کا ہوجاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کی ہوتے ہین

فصل چوتہی بیان مین مشترک قے اور اسہال کی اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے

پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ
تناول کرے اور ایک قسم کے کہانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کہانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو ہر وقت ایسی تدبیر سے کے

اوسکے قے کرانے کے واسطے اتنا زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اوسکو قے سے بچانا چاہیے ۔ واجب ہے کہ قبل استفراغ ہونے کے
خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی آفت سے امان ہو جاتی
ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پیدا اور مجیب کردینا طبیعت کا اوسوقت تک ہے جبکہ اسہال اوسکو لگاتار پیش آ
بسہولت قبل استعمال دوای قوی کے اجابت پیدا ہو اکرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور سرعت کی پیدا کرتی ہے ۔ اسہال اور قے دونو شاق
بہت شوار ہے جبکہ مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشے سے نہیں ہے ۔ قے لانے والی دوا کبھی خاصیت سہل کی پیدا کرتی
ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جاوے خواہ پینے والا فربہ یعنی اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اوسکی طبیعت نرم ہو اور اگر عادی ہو اور دوا نفخ پیدا کرے
بہت جلد معدہ میں اوتر جاوے ۔ اسیطرح دوای مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل اسہال کا نہایت بدمزہ ہو اور دوا کریہ الطعم ہو
یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو ۔ جو دوای مسہل اسہال پیدا نکرے یا پختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اوس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کرتی
ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسیوجہ سے اوس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے
۔ بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ
محموم کو واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہے ۔ اور جسکی خلط بطرف اسفل کے او ترتی ہو جیسے وہ لوگ جنھیں زلق الامعاء عارض ہو اونکا قے کرانا
جائز ہے ۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنمیں اختلاف شدید بزمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے
والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے ۔ اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے
۔ اور کبھی دوای اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہے ۔ جو شخص استعمال دوای مسہل اور مقی با ضرورت کرے حال آنکہ بدن اوسکا مواد سے
پاک ہو ضرور مبتلای دوار اور مغص یعنی مروڑا اور کرب میں ہو گا ۔ اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہو گا تو بہت تھوڑا ہی ہو گا ۔ حاصل یہ ہے کہ جبتک دوائے
مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے ۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے ۔
جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے
جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے ۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنی ایسے مادے کے جو مثل ہوسی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے
یہ تغیر برا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہو گی ۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوای مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہے پس بیشتر غلیظ
کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور ۔ بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوای مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن میں پیدا
بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے ۔ اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوای مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی
ہے جالینوس باانہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوای مسہل میں سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جاوے وہی خلط
پیدا کرتی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے ۔ اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس
تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوا سے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے ۔ اور یہ مسئلہ خود غلط
ہے اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح
سونیکا بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا سلوبا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنی حکیم طبعی پر ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخلاط

جیسے کہ بعد پینے دوائے مسہل یا مقئی کی اونھیں سے ہوتی ہیں جو چیز مضرہ ہو اونسے دفع ہوکر یہ اخلاط امعاء اور معدہ میں حاصل ہوئے ہیں ۔ اور اوس مقام سے طبیعت بطرف
اونکے دفع کرنے کی جہت خارج میں متحرک ہوتی ہے ۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑھتے ہیں ۔ اگرچہ
میں طبیعت کا میلان بطرف فوق کے ہوتا ہے ان اخلاط کا چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد بطرف امعاء کے
نفوذ کر جاتی ہے دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط میں اور وہ ماساریقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی
ہے نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہے اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے پیدائش اخلاط کی ہوتی ہے
وہ اوسے انہیں مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے ۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب اور اقرب
طرف سے ہوتی ہے ۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کیجائے پر آنچہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب
کرے ۔ علاوہ یہ ہے کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن حال دوائے مقئی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے کہ اگر وہ معدے میں ہو
اوسی میں ٹھہر جاتی ہے اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب فوق دفع کر دیتی ہے ۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت
پر اوسپر غالب آتی ہے ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگوں سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہوتا ہے وہ
سوائے رگوں کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں رہتے ہیں کہ بہت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کھینچ جاتے ہیں گو
رگوں کی راہ سے نہ آئیں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر خشک دواؤں سے جو کثیف رطوبت حاصل ہوتا ہے اسکے سبب سے استفراغ کرنا
بڑا ہوجاتا ہے جیسے سقمونیا بیشتر

فصل پانچویں بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسہل کے واسطے
پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصاً امراض باردہ میں بخوبی کر لینی چاہیے ۔ خلاصہ
یہ ہے کہ نرم ہوجانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اوس سے اکثر خوف والی چیزوں سے امان ہوتی ہے ۔ مگر یہ تدبیرات واسطے اوس شخص کے
مناسب نہیں ہیں جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوائیں ملانی چاہییں جنسے قبض
پیدا ہوتی ہے تاکہ بعجلت معدے سے اوتر جائیں ۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا فنا نہو جاوے بلکہ دونوں دواؤں کی قوت معدے میں
معتدل ہو کہ مسہل اپنا فعل کرے اور مقئی اپنا فعل اوسوقت کرے جسوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو ۔ الشیخ یعنے تولا مستعد
ہوتا ہے اوسکو تحمل دوائے قوی کا نہیں ہے ۔ اکثر نزلوں کو ذرب بجہت نوازل کے ہوتا ہے ۔ ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے
مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعاء میں موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اوسکا اخراج کر لیں گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو ۔ استعمال حمام چند روز قبل دوا
مسہل کی بہت جید ہے مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا ہو ۔ واجب ہے کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے
استعمال حمام کا جائز نہیں ہے کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہے ۔ حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے ۔ اور سعوط اسہال کے
واسطے ناجائز ہے مسعاشروان میں اگر پہلے اول میں حمام کو داخل ہوں بشرطیکہ اوسکی حرارت قادر جذب مادہ پر نہو بلکہ تلیین خفیف بدن میں
پیدا کر دے ۔ اسمیں بھی البتہ جائز ہے اسلیے کہ جو مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہے جسمیں تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ
اوس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہے یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتا ہے ۔
مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش ازقسم معدات کے ہے ۔ جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اوسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات
قوی پلانی طبیب کی احتیاط سے دور ہے ۔ جن لوگوں کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اونکے بدن میں ہوں یا امراض شبعت میں اونکے عدد ہو یا اونکی اختیار

التہاب خواہ معدے میں ہو یا آنتوں میں ہو دوای مسہل پلانا بدون اس علاج [illegible] کو [illegible] کو بالکل [illegible]
کو یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب در حرکت میں [illegible] ہو لازم [illegible] پیشتر [illegible] ہیں اور مطول انکا
مسہل دوای قوی بھی ہوتا ہے — اگر دوای مسہل قوی ہو مناسب ہے کہ [illegible] مسہل کو مسہل پینے والا [illegible] دوا ایسا مناسب
نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے — [illegible]
کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے [illegible] اسلیے کہ طبیعت [illegible] بھی دوا
بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ [illegible] اور [illegible]
جیسے گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا امر کہ — پھر اگر ہر وقت [illegible] مسہل پینے میں ناگواری
طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت ذائقہ کی [illegible] ہو جائے اور [illegible] قے کرنے کا خوف ہو [illegible] — اور پینے
کے بعد کوئی چیز قابض کھائے — اطبا حب مسہل کو شہد [illegible] اور [illegible] قوام کی ہوئی
لگا دیتے ہیں تاکہ گولی مسہل اوس سے چھپ جاوے — ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر [illegible] تدبیر یہی کہ منہ
میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جاوے یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جاوے — حاصل [illegible] اصل جرم
دوا کا ظاہر نہو — دوای مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو تو نیم گرم پینی چاہیے — اور گولی ہو تو نیم گرم پانی کے ساتھ — اور [illegible] مسہل پینے والے کا معدہ
گرم کر لینا چاہیے بعد دوا پینے کے جب متلی میں تسکین ہو اور [illegible] اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ [illegible] اور ایک ایک
گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر [illegible] پانی نہ پیے جو خود دواے مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے — [illegible] ہر وقت [illegible] روکنے
اسہال کو البتہ جائز ہے — تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ [illegible] مضرت دوا کو دفع کرتا ہے — جسکا مزاج گرم ہو اور [illegible] آو
ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اوسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دواے مسہل کے تھوڑا آش جو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذاے لطیف اوسکے
معدے میں پہونچ جاوے — اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار منہ مسہل پینا چاہیے — اکثر جس شخص کا مسہل گرمیوں میں ہو اوسے تپ آجاتی
ہے — مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک وہ اپنی عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کر دے — اور جبتک حاجت ہو اوسے سونے کو بھی ترک
کرے ہاں اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اوس وقت مضائقہ نہیں ہے — پھر اگر اوسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدے پر صفراویت غالب
ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں انصباب صفرا کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف اسی مدت سے پہونچ
رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دے سکتے ہیں — اس تدبیر سے
بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے — اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدے کا جائز نہیں ہے — اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسہل حب ہو تو اوسکے
ساتھ جوشاندہ بھی مناسب تر اوسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ
افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ فنطوریون پلانا چاہیے — اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دواے
قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب چکنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے — حاصل یہ ہے کہ دواے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ
شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمیں تشنج پیدا کرتی ہے — اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اوسکی رطوبت میں ایسی
تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشا کی طرف ایسی چیزیں کھینچ لیجاتی ہیں جسکا دفع دشوار ہوتا ہے — تہوعات زہردار

مثل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بازدار استعمال دہی کا ہو برطرف ہوجاتی ہو اور اسہال بند کر دیتا ہے۔ اکثر دوا کی بو بعد ہی مین مختلف
طور کی ہوتی ہے اور ڈکار کے ستوے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہے مٹ جاتی ہے۔ یہ سفوف بھی مناسب ہو بہ نسبت اور سفوفات کی۔ اگر مسہل کے
بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو لیٹے کسی طرح کی حرکت دیا دواکی ضرور نہو ہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو
تدبیر مناسب یہی ہو کہ ماء العسل بالتمر الہندی ملا کر گھونٹ پی یا انطرون پانی مین گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھی یا حقنہ
کرائے۔ کو یا ہی دوائے مسہل کی اپنی عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کی اپنی خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے
مجاری کی کسی مرض سی ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا ونکی مجاری اور دیہ اسقدر تنگ ہوجاتی ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین
ہو سکتا ہو اسی جہت سی اونکے اسہال مین دشواری ہوتی ہے۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہو اور صواب سی دور ہے۔ جو دوائے
مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن مین وہ خلط نہین باقی ہو مشوش ہوجاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح اگر اوس
خلط کو اوسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہے۔ پہلے ہر ایک دوائے مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سی خاص ہے اوسکے بعد جو خلط اوسکی
خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اوس قریب کی قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہو اسی خوبی کہ وہ بطور
ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے مین تحمل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا سی جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے۔ جس شخص کو خوف
کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے تے کر ڈالے تخم ترب یا انمین جوش دیکر یا مولی کہائے۔ جس شخص کا ارادہ مسہل
لینے کا ہو نمک کی زیادتی کہانے مین نکرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہی خصوصاً جسوقت اجابت
نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسہل کی قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزون کے
کہانے سے دفع ہوجاتی ہے۔ انمیں بعد اسہال کر پینا اذیت مسہل کی دفع کر دیتا ہی اور جو مواد خواہ دوا گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ ہو رہی
ہین اونکو دہو ڈالتا ہے۔ جس شخص کا مزاج سرد ہوا و بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین دہو کر
تناول کرے اوسمین تہوڑا روغن زیتون بھی ترکیب کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب
کی استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کی ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال
بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کی واجب ہی۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق مین آش جو ہے
سکنجبین کے استعمال سی سحج یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہی اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نچاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود
برقرار ہوجاوے۔ واجب ہو کہ بعد مسہل کو دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت
خوش ہو اور لذت پائے اس سی معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا ہو اور دوسرے مسہل نہ دینا چاہیے۔ اور اگر حمام مین جانے سے لذت
نپائے اور دلتنگ ہو حمام سی باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے ویسا ہی
اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہی اور بہت سی علاج کے بعد اونکے دست بند ہوتے
ہین۔ اسی طرح مشائخ کا حال ہو کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین اونکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل
کو حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگہ مین پیدا ہوتا ہے اور نطول آب گرم کے پینے سے
دفع ہوجاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر وقت طلوع شعری جیسے رکے اور بر وقت برودت شدید اور بر وقت برف ریزی کی

پہاڑون پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہین ہے۔ پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے
ہوتی ہے اور گویا گرمیونکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز نہین ہے ان فصلون خریف مین قے کے
مسہل قوی کا موقع ہے۔ طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا تھوڑی سی حاجت تلیین کی اگر ہو مناسب نہین ہے۔ اسلیئے کہ یہی عادت بگڑ جاتی ہے
اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اسکا بہت بد ہوتا ہے۔ جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اوسکو ناتوان کر دیتی ہے۔
دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے۔ منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہین یعنی بے ضرر ہین بنفشہ اور شکر ہے۔
جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے۔ اور گرمیون مین بقول بعض اطبا کے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے
مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہے۔
مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تکرار کرنا جائز نہین ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اکثر ہیجان
خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے۔ **فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان**
اور وقت اوسکے بند کرنے کا منجملہ اون علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس ہو تو
ہو اسلیئے کہ اگر بنا بر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نچاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا چاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط
کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ
اگر گرم یا خشک ہو یا دونون کیفیتین معدہ مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی بسبب حال دوا کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہے
جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو۔ اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے
ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائی جائین بعید نہین ہے
کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش
موجود نہون بلکہ بروقت موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر جس مین کسیقدر جائز نہین ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل
مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے۔ مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جانا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہوئی چہ جائیکہ
مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پھر اگر اسی مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت
دشواری پڑے گی۔ جس شخص کو مسہل مین مغص یعنی مروڑا انجام کار مین پیدا ہوا اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے۔
فصل ساتوین تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہو افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے
یا بجہت وسیع ہو جانے رگون کے منہ کے۔ یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگون کے منہ مین لذع پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے
مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قایم مقام سوء مزاج کی ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے
باندھنا چاہیے ہاتھون کو بغل سے اور پاؤن کو بیخ ران سے شروع کرکے نیچے اوترتا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور
اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخار سے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جائے اسطرح کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو۔ پھر اگر باوجود دینا و
پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو تو قابض دوائین پلانی چاہیئین اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخے جو آب ریاحین اور صندل اور کافور اور
فشردہ فواکہ سے بنائی جائین سونگھانی چاہیئین۔ مالش اونھین اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضائے خارجی ہین اور اونکو گرم کر دینا بھی چاہیے کہ بدن

مجمر یا رسی سے گرم کیے جائیں اسطرح کہ مجمر نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جاے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اوسکے معدہ پر بالخصوص گرم اشیا
پہنچاوے تو ہوا اور روغن بالخصوص ترچیزون کا لگانا یا پلانا بھی جائز ہے — اور ان مین سے روغن بان اور روغن مصطگی بھی مفید ہے — یہ بھی واجب ہے کہ سرد
ہوا سے انکو بچاوین اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے — اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کرتی
ہے — یہ بھی واجب ہے کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سے نگہداشت کرنی چاہیے اور ایک ٹکڑا گوشت قوابض اور کعک یعنی کلچہ شراب میں بھگوا کر
ملا کر کھانا چاہیے — اگر یہ چیزین گرم کر کے پلائی جائین بہتر ہے — اور اوس سے بیشتر ربّ آب انار میخوش اقسام سویق نیشکر ستو سے یا پوست خشخاش
بسی ہوئی استعمال کیجاے بہتر دوا یہ ہے کہ بالون تین درم ہو مگر دو دفعہ ترش مین جوش دین تا اینکہ بستہ ہو جائے بعد اوسکے استعمال کرین بس یہ بہت
مفید ہے — واجب ہے کہ اونکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجاے جیسے آب انگور ترش وغیرہ — منجملہ اون تدبیرون کے جو انکی حبس اسہال مین مفید ہوتی
ہین یہ ہے کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی مین رکھین اور اونکو حرکت نہ دین اگرچہ اونپر غشی طاری ہوتی ہو — شراب کا
استعمال اون لوگون کو قطعاً جائز نہین ہے — یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کار استعمال مخدرات کا اور
اون معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان ہونگے کرین — بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قرص اور سفوف قابض
قبل از وقت حاجت طیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین اونہین بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نوبت نہ —

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نکیا ہو

جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے تو مغص اور تشنج اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسی حالت میں واجب ہے کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قرابادین
مین ہوگا اور مصطگی مین کرسنہ یعنی تین درم شہد گرم پانی مین ملا کر پئین کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے
جیسے سیب اور بہی کیونکہ یہ چیزین فم معدہ کو نچوڑ کر متلی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر نیچے کی طرف متوجہ
کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین — اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھنچنے لگین اور آنکھین
باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے — بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب
بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجاے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضاے رئیسہ کے ہوتا ہے

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین

بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تربد کہ
سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا مازریون کہ یہ دوائین نہایت بد ہین — اگر ان دواؤن
سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعہ قے
یا مخدر کر دینے کے دفع کر دین — اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جو اوائل مین پیدا
ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے تربد زرد بادہ تربد جو متعفن ہو گیا ہو — اسیطرح جو چیز دوا کی
تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اور تلیین کے اور بسبب اوس چکنائی کے جو اوسمین ہو اور مثل بریشم کی چپکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد
کو دفع کرتی ہے — بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے — اور بعض امزجہ سے اونکو مناسبت نہین ہوتی
مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے کہ اوسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک
سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہین ہوتا ہے جیسی عادت بلاد ترک کے لوگون کی یہی ہے — کبھی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

ترکیب ہیں اونکا استعمال مسہل اور حقنین سے ہے وہ بہی اوسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات مزاجون کے موافق ہین اونکا بہی اوسی جگہ بیان ہوا
ہے اور مدر وغیرہ کے بیان مین اصلاح مرکبات دوای مسہل کی اور اوسکے ضرر کا تدارک اور اوسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گولیان
زود اثر ہوتی ہین بہ نسبت ... کے ہوتی ہین اور انکا استعمال درست نہین اور گولی بانسبت حبوب کے بہی جو دیر مین اثر کرتی ہین اور اسقدر گیلی ہو جاتی کہ تہوڑی دیر مین
ہیں ہو جاتی ہین ... بدل جاتی وہ بہی کام کی نہین بلکہ جسوقت حبوب خشک ہو جاتی ہین اور گرانی ہوتی ہین اونکے نیچے اور پیچہ دبانے سے
دب سکین اوسوقت اونکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارہوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اوس شخص کو
زیادہ تر واجب ہے جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اوس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی ... ہو ... اور جو شخص
آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تہوکنے کا ہو خواہ اوسکی گردن باریک ہو جو آثار اس بات کا ہو کہ اوسکے ... اور ایسا ہی
ہوتے ہوں خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین اور جو آدمی
صفراوی مزاج ہوتا ہے اوسکے حق مین قے بہت مفید ہے بنظر عادت کے قے کرانی اونکو مناسب ہے جنکو قے آسانی سے ہو سکے اور دشوار
ہو اور جو لوگ قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دوائون سے قے کرائی جائین تو ... اونکے اعضا نفس کی
پہٹ جائینگی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اوسکو قے مناسب ہے یا نہین پہلے خفیف دوائون سے تجربہ کرنا
چاہیے اگر آسانی سے قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے
کرنا اوسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اوسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اوسکی غذا
نرم اور مائی روغن اور شیرین تجویز کرے اور اوسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقی چیزون کا کرنا
چاہیے اسطرح کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کہلائی جائین خصوصا
جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص مقی ادویہ کے بدون پلانے ادویہ مقی سے قے نہین کرتا اور اوسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے
بخل کرتی ہے اسیواسطے اچھی غذا کہلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدہ مین باقی رہے اوسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بہ نسبت باقی
رہنے غذاے ردی کے جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے لینے کے کہلایا گیا اتفاقا قے کرے دوبارہ کہانا جب تک خوب
بہوک نہ لگے اوسے کہانا مناسب نہین ہے اور پیاس ایسے شخص کی شربت سیب سے دفع کرنی چاہیے پانی بلکہ شہد خواہ جلاب خواہ
سکنجبین کا استعمال اچہا نہین ہے اسلیے کہ انکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہے غذا بہی مناسب ایسے شخص کو بچہ ماہی مرغ اور حریرہ
ہیں کہ پہلی ... پہنچ جائین اور اوسکے پیٹ مین مصالحہ گرم بہر کے آگ پر مثل کباب ہون اور تین پیالہ شراب بعد غذا کے پلانے چاہئین
جس کو قے نہ ہو اور پہلے کبہی عادت ایسی قے کی نہو اور اوسکے نبض مین تہوڑی سی تپ بہی ہو چاہیے کہ غذا دو ہنگام تک نہ کہاوے اور
قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیوے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ٹکڑا گرم پانی مین ڈبو کر معدہ پر رکہے بہتر یہ ہے کہ جو طعام
بغرض قے کرانے کی کہلایا جاوے کئی طرح کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کہانے کو کبہی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہے کہ پہر اوسکے اخراج مین بخل
کرتا ہے اور اپنی طرف پہیر لیتا ہے جب قے باافراط ہوئے اور رطوبت بلغمی نکلنے لگے غذا مین گوشت گنجشک اور کبوتر کے بچونکا جو
اور ذرا بہونا نافع ہے مگر بہلی اور اطراف ان چیزون کے نہ کہلانی چاہئین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین اور ہوائے حمام مین بہی
داخل کرنا چاہیے اور بروقت پلانے دوا کے قے آور کے ایسی حرکات کرین جسمین دوڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین ...

واسطے کہ تری باعث ہے تعدیل لطافت کی بیشی نہیں ہے۔ اگر اسوقت یہ دوا بطور پہلے اوسکے مستعمل ہو لطیفہ قوت دوائی نافذ ہوجاوے گی اور
لطیف قوت نافذہ ہوتی ہے نک سے شاید یہ جو قوت لطیفہ نافذ ہوتی ہے اوسکا نفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دہنیا جسکے
ساتھ خاص جو تیل ملاتے ہیں اگر پایا ہو کہ ضماد میں کسقدر چیپ چپا ہٹ ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہو اگر طلا بارچہ اور
ایسے چیزوں کے ساتھ ملایا جاوے اور اگر اعضا درد کے پیشتر تحلیل ہو جسکے بعد یہ طلا نافذ ہوکر بستر کسیطرح عضو اور معتدل ہوجاوے یہ
ہیں کہ ہم لوگ جانتے ہیں اور ضعیف اعضا ہوں اور گرم کیے جاتے ہیں فصل اونتیسویں نطولات کے بیان میں نطول
تری سے کہ یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی ہو وغیرہ دیگر اعضا میں مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا منظور ہو جو
اعضا محتاج نطول ہوں گرم ہو خواہ سرد ہو اگر اوسمین فضول کا انصباب ہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد
سے تبرید دینا چاہیے تاکہ جو فضول گرمی سے پیدا ہوئی ہے دفع ہو یعنی آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہوجاوے اور اگر انصباب ہوا ہو
عضو میں ہوا ہو تو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین فصل تیسویں فصد کے بیان میں فصد
ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر اوسمین زیادہ ہوا ورکسی رگ میں
گیا ہو تب ہوسکتا ہے فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوسرے
بیمار ہو دونون شخص ایسے ہیں کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجاوے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر
پہنچتے ہوں۔ آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ
شگافتہ ہونے کسی رگ کے ہوا ہو جو اوسکے پھیپھڑے میں باریک سی لگی ہوئی ہے جب اوسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ
جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہوں اور اونکے بدن میں خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کی اور
کے ہوں خواہ جو لوگ کہ اونکی بواسیر کا خون بند ہوگیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورات کا حیض بند ہوا ہو یہ
دونوں ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہیں ہوتے ہیں اسلیے کہ انکے رنگ میں تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔
ایضاً جو لوگ ایسے ہوں کہ اونکے اعضاے باطنی میں ضعف ہو اور مزاج اونکے گرم ہوں پس ان لوگوں کو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع میں
فصد انکی کھولی جاوے اگرچہ ان امراض میں مبتلا نہوں۔ اور یہی جو لوگ ایسے ہوں کہ اونہیں صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گرنے سے
پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن میں ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف
قبل ورم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلاحاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون میں کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف
وقوع ہے اور پیدا نہوں اونمین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہوجائیں اوائل میں ان امراض کی فصد کو ترک
کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول میں رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن میں جاری ہوتے ہیں اور خون صالح
سے مل جاتے ہیں اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوایل میں ان امراض کے خارج نہیں ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جاوے اور زمانہ
انتہا کا بھی تمام ہوجاوے اسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے۔ پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مرض کا شوران اور غلبہ

بعض شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کہ معدہ میں خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو جیسے اشتہا اسکی جلد
پہنچ جاتی ہے ان لوگونکی فصد بہ نسبت دوسرونکے مضر ہے۔ جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اوسکی شناخت الم اور بیقراری ہونا بعد کھانے سے
ہوتی ہے اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ میں قابلیت صفرا اور بکثرت تولد
اس اخلاط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی سی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا منہ تلخ
رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کیجاوے اور انکی فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہوئی ہو فصد سے خطرہ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بیہوشی کی
ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیئں جو کسی
شربت اور خوشبو میں ڈبوئی گئی ہوں۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر میں ڈبونا چاہیے جسمیں خوشبو دار گرم
چیزیں پڑی ہوئی ہوں۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک ایسے شربت مثل مسک پلا کر بعد ازان فصد کھولی جاوے۔ اور جسکے معدہ میں
صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اوسکے بعد چند لقمہ کھلائیں اور تھوڑی دیر آرام دیکے بعد ازان
فصد کھولی جاوے اور پہلا تحلیل اوس خون جیسا کا جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کریں اگر قوی ہو کباب ہی ابھی ثقل سے کھلا دیں
کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار میں کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہو بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبھی بکثرت زیادہ
چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہیں خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خون تھوکنے
روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کی جذب ہو کر بند ہو جاوے اور یہ علاج
قوی ہے اور نافع ہے۔ ایسی فصد میں زخم کا تنگ پارہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار اور ضرورت
ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایکدن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاوے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے شمار میں
فصد ونکا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکی کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کریں۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اوسی سے
صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کریں۔ اور جو شخص دوبارہ
فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اوسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیئے کہ دوبارہ کی فصد میں اوسکی رگ طول میں کھولی
چاہیے تاکہ [illegible] منفصل کی اوسکے التحام اور ترک جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاوے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون
بند ہو جائیگا بسبب جلد التیام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک میں بھگو کر رکھیں اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندھیں اور اگر نشتر
بوقت فصد کے روغن لگا دیں بسرعت التیام یعنی زخم کی بھر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جاوے گا اور مقام فصد کو ملیں اور روغن
زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائیں اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملیں اوسکے بعد کپڑے سے ملیں۔ سو رہنا درمیان فصد
اول اور فصد دوم کے بہ نسبت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے۔ وہ قواعد بھی یاد کرنی چاہیئں جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس میں
بیان ہوئے ہیں اور فصد کے واسطے بھی انتظار اوس روز کا کریں جب دن ہوائے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکے فرد بیج
۔۔۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگون کی جنکے مزاج میں سوء ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو
بعد ثلثہ نوم میں ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیئے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنا تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر ضعف ہو تو [illegible] ساعت کا وقفہ دونون فصد مین کیا جاوے — ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بہنے دیا جاوے — [illegible] مناسب [illegible] ہے ہر ایک بات [illegible] دوسری [illegible] کھلوانیکا قصد کرے — اور جو مرض باین فصد اوسکو مناسب ہے جو دوسری [illegible] ایک ساعت [illegible] دیا گئے — اور دوبالا فصد اوسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانیکا قصد کرے اور جسکا ارادہ دو دفعہ [illegible] [illegible] دوسری فصد کھلوانے — جسقدر فصد کے بعد [illegible] زیادہ ہو دیر مین زخم پورتا ہے — دوسری فصد مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے [illegible] دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھاوے — پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو ہلی ہی فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ توہم کی وجہ سے [illegible] بدن کے سما جاتے ہین — منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت فصد ودکی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہے — دوسری فصد بہتر یہی ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کر کے کھولی جاوے — بعد فصد کے بہت جلد سو رہنے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے — قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برامد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اوسکا واسطے تفرش اور پھیلنے کے مانع برامد خون کا ہوتا ہے ہان اگر فصود کا خون بہت غلیظ ہو اوسوقت استحمام سے یہ مضرت زاید پیدا نہین ہوتی — فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑہاوے اور پہلی غذا ای لطیف کا استعمال کرے اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کیطرف میلان تمام رکھے اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے — جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو جاوے اوسکو چاہیے کہ بقصد تحلیل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے اور مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرداوسکے مبردات قویہ کو طلا کرے — جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے شوران اور حرکت اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جائینگے پھر اونکی اصلاح محتاج فصد بتواتر کی ہوگی — خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہے فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتہ ہے — اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین — جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اوسپر واجب ہے کہ استعمال اوس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگین اوردہ بھی ہین اور شریانین بھی گو شریانین کم کھولی جاتی ہین — اور بوجہ اوس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم ضرر یہ ہے کہ ابو سیا یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جاوے — باینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جاوے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اون امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اوسیوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اوس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اوس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسی شریان قریب کی فصد کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو — جو رگین ساکن ہاتھ مین کھولی جاتی ہین شمار مین چھہ ہین قیفال یعنے سرارو اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسیلم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سرارو سب سے زیادہ اسلم ہے یعنے اوسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہے — پہلی تینون رگین اکحل باسلیق ابطی مابض کے اوپر کھولی جاتین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہے اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہے اوس سے تھوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندھ کر جب رگ اوپر برامد ہو کھولی جاوے اور مابض کے نیچے خواہ برابر کھولنی نچاہیے تاکہ خون بخوبی برامد ہو جسطرح دہار چھوٹی ہی جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین بھی یہ آفت پہونچنے کا خوف نہین

اور بعض فصاد نرم دست خواہ نشتر کا باریک سے سرکو اوس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہین اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہین [illegible]
کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے — جو رگین اوپر مذکور ہو چکی ہین اگر ہاتھ مین ظاہر نہون اور اونکے شعبے ظاہر ہون تو لازم
ہے کہ شعبے کے مقام پر ہاتھ کو دبائین اور ملتے رہین اور دیکھین اگر بعد ترک [illegible] اون شعبون کی طرف [illegible]
دیتا ہے اور انہین شعبون کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبون کو نشتر سے نہ چھیڑین — اگر [illegible]
پہلے جلد کو کھینچین تاکہ زخم چھپ جاے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول [illegible]
روغن کتان سے بھیگا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکھین اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو [illegible] — اگر زخم [illegible]
ہو جانا چاہیے کہ اوسکو بہ نرمی دور کرین اور کاٹنا مناسب نہین ہے اور ایسے لوگون کے [illegible]
بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کرنے کے قاعدے معین ہین اگرچہ مختلف ہین یا بعض لوگ [illegible]
بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر نمبری کے یا زائد خواہ چند رطل یعنے ڈہائی سیر خون [illegible]
تحمل ہو سکتا ہے — اور بعض لوگ کہ بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور [illegible]
بارہ مین تین باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ [illegible]
نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہے اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کی [illegible]
سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے مین سستی کرنی نہ چاہیے — کبھی بوجہ رنگ خون کی بھی غلطی واقع ہوتی ہے [illegible]
بدن مین اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون مین پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے [illegible]
آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے [illegible]
نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاے یا نبض صغیر ہو جاے [illegible]
خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جمائی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ [illegible]
بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اوسوقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے — جن لوگون [illegible]
بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہین جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈہیلے اور متخلخل ہوتے ہین — اور [illegible]
دیر مین غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہین — اطبا کہتے ہین کہ فصاد کے [illegible]
بہت سی ہون نوک دار بھی ہون اور بے نوک کے بھی رہین اور نوک دار بہتر ہوتے ہین متحرک رگون کے واسطے [illegible]
فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ پیچک ہونی چاہیے اور آلہ قے کرانے کا چوبی خواہ پر کا بھی اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش
کے بال اور دوا صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دوا المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو
غش آجاے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے — اور اکثر اوقات ان چیزون کا پاس موجود ہونا باعث رستگاری
مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غش کے فوراً آلہ پر ریشمی اوسکی حلق سے اوتار دی اور اسکے سے قے کرا دے اور خوشبو
نافہ کو سونگھاوے اور دوا المسک تھوڑی سی پلاوے خواہ قرص مشک کھلاوے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے — اگر
خون بند ہو جاے پس موے خرگوش اور دوا کندر سے پر کر دینا چاہیے — اگر غشی تاوقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہین ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کی پیدا ہوتی ہی لیکن اگر ابتدا مین ... اور سدہ قوت ... براہ خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے — لیکن حمی مطبقہ مین فصد کیجے اگر اخیر
قریب انتہی ہو چکی ہو کہ مضایقہ نہین اسطرح ابتدا و سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام عظیم در مہالک ہون خواہ ایسے اور ... بشدید اور ... امراض ...
ایسی فصد اوسیوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدن مریض کی قوی ہو — اس مقام پہ عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتہون کی رگونکا بیان ...
لیٹے ہو کر سب ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہے اور پانونکی رگونکا حال چہوٹا جاتا ہے اور سوای پانون کو اور مقامات کی رگین جنکی فصد کہولی
جاتی ہے وہ بہی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہوا اسی سلسلہ مین اون رگونکا بیان بہی مسلسل کرین — پانون مین ایک رگ عرق النسا
رکہتی ہے اور اوسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کہولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر رگ ہے کہ کعب تک پٹی باندہی جاتی ہے اور ایک
بڑا کپڑا خواہ ... باندہا جاتا ہے — مناسب ہے کہ اس فصد کی ... تیز استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول مین یہ رگ کہولی جاتی اور پٹی
ہو اور اگر ... اسکا شعبہ دریافت ... پنجے پانون کی انگلیون سے کہوا جاے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کو مرض مین بڑا ہے اسی طرح نقرس
اور دوالی مین اور داء الفیل ... کہتے ہین اور دوبارہ کہولنا عرق النسا کا دشوار ہے — ایک رگ پانون مین اور ہے جسے صافن کہتے ہین
اور یہ رگ بطرف انسی کعب کی ہے اور بہ نسبت عرق النسا کی یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کو مفید ہے جو نیچے
واقع ہین اور اطراف عالیہ ... اعضای سافلہ کو بہی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے اور احتباس حیض کا بخوبی ہوتا ہے اور
بواسیر کے ... قیاس عقلی اسکا مقتضی ہے کہ عرق النسا او صافن کا فائدہ ایک سا ہو ... تشریح پہ مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا
معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے — فصد صافن
کی افضل حالت ... بطور توریب کہولی جاے بجانب عرض کی — منجملہ پانون کی رگونکے مابض بہی ہے اور یہ رگ اندرون زانون مین واقع ہے
اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے — لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے ادرار حیض کو اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے — منجملہ اون
وہ رگ ہے جو ... پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بہی وہی ہے جو صافن کا فصد مین ہے —
خلاصہ یہ ہے کہ اونکی رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہے جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض
سوداوی ہون مگر فصد پانونکی رگونکی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتہ کی رگون کے — جو رگین اطراف مین سر کے کہولی جاتی ہین
سودای ... اور رگونکی فصد ... کہولنی افضل ہے — یہ رگین بہی کچہ از قسم اوردہ ہین اور کچہ از قسم شراین کی ہین — اوردہ جیسے کہ
عرق جبہہ یعنے پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کہڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کی گرانی پیدا
ہو اور آنکہونکی گرانی کو مفید ہے اور جو درد سر موخر مین اور لازم ہوے — اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کہولی جاتی
ہے — دونو رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے کے — گرفتار
ہے کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاے ورنہ اکثر ناصور پڑ جاتا ہے اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہے اور انکی فصد سے دردسر اور شقیقہ اور آشوب
چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ٹہلکا اور جہلی جو آنکہ پر پڑتی ہے اور پلکون کی کہجلی اور پلکون کے بثور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے —
تین اور رگین چہوٹی چہوٹی نیچے اسی مقام کی ہین جہان پر کان کی لو بالون سے ملتی ہے ایک اونمین سے بہت ظاہر ہے اور اسکی فصد ابتدا
نزول الماء مین مفید ہے اور جب کہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اوٹہین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسطرح کان کی زخمونکو خواہ پیپ
گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اسبات کی ہین کہ اگر پس گوشت کی دونو رگین فصد مین کٹ جاتی

اور منفعت دوسری اقرب او رشاداب بدن میں ہے کہ اون خونون میں غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فربہی قنینا کہ پچھنی لگانے سے بہت کم ہے انتہا کا حجامت خونکو
بجوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بتکلف نکلتا ہو اور بعض تصفیہ ایسے بھی ہوتے ہین کہ وہ حجامت کا اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے
۔ اور حجامت کا حکم طبیب اوایل مین نہین روسکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر ماہ مین کمی ہو جاتی ہے
ہو جاتے ہین اخلاط مین حجامت جائز نہین ہے ۔ بلکہ درمیان مہینے کے حجامت کا وقت ہے اوسوقت اخلاط میں ہیجان ہوتا ہو اور زیادتی
بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کی اسوقت ہوتی اور مغز سر دماغ مین زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی آنکھون مین بہت ہوتا اور بلغم بھی جوش میں ہوتا ہے
افضل اوقات حجامت دن کی دوسری اور تیسری ساعت ہو اور بعد حمام کے حجامت نہ کرنی چاہیے ۔ الا جب کہ خون غلیظ ہو تو
حمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہوکر حجامت کرائے ۔ اکثر آدمی اگلے زمانہ میں حجامت ناپسند کرتے تھے اور خوف کرتے تھے اور
حال ذہن کو ضرر پہونچتا ہے ۔ حجامت فقرہ پر یعنی گرد ن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو
کہ وہ چپکتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانون کے قائم مقام فصد باسلیق
اور وجع منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک واحد مین یعنی پشت کی دونون رگون پر جنکو ودجین کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام
فصد قیفال کے یعنی سر ارو کی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق
اور ناک کو مفید ہے ۔ مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے
کہ موخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اوس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخلاج
کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اور نرم کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر
چڑھ کر کرانا اوس سے السید سعال بحرقت الدم اور کھانسی کی ہے اور اوس وقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر
چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اوتر کر کرنی چاہیے ۔ یہ حجامت کاہل اور اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کی جو دموی ہون ۔ اور ربو دموی
کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتا ہے اور حیض کا ادرار
کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اوسکا بدن متخلخل اور خون اوسکا رقیق ہو اوسکے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد
صافن کے حجامت پیش سر کی اور سر کی موجب وجہ بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنی پیری دیر تک
پیدا نہین ہوتی ۔ مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
ہے بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہو ۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہو کہ جرب
عین اور بثور اور سور سنج کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور ردائت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن
اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھون مین پانی اوترآیا ہو اونکو ضرر پہونچتا ہو ہان اگر وقت اور حال مریض دونو ایسے ہون کہ اوسوقت
اسکا استعمال واجب ہو پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنی جبڑونکو
مفید ہو حجامت قطن یعنی میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور
رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہو ۔ اگرچہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگاکر خواہ بدون پچھنے کے موجب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگاکر زیادہ
قوی ہے سوائے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ دانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اوس مقام سے بلکہ ہر مقام سے

چاہیے اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک کو جسمین مینڈک پیدا ہوے ہون بہی تجویز کرتے ہین اونکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے —
اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ایسا ہو کہ اوسپر سبزی غالب ہو اور اوسپر دو لکیرین برنگ ہرتال طبقی کے ہون اور سنگوری اور نیلی اور اسکے
گول خواہ برنگ جگر اور کلیجی کے ہون خراب وہ جونک ہے جو مشابہ چہوٹی مچہلی کے ہو خواہ جو جسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور تیلی جونک جسکا چہوٹا
سر ہو اور شکم سرخ جس مین سبزی ظاہر ہوتی ہو بہتر ہوتا ہے اگر آب بہاری سے پکڑی جاوے اور اختیار کی گئی ہو جونک خون کو بہت چوسنے کے زیادہ
جاذب ہوتی ہے اندر جسم سے اور ایک دن لگانے سے پہلے اوسے مٹی سے نکال دینا چاہیے اور بند کے بعد اوسکو لٹکا دیتے کہ اوسکے تاکہ اندرونی
آلائش اوسکی نکل جاوے اگر پوری اوسکے نہ ہوا اسکے بعد تہوڑا سا خون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اوس سے غذا پاکر قبل ہو کر نے کے۔ اوسکے
بعد چکنا اور مٹی کو دور کرے اور مقام جونک کو پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن میں چپکے اوس جگہ کو بورہ ارمنی سے دہوئین اور
بالشی سے سرخ کرکے جسوقت ارادہ لگانے کا ہو اوسپر تہوڑی مٹی اور چکنائی جونک میں ڈالکر نکال لین اور پہر صاف کرکے نکالین — جونک
جب بہت کی اور خون سے استفراغ پوری ہو جا مقام جسپر لگی اوسپر ہلکی ہاتہون سے ملین جب خوب سا خون بدن کا ہی چکے اور چہڑانا
ارادہ ہو تو اونپر تہوڑا سا نمک یا راکہ یا اٹا چہڑکیں یا اسفنج سوختہ یا اون سوختہ چہڑکین — اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور ہونے جونک کے اوس مقام کو پچہنی
سے چوسین تاکہ مقام چسپیدگی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہے وہ رفع ہو جاوے — اگر خون بند نہو تو مازو سوختہ یا چونہ یا راکہ یا پسی ہوئی اینٹ
وغیرہ جو حابسات خون سے ہین اوسمین سے کوئی چیز چہڑکین — اور واجب ہے کہ بوقت جونک لگانے کے یہ چیزین طیار رہین — استعمال جونک کا
امراض جلد مین بہتر ہے جیسے سعفہ اور داد وغیرہ — **فصل تئیسوین حبس استفراغات کا بیان** بند کرنا استفراغ کا بالعرض اوس الہ
مادہ بالاستفراغ دو سبب سے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے سبب الہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن
سے حبس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو سمیٹین اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ
کا اطراف کی باندہنے سے کیا جاتا ہے — پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب مادہ بلا استفراغ ہو اوسکی مثال یہ ہے کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو
رحم سے روکے یہ جذب بہتر اوسیوقت ہے کہ پہلے اوس عضو کے درد مین تسکین پیدا کیجاے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اوسکے
تدبیر حبس کی کرین — اور دوسری قسم کا حبس جسمین جذب مع استفراغ ہوتا ہے اوسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون
روکنے کے یا قے کا بند کرنا یا جو اسہال پیدا کرنے سے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونو کا روکنا پسینا نکالنے سے — تیسرے قسم کا
حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اوسکی مثال جیسے معدے اور امعا کا پاک کرنا اخلاط لزوجت سے جنسے قرب پیدا ہونیکا
خوف ہو اور وہ اخلاط متعلق ہی ہون بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدہ بذریعہ قے کے واسطے قطع کرنے اوس مادہ قے کے جو فم معدہ مین بہرا
ہوا ہو — اور چوتھی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہے اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ سائل اور روان ہو بستہ ہو جاے اور موہنہ
رگون کی بند اور صاف ہو جائین — پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے — چہٹی
قسم کا حبس ادویہ مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہے کہ سدے مجاری کے موہنہ مین پڑ جائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ موثر
ہونگی — ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اوسکا فایدہ یہ ہے کہ مجرے کے موہنہ پر خشک لیپ پڑ جاوے پس مادہ حرکت سے ٹہر جاوے
اور بستہ ہو جاوے — بعض ادویہ کاویہ قابض بہی ہوتی ہین جیسے پہٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب نارسیدہ —
جن ادویہ کاویہ مین قبض ہوتا ہی اونکی مقدار زیادہ اوسوقت استعمال کیجاتی ہین کہ خشکریشہ کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو — اور دیگر

کا دینا بغیر قابضہ اسوقت زیادہ کیجاتی ہیں جب خشک لیفہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو۔ اکثر یہی قسم کا حبس جو بندش سے کیا جاتا ہے
کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ مجری مادہ کا الٹ پلٹ ہوا اور حرکت قسری ایسی وضع مناسب پر پہنچی کہ قریب الجانے کے ہو جیسے پہنچ
کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے یا سلیقے سے نشتر لگانے میں کہ شریان تک نشتر پہنچ جاوے۔ اور بعض قسم کی بندش
ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے منھ میں وہ چیز بھردین جس سے مادہ کے نکلنے کی بند ہو جاوے جیسے ہم ذکر کر چکے مقام جراحت میں
بہر کیف باندھیں۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جو وقت الم ہو بوجہ کٹ جانے رگ کے منھ کی ہو اور بے قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ منھ بند ہوجاے
۔ اور اگر بوجہ جلجانے کے مواد بے قابضہ سخت سے علاج کرنا ہے جیسے کل مخصوص۔ اور اگر بوجہ شق ہوجانے کے ہو ایسی دوا سے علاج کریں جو گوشت
پیدا کرے اور زخم کو صاف کردے **فصل چوبیسوین سُدّوں کے علاج کا بیان** سُدّے یا اخلاط غلیظہ سے پڑتے
ہیں یا اون اخلاط سے جنمیں لزوجت ہو یا اون اخلاط سے جنمیں کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سُدّے اگر اونمیں کوئی سبب نہو فقط فصد
و اسہال سے اونکی مضرت رفع ہوجاتی ہے۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسی محللات جنسے جلا پیدا ہو اونکی بھی حاجت ہوتی ہے اور
اگر اخلاط میں لزوجت ہو خصوصاً جو وقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ غلیظ اور لزج کا فرق ہم اوپر
بیان کر چکے ہیں۔ مجملی فرق اوسکا یہ ہے جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلایا ہوا سریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اوسمین ترقیق
پیدا ہو لیوا اوسکا دفع آسان ہوجاے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اوس مادہ کے اوسمین وہ مادہ نفوذ ہو
و النفوذ کرے اور دور آئے پس اوس مادہ کو اوس مقام سے جدا کردے اور اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج
بجہت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کی متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہے کہ غلیظ کی تحلیل میں دو چیزوں
متضاد سے خوف کیا جاے۔ اول تحلیل ایسی عضو ضعیف کی جس سے تحلل مادہ زیادہ ہو حجم اوسکا بڑھ جاے بدون اوسکے کہ بقدر
حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدہ وغیرہ زیادتی ہوتی ہے دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف بطور بخارات کے
منجر ہوا اور کثیف منجمد ہو جاے۔ پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فوراً لطیف طرف ملتین لطیف اوس مادہ کے جسمین غلاظت نہو
مانند حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ بہ تدبیر سدے ڈالنے والی شے کے کلیۃً تحلیل کردے۔ بہت دشوار سدے وہی ہیں
جو رگوں میں پڑیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شریانوں میں پڑیں۔ اور شریانوں میں سخت وہی ہیں جو اعضای رئیسہ میں پڑیں۔
جسوقت ادویہ مفتحہ میں قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہے اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے ہی دوای ملطف کے عضو سے بطرف
ہوجاتی ہے **فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین** ورم گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی۔ اور سدد ورم ڈھیلا
بھی ہوتا ہے اور سخت بھی۔ اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہو چکا ہے اور انکے اسباب کا بیان بھی فصل اٹھائیسوین
تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوا ہے۔ اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ اسباب
بادیہ ہیں یعنے جو چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلاواسطہ موثر ہوں۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے امتلاء بدن کا۔ اور بادیہ کی
مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلای بدن کے اخلاط سے حادث ہو
۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا اوس مادہ سے جو بدن میں بھرا ہوا اوسکی بھی دو صورتیں ہیں یا ایسے اعضا میں ہو
جو قریب اعضای رئیسہ کے ہیں اور اعضای رئیسہ کے واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہیں یا ایسے اعضا میں نہوں۔ اگر ورم ایسے اعضا میں ہو

جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتداءً محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہے کہ اصلاح عضو رافع کی
کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجاے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو مفرد
نہو ۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دواے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہے ۔ اکثر خلاف
اس عضو کی مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے مین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹھانے کا
ہوتا ہے جیسے اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اوٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتھ کا ورم رفع ہو جاتا ہے
۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات باردہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین ۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات
جنمین آمیزش اجزاے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب ۔ اور جسقدر ان دونون قسمون کے اورام مین زیادتی ہو
قابضات کے وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے
۔ اور زمانہ انحطاط مین اور ہر وقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے ۔ باطنی ورم جو بتدریج پیدا ہوتا ہے اوسمین
واجب ہے کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو پہونچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دواے ناشف کے جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے
یہ معالجہ اورام مادی کا تھا ۔ اور جو ورم بسبب خارجی کے پیدا ہوا ہو لیکن بدن مین امتلاے اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہے کہ ابتدا مین دواے مرخی اور
محلل سے کیا جاے ۔ اور اگر امتلاے اخلاط بھی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے ۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار
مادہ ہو جیسے مواضع غدد جو گردن مین ہین گرد دونون کانون کے واسطے دماغ کے یا بغل واسطے قلب کے یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود
مواد اعضاے رئیسہ کے ہین ایسے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کچھ اسی نظر سے نہین ہے کہ ان اعضا کے
ورم کا علاج دواے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر رادعات سے
انکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کے کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر خلاف
مصلحت عضو رئیس کا لازم آتا ہے ۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر رجوع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا
جاے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین
اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کے ہو یا وجود آنکہ
جاذب گرم ہین اور انکے ضماد کے ذریعہ سے ہو ۔ اگر ایسے اورام کچا ہو جائین خصوصاً اون مقامات مین جو عضو نرم سے خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالے ہون انمین
کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ تنقیح دینے کے اور کبھی احتیاج تنقیح دینے اور چاک کرنیکی ساتھ
ہی ہوتی ہے ۔ تنقیح ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جنمین قوت تحلیل اور سدے ڈالنے کی اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ اوسکی
جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جاے ۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اوسپر واجب ہے کہ کیفیت حار غریزی کی
بتامل دیکھے ۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤنکو ترک کرے
اور منضجات کا استعمال کر کے پچھنے لگانے اوسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا ۔
اکثر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اوسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو ۔ اور اورام
سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اونکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین انمین

خواہ مادہ [illegible] قطع کردی [illegible] دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر [illegible] اور دوا مناسب [illegible]
عفونت [illegible] ہوا اور جب ان تینون مین سے ایک تدبیر پوری ہو چکی ہو دو امر باقیماندہ کی تدبیر مین اہتمام شدید
کرنا چاہیے ۔ سیلان مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اور میل کے ابحاث مین بخوبی مذکور ہو چکی ہے ۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملادینی کی
تدبیر یہ ہے کہ دونون سرے ملا کرین بشرطیکہ انکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کرین اور منبتات یعنے چند چیزونکا استعمال کرین اور
[illegible] سے پاک اور صاف ہو اسکا علاج فقط تجفیف
سو [illegible] وغیرہ اور اگر
یہ دوائین [illegible] زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور
اور [illegible] اور معتدل ہے سے مرہم
کہتے ہین [illegible] سرونکو ملا کر سکے [illegible]
باندہ دینا چاہیے [illegible]
عضو [illegible] سے ایسی [illegible] ہین اور اسکا بھی علاج
متصل [illegible] خالی ہو اور اصل عضو [illegible]
کم ہو گیا ہے اوسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کہال اوڑ گئی ہو اوسکو خشکی بہی [illegible] اور پہر ان مندمل ہو
خواہ بالذات یہ خاصیت دوا مین ہو جیسے ادویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیز اور دوائین اسقدر مفید
تہوڑی تہوڑی لگائی جاوین جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشک لیتہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہین اور اگر زیادہ مقدار
انکا استعمال کیجاے قرحہ بڑہا دیتے ہین اور سڑا دیتے ہین ۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا یہی حال ہوتا ہے
ایسے زخم کے علاج مین عجلت اس تدبیر کی نہ کرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے
اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ نہ بڑہی ہو اور چند شروط اور بہی ہین جنکی رعایت ایسے زخم
کے علاج مین ضرور ہے اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور نیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج مین عضو کے رطوبت زیادہ
ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تہوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ مین ہو اس لیے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ
بعد اور مخالفت نہین ہے اور اگر مزاج مین عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج مین رطوبت شدید ہو اوسوقت ایسی دوا جسکی
تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاے اور اگر عضو کا مزاج بہی معتدل
ہو اور قرحہ کا بہی رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو اختیار دواے معتدل کا ایسے مقام مین کرنا چاہیے ۔ ایضاً تمام بدن کی مزاج کا خیال
بہی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن مین خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل
ہو اوسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اسیطرح اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن مین خشکی
زیادہ ہو تو علاج مین تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہین ۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بہی خیال ضرور ہے اس لیے کہ جو
دوائین خشکی پیدا کرتی ہین اور گوشت پیدا کرتی ہین اگرچہ اونسے ویسی خشکی جو اونمین ہے مطلوب نہو لیکن اوسقدر زیادہ استعمال کرے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اوسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے
اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے بیچ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ
ممکن ہو پھر بیچ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اوسکا علاج کرین سکے اور اگر کم ہو جیسے کاسنے کا چھنا اوسی طبیعت پر
چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اوسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ بیچ تک پہونچ جائیگی
وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت علاج خفیف کا مضایقہ نہین — تدبیر وثی یعنے اوکھڑے اور ہٹے
ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اوسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اوسپر بٹھانے والی دوائین
رکھنی چاہیین سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت
وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جاوینگے استعمال کیے جاوین — بٹھون اور ہڈیون مین
جو اور طرحکا تفرق اتصال ہوتا ہے اوسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے **فصل انتیسوین کی کی بیان**

کی یعنی داغ نہادن کی ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار ہر طرف ہوجاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد
ہوگیا ہو اوسکی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور خون کسی طرحکا
جاری ہو داغ دینے سے بند ہوجاتا ہے — داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے — اور جس مقام پر
داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اوسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو
بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور موہنہ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اوسپر ابرک اور گیرو سرکہ مین بھگو کر
طلا کرکے پھر ایک کپڑا اوسپر لپیٹ کر اوسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے تر کرتے ہین اور یہ قالب اوس مقام پر لیجا کر اسطرح جیسا لازم
کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کی کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے موہنہ مین سما جاے لبعد اسکے داغ کرنیوالی شے اسکے سوراخ کیطرف
سے اوس جگہہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسقدر
آلہ داغ لگانے والا سانچے کے دور ونسے باریک تر ہو اوسوقت سانچے کی دوڑ رونکو گرانا چاہیے — کاوی یعنے داغ لگانے والا اسکا خیال ضرور رکھے
کہ داغ کی اذیت بٹھے تک نہ پہونچ پاوے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگاوے
تاکہ خشکریشہ کیواسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشکریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اوس آفت کے جو پہلے نزف الدم
کی وجہ سے تھی — اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی شناخت یہی ہے کہ جہان خشکی
کا اثر ہو اور درد معلوم ہو اوس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہے یعنے جسقدر
گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے — اگر یہ ہڈی مثل سر کی ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور
نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے **فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا**
بیان جن اسباب سے درد کی پیدایش ہے اونکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پہلے بیان
ہوچکا ہے کہ تفصیل ان اجزا اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا لسع یا مادہ پیدا ہو خواہ ریح کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور
تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے انہین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا ایسا جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہوچکا ہے — اسے

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو درد شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کی برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ تمام اشیا جو کہ درد مین تسکین پیدا کرنیوالی ہین یا مزاج کو بدل دیتی ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنی سن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت سمی جو خلاف قوت عضو ماؤف کے دوای مخدر مین ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائین بھی کچھ ایسی ہین کہ تحلیل باسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور یہ جو دوا اول درجہ مین گرم ہو خصوصا اگر اوسمین چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لاذن خطمی حماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفای رطب اور روغن جو ادویہ مذکورہ سے طیار کیے جاوین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاوے ایضا ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل ہین جو اورام مین نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑ دین مخدرات مین قوی تر افیون ہے اور لفاح اور اوسکے بیج اور اوسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ مکوہ جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت مین پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ برے طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انہین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جاوے بعد ازان سبب اصلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا اخلاط ہے یا نہین اور درد سے پہلے اسباب امتلای معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزلہ سبب اصلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین۔ اور اکثر ازالہ درد مین امر عظیم کے ازقسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت درجہ مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے۔ جیسے استفراغ اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ بعض امعا مین محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمین ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین۔ ایسے وقت بنظر تطویر اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوائین بتجربہ پیدا ہوتا کہ کونسی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے کہ حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے درد مدت مین کسقدر طولانی ہے ثبات قوت بانتظار تقاضی یعنی تا زمانہ بقاء وجع قوت ساقط نہوگی اور اوسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاء درد مین ہے یا دوای مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو مین ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقای درد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نوبت ہلاک کی پہونچ جاتی ہے اور دوای مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اوسطرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوا

ایسی تدبیر صائب علاج کیجاے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہو جاے - باینہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جاے اور جو تریاق اوس مخدر کی مضرت کا ہے اوسکے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اوسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہین ہوتا - بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اونپر دواے مخدر رکھی جاے کچھ ایسا ضرر نہین ہے - اکثر شراب مخدر کا استعمال بجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کو بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دواے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاتے ہین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے - ہان مگر قولنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود اور سنگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے - ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کردیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کو مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادی مین پیدا ہو - جو مخدرات مرکب ایسی ہون کہ دستی ہین اونکی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزا کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ طیار کیجاتی ہین تخدیر قوی پیدا کرین کی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرین اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے - بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اونکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کر کے آب گرم کا نطول کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے - پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا حجم پھیلا دے کہ درد مین اور شدت ہو جاتی ہے - تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اوسے کپڑے سے سینکنا چاہیے - بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے - منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بناکر سینکین - اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین - نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے - اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہے - کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اوس پھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے - مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کیجاے - بجمرہ ناری کسی بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو - منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و کرنی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے - اسیطرح مشہور چربی کی اقسام اور چور روغن کہ اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغول کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسوین مشتمل خاتمہ سکے ہے - اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بوقت اجتماع امراض شروع سے کیا علاج کرنا چاہیے - ہمارا طریقہ یہ ہے کہ بوقت اجتماع امراض کے جنمین تین خاصیتین مین کوئی خاصیت موجود ہو جس سے شروع علاج کا کرتے ہین - پہلے

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر ورم اور قرحہ مجتمع ہون اسصورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہے برطرف ہوجاے — وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہے قرحہ اچھا نہین ہوسکتا — دوسری یہ بات ہے کہ پہلے علاج اوسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سُدّی پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے — اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دواے گرم کی پڑے تپ کی خوف سے اوسے ترک نکرینگے — اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے — اسلیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا مثلاً حمی سدی مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جاے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تخفیف کے علاج پذیر ہوتا ہے اور تخفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے —

تیسرے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج مین اوس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سوناخس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سوناخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون کے فصد کو کرینگے اور مبردات جنسے اطفاء حرارت خون کا ہوتا ہے بخوف فالج بارد کے ترک نکرینگے — اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کیطرف کچھ التفات نکرینگے — جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہے کرتے ہین اگرچہ تخدیر مرض قولنج کو مضر ہے جیسا فصل سابق مین بیان ہو چکا — اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا امتلی کے — جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد مین کر دیتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد تو فوراً کر دیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہو جاے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام اخلاط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تاکہ حرکت تشنجی سے اوسکی تحلیل ہو جاے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کر دیگی — اسیقدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اوسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ

تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم میر غلام حسنین صاحب

کلیات حمد اوسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور اوسی اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنی اسباب قدرت سے آشکار فرمایا بھلا عاجز بندے اور بزبان مخلوق سے اوسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آیہ وافی ہدایہ تبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہو سکے — بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کے گلدستے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثنا اور نعت کے تحفے اون بارگاہون عرش جاہون مین نذر کرنے باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ ذاتی نے صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہمکو ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپون اور حاد بخارون سے بچایا صلوات اللہ وسلامہ علیٰ نبینا محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ — ہر ایک صاحب فہم کو کیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہوتا اور کوئی شے موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اوسکے اوصاف و ملائح بجز بھی نہین کہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہے پس وہ اپنی ناکسی جتاتا اور اوسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا صاحب فلسفۂ اعظم اور اوسے جانب ارسطو و دوان جالینوس کا سا حکیم یگانۂ عالم تھا اوسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت مین ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہے کہ آجتک اوسکی ایک بھی دفعہ اور ایک فقرہ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل اطباء اور پارلیمنٹ حکماء منسوخ نکر سکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہو گی لہذا اوس سے گریز کرتا ہون اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لاتا ہون — [illegible] کتاب کو عرض ہو

سے اور عربی بھی کیسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانۂ آفاق ہے اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک ایسے ہی لوگون مین محدود
رہا جو کملاے روزگار و یکتاے عصر ہوتے چلے آئے اور ادنے و متوسط درجہ کے طبیب بہرہ یابی سے محروم ہی رہے اگرچہ بعد علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی
اور فارسی زبان مین کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان والونکے لیے تو حساب
سے سبھی قسمونکا نرخ چڑھا ہوا ہے۔ اس مقام پر ایک نفس اسایہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور
خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے پایۂ کمال کے عام اور آسان ہوجانے سے ضرور آشفتہ
خاطر ہوتے رہے ہین۔ مثلاً جب یونانی سے عربی مین علوم عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی والون نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی والون نے حملہ کیا
علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طعن و چشمک زنی ہووے تو کچھ عجب نہین۔ ہمارے گمان مین شاید بعض لوگونکا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم بسبب
کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان مین سمجھا جاتا ہے غیر زبان مین اسدرجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اوسکا اہل زبان ہوجائے اور اتنی استعداد بہم
پہونچائے کہ اوسمین اور زبان والونمین بہت ہی کم فرق ہو سکے۔ لیکن ہر ایک کو اتنی استعداد کا کمال پیدا ہونا سبھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہے پھر
کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھو تو آج کم استعداد والے طبیبون کو (جو ہماری تحقیق مین پرانکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا
و نیز قانون پڑہنے والے طالب علمون کو جنھین بروقت مطالعۂ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک مژدہ جانبخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے
کہ قانون الطب سے مسیحا النفس نے قریب نو سو برس کے بعد عربی پوشاک اوتار کر اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب
منشی حاجب عالیجاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم علم دوست ہنر قدر دان کمال پرور بلند اختر جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار دام
اجلالہٗ و زاد احتشامہ نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی اولو العزمی سے خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حاوی
فنون عالیہ و شرعیہ اکمل الکملاء عمدۃ العلماء ملاذ الفضلاء حضرت الذی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب ادام اللہ ایامہ کے
حق ترجمہ و تالیف عطا فرما کر قانون شیخ الرئیس کا اردو ہوجانا چاہا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے منجملہ پانچون مجلدات کے [illegible] مین جلد اول
کلیات و جلد چہارم حمیات بالتمام ترجمہ فرمائین اور جلد سوم یعنی معالجات اوس زمانہ مین ناقص رہ گئی تھی جو اب بعون اللہ جلد تر پوری ہوجائیگی
ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثناخوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالباً وہ
پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہین سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اردو
زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی۔ ہزار ہزار شکر خداوند عالم کا کہ منجملہ اون مجلدات سہ گانہ کے بالفعل ماہ اپریل ۱۸۷۸ع مطابق ماہ
ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ مین حصہ کلیات ذرا نئے کپڑون اور تازہ ملبوس کو اور زیور طبع سے بھی اپنے آپکو آراستہ و مزین کر لیا اور آب و تاب ہمہ تن صفا
و سعادۃ مشتاقان کے لیے آمادہ اور موجود ہوگیا فللہ الحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔ چونکہ ایک تہ کی صحت طبع جناب مترجم دام ظلہ کے متعلق کی تھی اور وقت چھپنے
اس جلد کی جناب ممدوح لکھنؤ مین تشریف نہ رکھتے تھے لہذا جناب منشی صاحب موصوف الصدر دام اقبالہ نے مجکو خدمت تصحیح سے معزز فرمایا اور کرارشاد
اور حکم کی تعمیل چار و ناچار کرنی ہی پڑی لیکن مجھے اپنی کم مایگی اور بے استعدادی سے یقین ہے کہ اغلاط کثرت سے رہی ہونگی حضرات ناظرین والاتمکین
سے امید رکھتا ہون کہ اونکو بدامن عفو پوشیدہ فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول۔ [illegible] احمد [illegible] گنہگار

حررہ فی الیوم الحادی عشر من الصفر ۱۲۹۵ من ہجرۃ رسول المختار

بعون صانع حکیم و مکان فضل خلاق زمین و آسمان
آنموں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ معادی مآرب کلیہ
مخزن جواہر معدن فوائد مستند حکما مقبول الاطبا اعنی جلد چہارم حمیات
ترجمہ قانون شیخ بوعلی سینا
۱۲۹۶
بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق زبدۂ اصحاب تدقیق یگانۂ عصر
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری
مطبع منشی نولکشور میں مطبوع ہوا

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

تمت

بعون صانع حکیم و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

آمد نون کتاب مستطاب نادرت انتساب حاوی مطالب طبیہ معاوی مآرب حکمیہ

مخزن جواہر معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

ترجمہ

قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو ترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے مضمار ہمہ دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری ... حسب الایمای منشی نولکشور

مطبع منشی نولکشور میں ... مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولدًا والکاظمی نسبًا و جدًّا کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمۂ اردو
قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمایش سرآمد امرای نامدار اور گل سرسبد گلستان فتوت اقتدار منشی
عالی گوہر اعنی **نولکشور** کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہے ہین اسمین بھی مع شے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر
اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا اسکے چند مقامات خاص کے جنکی
تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے امید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود مین کرتا ہون **کتاب چہارم**
قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام
ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین **فن اول** شامل ہے پانچ مقالہ کو جنمین حمیات کا بیان ہے **مقالہ پہلا** فن اول
کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلون پر **فصل پہلی** بیان مین عام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے قلب
مین مشتعل ہو کر بتوسط روح اور خون کی شراین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام
جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اسکو پہنچتا ہے اوسوقت
بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جدا گانہ ہے ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور
اسمین ہو کا ہو کہ اسکی اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہی جیسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ
نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین یہ تفصیل ملاحظہ کرایا ہی بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جسقدر
حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین انمین حمی عرض مین داخل کیا ہی لوگی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے
سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلا حمی عفونۃ کہ اس تپ کی علت عفونت ہی اخلاط کی ہو اور تپ کہ جسمین کوئی دوسری شئی ایسی نہین کہ اوسکو

اور عفونت خود تو مرض نہین ہے بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات و اورام کہ اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اوسکی تبعیت سے تپ بھی
عارض ہوتی ہے اور تا بقاے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہان بھی عفونت اخلاط ہے مگر اوس سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے لہذا ان
حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک تیسری چیز واسطہ ہے کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک
اعتراض صریح یہ ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کہتے ہو اگرچہ تپ تابع حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تپ جمع کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت مین
لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی
مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب احدوث حمی کا نہوگا بلکہ بنظر اوس عفونت کے جو ورم مین ہے پھر ورم سبب
حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو
سبب قرار دین۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو
سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات
عفونیہ کا بھی ہے کہ تا بقاے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین
کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع
رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دونامون سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے
جدا کر کے مباحث منطقیہ کیطرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی برطبق عادت
سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدہ حمیات عرض ہین

تمہید تمثیلی

بابت مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اونکی تین قسمین ہین۔ پہلے تو اعضا
ہین جنمین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان
اعضا مین بھری ہوتی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات
جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہواے حمام سے دیجاتی ہے۔ حرارت غریبہ سے جو پہلا اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون
سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی چیز ایسی نہین ہے جو ان اجزاء ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل
اول سے ہماری یہ مراد ہے کہ جس وقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جاے تو اوسکے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب
کی چیزون کی حرارت بجھائی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز
گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوتے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت
حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہے خواہ لوہے کی دھونکنی یا [illegible] کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال اول
اصطلاحی اس مقام [illegible] کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکے حرارت اعضا تک پہنچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارونمین لگ جاوے [illegible] دیوارونکو گرم کرتا ہے خواہ گرم پانی
یا کوئی حمام [illegible] مین رکھنے سے وہ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے ارواح اور بخارات میں مشتعل
ہو تو اوسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی [illegible] گرم حمام تک پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہے اس جہت سے ہواے حمام
گرم ہو جاتی ہے بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اول کے

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے بابین وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاوے۔ اس تفصیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود تامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کرتے کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین۔ بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین۔ بعضی تپین حادہ ہوتی ہین کہ اونمین سوای حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیطہ ہین اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج سے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو اونکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول بر از اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہو اونمین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتدا اکثر اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی یہ تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے۔ ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حار عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکے بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین حمی عفونت کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین وہ نسبتاً حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین۔

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے حمیات کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ انتہای مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتدای حمی سے تا زوال او سکے باعتبار اوقات اربعہ کا کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر بعض ایسے تپ کو بیماری ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطاعت نکرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روکے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتدا کے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یہ بات ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جاوے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مغلوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سو لو خس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون سا ہے۔ اسی طرح صحیح اور سکتے ہیں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے
بایں وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا اسلئے بھی اعراض مرض کے پوشیدہ ہونیکے سبب لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا
کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اسیطرح اکثر جو کہ اول روز تپ شدید میں پہنچتی ہے جیسا وہ تپ ایک جسم سے لگے جسے عوام کہتے ہیں بادی لوگ نظر
آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی بروز اول پائی جاتی ہے جب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقع میں ایسا نہیں ہے
اسلئے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا — تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہے
کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مدافعت مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئے تو آثار نضج کے ظاہر ہونیکی امید
بمحبت وقوف مرض کی پکی ہو یہ خلاصہ نضج کے آثار کا شروع ہونا قریب ہوتا ہے — وقوف یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اوس وقت
محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسیوقت کو یعنی منتہی کو
ملحمہ یعنی زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں — اور انتہا کی مدت اون تپوں میں جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اوس
کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا اوسمیں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری
نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے — کبھی ایسے تپوں میں امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے — البتہ
امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ مشتبر امراض مزمنہ میں چند نوبتیں ایک صورت کی اعراض میں ہوتی ہیں
اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمیں آثار نضج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ
پر غالب ہوئی ہے خواہ وارث کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو — **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت
حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی
ہے پھر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو کر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحلل ہو جاوے اور چونکہ اطراف خارجیہ میں
اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے
— یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکے مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور
حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل
مغلوب کر دیا ہے — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اسلئے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے
— منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اونکا زمانہ
منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اونکو امراض حادہ میں داخل
نہیں کیا ہے اسلئے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ باانہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار
امراض حادہ میں کیا جاوے — جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی
مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم — اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو انکا
زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پھر اوسکے بعد امراض مزمنکی

شروع ہو کر پھر وہی تین بجے اوتری یہ صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر ہی ہے اور جسقدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار
اول یعنے تین گھنٹے پر پہونچتی جاتی ہے ۔ مثن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے تنا اصل مذکور
بر سبیل تقدم کہ ہوں اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی ہر روز کی بہی ایک حد تک ہوتی ہے پہونچ کر آگے نہیں بڑھتی یہ صورت
بہی دلالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی ۔ اگر ایسی صورت
مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد متقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اوسکے اوس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے
لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا ۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی ۹
اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی
زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر
گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اوسکا حکم تزید کا کیا جائیگا اور کبھی یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف
ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی ۱۰ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے ۔ مثلاً اگر کسی نوبت
مین عرق زیادہ برآمد ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئے کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے
بنسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی ہے تا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا
ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین ۱۱ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نمود نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہمنے ذکر بہی کیا مثلاً اگر ظہور
نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ بول کا اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اسکی ضد واقع ہو کہ باعث
نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا بہی وقت ہے ۔ ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث
کے یا بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی ۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت
یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور ظہور
ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بہی سرد ہو جاوے
اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے ۔ اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ ابتدا ہر نوبت کی
رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گہری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلی ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے ۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی
ہے دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بہی قشعریرہ اوٹھتا ہے اکثر ابتدا ہر نوبت مین التہاب
لرزہ آجاتا ہے اور مبتیر سیلان لعاب دہن مین عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین ۔ کان گونجنے لگتے ہین جھینکین
سی آتی ہین سبب جوڑ بدن کے کھچتے ہین ۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدای نوبے مین ہوتا ہے یا انتہای نوبے مین ۔ وقت
خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے
اور حرارت تمام بدن مین منتشر ہوا کرتی ہے ۔ اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہو چکی ہے

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑھتی جاوے — انتہا ہے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب عوارض بڑھ سکتے ہین وہ کچھ دیر تک
بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑھین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاوے — انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان
حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض کی حرکت اور قوام میں اعتدال اور سستی پیدا ہوجاتی ہے ہر جنس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے
اوترتے وقت پسینہ آتا ہے تو نبض اوسمین [illegible] تر ہوجاتی ہے — اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ذکر
بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے [illegible] ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ خفت
نہ کرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط
مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان
کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین تو خوب تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب کے اوقات شروع یہ ہے ابتدا اوسکی ہے اور اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہو
پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی کیفیات پیدا ہوتی ہے یہان تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اوسکے گرمی کی زیادتی
ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی
ہے حتے کہ تپ زائل ہوجاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ
برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزہ اور سکڑ کر گھرا ہونا جلد کا بھی طول مدت
امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بنہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب یہی چیزین ہین جو کہ جوہر
بدن انسانی مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم
انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین — خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کہانے
پینے کی چیزین ہین — خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کو عارض ہوتی ہین — یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب اور خوف وغیرہ کی
ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت حمی یومیہ کی فقط
ہوتی ہے — کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جبکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی
ہوتا ہے اور بدنی — یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اوتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھ کر اخلاط
خواہ اعضا تک پہنچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاوے گی — ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا
ہونا بعید نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کرتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک اگر اسباب
خارجیہ کرینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجاویگی — بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب
ہو عارض نہین ہوتی — یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی
دونون نہین ہوتی — حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے
زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا
ارواح سے تجاوز کر کے اعضا اصلی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چار روز تک رہتی ہے اور بعد
زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اعراض بھی اور صفتین

اترا لینو ملائم ہے ― حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہو [illegible] بہت ضرر ہوتی ہے اور
معالجہ آسان ہوتا ہے اگر خشک مزاج [illegible] سبب ہو پہنچتا ہے اگر
تب ہوا لیمن [illegible] حمی یومیہ
[illegible] پھر جسکا
مزاج گرم [illegible] سے تحویل کرے گئے مسخنات کا استعمال
بہت کیا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑھ گئی [illegible] ایسے مزاج کے بعد جو لوگ
کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ [illegible] گرم خشک مزاج والے آدمی جسوقت اونسے
بھوک ہو اور [illegible] عارض ہوجاتی ہے اور
[illegible] مبتلا ہوجائیگا ـ

فصل پانچوین بیان خواص [illegible] بعض خواص حمیات

یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات [illegible] عفونیہ کا اکثر یہی ہے اور حمیات
یومیہ کا شروع بہیج تضاغط نہین ہوتا اور تضاغط کی ابتدا ہوتی ہے [illegible] اور حرکات اندرون
جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بجولی ظاہر نہوتی [illegible] اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا
یہ سب امور ابتدای حمی یوم مین نہین ہوتی ـ بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ [illegible] عارض ہوتی ہے اور اندر کے قشعریرہ
بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کے چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت
زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگرچہ نہین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو اندر دہندہ ہین اور عضلات
مین چبھتی ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے ـ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور
لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے ـ
اگر بول اول روز مین تپ کی بانضج ہو اور نبض مین زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے ـ یہ بات اسواسطے ہے کہ بول
مین حمی یومی منظر ذات کی کچھ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور قبل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے
کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل
اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہے ـ اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل
ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے
بھی تغیر بول مین کر دینا اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے ـ نبض کی حالت حمی یومیہ مین
ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے
واقع ہوں یا انکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے [illegible] صغیر کر دیتا
ہے ہر وقت اس تپ کے اور حمی یوم مین اکثر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام بہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید یا کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب خلاف نظم کے ہو سکتے ہین — کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی اشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہوا ہو کہ خواہ بیداری مفرط اور انھین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو — کبھی جب بیٹھ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض مین بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر — سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کی زیادہ ہوتی — اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے — جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انقباض سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتون کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی — جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسی عادت اس بدن مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہو جانا اچھی علامت ہے — مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہین ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہین ہے بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو لوٹا ہے قلت یہ بھی علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہے — یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے — اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہے اور مقدار مین اس پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے معتبر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہے اور بدبو بھی نہین ہوتا — اگر پسینہ بکثرت تپ کی اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہے — ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہو اور وہ پھر بھی غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف

منتقل بھی ہو جاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جاتے ہین کہ مریض ہو کر نا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آنے لگے خواہ طبیب سے معالجہ مین اور تدبیر

خطا واقع ہو مثلا مناسب حال مریض تو یہ تہا کہ اوسکی غذا اچہی طرح ترطیب ... ہو ... رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف اشتعال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو یہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بہی عارض ہو جاتی ہے اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی او سوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین پیدا ہو جاتا ہے ایسا اشتعال کہ جسطرح کوئی نری چیز بقوت گرم ہوا مشتعل ہو جاے **علامات انتقال حمی یوم کی اور قسم کی حمیات کیطرف** دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برامد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آجاے مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے ــ اور زمانہ انحطاط کا نادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری پہنچے اور نبض رداءت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی بہی نبض مین باقی رہا کرین اور دردسر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کے بہی باقی رہے ــ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے ــ اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا مظنہ ہو او سوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا ــ جب دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے او سوقت جلد بمقام شریان یعنے خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کہانا کہاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے ــ اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے ــ اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہو جاتی ہین ــ اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہے اوسکی طرف ہوا او سوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جائیگا ــ اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونتکی طرف منتقل ہو تو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہو جاے گی ــ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج نہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے

فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی ــ مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہی جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاے ــ اور بعضے بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضرور ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ استحصافی

خواہ ورمی ہو — مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے اکل غذا نہ کیا جاوے سواے اون اشخاص کے جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین یعنے مریض
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے — آب سرد کا پانا اس تپ مین کچھ مضائقہ نہین بشرطیکہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اونسے نقصان
نہو گا بلکہ آب سرد ... اس سے مشابہ حالت ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جاوے خواہ حمی سہری ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین — حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہو جاوے اور جو
اغراض معالجہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہو جاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہے اور
آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہو جاتی ہے تبرید بھی کرتا ہے — اگر سلطنہ یا خوف عفونت کی وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی
برطرف ہو جاتا ہے — البتہ جسکی تپ سدی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونتی ایسے شخص کو نسبت پیدا ہو جاتا ہے استعمال
حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہو جاوے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہو چکی اوس وقت استحمام
واجب ہوتا ہے — جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اوسکا مادہ احتراقی ہو کہ اوسمین ترطیب کو خیال سے حمام جایز ہے —
کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوا حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہر سکتا — ہان جسے بوجہ استحصاف
اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا حمام مین ٹھہرنا دیر تک جایز ہے تا اوسکا عرق بہ آمد ہو — تمریخ یعنے کوئی چیز بدن مین ملنا اگر بطور ضبط کے ہو
یعنے دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جاوے خواہ بطور ملا ملنے کے ہو تو یہ دونون صورتین ہوتی ہین کہ مسامات بند کر دیتی ہین اور جسقدر بخارات قابل تحلیہ
مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ ... ... بند ہو ... تپ ... تمریخ سکے ٹھیر جاتا ہے خواہ وہ تپ
بوجہ سدہ ظاہرہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ یا تکثیفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی سکے جیسے حمی سدی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرتے البتہ
مسامات کھل جائین گے یا انسے فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر ... ... اسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اوسکے
اور دلک کی خشک ہو جاتی ہے — ... بیمار حمیات یومیہ کو ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سواے اوسکے جو ... یا امتلا کی ... سے
خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہوا اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین
اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دی جاتے ہین — احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور
سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی — احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال
اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین — اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین — جو اقسام کہ حرکات
اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی
— اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سُددی ہے اور تخمی اور ورمی اور قشفی — جو حمیات یومیہ امور
خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسکو استحصافیہ
کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین — اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین —

فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان

کبھی بجہت حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہو جانے روح کے باطن مین بسبب تراکم
رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہے علامت اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ شدت یبوست کے ہوتی ہے — [illegible]
پیٹ لیتی عارض ہوتی ہے اور حلقۂ آنکھوں کو پیچھے ہو جاتا ہے [illegible] اور یہ بات تحلیل کی اور سکون آنکھوں کی حرکت [illegible] فتور اور ضعف
قوت کے پیدا ہوتی ہے — چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیئے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض میں صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے [illegible]
نبض میں اندر کے صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے — علاج اسکا یہ ہے کہ آبزن میں داخل کیا جاوے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو
اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام میں اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوا حمام میں اوسکے ٹھہرنے کی ممانعت ہے — اور بعد حمام کے مالش روغن
کی اوسکے بدن میں کرائی جاوے — اسلیئے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے — اور مفرحات قلبیہ میں اوسکو مشغول
کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر سرد [illegible] مرکب صندل [illegible] عطریات [illegible] لگاکے جائیں اور
ملاوین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ [illegible] عرق میں داخل کیے جائیں — شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو [illegible] پلائی جاوے کہ اوسکے واسطے
اچھی دوا ہے **فصل** نوین حمی یوم ہمیہ کے بیان میں کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند [illegible]
ضعیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہے علامات اس تپ کی مشابہ علامات
حمی غمیہ کی ہیں لیکن حرکت آنکھ کی باوجود [illegible] کیطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض میں ذبول اور انخفاض نہیں ہوتا اگر
نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تپ بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے علاج اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل** گیارہوین حمی یوم فکریہ
کے بیان میں کبھی بجہت کثرت فکر کے [illegible] امور معاش خواہ معاد میں [illegible] ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے — مگر اس تپ
میں آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو گھٹی ہوتی اور نہ باہر کو نکلی ہوتی مگر مائل غور اور فرو رفتگی پر ہوتی ہے — اور نبض کے شہوق اور
غموض میں اختلاف ہوتا ہے [illegible] ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے
علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے **فصل** بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بجہت زیادتی حرکت روح کی طرف
خارج کے حالت غضب میں ایسی حرارت مفرط روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوتی ہے — علامات اس
تپ کی چہرہ کا سرخ ہو جانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک [illegible] جیسے حمی یوم [illegible] ہوتا ہے وہ
اس تپ میں ہوتا ہے اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلا آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے — کبھی
بعض آدمیوں کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت میں
کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے — بول کا رنگ اس تپ میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے
اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے — نبض اس تپ میں ضخم یعنے کشادہ اور ممتلی و شاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت میں تیز ہوتا
ہے علاج اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور
مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز [illegible] اونکا گانا سننا لیکن وہ الحان
خواہ راگ وجد انگیز نہوں بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اوسکی طرف
مشغول کرنا اور حمام میں اچھی ہمراہیوں کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو — اور مالش بہت سی روغن کی
بدن میں کرنا کیونکہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاوے اسلیئے کہ آب گرم جو خالی روغن سے نہیں ہے اوسکی مالش چندان مفید نہیں

۔ غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے
کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرھوین** [illegible] **حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے
علامات اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ [illegible] ہوا اور پلکین بوجھل ہو جاتی ہین اسقدر کہ آنکھین کہل نسکین اور آنکھین بیٹھی ہوئی
نظر آئین بوجہ تحلیل رطوبات اور روح کے [illegible] بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بجہت [illegible]
غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم [illegible] ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے
کہ قوت بوجہ تحلیل کے ضعیف ہو جاتی ہے [illegible] سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھر ابن چہرہ کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے
عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ لطف عبارت
اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی و انتفاخ چہرہ کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا
بدقت ہوتا ہے اسلیے مکرر ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تو یہ ہے یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند
آجاوے اور سر پر تیرے بارد و رطب دواؤن کے [illegible] ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال نسبت ہوا کے
زیادہ ہو اور غذا مین جنکی کیموسات لطیف و سریع الہضم ہون [illegible] جید ہون جیسے چوزہ ہای مرغ خواہ تیتر وغیرہ کہلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو ترطیب
بدن کے کرین ۔ اور شراب ایسے بیمار کا سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بمخلوط پانی چاہیے بشرطیکہ دردسر نہو **فصل چودھوین**
حمی یوم تعبی و راحتی کا بیان [illegible] کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک
سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جاوے تو وہ بخارات
متحلل نہین ہو سکتے اور نہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے ۔ **علامت** اس تپ کے پہلے
سے خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جبکہ اسقدر سونا خلاف عادت ہو ۔ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی
اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہوای حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال
کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرھوین**
حمی یوم فرحیہ کے بیان مین کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامت**
اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز شکل انتشار فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون
سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے ۔ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولھوین حمی**
یوم فزعیہ کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف
کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی فرح اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے
اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت
بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا نسبت
حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور
جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہئین کہ دل خوش ہو جاوے ۔ شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے۔ فصل ستّرھوین حمی یوم تعبی کے بیان مین۔ تعب سے تپ کبھی ایسی شدید گرمی روح کو
پہونچاتا ہے کہ اعتدال سے … پہونچتا ہے لیکن فقط اشتعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب … شدید پہونچتا ہے علامت
اس تپ کی علامتین یہی ہے کہ … تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ تمام بدن کے سب گرم ہون … اور اعضا کے اور تھکاوٹ
خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن … ہو اور اکثر آخر مین جب تپ کم ہونے لگے پسینہ … پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب
بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور … نہ ہوا ہو … اور اگر تعب شدید ہو تو نہین عرق
خواہ تری کم برامد ہوتی ہے اور تعب شدید … خشک … کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت … بمشارکت اور رطوبات بدن
کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور … نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے
اور بول زرد رنگ اور … ہوتا ہے … حرکت کی جس سے ہیجان … کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج
اس تپ کا … راحت رسانی … استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر
اور کھانا ایسی غذا کا جس … اور مقدار غذا کی اسیقدر ہو جیسے باوقت مریض ہضم کرسکے خصوصاً جو لوگ
ہون خواہ … اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اوس سے امید اون غذاون کو
ہضم کی نہین … کہ ہضم کر لیتے … بلکہ اب اوس سے … کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے
… حاصل ہوتا ہے مثل اون یوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی بیضہ نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ
… استعمال اوسکے حقمین بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیبون کی یہ رای ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے
بیمار ہو اوسکے حقمین لطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے … یہ رای صائب نہین ہے۔ اگر کمی غذا اسی کمی معتدل
غذا … ہے … صحیح ہے ورنہ غلط ہے … ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور شیرین
اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا ہو نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار
سیب پلانا چاہیے۔ اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک
ہو گئے ہین … حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا
ان سب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہرہ پشت کی اور سب مفاصل
کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیئین اور کپڑے خوشبو اور مکان معطر کرنا
واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کے بہتر نظر کسی لقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارا حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر
بیان ہو چکین سب کو دوبارہ کرنا بغرض احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے۔ فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان۔ کبھی جب اخلاط
مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین
ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک تنگی پیدا ہوتی
ہے اور کبھی وجہ یہ ہے کہ مسہل مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی چونکہ مسہل کے
سبب سے … خون کے رطوبت اور … انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے … اور … کا غلبہ اون … پر ہو جاتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہوجاتی ہے علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جیسے اطلاق طبیعت اور سوائی اخلاط کی ...
... چیزونکو اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کرچکے ہین — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے ...
زیادہ قوت پہنچاوے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت ...
ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہونے استعمال کرین بلکہ بشیر گرم نطول کا
بھی استعمال جائز نہین اسلیے کہ جو چیز بشیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوۃ بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور بیان قبض ذکر
ہوچکا منجملہ تراکیب ... نافع ہے سو مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ گرم
ہو اور خوشبو ہو اوسمین ... بہت سا تیل نچوڑنے سے نکل جاے اور اوسکو معدہ پر رکھے اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرنا
جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی
روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہوجاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل
اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور ضیم کے اوجاع جو دبیل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح
ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے کبھی ہو اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف
ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے — **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت
روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہوجاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطرکی تپ باقی
رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی
علامت جس سے سقوط قوت ہوجاے نہین ہوتی یعنی وہ تپ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا ہوا ہے
اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہوجاتی ہے کبھی جب غلبہ
حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد
کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دوری ہونے مین ہوتی ہے
علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کہلائین جسکا ذکر اوپر ہوچکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب
پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہوجاے اور تپ بشبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا
علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت
بخارات بدنکی تیز ہوجاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بصلابت
ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے
اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اولے کیموس جید پیدا ہو اور قوت والی غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاے اور اوسکے سر پر نیم گرم
پانی بکثرت ڈالا جاے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کرنی چاہیے
فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا
پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی غروب ہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کریں اور آبزن سے ترطیب کی ضرور کریں اور اگر ممکن ہو
یعنے مضر کا گمان نہو تو آب سرد سے غسل کرائیں **فصل تیسویں حمی یوم سدی کے بیان میں** شدہ کبھی جلد کے مسامات میں پیدا
ہے بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ جو نا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہنچنے برودت
غسل سے اور قابض بخفیف پانی میں نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے ۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا ہے
کہ جلد مثل کو سیلنے کے پوست میں ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی شدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی میں بھی پڑتا ہے اور کبھی موندہ میں بھی روزنہ
راہیں رگوں میں ہیں اونمیں شدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سدی میں یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہاں مراد نہیں ہے ۔ اس
قسم کے شدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور
تنفس میں کمی کی وجہ سے ارواح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہیں کہ متحلل نہیں ہوتے ان وجوہ سے حرارت
مفرط پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام میں یعنے روح میں رہتا ہے حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت
روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آئندہ اوراق میں اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ میں داخل
ہے جنمیں تعفن اخلاط نہیں ہوتا ہو بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہو ۔ اگر یہی اشتعال جسے حمی
یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑھ جای کہ شدہ قوی پڑے اور اوسمیں عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جاے تو اوس اقسام
حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بلغمی کو ہوتا ہے
۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا میں جو منافذ
التنفس میں واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس میں یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ اعضا میں پیدا ہو خواہ
ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ میں تنگی واقع ہو جاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا میں
حادث ہو جاے جنکا ذکر فن کلیات میں ذیل موجبات سدہ میں ہو چکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ میں ایسی
ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ میں کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی
سدیہ میں تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور راقتم کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عرق
اسمیں بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہیں ہے ۔ یہی تپ
ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑ جاتیں اور قوی ہوں
اور اونمیں تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہوں تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطعام
مریض میں یا شناخت مرض میں خطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے
بعض شدوں کی جو علت مرض واقع ہیں اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبۃ مقرر ہیں ۔ اور یہی تپ اگر منتقل ہو
ہر دو اقشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی ۔ حمی سدی اگر بعد فصد کے یا بعض
جانب میں بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہو جاے اور درد قائم
رہے **علامات حمی یوم سدی کے** ۔ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ مداومت سے کے واقع ہو۔ اس
تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور
لزج ہون۔ فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی
بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسپر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی نہو
گی اور پُر ہونا رگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہونگے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے
اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پُری رگونکی خون سے اور پہولنا مونہہ کا خواہ تمدد وغیرہ یعنی علامات کثرت خون کی
بدن مین ظاہر ہونگی اگر سدے بہت سی پڑ جاتین نبض صغیر ہو جائیگی اور اگر افراط سدونکی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس
تپ کا یہ ہوگا اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے۔ اگر
بعد فصد کے پہر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر بعد فصد کے پہر تپ عارض ہو پہر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ
کی طرف نہو جاے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین بانتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے ابتراء اخلاط
کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے مل کر فساد شدید پیدا کرتے ہین۔ اگر بدون دوبارہ فصد کھولنے کے چارہ نہو یعنے خلاً
ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاے اوسوقت پہر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچہ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بہی کرنا چاہیے بعد فصد
اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلائش سے پاک کرین۔ قبل از استفراغ
کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعۃً
بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین لبتہ ہو جاتی ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ
اکثر سدے زیادہ ہو جاتی ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون۔ علاوہ بران فصد اور
استفراغ خود بہی کبہی اون فضول دخانیہ کو (جو بصورت لپٹی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط
کو عفونت سے باز رکہتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاے۔ اگر کثرت اخلاط
سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پہر اسوقت فصد اور استفراغ
ایک امر زائد تجویز کرکے کچہ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ
غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے
بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا
ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دہو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے
تفتیح اور جلا بہی کرتی ہے۔ اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کہائین تو کچہ مضائقہ نہین ہے۔ بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان فقط تفتیح مزود ہو یہ بہی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسقدر افاقہ ہوا خواہ
اگر نوبت آتی تہی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئی ضعیف ہے۔ اور اسیطرح بول کو دیکہنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد میل القیم
الی بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا۔ اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بہی ہوتا نہین۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کی جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین
داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کی واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکو بدن مین
روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلا سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے
خواہ مٹی پیسی ہوئی اور زراوند ساٸیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاوے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کیجاے تاکہ زیادہ جلا
حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا
کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدد اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے
۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہیین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی
نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کر سکتا ہے بجائے غذا کے ایسی
تر چیز پلاوینگے کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر
حاجت ملا کر پھر اگر نوبت عود کرے دوبارا حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور
اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے
اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت
مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمای عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب
اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنھین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت
سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً اوس بدن کو صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے
بدن سے بطور ابخرہ دخانی اوٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین۔ زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہین
جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتی ہین اور بعد تخمہ کے حمام مین نہاتے ہین
اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکو نزلہ نہین کسی قسم کا درد ہو یا چھینک ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے
احشا مین ہو۔ اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلای تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت
ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سوای تخمہ کے اور کوئی
چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت
استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کی علاج مین فرق ہے
جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہوا ہو تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو
عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور دستکا
سیاہ ہونا ہے۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرہ نہایت
سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ راسخ ہوجاتا ہے مگر نہایت درجہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے - یہ تخمی یا تنا ضرور ہے کہ نوبت کبھی چار دور خواہ سات دور تک آتی ہے اور پھر چار یوم کہلاتی ہے لیکن
نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے - علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف ترش اور کبھی دخانی کیطرف پس جب ڈکار
صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج بائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ کھانے کے عارض
ہوا ہو انکے چہرہ پر بھبھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہوجاتی ہین علاج اس تخمی کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت
نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو یہی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ مین
باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہوجاے اور یہ بہی خیال کرین کہ ثقل یہ بیجا کسی مقام پر
ٹہلاتا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دوا دین تاکہ دفع اوسکا سہل ہوجاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے نیچا اوتر
آسکے اور ہضم ہوجاے ان سب چیزون مین راے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ترا
ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تب تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا
منحدر ہوجاے اور ہضم ہوکر اوتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل اور
اور ضماد ہاضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضماد ملین جو باب اطلاق مین بیان ہوچکے اونکا استعمال کرتے ہین - جسوقت غذا منحدر
ہوجاے یا تو بجنسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بہوکا رکھتے ہین کہ شبہ بطلان تخمی مین باقی
نرہے اوسکے بعد غذاے سبک سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بہوکا بیمار سوجاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع جاتی
ہے - اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہوگئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا
چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہوجاے اور انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور
بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت نوبت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے
اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواون کی باب اسہال مین مذکور ہوچکی ہین اونہین مین سے
ایک یہ بہی ترکیب ہے کہ تہوڑا روغن زیتون جسمین تہوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈالکر یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑ دین تاکہ
اکثر روغن اوسمین سے جدا ہوجاے اور معدہ پر رکہین - اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطکی بہی جائز ہے اقتصارا روغن ناردین کے استعمال پر
اوسکے واسطے کچھ قباحت نہین - کبھی قیروطی کا بہی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین
جسوقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان باب ہضم
کے باب مین کیا گیا - اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بہی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے - اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم
مثل صفیدہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا ربوب تاکہ قے
دینی چاہئین - لیکن اگر خواہش طعام باطل ہوجاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط الاشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصا
اون غذاون سے جسمین سرکہ کی شرکت ہو - جب ان تدبیرون سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہوجاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کسی اطریفل
قوی کا استعمال کرائین خواہ ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدہ دل کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد انکہ اعراض تپ کی جاتی

ہوجائیں ۔ فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت چاہیے جبتک کہ تپ مادہ انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط
کے استعمال فصد کا جائز نہیں ہے ۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کر پلائی جاے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون
داخل ہون ۔ اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جائے
تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی ۔

فصل پچیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات
یومی سے نہیں ہین ۔ مگر ظاہری اورام جیسے دبل خواہ اور کوئی بثر اوبات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہر مین پیدا ہوتے ہین ۔
خصوصا اورام اون گلٹیون کی جو اعضاے غددی مین ہوتے ہین ۔ خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بتان
مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے ۔ خواہ وہ ورم جو زیر گوش بفضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ہون
کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے ۔ اس ورم سے تپکا عارض ہونا دو حال سے خالی نہیں یا ہمراہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر
اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو ۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات
یومی ہوگی ۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع
اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ سوا ان قروح کیطرف دفع ہو کر اثناے راہ مین
قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین ۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق
سے مثل امتلا اور سدہ وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین ۔ اور اکثر ان اورام کی تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ
تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ۔ اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتے
ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی تبعیت سے پیدا ہوا ہو ۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے
تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہے ۔ انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام
دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی ۔ **علامات** ۔ جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین کہ
پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھری بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ
اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے
مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ
ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید
ہوتی ہے ۔ ان حمیات کی بعد یعنے زمانہ منتہی مین اکثر کے بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے ۔
نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بحیثیت حرارت کے ۔ بول کا رنگ
سپید مائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے علاج سب سے پہلے
فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہو جاے اور اسکے بعد مسہل دینا
اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو بعد

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد اس کے کہ بخوبی استفراغ ہو چکا ہو۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جاوے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مطلقاً مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہوں اونمیں سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھبیسویں[26] **حمی یوم قشفیہ کے بیان میں** یہ تپ بھی بوجہ متحلل ہونے شدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور سانڈ تک خالص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کو خوگر ہوں اور یکایک ترک کریں اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں خواہ ایسی تر چیزیں پیتے ہیں جن سے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات اونہیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہیں۔

علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جاوے اور بھوسی اور آرد باقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے۔

فصل ستائیسویں حمی حریہ کی بیان میں خواہ حمام یغوی کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور خیشہ آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اوسکے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا اسکے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اثر اولی دماغ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دہوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کی شرکت گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوای حمی حرّیہ شمسیہ کے قبلیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوتا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جبکہ بدن امتلا سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہو اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمیں حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے مثا کرتے وہاں محفوظ رہتی ہے

علاج آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر تمام بدن پر ڈالیں تو بہت نفع میں کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے رہیں تا آنکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام میں لیجانا چاہیے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا اسے گرم ہے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے — گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن بنلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے** **کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہو جاتی ہین اور بخار و خانی بند ہو جاتا ہے جس طرح حمی یوم تشنجیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے — یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حار اور تیز ہون نرم اور شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنے برودت پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے بہیہ اور غمی اور جوعی مین ہوتی ہے نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہے مگر شدت برودت مین بطی ہو جاتی ہے اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** مین تپ مین بہت سے کپڑے نہ اوڑھائے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جاکر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائے گرم حمام مین ٹھہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تریرے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور بابونہ اور تمام جو بیان دیا ہوا اور حمی تشنجیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی سے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین — اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان کہ مسامات کے کھولنے والے ہین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دوسرے کرانا چاہیے — اور سبک غذا دینی چاہیے — اور خوشبو ملین اور سونگھین — سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے — روغن کی مالش بدن مین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل انتیسوین** **بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** جبکہ بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اور اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہوکر حرارت پیدا کرتے مین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شت اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے — اور یہ تپ اکثر منجر بحمی عفونت ہو جاتی ہے **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھرکھرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اوس پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ پہونچنے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب آور اونکے بدن لاغری آور آنکھون مین غور یعنے فرو رفتگی نہیں ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جبتک نبض کا اثر اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئی — ہان اگر سردی کا اثر تھوڑا ہو چکا ہو اور اس سے جو سدہ بنتا ہو فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

— اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام میں انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اسکے بدن پر
کرنی چاہیے **فصل تیسویں حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کو پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل
علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت میں آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات
دماغ پر چڑھ جاتے ہیں اونکا الٹا طرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور
حمام میں بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسویں حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی
ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم نفسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا
ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح جیسے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر
اوسکا روح طبیعی میں ہوتا ہے **علاج** ادرار مدرات معروفہ سے کریں اور طبیعت کو شیر خشت تمر ہندی وغیرہ سے تلیین کرنا ضرور ہے
اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد
بارد صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے لیسے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملاکر اوسکو شوربہ خواہ برف میں سرد کر کے کرنا
چاہیے اور اطفاء حرارت باردہ رطب غذا سے کریں **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم** کے ہے اس مقالہ میں ابتداء حمیات
عفونیہ سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **جامع طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد
رطوبتوں میں ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمیں حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتون
کی استعداد رطوبات مذکورہ میں ہوتی ہے اون سے ظہور میں نہیں آتی — عفونت کے پیدا ہونے کا سبب
یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے
گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرنے جیسے وغیرہ خواہ اوس غذا میں غلبہ مائیت کا ہو کہ جزو خون
اوس سے بننے کی شایستگی قوام اوس خون میں حاصل نہو جیسے فواکہ رطب ہو جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی ہی کیفیت ہے پس یہ خون
عفونت جلد قبول کرتا ہے — ۳ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط
ردی ہی کی باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمیں پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریبی وسمیں عفونت پیدا کرے جس طرح کھیرا ککڑی انبرود
وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر پخت اور طبخ میں رداءت پیدا ہو جائے جیسے
گوشت خام رہجائے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھنے نپائے — ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت میں بھی کوئی
خرابی واقع نہو مگر کہانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کہایا جائے کہ اوس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل انتہاء اشتہاء صادق اور بلا حاجت
تقدیم و تاخیر اطعمہ وغیرہ کے کہایا جاوے جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا — کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح
ہو یہ سدہ بجہت رداءت مزاج بدن کے پیدا ہو کہ احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور سبب ضعف بدن کی
بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہیں رکھتا اور استفراغ کی طاقت بھی نہیں ہوتا کہ غذا میں کسی طرحکا تصرف نکر کر
وہ بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن میں پیدا ہوئی ہے اوسے
فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی بربیری مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے اور سدہ

اسباب تو اسدہ ہین جنمین اوسدہ کی وجہ کر عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے
مثلاً ہوا وبائی اور پانی موریون کی ہوا خواہ مزبلہ اور گورو وغیرہ کی ہوا متعفن ہوتی ہے کبھی چند اسباب عفونت کی یکجا ہو جاتے ہین مگر اکثر
عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہو چکا اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے موجب ہین پھر جب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہون
خواہ حالت امتلا و معدہ مین قبل انحدار غذا کے یا تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون یا بیوقت استحمام کرے خواہ دھوپ مین
چلے خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلا موجود ہو اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے یا اگر معدہ اور جگر سے
گرم کرنے کے واسطے دوا مسخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر معتاد [illegible] اوسکی تلافی نکرے اور پس تنقیہ کا تدارک
نکرے یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے شدت عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص
عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ تو وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اوس عضو مین پہونچے اور شدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو
خواہ اوس عضو مین ورم ہو جس خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اور جسکے لائق یہ حال ہے کہ بطور دخان لطیف جلد متحلل ہو
حدت کے سبب ہو جائے خون بھی لائق عفونت کے ہے اور [illegible] بلغم شدید بخار ہوا اور بلغم کی عفونت مین بخار کثیف ہو جاتا
اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے منجمد ہوگا اور ضبابیت لیے ہوئے صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ او [illegible]
صفرا دیہ خون کی عفونت سے مطبقہ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہین سودا کی عفونت سے
حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے خون کی عفونت اندرون عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینون کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جہانسے قلب تک متصل عفونت پہونچتی
رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت
خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہین ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن مین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق
متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کی ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہین پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان
رہیگی اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بالقلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا
ہو جاتے ہین اور متحلل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور مادیت سے نہین ہے بعد فنا اون رطوبتون
کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق محتقن نہین ہوتی ہین

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہون بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہین ــ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق
ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ تر چیزین مزبلہ اور گہورہ وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب
بالکل سڑ گلے بانس ہو جاتی ہین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کر دے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض
باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے یا ازسرنو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے
جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چونہ پانچ ہزار پانی مزدوجہ کیا جاتا ہے تاکہ رطوبت شے متعفن کے جوالے
حرارت ہو بالطل ہو ــ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجائیگی تا ایکہ
پھر دوبارہ (محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رماویت کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) اوسمین پہونچے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو
خواہ جو علت عفونت کی بار اول مین پیدا ہوئی تہے وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری
نوبت تپ کی انہین دو وجہ سے پیدا ہوگی ــ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا انضج نکر سکے
تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہوکر یا مادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کو مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا
کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحلل اوسکے منقطع ہوجاے اور مادہ بالکل فنا ہوجاے اور اسکے قریب کوئی مادہ قابل
عفونت کے نپاے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو یا اوسکی عفونت کو بعد وہان پہنچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل
ہوجائیگا ــ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے جو فن طب مین بیان ہوتا ہے
ــ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلیے کہ عروق کے بطون باہم یکدگر
متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑہتا ہے اسیطرح لزوم
تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے ــ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کو ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن
ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے ــ یہ حمیات جنکو واسطے نوائب ہوتے
ہین خواہ بلعبد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے العرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلیے کہ مجموعہ مواد
سورشت تپ ہوتے ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے ــ اور کبھی جنس
مادہ کی بدل جاتی ہے مثلا مادہ بلغم جو متعفن تہا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی جگہ صفراوی
ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے
کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلا اگر غذا کثیر غلیظ کہاے تو مادہ مین غلظ
پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاے گا اور ضعف مین غذاے مناسب بھی بدیر ہضم
ہونے سے طول مدت لازم ہوگا ــ جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرہ سے اور
نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا
سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن
کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے ــ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے پیدا ہوتا ہے خواہ مواد بلغمی اثر

برد ہوتا ہے ۔ جو بردی یا بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اونکا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولے ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے
[illegible] کا شدت سے چبھنے لگتی ہیں ۔ ایسی حمیات میں تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت
ہے رطوبت کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور باوجود اسکے رطوبت باقی رہجاتی ہے ۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو
تو اسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسانی ہوتا ہے ۔ لاہم تپ کو اسمیں خفت اور تسکین ہوتی ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا
۔ اور سوای اسکے کبھی ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ [illegible] نہین کرتا ۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاتی
اور [illegible] بر اطراف عارض ہوجاتا ہے اور آیا تپ میں [illegible] اطراف [illegible] علامت ہے [illegible] حمیات میں برد اور قشعریرہ ساتھ ہی کم
ہوجاتی ہے اسلیے کہ وہ مادہ متعفن ہوا ہے مرکب ۔ [illegible] اور خلط لاذع دونوں سے ہوتا ہے ۔ اور کبھی حمیات عفنہ میں ایسی ترکیب
ہوجاتا ہے کہ باوجود تقشیر اور [illegible] کے مشابہ [illegible] معلوم ہوتی ہے ۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلا ایک مادہ میں عفونت پیدا
ہوئی کسی خاص مقام پر پہنچا ہے ۔ اور [illegible] عفونت آگئی [illegible] اور خلط [illegible] اسکے جنس سے خواہ غیر جنس میں عفونت
شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ [illegible] عفونت خلط اول کا [illegible] دوسرا [illegible] متعفن ہوا اور تپ [illegible] اسکی عفونت
کی وجہ سے ہوئی [illegible] عفونت خلط اول کا [illegible] عفونت کا اتصال [illegible]
ایسی صورت میں [illegible] دونوں [illegible] بصورت لازمہ [illegible] زائل ہوجاوے ۔ اور [illegible]
حمیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ میں کیا جائیگا ۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر
بھی ہوتے ہین ۔ طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت
کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام میں تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو
متحلل ہونے دے ۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتونکی ضد مین ہوتی ہے ۔ اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے
۔ بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے
اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا ۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے
بلغم سوای بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ میں نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے ۔ لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے
اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے ۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل
عروق متعفن ہو بعد اوسکے حرارت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت
مادہ کی ہو ۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے
اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاے ۔ نبض کا اختلاف حمیات
عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف مین مختلف
ہوان یہ بھی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے ۔ کبھی نبض
مائل بصلابت ہوجاتی ہے انہین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین
ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاے کہ ا

صورت تغیر صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لیکن بلغمیہ کے خواہ مادہ دوسرے کے
ساتھ ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کے بعد کا ورم حمی ذات الجنب میں خواہ حمی ذات الریہ اور سیلان غیر غش سے نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں
آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کے طرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے
۔ ابتدا اور انتہا میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انقباض یعنی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت کو بہتر جو بطرف مادہ تنقیہ ہوتی
ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو بڑہا دے۔ عام طور پر بیان علامات حمیات
عفنہ۔ حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہو
خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ہیں۔ تغیر نبض اور سرعت انقباض
نفس بھی دلیل حمی عفنہ ہے۔ اسلیے کہ اوسمیں عفونت کی احتیاج تنقیہ اور دفع بخار دودی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت تپ کی
تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یومیہ کے نہیں ہوتی ہے۔ اکثر حمیات عفونیہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ
تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکے پہلے [illegible] ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا
ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور تپ تیز
بھی اسیطرح۔ اور درد سر اور رد ہمک پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تو تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات
قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ ایسے کے جسکا بھی ذکر ہو چکا کثرت
فضول اور بلغم ہی کے اور ثقل اور پیشاب زیادہ از حد معین اور براز بھی اسیطرح گر بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بہر بھراپن پیدا ہوتا ہے
اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو۔ جب نبض میں انقباط
اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انقباط کی یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو ڈوب جاے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ
اوسمیں نبضات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی نہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص
حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت
حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ
تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نا متشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سی ہے۔ نبض کا
عظیم ہونا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ
کا تفرقہ بیان ہوتا ہے۔ پہر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے
رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمیں تفتیر ہو یا نہو۔ اوسی حمی یومیہ سے نبض
اور بول تمام نقار میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے
ساتہ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب
اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض
کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے ۔ گرچہ ابتدا کا نبض میں ہونا ... [illegible] ... ہوتی ہے اور کبھی نہیں ۔ اگر سبب تپ کا ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی
عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت
نبض کی ہوتی ہے واقع ہوا ہو اوسوقت البتہ نبض میں صلابت بھی پیدا ہوگی اور منتشر بھی رہے گی ۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا
سرعت اور بطو خواہ صلابت اور لین میں بخلاف حمیات اُلکل جو حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قوی سے حمیات عفنیہ کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب میں
بوجہ خفت مادہ کا بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے ۔ جب تک نبض میں قوت اور شبہ مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یوم باقی ہے اور
اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا ۔ بول ابتدا میں حمیات عفونیہ کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ حدت اوسمین بہی پیدا
ہوتی ہے ۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ ہوتی ہیں اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جاے نجات کم
نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں
ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہان درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں ۔ علامات حمی لازمہ دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ
کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے
کہ اوترتی نہیں اور یہ احوال مقلعہ میں ... [illegible] ... نہیں ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس
تپ کا اور شدت اشتداد ... [illegible] ... کبھی کم نہیں اور ... زیادہ ہوتی اور یہ کم ہونا بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر چند

مشترک اور چند امور خاص کا بیان ۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدای
نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا اشتداد کی نوبت جیسے غب لازمہ میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے
اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے ۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی
ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ وہ صفرا قوی ہے مگر تاہم اسمین خوف
ہلاکت کا کم اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے ۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سبک ہو طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بہی اسمین ہوتا ہے
۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑہکر بہت کم باقی رہتی ہے ۔ مگر اینکہ معالجہ خواہ تدبیر
میں خطا واقع ہو ۔ اور دائمہ کبہی ایکہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے ۔ جو تپ عفونت خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور
حرارت اوسکی بہت اور تمام نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہیں ہوتی اور کبہی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی
رہتی ہے ۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر ساتھ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی
تپ کی نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور نیز
بہ نسبت صفرا کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بہی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا
بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بہی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان
اور سقوط اشتہا سبب را ہوتے ہیں ۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے
اور کبہی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پہر نبض میں بہی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پہ
بہی دشوار ہوتا ہے سوای چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے ۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

سے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اوسکی وجہ سے اوس وقت جو عضو اوس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف
مزاج کے اسکی برودت کا احساس اسکے منافی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ
علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے
اور تپ نہین ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آسکے۔ جو ماندگی
اور کسل بدن مین ہوا تب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے اگر تنفس نہین ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمین عفونت
نہ آئے تو اسیقدر برد اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا
ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاوے اور اسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہو تب بھی برد
اور نافض پیدا ہوتا ہے۔ نافض اور برد تپ سوداوی بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اوسکی برودت بقدر مزاج عضل
کے سوداوی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت تپ اس خلط کی
عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ تپ
کے بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل مین ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت
گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط کم لذع
رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلا برد ہوتا ہے ایسے وقت
مین لذع اور برد ساتھ ہوتا ہے برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی مین پایا جاتا ہے۔ کبھی اورام باطنیہ کو تنقیح
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی
ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق مین آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران
واقع نہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا ہے
کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہے
ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو
اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر
اکثر ہونا ان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین۔ مشایخ کی تبیین اکثر مدفونہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین۔ کبھی تپ مین طول اس جہت سے
ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ خلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین
اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین۔ تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہو جاے
اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہو جاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دونون
دونون بیماریون کی مناسب ہو یہ ہے سکنجبین مین گلقند ملا کر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی
قوت کی ہو۔ سر منڈانے سے تپ مین چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر مین پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتی ہین اور تپ مین خست ہوتی
ہے **عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا** ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجائے خواہ اوسکا نضج کیا جای یا استفراغ مادہ کیا جائے
اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین آنے مین وہ یہ ہین کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے
اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کہ جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہو اور نضج
خلط استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوای نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے ایکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت
کمتر ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین — کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے
اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا
دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا
کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا — جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین — بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف
اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ — ضرور جاننا چاہیے کہ اگر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر
صبر نکر سکے — اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح کہ خلط کا نضج کیا جائے
اور غذا ترک کیجای اور تبرید اتنی نہو جو تحلل مادہ کو منع کرے — اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے
اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجای اور اوسکا مخالف دفع ہو جای پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے
— ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے نکرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج
اور استفراغ کے ایسی دوائون کا استعمال ہو سکتا ہے — یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے
اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جای یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمای
عفونت مین فقط علاج بضد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض
حار مین اجزاے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دی جائین — غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے باین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جای تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بوقت نوبت کے بلیغ
مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو
اور تپ قوی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت مفید ہے خصوصاً اگر اول مین ہو

اور غلیظ ہو اور زور دار نگت ناری ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا قوت معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے تلیین اسہال
کرنا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی بہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو ایسے مسہل مثل آب جو اور تہوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا
سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑہانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلیین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل ہے۔ مجکو نہایت پسند ہے
کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی عفونت مین مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور مناسب
ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزا سے تلیین کیجاے پہر دوبارہ ان
دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے
بعد تلیین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کر کے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنی پسینہ
نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور پسینہ آنے
آب شیرین جو نیم گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پہر اگر اول امر سے
یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور ساتھ اوسکے ابکائی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین
سادہ و آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان اخلاط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اوسوقت
ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزاے مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے ندینا چاہیے خصوصاً
اگر تپ کے ساتھ پہریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزے مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہونیکو
طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی مین بہی نیند مضر نہین ہوتی ہے آب
سرد پینے سے مریض کو ممانعت نکرنی چاہیے مگر اسیکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بہی
جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پہر کسیطرحکی بد تدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جاے پہر شفا نہین ہوتی
۔ خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اندر کے اوسمین غلاظت پیدا ہو جاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال
کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی مین ورم نہو یا انہین اعضا مین درد نہو اور بدن مین مریض کے خون
کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بوجہ پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو
جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نحیف ہین اونکا حال بہی انہین
گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت
ہے اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مریض
غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو
اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے
اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ
سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ بدن مین سن خواہ لقوہ مین تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی
تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہو گی تو مادہ کو بطرف عرق یا بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے — اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی شدت کا اسقدر خوف ہو کہ انتہی
منجر بدق ہو جاویگا اور ان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہو جانا یا خام رہجانا بہ نسبت
دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین سکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست لانا
بھی سے اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے ایسے علاج حالت جسمیں
پانی زیادہ ملا ہو بھی مفید ہے — جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائین گے
اور اسوجہ سے ایک شدہ دوسرا پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ یا شدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے شدہ کے شدید تر ہوگا
— آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی
آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے — جس شخص کو حالت
صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر
ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا
مریض اوسمین ڈوب جاے — زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور
شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو — جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا اندر
عروض تپ مین ہو چکے اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی
اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ
کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی
نکلجاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کھچ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو — جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض
یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے
کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے
تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ خلندہ یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز سہل الدفع نہین ہین بلکہ نضج
مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اوسکے رقت قوام ہوکر اور لزوجت دار مین کسیقدر بہر بہرا ہین آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے
— اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو
کھنکار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر
رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور ایسی گمراہی مین نہ پڑتا — پھر یہ منکر یہ بھی خود
نہین سوچتا ہے کہ ابتداے حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کرتی ہے رسوب پیدا ہوتے ہیں
اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی ہے اگر رسوب
محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسی کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اسکا اخراج از اصل
تمام طبیعت جو مدبرہ بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ اخلاط مین رقت پائی جاتی تو لازم تھا کہ حمیات دموبہ

خواہ صفراویہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود بول میں ہو۔ پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ میں نضج آجائے اور دفع
سہل القبول ہو اخراج مادہ نہیں کرتی۔ اسواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہو اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے
یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلا اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل ازانکہ آثار نضج کے ظاہر ہوں ممتنع ہے خواہ نہایت
دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائیگی پس ایسے
شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بنسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرے اور انکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط و دفع
کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور غوض اونکے حسن اور قبح میں کرے کے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل
خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ
تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
کیے ہیں کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہیں
حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اونکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتی ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا
بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ میں
ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
نضج کی نہیں ہے یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن میں باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ میں نضج آئے
ہلاکت مریض کی ہو جائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے
رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بالنضج میں کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو شریف کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ
اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ میں کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اوسمیں انتظار نضج کا کیا جاے جیسا مسہل میں کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سواے خون کے اور اخلاط
میں کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض میں فصد نہو تو پھر انتہاے مرض میں ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض میں فصد سے کیا واسطہ
بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہاے مرض میں فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہیں ہے
اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نضج نہو تو ابتداے مرض میں اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہاے
مرض میں جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب
طبیعت کی حرکت میں لاے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہائج رکھتا ہے جس مقام پر
اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کریں مگر کسی مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دواے مسہل کا مگر ایسکہ مادہ مرض
مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان میں ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہیں ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر زیادہ سے محفوظ
رکھتا ہے یہی نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمیں رعایت اسباب کی
ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جاے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے کہ مسہل

نسخہ۔ شیرخشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارۂ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینوں پانی یکجا کر کے شیرخشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر ایسا گاڑھا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ جاوے اسکے بعد کافور دیڑھ دانگ سقمونیا ایکدرم پیسکر اوسی قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے تحلیل نہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بناتین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینوں دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کو مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی یعنے قند بھی تین مثقال ہو او سوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے اسی نسبت پر کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینوں اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی راے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریح ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے مؤلف یہ دواے مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاوے نہایت مرغوب الطبیعت پیدا کرنیوالی ہوگی۔ جس شخص کو فصل گرما مین تپ سوداوی سے عارض ہو خشکی تو خواہ ادراسی جگہ جو کتان کی خشک پردون وغیرہ کے ذریعہ سے سرد ہو رہی ہو اوسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت مسامات کے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اور طبیعت پر زیادہ دشواری ڈالے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ گرمی ذلی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت ہے تدبیرات ضرور نہین ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اسکا ہو سکتا ہے

محمومین کے غذا دینے کا بیان مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس شخص کو جسکے مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذاے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے۔ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کہلکر فضلہ دفع نہو جاوے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو لوگ مبتلاے تپ ہون اونکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے بازرہیگی اور مرض مستحکم ہو جاویگا پس ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے۔ **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بھی ہوتی ہے اس طور پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کیجاوے وہ تدبیر جو متوسط ہو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلاتین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب

پکا کر بجاے غذا اسکے کہلا تیز کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق ہو اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد تر
ہون جیسے تیہوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد اسکے آش جو جیسے صاف کرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے
— جو درجہ وسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان فربہ یا بکری اور بٹیر کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ماہی مرغ اور آش
بہی لطیف تیہوا اور مچہلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکہتے ہین اور سفیدہ بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور
بہت چہوٹی چہوٹی مچہلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابہی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ
میٹہا ہو گہول جاوے — غذاے غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو — آش جو سے بہتر کوئی غذا [illegible]
کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست دار [illegible] لسا کہ جاری ہے نفیس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے
اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذاے نرم ہے — اور تپ کی حرارت کا مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد اعضا [illegible]
ہے — جس راہ سے گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نرمی مین چہٹتا ہے اور بشیرہ بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچہی طرح پکایا جاے نفخ شکم نہین پیدا کرتا
ہے — قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تہی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور [illegible] لطافت پیدا ہوتی
وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتے تہے اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین
بہت اچہی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بہی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی
شرکت سے جاتی رہتی ہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی قدر کسی قدر قوت بہی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو سکنجبین
عسلی کا قریب ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بہی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کی اوسمین گرمی اور ضرر [illegible]
کا بہی کم ہے — اب اس زمانہ مین بجاے شہد کے گنے کا رس جس کی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت
شہد کے اسمین جلا کم ہے — اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاوے وہ بہی سکنجبین عسلی سے افضل ہے — لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار
کرنے سے اکثر سحج امعا یعنے خراش روده مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے — ہم ایک قول جدا گانہ ماء العسل
اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکہتے ہین — تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدایش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو
کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی — زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ
اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کی قریب
تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے — سواے
زمانہ منتہی اور بحران کی اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بہی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد
قضاء حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاوے — تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر
حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کی ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو [illegible]
مرض مین تغلیظ تدبیر اوسے ہے کہ ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تا کہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہوجاوے اسلیے کہ غذاے نمکین اگر دفعات [illegible] قوت پر چندان
گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہوجاتی ہے — گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی
ہے مگر متفاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر خود قوت کو استطاعت نہین ہے اور پہر چونکہ تحلیل قوت بہی دفع دفع ہوتی ہے [illegible]

کہ بدل کا بھی استعمال تبفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہی فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے
وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتہً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود بھی
غالباً ہضم کرلیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت
ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہی مجملاً یہ حکم
عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبفاریق کھلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز ہوا کرتی
تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایک تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوجاتا
ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہوجائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج بنفسہ
کیواسطے قوت اور طبیعت ہی طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک
پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے
یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہوجائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور
انتہاے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہوجائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کی نضج
اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کی ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا
کی کبھی نوبت آجاے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ نہایت
مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ بوجہ
بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہرجگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بروقت
منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جاتین تاکہ قوت تا منتہی مین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے
ہمہ تن قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک
ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصاً حمیات اورام مین پہر اگر تلطیف تدبیر سے خوف بضعف قوت کا مظنون ہو فقط
آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت
تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین ہرگونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کی تنضیج کی حاجت نہین ہے ہروقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس
قول کا منشی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کرچکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط
قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی
مناسب نہین ہے خصوصاً اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے تو تشنج تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

صحت زمانہ [illegible] سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القویٰ ہین بوجہ سبب غذائی کے اونپر غش طاری ہوگا
اور بہت [illegible] بوجہ ترک غذا کے نذ ثوق ہوجاینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بہتی باریک ہوجائنگی
اور آنکھین اندر کو بیٹھ جاینگی اور کنپٹیاں بیٹھ جاینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع
شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر
چند بار غذا نپاوے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اوسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی
اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو ترک غذا پر دونون قادر نہین ہین۔ بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور لسبب [illegible]
دردسر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کو
ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اونکی فم معدہ کی تقویت ہوجاوے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور
بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونہین غش آجاتا ہے اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی
بلکہ انصباب صفرا بکا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہے اگر انہین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلاتین خواہ تھوڑی شراب
پانی زیادہ ملاکر پلاتین جس سے قے اونکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پاتین خواہ نہ پاتین پھر بعد اوس استفراغ
اگر تھوڑی سی مقدار رُب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکھائی جاوے اونکے ضعف اور دردسر اور مرجع معدہ مین فوراً تسکین ہوجاتی
ہی مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کرسکتے مگر کہول اور اونکے بعد شبان کو صبر بھوک بہت ہوتا ہے خصوصاً انمین جنکے
اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور موٹے رگون کے پھیلے ہوتے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیمارون کی تدبیر
مین ایک اور قسم کا دھوکہ ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو اکثر غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ
منتہے کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہوجاوے گی پھر ناچار اوسوقت غذا بڑھا دینے تجویز کیجاتی ہے
اسلیے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتدای مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق تھا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر منتہے مین کہ تدبیر لطیف
چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداہی مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اوس دوسری
غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اخلاط خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی
اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بعضی
اوقات ہذیان مین گرفتار ہوا و واسد انکے خونے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی
وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر گرد مین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین
گرفتار رہتے ہین اور انکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر ہوا کرتا ہے بوجہ ورم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر
رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین بنانے کا** آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ملتا ہو اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی
متغیر ہوجاوے علاج مین وہی بکار آمد ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے بنانے مین جو کا استعمال کیا جاتا ہے عمدہ طریقہ اوسکے پکانے
کا یہ ہے کہ مثلاً اسکرجہ پانی مین ایک اسکرجہ جو پڑے بھنے چھلکے بھر جو قریب سوا سیر پانی مین پکانے جاتے ہین اور پانی پکتے پکتے قریب
دو خمس کے رہجاوے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر پانی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاوے پھر [illegible] رقیق رہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرحسے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل
نہے ۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر حجم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اوسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے
پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جائے بلکہ اسقدر پکائین کہ جو پھولکر سمٹ جائین اور پھوسے نہین بخچنہ ہو کر لزوجت پیدا نہو یعنے زیادہ
بجگلی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل امعا اور نفیح اخلاط اسمین کمتر ہے اور شیر مرد
مزاج معدہ مین ترش ہوجاتا ہے اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جو نہین ہوتی
آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تا کہ جو قوا ئد قشر سے یعنے جو بھی مین چھکے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے
آب جو بناتے ہین سکنجبین بہی عمدہ ہے جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی مین بہرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائین
اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دہیمی آنچ کوئیلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تا کہ شکر گھل کر سرکہ
سے ملکر ذات ہوجائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اوتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو ثلث
آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجائے سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب
اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے ۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ
حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جائے تب آب جو پلانا چاہیے ۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے
اگر وہ بھی ترش ہوجائے کرفس تخم بادیان وغیرہ مصلحات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترش ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل
کرین خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفرا ہو رقیق نہایت گرم نہو ۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب
انگوری ملا نا چاہیے ۔ اگر صبحکو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوگئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون ایسی صورتمین
جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین حجم شعیر
کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تا کہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین اونہین آب جو دہو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا
کرے ۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے ۔ کبھی آب جو
سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور
اوسپر بالخصوص زبان پر خشکی غالب ہو ۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب
پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے

معالجہ حمیات حادہ کا

جو چند چیزین از قسم تلئین اور ادرار اور تعریق
اور نضج کرنے والی اور اسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیر ذالک اوپر مذکور ہو چکین اونہین محفوظ رکھکر اور جسکا محل ہو
اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سوزش شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے
اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے
اور دوائین سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہین اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلہ الحمقا یعنے خرفہ منہ مین رکھنے
سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہے ۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو
مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہوجائے بہت ضروری ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج یبسی پیدا

ہو جاتا ہے مصنف حجم سے نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہو گئین اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب ہی کا
بھی دشوار ہو گیا آخر او زبان بارد مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس دفع ہوا اور دوا و مشروب کو ملا نیکا موقع
ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا اور کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارہ کدو وغیرہ روغن گل مین ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر حقنہ لیتے ہین بہت نفع پاتے
ہین ۔ ہوای مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے او جہان تک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین
نہ ہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دئے جائین اور برف بھی اوسی جگہ جمائی جائین اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اوسمین سوندھی مٹی سے کہگل کیجاے جیسے ولایت
مین طین حر اور ہندوستان مین پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجای بھوسہ کے کہگل مین کونڈل کی روئی پڑے اور شرائی بجای تو بہتر ہے ۔ اگر مکان مین
فوارے جاری کئے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب شیرین خنک ان مین رواں ہو اور مین حوض سر بید کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ لٹکا کر
اور حوض پر ایک جال ماہی گیرون کے جالون سے بچھا ہو اور بچھونا بوریای طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا
ہو اور گلاب او سیر چھڑکا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستے خواہ ڈالیاں
جنمین پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد فرح ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمین عرق گلاب و نیلوفر
اور عرق پڑا ہو اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ شراب معطر ٹپکا کر لگی جائین پھر تو اعلی درجکی تبرید ہوای مکان مین پیدا
ہوگی ۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کی طلبین بھی درکار ہو تو آب کدو و تربزا و خیار شنبوی یعنے تنہا ہو یا بشمول
زیادہ مفید ہے اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی ۔ او تپ پیاس کی تسکین کے
لائق فقاع ہے یعنے ور بہرہ اسطرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو اوس دہی کے ماء الجبن مین سڑائین جسکا مکھن نکال چکے ہون او خوب ہی
صاف کر لین ۔ اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شاہی اور آب لیمون ترش
بے نمک اور آب نارنج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کرین ۔ طلا اور ضماد بارد رطب عصارات کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہین مفید ہوتے ہین
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے بھی خاصیت رکھتا ہے ۔ سرد و تر چیزون سے نطول
موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاے کل اعضا کی اصلاح ہو جاے اور کبھی فقط سر کا نطول جگر کو کافی ہوتا ہے ۔ اگر
تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو او کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر
تر شیرہ پانی خواہ سرکہ کا نہ ڈالین بلکہ او بے منفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن سے پہونچائین اور دواؤنکی قوت اور ضعف
بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھین ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور صدع کی سر مین شکایت ہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے
ـ امتلاء بخارات سو اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ ککڑی وغیرہ کا قمعہ سر پر رکھا جاے کہ [illegible] مین
ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بہترین اوقات نطول ہیر کرنے کا جسمین آفت سے سالم رہے اگر بخارات کو
ممتلی ہو یہ بھی کہ بخارات صفراوی ہون جنمین یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر [illegible]
فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنون کی خشکی اور تندی سے ہو سکتی ہے اگر [illegible]
غالب ہو اور نتھنے تر ہین ہرگز نطول خواہ تبریخ یعنے مالش روغن کی کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہے [illegible]

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہوجاوے۔ اگر مونہہ پر خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ اور ادویہ جنسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کرے۔ جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اسکا لحاظ رہے کہ ہر وقت برابر ہونے عرق کے اور متحلل ہونے بخارات کی ہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کی مانع تعریق اور تحلیل ہو کر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہوجانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہو اوسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے۔ حمیات حادہ مین وقوع سحج یعنے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہوگیا تو قوت مین ضعف ہوجاویگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین جسکے شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکی بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتی ہین۔ شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کیونکہ وہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہی

جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان

جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین آنکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۱ نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پھریری ۴ پسینہ کثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط پھوٹنی ۶ قی شدید ہوتی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہوجاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی پیدا کہ اوسپر صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھرکھراپن آجاوے ۱۳ چھینک پے درپے آئے جس سے بیچینی رہے ۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہنے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے

لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر

اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر لرزہ کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہوجاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ بارد حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے۔ اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاون باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سعوط سے گرم کیا ہوا اور بابونہ کے تیل سے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملتی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے بعض اطبا اونمین دوائی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنے تتلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودنج یعنے پودینہ کوہی اور پودینہ نہری اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے تو طبیخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنے الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین اور ہر چیز یعنے اونکا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اسمین پکائین اور بدن مین ملین اسیطرح جوشاندہ جو تیار یعنے پودینہ کوہی خواہ اوسکے جوشاندہ مین بیٹھنا ہو۔ **صفت روغن جند** کی کہ اوسکا [illegible] کوچہ اور پودینہ اور تلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

ڈالکر تیل ایسا اونگا ہوا کہ پانی ہی ہو جائے... اور جہاں کہیں دونون اوسکے روغن تنہا ڈالکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جاوے اور روغن باقی رہے اور مالش کرین... روغن جو لرزہ میں اوسکے مفید ہیں روغن قسط یعنی کوٹ اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جیسے گندنا کہتے ہین اور روغن بادام تلخ اسطرح کہ ایک اوقیہ روغن میں یعنی دو تولہ نوماشہ چھ رتی میں تین درم خواہ ساڑھے دس ماشے مرچ یا زرانق یعنی جدوار یا عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین۔ اور کبھی سنبتین کو روغن مین پکا کر خواہ روغن زیتون مین کرسنہ پکا کر استعمال کرتے ہین اور حمام میں بیٹھنا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہے۔ اکثر منع لرزہ کے واسطے دوائے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ... گرم پانی جو کسی مسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اوسکے بخارات ہو جو پکا کر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی... اور بارہ حنظل تر ہو افسنتین خود تخم کرفس مصطگی جو جو سبت وغیرہ پانی مین پکا کر پلاتین اور گرم پانی سے کرین جیسے سنجم اور قیسوم خود تخم شبت اذخر یعنی گندہ بہیل درمنہ یعنی مرزنجوش یعنی درمنا اور قسط اور گرم دوائون کے بیج پکا کر گرم ہون۔ جتنی دوائون مین اور رتنی ہے لرزہ کو تسکین دیتی ہین شدید لرزہ کی تسکین وغیرہ کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین قسط شیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملا کر پلائی جاوے۔ یا غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلاتین۔ غاریقون بلغمی لرزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجاوے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹاوے اور قلق وغیرہ دفع کرے۔ ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلاتین اور ابہل یعنی دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے۔ مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم غزہ اور معجون نکولی اور خوزنجی اور فلافلی اور شربت شہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزہ کی ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو جیٹ لٹاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمبل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ نہین خفت ہوتی ہے خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے۔ بیئہ مرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر گھٹن مین لت کر گولی بقدر دانہ فلفل کے بناتین۔ دوسری گولی جاوشیر جند بید ستر دوقو نیمی تخم گزر تری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بناتین۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال بنج زعفران زراوند جند بید ستر فربیون وقرنا نخواہ زنجبیل ہر ایک ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندہتین اور بقدر ایک بندق ہمراہ گرم پانی کے کھلاتین۔ کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کے بھی مسہل مین ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آوے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے بلانے سے شفا ہو جاتی ہے **مترجم کہتا ہے** نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل مقطر یون وقنیق عصارہ قثا ءالحمار فرفیون جند بید ستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال تخم گندنا کو آب سداب مین گھول کر گولی باندہین **تدبیر افراط**

عرق کے حمیات مین جو عرق بروز بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہو تا امکان اوسے بند کرنا جائز نہین اگر حد ضرورت سے بڑھ جاوے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جاوے ہے کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین۔ اگرچہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ بیچھونا درست کرین اور گہوارہ مین بٹھاتین کہ ہوا ساحت سے پہونچے اور مقام سرد مین اسکی جگہ تجویز کرین۔ جسقدر پسینا برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور بار اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے عیب قشعریرہ پیدا ہوتی ہے اور اسوقت پونچھنے سے قشعریرہ میں زیادتی ہوتی ہے بوجہ
تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہو جاتا ہے۔ بعضی روغن لگانا [illegible] ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور
روغن بید اور گلنار فارسی یا انکا ایک روغن ایسا بنایا جائے جسمین [illegible] اور گلاب کے پھول اور گلنار
یا دیگر قوابض پانی میں جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی میں پکایا جائے [illegible] گلنار اور کہربا [illegible] اور
سے چپڑ سکتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب
انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب [illegible] طلا استعمال کرنی چاہئیں اور
صمغ عربی گھولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی دوا بعض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہے علی الخصوص اس طلا کے بعد [illegible]
وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤں کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھ
سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر جانے سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے میں جلدی نکرنی چاہیے ورنہ بقدر جاری
رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف میں اطراف کو باندھ کر اور پچھنے
لگانے چاہئیں اوسی نتھنے کی طرف جدہر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہاں پچھنے لگائے ہوں
اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے بیجا ہیں اور جو قطورات باب رعاف میں لکھی ہیں اونمیں سے کوئی نسخہ تجویز
کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سرد اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے
کبھی اصحاب ربع کو اندمل رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے
بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جائے گا **تدبیر قے مفرط
کی جو حمیات میں عارض ہو** بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر اسکو کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جائے تو متلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت خلط موذی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائیں تب بھی بند
ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجای سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر
خلط منتشر ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑہا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر منتشر
ہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہے بعد اوسکے آب
انارین سے اوسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر ایسے قے کرے تو فصد خواہ بلا فصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط میں اعتدال حاصل ہو
اور حرارت میں سکون آئے۔ اسیطرح شربت [illegible] اور دوا انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو [illegible]
کر دینا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کہ منجی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر
مادہ قے کا منتشر ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہیں ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشنج زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف
دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر منتشر ہو تو کبھی یہ دوا اوسکو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی ـــ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور زنجگل اور طبرزد کے ملنے سے یہانتک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین ـ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور زنجگل سے لیتے ہین کہ اسطرح چھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی ـــ اگر زبان مین
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ مونہہ مین سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی
رکھی خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہو اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اوسے مونہہ مین رکھا کو چوسین ـــ
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے
بھی ہوتی ہے دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملایک ایاب اوستاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین کی عمدہ الی عبد اللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ لقب
بنیبیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی لگتی ہے صاف اور سفید بہت تھی کہ چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
مین شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو ادنے سے اعلے تک
بخوبی ہندوستان کی چیزون سے وہان واقف ہو چکا ہے ختم الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم کے بقدر باقلے
لیکر تھوڑا سا کے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتے ہین اور خشکی ولاغری زبان برطرف ہوتی ہے مریض کا مونہہ اکثر اوقات کھلا
رہنا اور چت لیٹنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک سے پے درپے جو آتی ہے
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات ہی سر مین
ہو جاتا ہے اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے
اور اوسکے مونہہ کھولدئے جائین اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجاے اور سر اونچا کھینچ جائین اور نشست برخاست کی وضع بدل
دیجائے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائین اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائین جائین اور اوسکے کانون مین روغن
نیمگرم مائل بحرارت ڈالے جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور لئکے عفص اور فک یعنے جبڑے کی ترطیب و طری
رطب سے کرنی چاہیے اور اوسکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعۃً سونے سے
جگاتے نہ جائین اور نہ کسی طرحکا غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ اوسکی بو مین تیزی ہو اوس سے اوسکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستو جو کا اور طین
ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہین ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھنا چاہیے درد سر اگر محموم کو عارض ہو
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندہین خصوصاً ران کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمونکی مالش کرین اور شیاف لین
کا استعمال کرین جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر کو ادویہ سے جو اوپر مذکور ہو گی مین تقویت سر کی کرین اور کوئی
شے مانع از قسم ترلا اور کما فیس وغیرہ کے جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ ساذہ وغیرہ سے سر کو تر کر دینا چاہیے اسیطرح
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے مین درد سر کے
کافی نہون اوسوقت فضولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ

سر پر چھڑا اوسوقت ہے کہ تپ اوتر جاوے اور کسیوقت جائز نہین بہر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی اجازت دیوے تو

دودہ سر پر دوہا نا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو نکا دودہ اگر بدن مین امتلا رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اوسوقت دودہ سے

و وہنیر سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسی ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال اوسیوقت

کیا جاتا ہے کہ بخارہ خالی اوٹھتا ہو اور مریض خشکی اتنی ہو کہ نیند کم آتی ہے اور اگر سر مین امتلا بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ

کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کھنچا نسی جو محموم کو عارض ہو

کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے منہ مین گولیان کھانسی کی اور لعوق خشخاش

کی ساخت بلوبے باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے بنوئی ہو رکھین اور جن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی

جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاوے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی**

اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ

دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر غلطا ہے مادہ کو جو معدہ مین

سے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور بیشتر سقوط اشتہا

بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونہین قواعد سے جو طریق علاج با تفصیل

معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبہ اشتہا ساقط پر ہوتی ہے رکھنی چاہیئین اور سونگھانی چاہیئین جیسے جو کے ستو

پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین تر کرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلانی چاہیے

اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کسی فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے

کھلانے چاہیئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور طیلان کی جو شریعیص

طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائے جاتین اور

اونمین کسیقدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت اوجہ وزن معلوم شریک کیا جاوے اور مالش خوشبو دار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے **بولیموس**

جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا

علاج مشمومات یعنے سونگھانے کی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکرکے سونگھانا چاہیے اور مصوعات جو ایک

غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون و سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو

انکے دماغ تک پہونچائی جاوے اور اطراف مین بندش کیجاوے اور کان انکے زور سے کھینچنے چاہیئین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت

دماغ کی نطولات سبردہ سے کیجاوے جو ترطیب بھی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی

ہے اور فم معدہ جس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حس معدہ تک

پہونچتی ہے ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ منبع حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے

بطلان حس ہو جاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان**

جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالین ہلاک کرنے والی دواؤن سے جو نہ سنگ بجادت

خبیثہ چڑھ سکے مریض کو مبتلائے سرسام کر دینگے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج جلبنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی
سے کرین — **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت
پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا وغیرہ کی ہو تو
غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سیب کہنہ جسکو فضول مائی متحلل ہو چکے
ہون پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندھنا اور
ہاتھ پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بھی
شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہییے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق النفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج
اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض
ہوتی ہے یا اوسی بحران مین جو دماغ سے اعضائے تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا النفس مین کمی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آبزن اور مرہم کرنا یعنی جس سے
خشکی رفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل
کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور بالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جنسے تبرید اور
ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے — **شدت کرب جو
محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکی قلب تک
پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اوسکی
ترویج کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون کی
اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھیرنے چاہئین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہون یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو
اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اگر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہای بارد نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب
حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین
دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیے
اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہار طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا
جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل
مشروب کی **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے پٹھہ جاتی ہے اور ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہو جاتے
ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیے کہ اگر ہاتھ پاؤن گرم پانی مین رکھے جائین اور آب
[illegible] بناوین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ
یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوتی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا
ہو [illegible] دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی [illegible]

در میان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدایش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین
اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرمی کا اشتعال علاوہ اسکے وسعت پیدا
ہو جاوے اسواسطے وہ بدیہہ اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکب کا
دشوار ہے اور دیر مین ہوتا ہے ۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی
جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیر پا
ہو جاتا ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ورم پیدا ہوتے اور طحال کی حجم بڑھ
بڑھ جاتا ہے ۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ
مادہ بہ سبب حدت اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کی رگون مین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ
اون ہی اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین ۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا کی شدت خواہ جلد مین ہوتی ہے بوجہ قلب سے بہت
دور ہونے غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین ۔ پیاس بشدت آتی ہے کرب اور قلق اور
بیداری یا ہذیان تلخی دہان ہونٹھ کی خشکی آور اونکا پھٹ جانا وسوسہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر
اوقات مین خشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا
ہو جاتا ہے ان کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو **غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے
ہین** نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت
شدید ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی
اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادۂ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹھ
جاتی ہے بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین
سکون اور جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اول نوبت
مین لرزہ بھی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے ۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے
پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے ۔ پسینا غب مین بہ نسبت
پسینا کہ نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب نارنجی کے اور اسمین مایۂ غلیظ قوام نہین ہوتا ۔ مگر اسلیے کہ غب غیر خالص
ہو بول البتہ بوجہ خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ لمس پر چلنی و ینکٹ رکھا جاے التہاب کی
زیادتی نہین بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا
ہوتے ہین بعدہ بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین درد سر گران ہی ہوتا ہے ۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی اور انکا
کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کی اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی
نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے ۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات
خلطی سے سلیم ہوتا ہے اور بالنہم نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

ہوتی ہے [illegible] حرارت عفونت سے حاصل ہوا ہے اور اوسی سے تپ پیدا کی ہے اور کبھی [illegible] اختلاف
اکثر واقع نہین ہوتا۔ ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پہیل بجائے نبض مین تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے اور انتہا
قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہین ہوتا غب کی وجود پر سن اور عادت اور پیشہ
اور موسم یعنے انداز جسم کا اور فصل بہی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بہی دلیل غب کی وجود پر ہوتا اگر دو غب
مرکب ہوجاتین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلطی واقع ہوگی
بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کا ہر دو نکو
کبہی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبہی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے گوشے
جوش مین آرہی ہے **فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے** غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے
اور اوسکی نوبت ۴ گہنٹے سے بارہ گہنٹے پر ختم ہوجاتی ہے اور ۱۲ گہنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹہرتی پہر اگر زیادہ ٹہرے تو غب خالص نہیں ہے
اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گہنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی
پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابہی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلطی واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین
رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے رفع ہوجاتی ہے بلکہ قے
خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہوجاے اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتہے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا
ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجہنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بہی غیر خالص ہے غب
خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص
مین تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر چند نوبت باہم بر نہج واحد بلا کمی اور بیشی اعراض واقع ہوں
غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات حمی کی طوالانی ہونے کی ابہی بیان ہوچکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اوٹہنا کا ہو
پایا جاے اور اوترتے وقت عرق کثیر برامد ہو پہر اس تپ کی غب خالص ہوتی ہین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اگر مریض
پانی پیتا ہے اوسکے بدن مین ایک تلاطم بخار رطب اوٹہتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برامد ہوجاتا ہے غیر خالص
مین سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گہنٹے تک پہونچتا ہے اور جسقدر زمانہ
اٹہائیس گہنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلا اگر ۲۴ گہنٹے نوبت رہے تو ۲۴ گہنٹے دن اور
قوت ہوگی جو ملکر ۴۸ گہنٹے کی نوبت مین فترت بہی ۲۴ گہنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گہنٹے سے ہو اوسیقدر اسکے خلوص
سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قریب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن مین ضعف یعنی دبلا اور لاغری
ظاہر نہین ہوتی اور ہمیشہ یہ تپ بدون برامد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت
اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور تزید اسکا یعنے بمقدار نوبت کی زیادتی مستویا اور برابر نہین ہوتی بلکہ
زیادتی وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پہر کمی ہوجاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین **غب لازم کا بیان** [illegible]
اسکی [illegible] یاد ہو کہ تپ ہر روز ہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غب کے [illegible]

بیان ہوسے اونکی شدت ایک دن سکے بعد ہوتی ہے چنانچہ انیسوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس
رای مین کچہ شبہ ہے آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین بطور عام بیان ہوے
اونہین یاد کرے کے جو کچہ از قسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضروری کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی
خواہ استعمال ہلیلہ کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جو ہمنے بیان کی ہے کہ مرض ہیاج ہو
اوسوقت مضائقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمینا آب گرم مین تمام شب بہگو کر عناب
کے شیرخشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انار مین شکر سرخ ملا کر یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلو بخارا ہمراہ
ترنجبین اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور تخم لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور ملینین دونون کو یکساتہ یا ملینین ہی پر
جوشاندہ عدس یا اور لبلاب سے کرین اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر
روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے تعیین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچہا ہے کہ تنقیہ
جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے نہ کی جاسے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات
مین اگرچہ غالبا خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر لکن ہو تین دورے تک ضعف نکرین تو یہی کرنا چاہیے اور علاج اگر شخص ہیاج ہو اور بدون فصد
کے خوف ضرر زیادہ ہو اس حالت مین فصد لینا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسیطرح کی تحریک نہ کیجاسے اگر کسی
اور غذا ندیجای مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شیرجات تخمہای مدرہ سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت کے
مریض کے معدہ مین بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شی ہضم یافتہ بہی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گہنٹے بعد
آب جو مگر یہ تدبیر اوس دن کی ہے جو روز نوبت نہوا اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانون کا گرم پانی مین
رکہنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کے کہینچ لاے۔ مجہے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اون
بیج وریاد کے جو مین ہین شریک کرکے خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گہنٹے سکنجبین پلائی جای اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جای اگر تبرید
تلطیف کی ضرورت ہو تو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہوچکا کرنی چاہیے اور جسقدر
منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام ذیل مین آش جو کہلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکرے بہگو کر مسلم ٹکرے کہلائین خواہ اوسکو
چہانکر رقیق کرکے کہلائین ۔ اور کبہی مونگ خواہ مسور کا شلہ بنایا جاتا ہے ۔ اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہوجاتی ہو تو اوسوقت واسطے قسم کے
آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی ندینا چاہیے پہر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تو تہوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے ڈالدین قوی ہاضم
اگر معدہ کی برودت اس سے بہی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید یا صفراوی محض نہو بموجب تجویز صاحب بقراط کے تہوڑی سی مرچ سیاہ آش جو
مین شریک کردین ۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجاے کہ بحران قریب ہی فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے ۔ فواکہ
جو ایکی لیسے محروم ہین آنار شیرین اور میخوش اور آلو بخارا پختہ اور عنام اور تربوز اگر ہضم ہوجاے تو نہایت نافع ہے اور اندیشہ ہے طبیعت
نرم کرتا ہے اور شہد بہی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بہی نکالتا ہے ۔ اور کبہی ککڑی جسے اہل دہلی ہندوستان کہتے ہین
ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی ۔ ترکاری مین کدو کہیرا ککڑی کا ہونا مناسب ہے ۔ یہ بہی ضرور جاننا چاہیے کہ گمی غب مین اگر ای

مرتش سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پاسئے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ برغالہ یعنے بہیڑ کا بشرطیکہ مثلی نہو خواہ زردی بیضہ کی کہلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے ۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح کشک شعیر دیتے ہین مگر تبرید مین بیش از حد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتداء غب مین مگر اسکے التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہوجانے کا خوف ہو ۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہوجای اور بول مین نضج معلوم یعنے رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہوجائیگا تو کیا اچہی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار پر خواہ اسہال یلنے او عرق پر اور جو دوا خلاف توجہ طبیعت ہو وسے ہرگز دینا جائز نہین ہے ۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر نہو طبیب کو اجزا مسہلہ دینی مناسب ہین مثلاً سقمونیا بقدر یک دانگ جلاب مین شریک کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمرہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ الملتاس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے ۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بہی جائز ہے ۔ قرص طباشیر مسہل بہی ایسے مریض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بہی اچہا ہے ۔ ہلیلہ زرد خستہ بادرود چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایکدانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے ۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہوچکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہین ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر مین بیان ہوچکا اور کبہی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہوجاتا ہے ۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہین اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکہتا ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ غب مین قبل از نضج کے حمام مین غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہین ہے جیسے اور حمیات عفنیہ مین خطا ہے ۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمین بآسانی عرق برآمد ہو اور قلب مین حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی مین ملاکر بدن مین بخوبی مالش کیجائے دیر تک حمام مین نہ ٹہرین بلکہ بہت جلد نکل آئین دیر تک ٹہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے ۔ نکلتے وقت شیر گرم پانی سے بدن بہگونا خواہ اوسمین غوطہ لگانا اور اتنا ٹہرنا جب تک ناگواری پیدا نہو بہتر ہے ۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کمبل وغیرہ اوڑہکر بیٹہین کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پاے گا ۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بہی اسی مزاج کی کہانا ۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے مین کچہ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہوجاے یا اوٹ جاے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچہی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تہوڑی سی تسکین باقیماندہ کی تدارک مین بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کی کرتی ہے۔ اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہوچکا ۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاے کا لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور مدرہ جوش کرکے داخل کرین ۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق مین ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضج کی اور بغیر گرمی زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بہی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمین تخم خیارین اور تخم کاسنی خصوصاً

دونوں کو تکعیب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے ۔ اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں
زیادہ رہے اور نرم حقنہ ابتدا میں استعمال کیے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے
کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز نہ کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب مسہل ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ
نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ لین ہیں اور سوای حقنہ لینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے ۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں
کہ جمیع حمیات بارده اونمیں مشترک ہیں ۔ انہیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غب غیر خالص میں نہیں
دیجاتی ہے اور غب خالص میں انکی اجازت دیسکتے ہیں ۔ مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے
خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص میں کریں تو انتظار انحطاط کا اکثر نہیں کرتے ۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں
جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے
ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گرم کرکے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا
ہے ۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے ابنجو
جو پتلا ہو ایکدن چاہیے اور ایکدن نہ چاہیے جو روز نوبت ہو ۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو اندکے شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بھی
پیدا کرے جائز ہے اور ابتدای مرض میں غذای غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمیں اسقدر تغلیظ جائز نہیں ہے
پھر جب تلطیف غذا کیجاسے تو چرہی چر ہی اسقدر تلطیف ہوسکتی ہے کہ اوتنی غب خالص میں درست نہیں ہے ۔ اور غب غیر خالص
میں اگر اوائل میں غذای غلیظ کا موقع نہو اور تلطیف کریں تو غذای لطیف دینے سے بھوکا رہنا بیمار کا انسب ہی بخلاف غب
خالص کے کہ اوسمیں یہ بات درست نہیں ۔ تبرید بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے ۔ اور ابتدا میں تیز حقنہ
سے احتقان بھی غیر خالص میں جائز ہے ۔ اور اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔
اور آب جو میں ادویہ منضجہ ملا مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ میں جائز ہے جسطرح کسی معدہ میں غذا
ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہوچکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تیز چیزیں آب جو میں
پڑسکتی ہیں تا اینکہ بعض بزر وفای خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے
چقندر انکو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاے ۔ اور آب نخود آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور آخر میں فقط چنے کا
پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے
کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بر طبق اوسکے علاج میں اختلاف کیا جاے ۔ اگر تھوڑی سی
شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ میں بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے
جب قارورہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ غب غیر خالص میں
بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے ۔ جو مسہل اول میں اس تپ کو دیا جاے اور مزاج اوسکا معتدل ہو ان
اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اوسمیں داخل کریں یا عرق گلقند اور سکنجبین میں الماس بھی

شریک کیا جاتا ہے اور اس نسخے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد و داخل کیا جاسے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا مین حقنہ کا استعمال
مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کی اجزا حقنہ کے یہ ہین۔ گل ہرو بابونہ چقندر تخم حلبہ کرفس بستہ سپستان انجیر تھوڑا اسارشیر
اور ان اجزا مین املتاس و روغن بنفشہ اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کرین اور کبھی ان مذکورات مین سے ایک ہی جزو کی حاجت
ہوتی ہے بسبب کمی بعد تمہ ہا کے غب خالص سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر زیادہ ہی اور مسہل بلغم کی ضرورت
زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا یہ ہے کہ سکنجبین جسمین کسیقدر گلقند شریک کرین خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے
طبیخ افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نضج کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے
بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پہر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہین اور
اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہوجاے پہر بدون استعمال قرص غافث کی چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اسکا زیادہ
تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہو اور اطراف شراسیف کی تسخین کرا دینے سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین
کرین ہوسکتا ہے۔ اور مراق پر اونکی ضماد منضج ادویہ کی لگائین اگر اس مقام پر ضماد خواہ کسیطرح کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہوچکا پہر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراسیف
مین داہنے طرف باقی رہجاے اوس سے خوف نکرنا چاہیے۔ اور یہ استفراغ جسقدر ایسے وقت مین یہ ہین ایارج ۵ درم تربد ۲ درم آب برگ
کاہو یا کاسنی اور غافث ۳ درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ چھانکر آب کرفس مین گولی باندہ کر خشک کرلین اور دو درم مقدار
شربت تجویز کرین۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیار
تخم کرفس اوشق کا ہ بادآورد ہر ایک دس درم تربد ایکدرم املتاس چہ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد
دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دین اسقدر پانی مین جو ان اوزان کو مناسب ہے
اور ایک بڑا پیالہ لبریز کرین اور اوسمین سقمونیا بقدر ربع دانگ کا اضافہ کرین اور پی جائین۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اوسکی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چپکی ہوئی کو بقوت نکالے
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائین جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط اردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال
کے ضعف عارض نہین ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہوسکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین
آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آوینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئین گے۔ سلاقات یعنی جو دوائین عصارہ اولی
کسی چیز کی ہین اونکی مقدار قلیل سے مقتضیٰ کچھ برا انداز نہین ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مشل تربد
کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال
کرین اسطرح کہ گلقند مین ملا کر پلائین۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین اور گلقند موصوف کے ہمراہ
پلائین خواہ تازہ پہول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین یہ دوائین داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام غاؤسوس
ہے محرقہ کی بہی مثل غب کے دو قسم ہین ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے ۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے
ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنابر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے ۔ بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات
مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے آمیزش صفراء حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور تپ پیدا کرتی ہے اسلیے
کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ
چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراء ردی کے ہے اور جسطرح
غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی
ہے متن چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشایخ کو بوجہ ضعف
باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہووے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بے
وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید
سے کے متحمل نہین ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوّے برس کا ایسا قوی
دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہاء طعام اور استمراء بھی اوسکا جوانون سے
زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ اکسیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیڑھیون پر خود بلا اعانت
چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا ۔ اسی وجہ سے قید لگا مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے
مین جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین
جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوئے معلوم
ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاوے ۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاوے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط
حواس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین ۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی
زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا
ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے ۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال ساتھ خواہ روانی شکم اور رعاف سے
ہوتا ہے **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا او فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان
مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے سلیپیا سوای بوقت بحران برابر نہین ہوتا ۔ پیاس بہت ہی بیتابی
کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی بھی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس تپ مین پیاس جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل [illegible]
اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے ۔ حرارت تپ
محرقہ کی اکثر اسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر بدن مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم
ہوتی ہے ۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے شورش اور رعاف لذع و درد سر
اور کنپٹیون کا دھکنا آنکھونکا اندر گھسا جانا اور براز مین صفراء خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہونی اور اکثر اسکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودہ مونہہ مین نہین لیتے بلکہ چہاتی کی طرف سے مونہہ پہیر لیتے ہین اور جسقدر دودہ بجبر پلایا جاوے فاسد اور ترش ہوجاتا ہے ۔
علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بہی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پہر جلدی مناسب ہے
اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبہی محرقہ مین بہڑک زیادہ بڑہ جاتی ہے اگر صفرا
بمقدار کثیر پیدا نہو اور کبہی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائدہ ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ ملطف تدبیر
کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہلائی پلائی جاوے برف وغیرہ مین خوب سرد کر کے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پہر تدبیر غلیظ ہی
درکار ہوتی ہے پہر اچہی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بہوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس شخص
کے بدن سے اجزاء کثیر کہلتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہاء طعام بہی عارض ہوجاتا ہے ۔ اور ابتدا مین
اس تپ کا تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اونکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی
ہے ۔ کبہی یہ تدبیر اچہی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کی اعراض مین کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرحپر کہ تہوڑا آب لال
تمر ہندی اوسمین قدرے کافور داخل کر کے پلادین اور پہر وہ سو رہے ۔ مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خرد
شیرہ تخم کاسنی اور آب ترنج اسکے واسطے بہت سود مند ہے ۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا لحاظ کر کے
پلانا چاہیے پہر اگر مانع نہو یہانتک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبہی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود
نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گہونٹ گہونٹ ہر وقت بکثرت سے پلایا جاوے جب اونکی زبان سوکہی ہوئی نظر آوے
۔ جو اعراض اس تپ کی شدید ہین اونکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ افراط رعاف سے ایسے بیمارونکو بچانا ضرور ہے
کہ محرقہ مین رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے ۔ ہیم سانس جلنی بہی اس مرض مین بہت بد ہے فوراً لخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر
کرنی چاہیے ۔ اور اطراف سینہ مین اسکی کسی طرح تشنج پیدا ہونے پاوے ۔ اسکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ملا
جاوے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے ۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے
اور شربت خشخاش سیاہ بہی ایسے وقت دینا کچہ مضر نہین ہے اور اخیر تپ مین جو قرص منوم ہین وہ بہی مستعمل ہو سکتے ہین جیسے قرص کافور اور
قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بہی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے
پچیس درم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک اڑہائی
درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر یک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑہ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کافور
ڈیڑہ دانگ ان دوائونکو پیسکر پانی مین قرص بنائین ۔ دوسرا نسخہ قرص کافور گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربزہ اور ککڑی اور خرفہ ہر ایک
دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم [illegible] پانی اور گوندہ کے قرص بنا دین
مقدار شربت دو درم ۔ جب تپ محرقہ مین انحطاط صحیح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہوجاوے پہر حمام مائل بہ برودت کرانا کچہ مضر نہین ۔ حمی محرقہ
کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجہے پسند ہے اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم
مین حمام کی اجازت ہی ہے ۔ **حمی دموی کا بیان** ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے
اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا ہوجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خون کا

براہ ہوسکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل
ہوگی خواہ حمی عفن کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنے درست نہیں ہے
زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول مشابہ جو کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی
سمجھ میں آتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاوے جیسے لکڑی
کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاوے راکھ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسی
حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی بیچ جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست
ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد المأخذ ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل بصفرا رقیق کی
کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سودائے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزاء خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر
قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزاء خون کے متعفن ہوکر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ
چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب عفن۔ صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے
متن دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے
تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے
کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرکے اوسکو حالت نا ملائم پر کر دے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر
باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاوے اور نیز حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس
اگر اسقدر تغیر ہو جاوے کہ خون کا صفرا بنجاوے اوسے عفونت نکہیں گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے یہ موضوع
بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے
کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفراء متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزاء رقیق اور کثیف
بعد عفونت متمیز تو ہوتی ہیں مگر نہ جزو رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے [illegible] متعفن ہو [illegible] جو پیدا ہو [illegible] مستحق نہیں ہو [illegible] چیز جو پیدا
وہی جزو متعفن ہو اور اگر فرض ہو کہ عفونت سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ضرور
ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے۔ یہ تین مفسدے اوسوقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول
جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بوقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت
ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع
نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی باقی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلا استحالہ خون بطرف صفرا آنی بنے والی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے
جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا
نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعۃً خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو۔ بالجملہ حق صحیح قول بقراط کا ہے
کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کر کے ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت
اور دوسری حمی بے عفونت اور غلیان اوسکا پس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ تفرع سدون کی باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی لوجہ ان سدون کے مختقن
ہوتی ہے اور گھٹتی ہے ۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو مصاحب حمیات یوم کے اشتداد سے زاید ہون اور سونوخس کا
نام کبھی بقراط شاید توبہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شاید تو یہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور
حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق ہے کہ اسمین اشتعال اول خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہو چکا
اشتعال اول روح کو ہوتا ہے ۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہے فقط غلیان اور
جوش خون مین ہوگیا ہے ۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے
لیکن اکثر طرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کی منتقل ہو جاتی ہے ۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی
یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کو ہمراہ مرکب نہین ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن
ہو جاتین گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی ۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ بسبب
طول کلام اوس کے ذکر سے ہم نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس
تپ کے معالجہ مین بکار آمد ہوے ۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا
ہوتا ہے اور ریاضت کر کے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت
کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کہای جائین کہ مستحیل
بطرف عفونت ہو جاتین ۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کرے جسطرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے
کہانے سے پیدایش مائیت کی خون مین خواہ پیدایش خلط بلغم کی ہوتی ہے ۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین زمانہ قوت اور
خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تاوقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے ۔ اقسام اس
تپ کے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی
اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا اخلاط موذی اور متعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے
جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگہبان اواخر مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو ہر روز اواخر مین زیادہ
ہوتی جاوے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین تھوڑا ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے ۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے
اور زوال اس تپ کا کبھی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے ۔ کبھی اس تپ کا انتقال
محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی لعد زیادہ تبرید کے لیثرغس بلغمی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ
اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے ۔ جسوقت اس تپ مین بحالت پیدا ہو اور ریت اسقدر ہوے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود
اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بیچے اور نفخ کم ہو اور اوسکے مثانہ تحلل عارض او اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ برنگ سبز ظاہر
ہون تو یہ امور علامات موت کی ہین ۔ علامت حمی دموی شکا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھونکا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور ورم سے
مسامات کا بند ہو جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونا اور لرزہ کا آنا اور سینہ کا بھاری ہونا سواے بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ
ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور صاحب اسکی مدقوق قسم مین ہلاک پیدا ہوتا ہے اور دبا فس زنگ جاتی ہے اور اکثر اوسکو سبات اور دشواری کلام کی

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے۔ اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہیں اور لہاۃ یعنے کوّے میں ورم ہوتا ہے اور نکسیر
روان ہوتے ہیں۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت ہی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے مگر
بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی۔ نبض اس تپ میں عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور با ایں ہمہ
مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت میں کم ہوتی ہے۔ اور اس تپ کی حرارت
حرارت محرقہ اور غب کی حد تک نہیں پہونچتی ہے۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
خون میں عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو تو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ
محرقہ سے ہے۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونہیں چیزوں سے ہوتی ہے جو چیزیں اس تپ میں براہ بدن بہر او بول
اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سونا خس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا میں نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے
مگر حرارت میں اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب ورد اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اثر اس تپ کا بہ نسبت
دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے
ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی بیشی ہوتی ہے تو وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ
وہی ہیں جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور
لوزتین کی ہیں اور علامات جدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ میں اور
نیز اوپر کے مباحث میں بیان ہو چکے۔ اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی دیر سے
پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جانے اور مدت میں زیادتی اور کمی اور وقوف کی اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو نوبتوں
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن میں خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اکثر کے اوقات
میں انتظام پیدا کرتی۔ اس تپ کی بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہیں کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہوا پھر بحران بروز
ہفتم ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا** اس تپ کی معالجہ میں غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر
خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام میں خون کی تغلیظ پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے
اور اوسکا تنقیہ کرکے ترقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزوں کی جنسے خون سوداوی
پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا
نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے۔ استفراغ اس مادہ کا مانند فصد سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جس فصل میں یہ تپ کیوں نہ عارض ہو
اور فصد کے استفراغ میں کچھ انتظار نضج کا نہیں اور نہ فصد میں انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہوا ہو تو اوس وقت اوسکی خوف سے تامل کریں جب تک
اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پھر فصد کرنی چاہیے۔ پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہاں تک
کہ مریض قریب بغشی ہو جاوے خواہ غش میں پڑ جاوے بشرطیکہ بدن میں طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی میں برودت پیدا ہوتی
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال میں کبھی کافی ہو جاتے ہیں اور دوسرے معالجہ
اور تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کیونکہ اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب بغشی مریض نہیں پہونچنے پاتا۔ کبھی جب بعد ری فصد ہو چکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ مسام نکلو اور رک نہ جاسے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اوسکا تدارک غذای لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے۔ طبیعت کو ملین کرنا ہر وقت ضرور ہے اون اجزا سے جو معروف ہیں مثل آب انارین خواہ میٹھا اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلیین کی حد شیر خشت اور تمر ہندی تک ہے اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پنڈلی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونوں شانوں کے بیچ میں پچھنے لگانے چاہئیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ میں بیان ہو چکا تیرید اس تپ میں ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تفتیح کریں اور صفرا قطع ہو جاسے اور خون کے جوش میں تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہوا اوسکا بند کرنا مناسب نہیں ہے مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے خوب ہو سکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہیں کہ سو دانہ عناب کو پانچ رطل پانی میں پکاسے جائیں اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنی ۲ رطل پانی رہجاسے اور شکر سے قوام کیا جاسے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ میں خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تند سرکہ میں اگر مسور کو پکائیں جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کریں کہ مسور کو پانی میں بھگو کر اوسکا نقوع بنائیں اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائیں خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائیں اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ چہرہ نیلے لگتے ہیں اور رنگ بدن کا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف ہو جاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہیں اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے تھے یعنی پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی علاج اس تپ میں نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بعید بڑھ جاتی ہے۔ تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہوں۔ اور منضجات ایسے دینے چاہئیں کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہیں اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ نسخہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیارین ۴ جزو تخم کدو ۴ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد ۳ جزو رب السوس ۲ جزو کوٹ پیسکر قرص تیار کریں دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گل سرخ ۳ درہم عصارہ زرشک ۲ درہم تخم خیارین ۴ درہم تخم خرفہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی نشاستہ کتیرا الصمغ ۱ درہم

ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک پانچ درم انکا قرص بنا لیتے ہیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور
مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤن سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے
شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کہ دوسرے اور حماض سے طیار کیجاوے۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب
ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حماض پینے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون کے
ہوں۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بعد جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور بحفظ صحت
ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی
ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے
اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ و
جزئیہ ہیں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کی اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال
اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن ہوا
سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برابر ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متخلخل ہونا اور منافذ
مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا
بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی
ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی مخوف
کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تپ بلغمی اونہین کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج مرطوب ہو خواہ جو لوگ تارک ریاضت
کے ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکونکو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگونکو اکثر کھٹی
ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکی معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اونکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا
کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ**
دائرہ کی اس تپ کو زبان یونانی میں امفریموس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمین برد بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علی الخصوص زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعۃً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف
میں پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم
بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے
اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اوس وقت برد تو اوس حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہے جسمین تعفن نہیں ہوا اور
قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر بہ مدت خواہ لرزہ بلغمی کے دورہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے پیدا ہوتی
جو بہت حدت کی نخس پیدا کرے تا کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے
اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت نفس نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا تپ
عارض ہوتا ہے اور مشیر اوائل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں اونمین تنفس نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد پھر لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے
اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم
جید بھی نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے
بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا — اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتین
اوایل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہین اور
کبھی اوایل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے
بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہوتا ہے
— مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے
پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے اگرچہ تمام بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر
اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنی وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہو کر آتی ہے اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت
سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت والی چیزونکا بھی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسطرح اثر کرتی ہے کہین کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے
اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے — کچھ ہو مگر حرارت اس تپ
کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو
جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ لے سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور کبھی پانی
کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان
ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد
توقف پھر جب شروع کرتی ہے تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی —
اسیطرح اس تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین — کل بلغمی حمیات مین مداومت تپ کی زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین
رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینہ کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا
برابر بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شائع نہین ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود
ہونا خاص دلائل سے اس تپ کی ہے — پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ
پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے — پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے
بیمارونکو زیادہ ہوتا ہے — اور پہلو کی جلد مین نہایت پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے — رنگ بیمار کا بھی بلغمی
مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے ملتے ہین مگر پہلے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی
سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور انتہا تک بدن کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کبھی سرخی رنگ مین بوقت غشی پیدا
ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات مین بوقت غشی کے رنگ مین سرخی پیدا ہوتی ہے — بلغمی تپ مین ضعف اور تنفس مین صلابت اور تغیر

ہوتی ہے پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے
اور ربع اور غب کے صغر سے بہی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض مین مربوع کی سرعت
سے زیادہ نہین ہے کبہی ربع سے زیادہ بلکہ خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام
مین ابتر اور نبضات صغار و ضعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے
اصح دلائل ہین۔ بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا
ہی کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے
اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبہی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پہر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاوی
اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاوے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہجائین جو مادہ صالحہ بول کو اوترنے نہ دین سپید ہوجاتا ہے پہر بعد اس کیفیت کے
جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاوی سرخ ہوجاتا ہے یہان تک کہ پہر سدے پیدا ہوون کہ وہ مانع ہوجائین اور صالحہ
کے نکلنے سے دوبارہ کہ پہر سپید ہوجاویگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی براید
ہوتا ہے۔ ازجملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹہارہ گہنٹے تپ رہے اور چہ گہنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک
نہوجاوی اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بہی ہوتا ہے کہ تہوڑا سا زمانہ سکون لبعد تحلل کے بہی باقی رہجاتا ہے۔ کبہی سن اور فصل
اور عادت اور بلد اور غذا بہی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بہی دلیل حمی بلغمی پر ہے
اور سحنہ اور قسبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنے رصاصی اور تہبج اور ملمس کا نرم ہونا اور رقم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل
خاص اس تپ کے ہین۔ کبہی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے ہچکی ڈکارین بہت سی آتی ہین **علامات بلغمی لازم کی**
اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اوترتی نہین ہے اور نہ مشابہ اوترنے
کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکی لرزہ اور برد اور پہریری نہین ہوتی اور دق سے بہ نہایت مشابہ ہوتی ہے۔ اور نہ چہ گہنٹے اسکے خفت ہوتی
خواہ اس سے کچہ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پہر بہی اوسمین جو بقیہ حرارت رہتی
ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین ازقسم بلغمی تپ کے معدود ہین**
اور اخلاط صفراوی سے بہی کبہی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر اخلاط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور یہ حمیات ازقسم بلغمی خواہ صفراوی
باستثناء مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی تپین ہین کہ
جنمین جگہہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی
ہے اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے۔ اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام حمی
حمی غشیہ غلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی**
جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہہ سردی
ہوتی ہے پہر جب اوسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹہتی ہین اور ان بخارات مین جزو لطیف مادہ صفراوی کی جو حرکت
ہوتی ہے اسلیے ظاہر بدن گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو تپ جو مختلط اخلاط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم میں اسلیے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہو گیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامت اس تپ کی بھی وہی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئیں اور یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ میں سرد اور خام ہوتا ہے اور بنسبت اور تپہای بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ میں ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور نقص اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی نقص خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور دوری ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم میں عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روزہ خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اوسکے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے ـ اس تپ کی نوبت ۱۸ گھنٹے سے ۲۴ گھنٹے تک رہتی ہے اور شاذ اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہیں ہے کہ ۲۴ گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن کی نہیں ہو سکتا لہذا عفونت اور گرمی ظاہر بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج بدن اکثر بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور اوسمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے ـ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہیں جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکورہ سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پر یہ بخارات پہونچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے ـ لیفوریا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکی مکانمین سخونت واقع ہو اوسوقت بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے ـ یعنی چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہیں اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم حرارت پہونچائے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا ـ اس قسم خاص کا نام طیفوس ہے اور لیفوریا تمام جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے ـ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال** معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کر بوسیلہ روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہے **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط مقتضی
ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی جسوقت
اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین
جو نیچے کی طرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو ۔ اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے
اور شرائین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہے جیسے اگر
تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہہ سرد ہو جاتی ہے مگر ضرر اوسکا افعال طبعی ہین تو جملہ اقسام مین ہوتا ہے **وہ تپ جسمین گرمی
سردی دونون جگہہ ہو یعنے اندر اور باہر** ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے
متحرک ہون ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پہیل سکے پہر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف
اوسکے گرد پہونچے گا اور جہان مجمع مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد ہے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی
بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے
ہوتی ہے جو تخمہ مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس
بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے
اور مادے سے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی
نہین ہوتی ۔ اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہو کر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت ناملائم کرتا ہے کہ قوت کی
گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے بار روح کا اختناق ہو جاتا ہے ۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید
خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی ۔ اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت
سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہین پہر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیا ضرر نہ پیدا ہوگا ۔ مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس
مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہے ۔ اور پہر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین
بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش
ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اب ایک بیماری اور خرابی ہے کہ اگر بتکلف غذاے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا
پہر وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی ۔ اور اگر غذا قطعاً ترک ہو قوت بکبیر ساقط ہوگی ۔ اس تپ کی ابتدا
مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کو گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطی اور متفاوت
ہوتی ہے اور پہر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت سے بعض اجزا اس مادہ کے
قلب تک پہونچ گئے ہین تو طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوسوقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے
نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض
مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے ۔ علاوہ یہ ہے کہ پہر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطو اور تفاوت غالب ہوتا ہے
۔ وعدہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا ۔ اور تپ جہری کا اور بدنکا

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے - رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی مونہہ کا رنگ ایسا آدوا ہوتا ہے جیسے توت کہانے والون کے مونہہ کا رنگ - آنکھون تیرگی سبزی ایسی ہوتی ہوتی ہے اور بند ہوجاتی ہین ہروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مخسوق کی ایسی ہوجاتی ہین - شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور سطح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے - کبھی مریض کو کہانسی بہی ہوتی ہے - اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے - کبھی صفرار غالب ونہ غلیظ سے بہی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے شکل ہوتے ہین حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ یہ تپ حادہ ہے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت چوتھے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہے - اس تپ کی پیدایش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمین رقت اور عفونت زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمین عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدنون مین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے - اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے - نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہوجاے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونون بد ہین مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دسکے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین یہی خوف ہے کہ دق کیطرف منتقل ہو - اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پہر بہی بدنمین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے - با اینہمہ مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بہر جانے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا اینکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اوٹھانا دن کی گرمی مین اور راتکی سردی مین جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق مین پڑجاے - حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیر البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بہی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغم زجاجیہ اور کبھی بلغم شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین تین چیزون میں مشترک ہوتے ہین تلطیف معتدل - اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا - اور جیسے تین دن اس تپ مین گذر جاتے ہین کہ انمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کی اور قبل اذین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچہ نفع کا فعل ظاہر نہین ہوتا - تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمین بہی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ بقراط جو پہلے تین دن ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہے یا اس امید کہ شاید کہ جلد قریب ہو خواہ قریب نضج کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہوجاے کہ نضج دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہو گی - علاوہ بران گرسنہ رہنا اور ایسی حالت مین ریاضت کرنا بلکہ ریاضت سے زیادہ ضعیف ہو جاتے ہین اس مرض مین بہت نافع ہے - بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف رجوع کرے تا کہ منتہی تک کرسکے ہہر

رفتہ رفتہ جسقدر قریب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کریں پہر جب بخوبی ظاہر ہوجاسے کہ منتہی دور ہے
تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کریں بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کریں تا آنیکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہو کہ اسمین
ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پہر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی ۔ اور جب سات دنسے زیادہ
زمانہ گذر جاے پہر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا
جاے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے ۔ باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہو ۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد
بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین نہ دینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتہ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط
کا ظہور ہوجاے پہر گوشت وغیرہ کہلانا مضر نہین ہے ۔ پہر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر
دیکہا جاے تو حمی فرومیوریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے ۔ اسمین فرق
معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بہی کرے اور
زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئی اوسمین دوائی سخت درکار ہے ۔ اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے
ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف
ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہو خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بہی ملا ہو اوسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب
ہے اور نمکین چیزین بہی استعمال کرنی چاہئین ۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ
اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بہی کچہ مضائقہ نہین ۔ سکنجبین بہی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے
بہی خالی از فائدہ نہین ہے ۔ کبہی یہ بہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ کو جو بالا کی زیادہ
کیجاے ۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے ۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ
کردین اور اگر جی چاہے المتاس بہی ملادین اور شکر خواہ قند شریک کردین ۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین (جو لبلاب کے پانی مین نکالا گیا ہو) سے
وہ بہی قوی ہے ۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا اسا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر
مادہ بلغمی کے ساتہ صفرا کی بہی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے ۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور
اوراریکے ہر شب کو دوا تربد یہ کا استعمال کرتے ہین **نسخہ دوا** تربد کا زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع بیس درم
تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع سب کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت
چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پہر اس دوا کی ضرورت نہین ہے ۔ مگر مجہے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج
مادہ کے دیجاے اور پہلے اون دوائون سے تلئین کیجاے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج اسی
دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ سے صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین قوی [illegible]
[illegible] ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجاے [illegible] استعمال کرین [illegible]
ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین ۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواون کے [illegible] شریک کرین اور اگر مادہ صفراوی کی
شرکت ہو شربت بنفشہ [illegible] خشک [illegible] مسہلات کی مدد کے واسطے [illegible] کا استعمال کرین جو ان [illegible]

بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب اور سولی جو سکنجبین بزوری میں ... کی ہو اور
شامل سکے اور چیزیں سبک ہو سکتی ہیں — اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے — تو حسب فعل
سکا نسخہ قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں — قے باوجودیکہ معدہ میں ضعف
پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے — قے کرنے میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہ ہو جائے — اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اوپر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے — اگر اس مرض کی ابتدا میں قے
یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائے دورہ میں واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بہت قے ہونے سے
بے طاقت ہو جانے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب بہی اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں مذکور ہونگی
میں بند کر دینا چاہیے — اگر دوسرا عارض ہو وہ نطولات جنمیں بابونہ وغیرہ ہو بہت استعمال کریں اور ہاتھ اور پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور دونوں پنڈلیاں
بقوت اور مضبوط باندھیں — اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمیں جوش دے کر پلائیں بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمیں شریک
کریں اگر غذا معدہ میں ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کریں — آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ
رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں — ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جنمیں تحلیل ہے ملنی مناسب
نہیں اور نہ تریاق ایسی جیسے لطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزیں
رطب کو گرم کر کے احشا میں نرمی پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا میں ہوگا — سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ میں خامی اور غلظ پیدا
ہوگا — جسوقت بول میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے پھر اسوقت بوجہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جائے — دلک یعنے
بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم میں غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے — بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ نمک کیا جالی
اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے — جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور یہی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ
کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ چبانی کی دوائیں ہیں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہوں — اور قے کا
استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا سولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہے — اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا میں اگر
پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور اوسمیں وہ چیزیں ملائیں جو فم معدہ کی تقویت کریں اور اونمیں اذخر کی قوت ہو مثل انیسون
اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائے نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی
ہے اگر پیاس کی شدت ہو — اکثر اجابت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید میں دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا پھر بھی انتظار کریں — اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا — ہلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک
۵ درم زعفران مصطگی ہر ایک ۲ درم پیس کر سکا قرص بنائیں اور دونکو بقدر ایک درہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں — اگر ظہور نضج کا ہو
بعد نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پپیا و شان سے کرنی چاہیے — اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہے
تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں — کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات
محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کیواسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کا ایسا مناسب نہیں ہے
ان مروخات کے استعمال میں قوت اور [illegible] چیزوں کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ [illegible]

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویات لطیفہ جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہیین سکنجبین بزوری یا سادہ اور اگر دیر ہو جاوے تو استعمال ملطفات کا اختیار
کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوسکا سکنجبین
بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی
ہے اور کبھی قرص ورد مین تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا
مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاوے شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت
حار غریزی اور ادرار اور پسینا نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرلی گئی تو قرص
افسنتین دیکر اسکے بعد آخری ابتدائی نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور
انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ ایسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے
اور انکا بخورات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاوے کبھی شدید لرزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل جعفر نانخواہ ہر ایک ۲ درم کشنیز ۲ درم
گلسرخ فودنج ہر ایک ۳ درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بقدر ۱۲ اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاوے
جب نضج کامل ہو جاوے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور بعد کی بیت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم ہو
تو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص وبرد کبیر انکو پلائی جاوین آب رازیانہ کے ساتھ اور یہ سبب کو دوا تریاق کی استعمال پر جرات
کیجاوے اور جب صبر جو غافث ذالکر طیار ہو خواہ افادیہ جیسے خوشبودار چیزین مثل فلفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو سے استفراغ کرانے
کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج ۷ درم تربد ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۲ درم بادآورد شکاعی
ہر ایک ۲ درم انیسون ۳ درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاوے ۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس
ہر واحد ۱۰ درم ایارج ۸ درم عصارہ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۴ درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۲ درم قرص بناکر
استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب خستہ برآوردہ ۲ درم انیسون مصطگی ہر ایک سنی ۳ درم شکاعی بادآورد غافث
ہر ایک ۴ درم تین رطل پانی یعنے تسو تولہ مین جوش دین تاکہ ثلث باقی رہجاوے اور چند روز نہار منہ اوسکو مریض پیا کرے قرص جید
جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کی مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۵ درم
تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے ۳ درم نمک سیاہ ۴ درم تربد ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ ادرم قرص ورد ۲۰ درم تربد
۴ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ
غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی
نمک ہر واحد سے ۲ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑہ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے
۲ درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے
۴ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر ہر روز مین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد
۲ درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۲ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے ایضاً اکثر غافث کی شاخ
شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد ہلیلہ زرد ۱ عدد اور یہ اجزا واسطے تنضیج بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہین

غاریقون اگر تین روز برابر ثلث درم کے انداز پر استعمال کیجاے طول کو اس مرض کی منع کرینگی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی
جاے اور تخم سلم اور تنگن بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کہلاتین یا شہد کے ساتھ کہلاتین ۔ اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر
محموم کو دیجاتین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون
بڑہانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے کربیج کبر اور اسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال
بڑہ جاتی ہے ۔ اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور باانہمہ رعایت شدت تشنگی بہی اسلیے ہے
ایسا نہو زیادہ تسخین سے تپ بڑہ جاے ۔ جو ادویہ مستفرغہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر انکی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج
کرانا انجملہ یہ ہے کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور اسی
قبیل سے ہی حب مصطگی ایک دانگ عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون
نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلاتین ۔ ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکا نسخہ قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ
مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت
پلاتین ۔ غافث اور افسنتین پرسیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر حاجت پلاتین اگر بدن تحمل اسہال کا
بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل
کے مستعمل ہونی چاہیئین ایسا ندہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے ۔ جب مرض مین انحطاط ہو جاے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا بعض کا
کچہ مضر نہین ہے ۔ غذا ان بیمارونکی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبہی اسمین تہوڑی سی مقدار مری یعنے آب کامہ کی بہی
کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہای مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ
غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی ۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو تو
گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین ۔ اور لبوار دینے وہ غذا کہ بقولات کی جڑ ہین
ترش چیزون ڈالکر پختہ کرین مثلاً چقندر اور تربے اور سرکہ اور نیت مغسول کو پکا کر کہلاتین یہ بہی غذا بہت مفید ہے ۔ اور نانخورش جیسے
کامخ کبر اور نانخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور لیمون کی نانخورش بہی عمدہ ہے ۔ جن ترکاریونمین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال
سے احتراز واجب ہے ۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ یا نوبت مین کمی ہو جاے خواہ تپ اوتر جاے اور قبل نوبت کم سے کم چار گہنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے
اور چہ گہنٹے پہلے بہت مناسب ہے ۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے ہو تاکہ نضج
مواد بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بروقت بیداری کے ۔ حمام انہین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہین کرتا زیادتی قے کا
تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت پودینہ اور شربت انارینخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اوسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر
اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو تو انار امیخوش نادرم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد ۵ درم پودینہ ۲ درم دو رطل پانی یعنی سیر بہر
مین جوش دین اور پودینہ کی گدیان شریک ہون تاکہ نصف پانی جلجاے **تدارک اسہال مفرط** کا بند کرنا اسہال مفرط کا اونکی
دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور انکو بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کر کے
کہلاے جاوین اور بخورات مقویہ دماغ لوبان و عود خوشبودار جسے دماغ معطر ہو جاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو ۔ اور اگر تہیج یعنے تہبراؤ

ہوتی ہین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم بادام مقشر
زعفران مر دکوہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر بیخ واحد ۳ درم عصارہ غافث ۲½ درم سنبل الطیب ایارج فیقرا ۲ درم
گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین — اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دوای مرکب ہے اور دواے الملک
اور دوای لوزمر یعنے بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بہی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم طباشیر ۵ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایکدرم سے دو درہم تک ہمراہ دس درم
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ الفقدر دوا وقیہ کے — نانخواہ کو شہد سے ملاکر معجون کرکے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہے
جب مرض مین طول ہوا ہو — کبہی جب سردی بدن مین دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونون
مونڈہون سے اور دونو ران کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتہ مین گرمی پہیل جاے اور پانون مین بہی اسیطرح حرارت منتشر ہو جاے کہ
اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پہر طرف دلک کو انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پہر اوس عضو کی مالش چہوڑکر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے —
ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور شبت کا تیل جو دو بہرے برتن مین پکایا جاے جب دلک
ملنے سے فراغت ہو جاے تو اوسے پوچہ ڈالنا چاہیے تاکہ بشدت کرب پیدا نکرے — کچہ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے خالی
مالش بدن کی کرکے پہر تیل کی مالش کیجاے — معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بہی تدبیر ہے کہ اوسکے معدے کے سرے پر
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنے راے بیل کے پہول کا تیل ملین
اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین ازانجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکاکر دو چند وزن مجموع کا شہد ملاکر ضماد کرین
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میفختج (یعنے دوشاب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور
اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اوسمین خراج پختہ نہو اور خرنوب خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کرین علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی
علاج لثقہ کا بہی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بنرمی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر قناعت
کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا — کبہی
نانخواہ مین شبت یعنے سویا خواہ نانخواہ کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصا جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر مین برخلاف
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ
کے واسطے لکہی گئی ویسی بیان بہی کرنی چاہیے — دواء جدا انکے واسطے قرص عشر ہے جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ
قرابادین مین مذکور ہوگا ایضاً یہ دوا بہت اچہی اور مجرب ہے گل سرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر ایک
۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم افسنتین دو درم ایضاً قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ ½ [illegible]
۲ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹہ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنے ۳ تولہ سنبل الطیب بہی اسی قدر

یہ ہے کہ جس وقت ایسا تغیر یعنے عفونت اور سقوط قوت مثانہ میں پیدا ہوا اور ورم احشا میں ہوا اوسوقت کہلانا روٹی کا کچہ مفید نہیں ہے بلکہ ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے ہی محتاج ہوتے ہین اگر بعد کہلانے کے دالک بہی ضرور کیا چاہیے۔ رات کو جو غذا کہانا مسور ہے نیز کی مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے جو اس سے زیادہ قوت کی غذا سولے اسکے کہ زرد بیضہ وا قرص کا فور دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل مین بہگو کر دیجاے۔ حمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بہی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا مین خوف سیلان اخلاط کا ہمیشہ ہے اور تاب اور دماغ کی طرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونکی انجماد کر سکتے ہیں پیدا کرتی ہے۔ اگر اس مرض مین کسیقدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہے **علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا** بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بہگو کر یا سرکہ کے کہلائین اور اگر خواہش اور بہوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بہی دینی جائز ہین۔ اگر واسطے بڑہانے قوت کے کچہ کہ (یعنے نانخورش جیسے چوزہ ہای مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور بہی وغیرہ ترکاریون سے بنائی جاتی ہین) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسیوقت جبکہ اگر کہلائین بہت نفع کریگی **تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی** اکثر بیچ یا اور غلیظ بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہین ذکر کی گئی کچہ فرق نہین ہے۔

ربع دائرہ کا بیان

اسکا نام طرطارطاوس ہے۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور جو سودا کو متعفن کر دیتی ہین اور اسطرحکی چیزین اوپر کے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی ہین۔ اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تفل خون ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پہر حراقی مین بہی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ہی سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جاے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاے گو استعداد تعفن کی کسی کی کم ہے اور کسی مین زیادہ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقہ النوع جنکا مادہ مختلف ہوا ہو بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہو کر راکہ ہو جاوین اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اونکا نہ بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہو جاے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سوداوی کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور پہر گونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ کہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہے ہوتا ہے۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک بعض رنج تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین غلطی نہو سال بہر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمار ونکا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین انہین صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگرچہ بہت ماہران فن کی او سننے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے نہو لینے مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطعی ہندوف لینے رو۔ لا دہنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر بعد بھروسے اثر نفسانی کے جیساکہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت اگلی اور دونون پانوئین بیدانجیر کی ٹہنی کہ پر باندہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنو مین بعض احباب نے بارہا امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور معمول او مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نافض غب غیرہ مین بھی تدبیر بہتری ہوئی ہے اور نہایت بخیطالی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہی کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دو اخاص میرے واسطے او سنے او دھار کہی تھی مکم ترک الاول للآخر متن حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے نیہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا بڑہتا ہے علامات معلوم ہوکہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک قرب منتہی نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی تپ سردیکا بھی یہی حال ہے جب ربع مین دورہ ہوا اور بدن گرم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ بھڑکتی ہے یعنے دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے۔ اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہین۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہین۔ مگر ایسا لرزہ نہین جیساکہ بلغمی تپ مین ہوتا ہے۔ اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداوی ضعف سے مظلم اور تاریک اوٹھتا ہے۔ مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ بدداوت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی۔ علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی مین ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذاے بارد یابس کا استعمال اور سفنہ کا قضیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین۔ و دوراس تپ کا جو مین گننے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ جسمین تپ شروع ہوکر اوترجاوے اور تا الیش گذشتہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا گذشتہ ہوتا ہے اکثر فصل خریف مین جو تپ ایکدن درمیان کرکے آتی ہوجاڑون مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے۔ اکثر وہ حمیات

جبکہ مادہ مختلط ہو [illegible] اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ
کے [illegible] واحد پر ہجوم علاما
ہے [illegible] ہوتے ہین اور اکثر یہ
ربع [illegible] کم ہوتی ہے۔ اکثر تپ
ہو [illegible] خون کے احتراق سے پیدا ہوا ہو اس سے پیشتر علامات خون کے پیدا
ہونے [illegible] زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا
سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہو [illegible] ہوتی ہے اور بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور
سن شباب یا طفولیت اور فصل بہار [illegible] ہوتی ہین کہ انتقال تپ دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی
کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہو اوسمین نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع
کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پیسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس مین التہاب
یعنی بھڑک پیدا ہوتی ہے نحیفہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتے ہین اور کبھی بعد تپ صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر
دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے۔ نبض اس ربع مین مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ
یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف۔ پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی بیرانہ سالی مین ہوتی ہے اور
کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہوا اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف
زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فضول مین مخالطت ہو اور تفاوت اس نبض کا بروقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت
کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض
ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتداء نوبت میں
اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف بین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتدا نوبت کی عظم اور تواتر
اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر متشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے
وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا
ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا مین سپید مائل بسبزی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا
اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت
بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے
ہان اگر سوداء صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداء
دموی سے ہے یا سوداء بلغمی سے ہے یا سوداء صفراوی سے یا سوداء سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب
جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کی بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں
نفس لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداء دموی سے پیدا ہو

کہ اسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت
کی جاوے دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی جو حصہ پتلا ہوا ہے جو نکلجاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت
اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بغیر خارج کرنے کے ہر گز اچھی اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے — ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام
ربع مین ہے کہ ابتدا مین استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاے
نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے — اور استفراغ سے پہلے بھی ایک یا دو بار بعد نوبت کے کرنا چاہیے — اور
قوی اول مرض مین نکرنا چاہیے — استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائین مزاج کو مائل برطوبت کرین واجب ہے اور اگر مشروب دوائین مرخی بوجہ
ضعف معدہ کے مناسب نہون اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہئین لیکن حقنے کی دوائین قوی نہون قوی دواؤن کا حقنہ
بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنی جرأت بیجا ابتدا مین سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنون سے کرکے مرض کو دور کرے تو
کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے مگر [illegible] تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائمی جاننا
چاہیے — بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے — ہر روز گوشت تیہو خواہ
جوزہ مرغ کا ابتدا مین تین یا خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچوین دن سے فقط جوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے — سوای روز نوبت
کے ہر روز گلقند گرم پانی مین پیس کر دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درم سکنجبین مین ملا کر استعمال کرین — اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ اگر
سودا صفراوی ہو تو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت مین اطلاق حقنہ پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا
استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوائین تھوڑا سا تربد شریک کرین اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا مین جسمین
کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے — یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن مین جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کرین
اچھی طرح اوس قوت کو ادا کرتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور برآمد کار مین کافی ہوتا ہے — اور
گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدے مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے — اسیطرح
اگر اخلاط بارد ہون یعنی سوداء بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے — اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد
طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کہ قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتداء
مرض مین منحصر نہین بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج مین بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکیا جاوے
جسمین سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور نہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلیے
کہ اوس سے اگر ابتدا مین اسہال ہوگا سوداء صالح زیادہ نکلجاوینگے ایضاً ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف مین خواہ جاڑون مین ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اون راہون کے
جن راہون سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے — استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
بعد نوبت اول کے دوسری نوبت مین تین یا چار گھنٹے پیشتر کرنا چاہیے — اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے
اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل مین دشوار ہے قرص کا استعمال اسیطرح درست نہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزین جو
آسانی سے ہضم ہوسکین اور کیموس جنکا جید ہے اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سوداوی کی

کی پیوست کی خصوصیت اسلیے واجب ہے جس وقت مریض کو نوبت نضج مین ہو تو ایسی چیزونکا استعمال کیا جاسے اور وہ مقدار جسمین قوت نضج کی مقتضی
کا نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کیجائے ... اور رطوبت مین کمی کرے ایسی
چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو ۔ سرد خشک چیزون سے زیادہ احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے غلظ سوداوی بھی پیدا
ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے ۔ سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کا ماء خرفہ خربوزہ و شفتالو کبھی ایسی
چیزون سے اجتناب کیا جاتا ہے ... برودت کے ... خربوزہ مین ... یا بخوف اور اسکی جہت سے
خونمین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزہ مین ... اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شے مین ایک ایسا بھی جز ہے
جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ... الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس مین
گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو ... نافع ہے خصوصاً جس وقت اوسکی گرمی کی تعدیل کرلی جائے ... کی نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت
نہ چاہی جاسے اور سرد و تر غذا ... جیسے انجیر کو کاسنی مین ملا کر کھلاتے ہین ۔ مربع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین خشونت اور
تیزی او تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کی بڑھ جانیکا خوف نہو اور آخر مرض مین چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور چاہیے
۔ فرص سنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے ۔ منجملہ ان چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ جیسے پانی مین بروز
قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق براند نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسائش کا التزام
کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا ۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے اجداد وسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ
مین اختلاف ہے اور مخففات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ انمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ
مخففات نہین ہین ۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضای
حال کی ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے تاکہ انمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جاے ۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے
مین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور
رائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کی بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتی ہین اور قے کراتے ہین
منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلا کر قے کرائین تاکہ سفرت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد
کھلا کر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا
چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانے کی واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے
اگرچہ قے نہ آئے ۔ قبل از نوبت کی قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے
۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاے کچھ نکھائین
اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر مادے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اپنے بدن پر
ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن
قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین ... تمام نے رقت پیدا کر رکھی ہے
علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے ۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دوا و نسخے جیسے تنقیہ خون کا ہوا اور اندرسے کے نکالے ہی باد اور ولبسفایج شاہترہ ہلیلہ کابلی ادویہ میں داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو جلد قبول
کرتی ہے۔ اگر سوداء صفراوی ہو خبیث اور ترطیب میں بدن لیے دوا اور غذا اسکے ساتھ کرنا چاہیے اور معتدل پانی میں نہلانا اور ایسے ہی
پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلیین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمیں تھوڑی سی بسفایج اور سکنجبین
افتیمونی شربت ورد آب لبلاب المتاس ملا ہو ابتدا میں کرنی چاہئیں لیکن اسہال بیشتر زیادہ بعد میں دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج
مادہ کا سوداء کی صفت زائل ہونے میں ان دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلیین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے
تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مروخات اور ان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ
اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرنا تا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہیں
ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا اسپر فرہ پر کیوں نہ اقتصار کیا جاے۔ تنقیہ کرنے والی دوائیں جو اس قسم میں نافع ہیں انمیں ایک
جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمیں بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دوا و نسخے جوشاندہ طیار کرکے پلاتیں۔ کبھی ایسی بیماری کو قلقیت
لینے ہینگ بھی پانی میں گھول کر نہار منہ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں۔ اگر سوداء بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ
وغیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر تلیین کی حاجت ہو اس دوا میں پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفایج شریک کرینگے اور رفتہ
رفتہ غاریقون تک قوت اجزاء مسہلہ کے بڑھائینگے اور سکنجبین بزوری جوشاندہ سے بھی اور سکے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ مثل سکنجبین کے
اور دوا سے تا اینکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداء صفراوی کرینگے یہانتک کہ
خرمای خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے جیسے ہے روغن قسط تک کرینگے
۔ کبھی قے کرانے میں سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید مولی میں
داخل کرکے پلاتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو مولی میں بحال خود چھوڑکر استعمال کراتے
ہیں اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداء سوداوی یعنی خالص دردخون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا میں اگر طبیعت بستہ ہو
آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر میں اس تپ کے استفراغ
ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمیں ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض میں نضج پیدا ہوا اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے
رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد سے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضاء وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور
قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤں سے اور قوی حقنوں سے
کرانا چاہیے سب جو دوائیں ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افتیمون بسفایج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر
مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ بنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے
اور کبھی ربع صفراوی میں سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہیں اور اسی پر قناعت کرتے ہیں بعد اس استفراغ کی
مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی میں تریاق اور مثرودیطوس اور دوا
طلیسیث اور دوای کبریت پلاتے ہیں اور مرچ سیاہ تنہا یا انمیں پیس کے پلانی چاہیے اور دوائی کا استعمال بروز نوبت درست نہیں ہے بلکہ تپ
دن میں ایکدن دیسکتے ہیں۔ اوائل میں اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دیں کہ انمیں فاصلہ بعید ہو تپ سے

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح جیسے معجون فلافلی اور نکل استعمال ہو جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اوران دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور شدت اور قسم کے امراض پیدا ہو گیا خصوصاً جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مرض کی اگر فصد واجب ہو تو اوسپر جسارت کرتا ہون۔ جالینوس کہتا ہے مین نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ انکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اوسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جاے اور مرض منتہی کو پہونچ جاے صغار یعنی ماہیان چھوٹی ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتی ہین اور نان خورش کرا دیرانی اور قری کی بہی اوسکو کہلانی چاہیے اور ہر چیز کہ اوسمین قوت تلطیف کیا زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداے صفراوی نہو۔ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافت زعفران ہر ایک دو درم اسقولوقندریون الک بوند طباشیر ہر ایک ۵ درم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا جیدہ تیرہ سے نافع ہے۔ جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجائے اوسوقت مر ۲ درم سنبل الطیب تیرہ ۱۳ درم فطراسالیون ۵ درم انیسون ۵ درم عاقرقرحا اسطوخودوس اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ سکنجبین والکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون کی ۲ درم۔ کبھی آخر مین اس تپ کے سبب مریض نحیف ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اونوبت کم ہو جائے اور کثرت حرارت مین تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاے یہ دوا پلاتے ہین نزد النضج بروج ایک قیراط حلیتت قریب ثلث باقلی کے۔ ازین قبیل یہ بھی دوا ہے فودنج بستانی ۴ مثقال تخم اونگلن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت اس دوا کی ایک درم۔ یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری نو درم ہری یعنی لعس اور راس تازہ ہمو زن پہلے پانی مین بھگوئین اور اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کر کے نقوع ایک اوقیہ کے پلائین۔ ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۲ درم نانخواہ ۴ درم سکاعی ۲ درم زبیب اوقیہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاے تب پلائین۔ یہ بھی دوا اوسکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل فودنج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۲ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۲ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایک درم۔ ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم الک بوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرفس مین قرص بنائین۔ ایضاً ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۲ درم جند بیدستر ۳ درم انیسون ۳ درم تخم کرفس کرویا یعنی زیرہ رومی چار چار درم حماما پوست سلیخہ سعد ہر ایک ۲ درم سیسالیوس انزروت معجون ہر ایک سے ۱ درم۔ اگر لرزہ مین شدت ہو جاے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوائی جو داغتی اوپر مذکور ہو چکین ہین اوسکے سبب وقت کرنی چاہیے۔ تجربہ اوس تطول سے جسمین شبیخ و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرنے کے سبب چادر سے اوڑھا ہو نت کو جمع کر دینا ہے

بیان اون نسخہ جات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے

ہلیلہ کابلی ۲ درم افتیمون افسنتین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا جوشاندہ بناتین بنرمی اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۷ درم شکاعی قنطوریون خلیلہ ہر واحد ۳ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہجاے استعمال کرین۔ حب خفیف۔ اگر پانچ دن مین ایک مرتبہ استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور مجرب ہے افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہر ایک ۷ درم نانخواہ ۹ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفایج ۴ درم غاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی مین گولی بناتین مقدار شربت ۱/۲ ۱ درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم بیخ اذخر فلفل قند سفید ۵ درم ایارج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ۱/۲ ۲ درم۔ اگر تپ کے ساتھ طحال مین درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بنرمی اسہال کریگی اسطوخودوس ۵ درم غاریقون ۳ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک ۱ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک ۸ درم شکاعی باد آورد کمافیطوس یعنی کلکروندہ عصارہ غافث ہر ایک ۷ درم ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار کرین۔ تغذیہ اصحاب ربع کا اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر مین ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح پر ہو کہ گوشت اور میوہ جات یعنی اون چیزون سے جنمین لسانیدا اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردیگی اور اوسمین خفت پیدا کریگی اور اونکی مدت مرض مین کمی ہو جائیگی۔ بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کو زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہای مرغ اور تیہو وغیرہ کے کہلاتین۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجاے اور بعد اون تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائین اور مرض مین نقصان پیدا نہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف خلط کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ لینتی طبیعت کی مورث نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ بشیر عین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کے دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو۔ پھر بھی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سواے مادہ مرض کے نہو جاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے **علاج ربع لازمہ کا** حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی۔ اونمین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جنکا مزاج معتدل ہو اور افشردہ جو شہد سے شیرین کیے جاتین۔ از جملہ غذا خاص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ لہذا مجملہ یہی ہے کہ اسمین اجازت

گوشت کی نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ
ان حمیات کو نوادر بھی کہتے ہیں۔ یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداویت میں ہوتا ہے
مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سودای بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں۔ سدس اور سبع اور انکی علاوہ تسع وغیرہ
انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی
تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری۔ شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور
اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جای تو حمی
سبع خواہ تسع کا سبب حدوث۔ فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کا ہو مین واقع ہو تھیگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کچھ دور
اوسی طور پر چند سے کرتا ہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھرائے
انتجاع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر آئندہ
تپ اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات اونہین تدبیرات کی ہین
کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی حمیات کی استحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی
رعایت کیجای تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاسے جو مستلزم دورہ حمیات
کے ہوتے ہین۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کی وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی رای مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا
سبب خواہ اصلی اور سبب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلا سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا ہے
۔ اور پھر چونکہ محال ہونا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کی بین اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی
ہوتی کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے
دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کونسا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجہ کو ترک کرکے
تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود
اوس سے صاف ہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے متن وہ باتین جو بقراط نے
ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال
ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے
اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ
نہین دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جوار ثہ حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق
ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کا ہے کہ اس الف لام سے استغراق
اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم
ایسی ہے کہ جوار ثہ حمیات سے ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے
ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طولانی ہوجاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتغال

[illegible] ہونگا [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] دق ہو جاتی ہین اور ایسے حمیات کی شناخت ہے یہ بات ہے کہ اکثر [illegible]
[illegible] اکثر پیدا ہوتا [illegible] ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہو اسکے [illegible] ان [illegible] حمیات کا [illegible]
[illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] کثرت ہو لیکن [illegible]
[illegible] ہوں اور [illegible] غلظت نہو [illegible] ربع کا ہونا ضرور ہوگا [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] خمس پیدا ہوگی اور ایسے ہی وقت
[illegible] ہے کہ [illegible] استعداد ایسی اشتعال [illegible] ہوتا ہے جس سے دق پیدا ہو [illegible]
بیان [illegible] جو وقت [illegible] پیدا [illegible] ہین [illegible]
[illegible] عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا [illegible] جہت سے چونکہ [illegible] اب اس تپ ثلثہ سے
پیدا ہونے سے [illegible] اور زیادہ [illegible] کی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق [illegible] اور اس خلط [illegible] پیدا ہوگیا
جس مین سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہی ایک وجہ اس کی زیادتی برودت کی
ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونی اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی ۔ ضرور نہین ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی کو نہ
یا کسی بلد مین نہو تو اون امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاوے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود
مانا جاوے تو اوسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کی تجویز کیا جاوے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے
اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے [illegible] بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بنسبت
قلت اور غلظت کے اوسکے زمانہ مین اتنی مدت لگتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداے غلیظ بنسبت مقدار بدن کے بہت
کے کم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو ۔ کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اس عذر سے یہ
یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک اور نوبت سواے
غب کی پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں ۔ اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کمتر کوئی
مدعی ایسا ہی جو اپنے دعوی کی نقیض سے براہ تجویز ملزم نہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور نہ سنا
گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی مین نہین ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اوس تجویز کے ہو سکتی ہے
جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے ۔ مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ
خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجھکو بالضرور از اسباب کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداے سواے اور خلط بھی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مثل ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج مین حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی
زیادہ ہے ۔ اور نبیذ ایسی جس سے مادہ غلیظ محلل ہو جاوے اور نضج پاوے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے
کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونوں کا اجتماع ہو جاوے
۔ چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک
مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذائیت

انتہا کے پیدا ہوتے ہین پہر جو شخص انتہای ذبول کو پہونچ جاے جان بر نہین ہوتا اور کثر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے کہ مشیت الہی سے غالب ہے خصوصًا جب اس درجہ کو پہونچ کر اوسکا گوشت باریک اور کم ہو جاکر جب یہ دوسری رطوبت فنا ہو چکتی ہے اور تیسری قسم کی رطوبت مین اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے جلائی یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اوسکو سفت اور مخشفت کہتے ہین اور یونانی مین تجبیس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہین ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات مقرر ہین۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہو جنکی لسنگی کا زمانہ قریب ہو یا اوسکا اشتعال ہو مثل گوشت وغیرہ سے متعلق یا اعضاء اصلی جو سخت ہوں مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائین کہ تعلق دق اسطرح ہے کہ فنا اوس رطوبت کا کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص مین موجود ہے پہر ہماری تفسیر اور اس قول مین کچہ فرق نہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی لسنگی کا زمانہ قریب ہو اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنے بدون فناء رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت عزیزیہ کا انجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبہی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبہی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین ہوسکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح کہ اعضاء اصلیہ مین پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح مین اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہوے اوسکے بہت دنون بعد اعضاء اصلی مین سخونت پیدا ہوتی ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبہی دق پیدا کرتا ہے اور کبہی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبہی اوسمین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دہوان اوٹہتا ہے اور کبہی لکڑی مین آگ بہڑک جاتی ہے۔ حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعًا ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصًا اون اعضا کی بیماریون مین جو گرد قلب کے ہین جیسے حجاب۔ اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماءُ اللحم پلانے اور رد واء المسک وغیرہ کہلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے۔ کبہی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنے دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے ذبول مین یقینًا قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی پہر تیسرے درجہ کا کیا مذکور **علامات دق** کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس محموم دق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو ہاتھ بدن پر رکہا جاے تو حرارت سونگہس سے کمتر گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہو اوسنے بہی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تہوڑی دیر تک رکہا رہے ہوتی ہے بعد بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑہتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہان عروق اور شرائین ہین حرارت کا اور اون بیماریون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ مین وارد ہو حرارت مین ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمار و نکو ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ دق کی حرارت بڑہنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑہ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چہڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونی کی

علامات قویہ مین سے ہے — غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لثقہ مین یہ بہرک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بہرک ضرور
پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے — دق مین یہ بہرک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاعف کی پیدا
ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اوسیوقت یہ بہرک پیدا ہوتی ہے — دق کا
مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوس پر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہوجاتا ہے
اور گویا عضو کا مزاج اصلی یہی ہوجاتا ہے — اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہوچکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہوجاے اوسکا کیا
حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے
— حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہ بہی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اگر بارہ گہنٹے کے بعد تپ مین
انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گہنٹے سے تجاوز کرجاے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پہر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے
— دق کا مرکب ہونا اور حمیات کی ساتہ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوترجاے اوسکے بعد حرارت بالبدن بعد آخر انحطاط کے باقی
رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بہی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بہی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے — اور براز
اور بول مین دسومت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بہی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین وقت ابتدا
نوبت کے تضاعف واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہوچکے اسلیے کہ تضاعف حمی دق مین نہین ہوتا — یہ بہی ضرور جاننا چاہیے
کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہوکر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی
دق مین مزاج کبد کا بہی فاسد ہوجاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور مونہہ پر بہی پیدا ہوتا ہے **علامات ذبول کے** جسوقت
حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام
ہون جو متحلل نہوسکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بہی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بہی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم
ہوجاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین — اگر بحبت پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بلحاظ ذنب الفار
کی اصلی ہوجاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی
اور جہلی جہلی سے پیدا ہونگے اور آنکہہ اندر کو دہنسنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکہین بالکل بیٹہہ جائینگی اور براز خشک مثل مینگنی کی
ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون سے سب اونچے ہوجائینگے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہوجاتین گی اور دونون کنپٹیان
بیٹہہ جاتین گی اور کہال پیشانی کی کہنچ جاے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر
خشک کردیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہوجائیگا کہ وہ نہ پہیل سکین گی آنکہہ ایسی ہوجائیگی جیسے نیند بہری ہوئی اور بند رہے گی حالانکہ نیند نہ
آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہوجائیگی اور بال بڑہ جاتین گے جوڑ بہت پڑین گے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹہہ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کہچی
دونون جلد ہوتین گی اور اوسکے ساتہ سینہ کی بہی جلد کہچ جائیگی پہر جسوقت ناخن ٹیڑہے ہوکر مثل قوس کے ہوجاتین مرتبہ ذبول کا
تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگہلنے لگتے ہین پہر اوسکے اچہے ہونے کی امید نہین ہے **علاج دق کا**
تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے
اور اپنے ضد کے اسباب کی دور ہونے سے کبہی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدہ سے کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تخفیف کا بھی ہے اور تخفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے
۔ کبھی سبب ترطیب کا بھی یعنے سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی
ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو
اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز
چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء الشعیر
ہے کہ اوسکے بھی ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی
کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب خیال
محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے
پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے کیکڑے کی کہلائے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو
یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسپغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو
۔ تدبیر مابعد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور بھی استعمال کرنا مناسب ہے اور ضمادات
باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائین اور ہوا مکان کی تبرید جیسی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف
کے متحمل ہوا سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے ہوئے
کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہیئن لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہوا اور فواکہ سرد اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب چھڑکا ہو
استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام سے کرنا چاہیے کہ بوقت برامد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا
اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل
خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بہوک اور پیاس سے
بچانا چاہیے۔ ضماد صبر جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصاً
سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اونکا سرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اونمین اجزاء قابضہ شریک نہوین اسلیے کہ قبض
جس طرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوسمین
گرمی آجاے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہو۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے
کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا وہ نہین کہ عضو مین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاے تنفس کے ہوگا وہ نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرسکے
باسانی برامد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذاء لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مرطبات
یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگھنے کی چیزین اور سعوط اور سماحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونمین غذائیت
غالب ہو جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بجہت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
اور کناڑہ کا الگ کرنا ضرور ہے اور سمندر پانی اور نمک شیرین اور سعاکستر سے اونکو خوب دھونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہوجاتین اور رطوبت یعنے بو ی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچہ ہو سب رفع ہوجاسے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے سخواہ مادہ
گاو سکے دودہ کی چہاچہہ مین تبخیر بتلو دیہی ہین ۔ خواہ عصارہ بقولات مشہور سکے جو اوپر اور حمیات سکے بیان مین مذکور ہوچکے ۔ خواہ
لعاب اسپغول کہ یہ بہی مرطب ہو ۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بہی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون
فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لینہ ملا کر پلانا چاہیے ۔ گدہی کا دودہ گمان غالب یہ ہو کہ باوجود ترطیب کے
تبرید بہی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو سکے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہو تا ہے
کہ سوای تپ دق سکے کوئی اور تپ غلطی مین مبتلا نہوا ور نہ کوئی ایسا مادہ یا اخلاط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو ۔ پہر اگر دودہ
پلانے کی رای مسلم ہو تو اوسکی پہٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو
رفع کرتا ہے ۔ اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہ نرمی اوسکا اسہال کر دینا چاہیے اور اجزا مسہلہ سے اگر خوف
زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہو ۔ اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب خوا کہ
کا بہی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور آب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے
جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص لبسد علاوہ اوسکے یہ قرص بہی نکار آمد
ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہر با ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہون مقدار شربت
دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب باول بار نگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد
۴ درم خشخاش ۵ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ۲ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی سکے بیج ہر واحد ۷ درم رب السوس
۱۰ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص طیار کرین ۔ مروخات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اونکا
بیان کتاب ثالث مین ہوچکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ بر تاہی
بچہاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہیئین کہ بہیگتے ہون اور پانی اونپر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جا تیز
کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چیڑی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکے اندر بجاے روئی کے ریشہ کتان محلوج
یعنے دہنے ہوئے بہرے جاتین اور ہر روز بدل جایا کرین خواہ بچہاون چمڑے سکے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا ہے جیسے مشک اور پکہال
وغیرہ مگر اونکی دوخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور یکجا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالتے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی
اور فرش کی جگہہ قریب پانی اور جہنونکی ہوا اور نیچے بچہونے کے سرد تر درختون کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی بو تیز
اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور تیلی تیلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے **بیان ادویہ کا جنسے مدقوق**
کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہوچکا
اب طریقہ استعمال دودہ اور چہاچہہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات
اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے ۔ دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سعدہ مین اوپر بیان
ہوچکا اوس سے قانون کلی سمجہکر اوس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت سکے دودہ سکے مقابلہ گدہی سکے دودہ کا نہین
کرسکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی جز ذی سکے واسطے سرد تر گہاس اور ترکاری بہی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جاتی ہیں ویسی ہی تازہ باہر نکالی جاتی ہیں [illegible] دق کو زائل کر دیتی ہے اور
دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود نہ ہو [illegible] استعمال میں دودھ کے
ابتداء دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے [illegible] اسیطرح پلانا چاہیے
اور چھاتی چوسنے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے [illegible] خواہ اوس سے زیادہ
تک پیا جاوے اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قرص [illegible] حاصل [illegible] کر دینا جائز ہے اور جو وزن
ابتدائی ورم کا ذکر ہے خواہ ورم کا انتہا ہو [illegible] قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم
بھی ہو سکے۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوس میں زیادہ گرمی نہو [illegible] اور حشائش بارد رطب کا ہو
اور اوسکے استعمال سے [illegible] خواہ [illegible] برابر ہونے کی نوبت آسکے اور نہ آبزن سے بخار گرم [illegible] اور اگر آبزن
[illegible] کا کوئی مانع نہو تو [illegible] کو اختیار کرنا چاہیے کیونکہ ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور
ابتداء دق میں فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی خشکی
مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتداء دق میں بھی خوف اس بات کا
ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت میں نہ پڑ جاوے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاوے تب بھی بہ نسبت دق
کے موت اوسمیں دیر میں آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کریں کہ انجام میں
اوسکو دق شیخوخت عارض ہو۔ آبزن کرنیکی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کسیقدر گرم آب زن سے ابتدا کریں اور رفتہ رفتہ اوسکا
بارد آبزن کریں جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل [illegible] ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم
اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ [illegible] چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس
توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دن میں تین مرتبہ آبزن کیا جاوے بہتر ہو وے۔ استعمال آبزن کا باستثنا کرنا چاہیے تاکہ قوت
ساقط نہو جاوے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹہ بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے بعد پہلے آبزن کریں
اور پھر آب جو وغیرہ پلاویں بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کر کے پھر آبزن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدن میں پھیل جاوے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور
بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کریں مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن
کدو میں بنایا جاوے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کریں جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس
برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کریں یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کریں اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال
کریں جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی میں داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہیں ہے۔ اس تدبیر کا
عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعۃً آب سرد میں غوطہ لگاویں علاج کی بابت
یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمیں شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم
ہے مگر منفعت بھی اوسمیں کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاوے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ کنوئیں کا پانی سرد ہوتا ہے کیا اوسکی [illegible]
شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اگر خالص دودھ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ میں اگر

ضعیف ہو مقدم کرسکے [illegible] آب سرد [illegible] پانی [illegible] زیادہ ہو [illegible] اگر کاسنی [illegible]
[illegible] نمودار [illegible] حمام [illegible] کثرت [illegible]
اور مقامات [illegible] پسینہ [illegible] اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی نہو کہ پسینہ آجائے [illegible] سانس کو گرم سانس کیطرف بدل دے اوس حمام مین جانا کچہ مضر
نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے [illegible] گرم ہوا اور [illegible] پانی کی گرمی بہی اتنی ہو کہ وہ نیم گرم او رمسامات مین نفوذ کر جائے
ایذا نہ دے اور پسینہ لانے [illegible] اور اگر [illegible] بدن مین کوئی مادہ [illegible] ہو اور عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور تخمہ طعام نہ ہوا ہو
بہی استعمال حمام کا جائز ہے [illegible] استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذا ہضم شدہ کا پسینہ پہیلنے کا وقت ہو — اور پہر حمام مین جا کر زیادہ ٹہرنا
نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آئے اور [illegible] حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی پتلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کہانی
جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین [illegible] بیان کی گئی ہین — اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ سکنجبین
خواہ [illegible] سے کرے — ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پہر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو اٹہا لیجائین
کسیطرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہم نے چند مقامات مین بیان کر دیا ہے اور کچہ دوبارہ یہان بہی بیان کرتے ہین —
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری وار سواری پر بٹہائین جسمین بچہونے نرم بچہے ہون اور بے تکان لیجائین تاآنکہ سامنے بیت اول
حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچہونا جو نرم ہو اوسپر اوتارلین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہو ان بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اوسکے کپڑے اوتارلین مگر خیال رہے کہ یہہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہہ اس سے زیادہ نہ ٹہرائین جو
زمانہ عماری سے اوتارنے مین بچہونے پر نرم بچہونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند نفس اور ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین لگا
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بہی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کرسکتا ہے یہہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے — مگر مجہے پسند ہی کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جائے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ہو ایک رومال اوسکے بدن پر رکہین یا ایسا کپڑا جو اوسکی
دو تکڑے ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پہر عماری مین سوار کرین اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچہین پہر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کرکے غذا دین تغذیہ اصحاب دق کا غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بہر کے نہ کہلانا چاہیے عمدہ
غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو پہر [illegible] بہگوئی ہوئی ہون یا دودہ جو اوپر مذکور ہوچکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور چاچہ گائے
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بہی غذا ہوسکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہی — اگر توجہ اور رغبت
طبیعت کی پوری دریافت ہو پہر کہلانا بغیر کا کچہ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک نڈالین — اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو کہ
سرکے سے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنا ہوا
اور کبہی شراب رقیق پلانے کی بہی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو اور کبہی مصوصات یعنے شوربا ہے ترش جو گوشت
دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہای مرغ سے پختہ کرین مصوصات ملا کر اور یا تمام ترش یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جائے خواہ فراریج
گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بہی ہے ایسے وقت اور کبہی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب غذا کے

ہمراہ چارہ نہیں ہوتا اگر غذا کہ سرد مزاج اور تر رقیق ہونی چاہئیں خواہ زردی بیضۂ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر
جاوے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اس طرح
بناتے ہین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے بھونین اور اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے
شیر گرم ملائین۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم سے جو شراسیف
کے نیچے کسی جگہہ ہو۔ خواہ بدن مین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین
اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات
نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہے۔ اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے
ہوا اور اس صورت مین مخالفت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست
کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کو لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید
قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہوا اور اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی
دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم میل ورخشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا
نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت
شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو مفسد ہوتا ہے اور اسکے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت اکی بہت
جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے۔ **تدارک
اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین** منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی اگر
اسہال بھی ہو اوسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق
حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین تھتا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوندبا مسور نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا
چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائبی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی
رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا
ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبحدم اسکے ساتھ بہین اور
سوتے وقت اسبغول بہنا ہوا کھانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے۔ اگر اسہال
منجر بسحج یعنے خراش امعا ہو جاوے تو جو حقنے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت**
عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد جمیع دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی
یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاوے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب
آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم بھی اسواسطے کہ بدن مین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے
جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین
گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آجاتی ہے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی
ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تپ ہو یا
جسوقت غذا نیم ہضم ہوجاے خواہ اعداد اوس پیاس ہونے کے جو تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور اعضا کو آب سرد کی طرف
دفعۃً آمادہ کیا ہوا ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر دل کیطرف صعود کرکے دل کو اور
کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے بجھادے اسکے حرارت غریزیہ بجھ جاسکے اور اسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہوجاے اوسوقت
بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور نیز اکثر زیادہ ترا صحاب حمیات کی کیجاے اور اسقدر
خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت مستحکم ہوجاسکے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر
استحکام سے کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو بہرا یہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمار دق مین
علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اسکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر اسکے تشمس
پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہوجاتا ہے
نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصًا جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے
ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت کا** طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو باین امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام
نہوجاے اور بعد استحکام کہ اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی
معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر
بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہوجائیگی حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے
کہ پائے اور چنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکرو بابونہ اجزا حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا
اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا اسا دہن البان ملا کر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودہ پستان سے
پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور
باآسانی نافذ ہوجاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم بازردی بیضہ نیمبرشت کی اور خمرا
رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکی
یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جسے
دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی
وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کرچکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور
برودت کیطرف ہوجاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور
بدبو اور متعفن ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بجہت ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی
سے ملجاتی ہین اور مجموعہ کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جید کیطرف ہوا
بخارات ردی کو ہوا لے کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ جاتا ہے اور اجسام گندہ

جنگ گاہ میں جہان مرے ہوئے پڑے ہون یا اون مقامات سے جہان مردے ہون یا مقام قتال سے خواہ لاشے کشتون سے کہ بخارات ردیہ عفن پیدا ہوکر پہونچے
ہون اور ہوائی عفونتون کی ہواؤن میں ملی ہوئی ہو اگر اس مقام جاپ کی ہوا کو منقلب کرتی ہے۔ کبھی سبب وبائی قریب اون مقامات کے جو بہت سے
جماعت یا حادث ہوا بسبب عفونت اندرونی زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اسکی آگاہی اوسکے جزئیات پر نہین ہوتی پس اب وہ ہوا
عفونت کو پہونچتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بانسبت اون حمیات کے جو ہوائے مرطوب
سے پیدا ہوتی ہین اگر خلط صفراوی ہوائے یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات کی
کی پیدائش ہوائی بلکہ مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت اونکی
بقا کی زیادہ ہے۔ اور صیف یابس مین جسمین پانی کم برسے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فصل اونکا بلحاظ
صحت خواہ ہلاک کی بہت جلد ہوجاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور سبب تمام تغیرات کا جیسے ہوا کی
کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوجائے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی
ہے۔ اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین وسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود از صلاح خاصہ کو ایجاب
احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمینی
ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعل ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹھکر ہوا
تک جاتے ہین اور ہوا مین پھیل کر حرارت ضعیف الجزو کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہوکر
بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت
جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرایین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدائش
حمی وبائی کی ہے۔ اور خلق کثیر مین یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد اوسی تغیر کی موجود ہے۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل
قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل و انفعال مین نہین ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ
کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہوجاتین اور بکثرت
استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی
اور باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر ہاتھ لگانے ہی سے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ
مین سانس بری ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بو سے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے
پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی یعنی کبھی جلتی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرے کے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ
سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہوجائے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور
کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے۔ کبھی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور
قوت ساقط ہوکر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور کبھی سر استخوان یعنے سر اسیف پہلو کے غدود پیدا ہوتے ہے اور بیداری
اور بدن کا ڈہیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برامد ہوتی ہین اور کبھی یہ ہونٹون پر

بہت جلد ... [illegible] ... اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ بعض اکثر متواتر اور متغیر ہوتی ہے اور رات کو ... [illegible]
[illegible] ... ایسی ... ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیشاب گدلا ہوتا ہے اور کبھی ... دست بھی آتے ہیں اور ... [illegible]
ہوتی ہیں ... [illegible] ... نسبت ... اور ... طبیعت کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی ... [illegible] ... بہت ... [illegible]
کیفیت ایسی ... ہوتی ہے ... اعضا اور ... [illegible] ... سوداوی رنگت ... [illegible]
... [illegible] ... صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے جو فرق ... بدن ... [illegible] ... اعراض ... [illegible]
... [illegible] ... پیدا ہوتی ہے اور ... [illegible] ... کی نوبت پہنچتی ہے اور ... [illegible] ... پیدا ہوتا ہے۔
کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت ... [illegible] ... سانس ... زیادہ محسوس ... [illegible]
بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا ... [illegible] ... نہایت ... ہوتی ہے ... ہلاکت کے ... [illegible]
وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور ... [illegible] ... پیدا ہو تو ... عفونت ... [illegible]
نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت ... [illegible] ... عفونت ... [illegible]

وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں ایلول کے مہینے میں اگر ایسی
میں ستاروں سے زیادہ ٹوٹیں تو منذر وبائی ہوتی ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آئندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں
اگر ہوای جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلیں فصل زمستان میں دکھنا اور تر ہوا چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہیں
اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا ہے ... جسوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع
غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہو گیا ہے جو بافصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور
اوسکی خباثت اور حرارت بہت زیادہ ہو اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو۔ جب ہوای جنوبی صیف میں بکثرت
چلے اور ہوا میں کدورت آجاے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور اوسکو پھر دی
ہونے لگے اور اونکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری
وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں
اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہوکر
ہوں تو یہ بھی علامت وبائی ہے۔ اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برامد ہو اور دوسرے روز
مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقینا کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک
بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں ازانجملہ یہی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی اونکے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ
کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بیضہ وغیرہ
اوسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات لطیع گوشت مردار کے جمع ہو جاتے ہیں

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا بھی یہ ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجاے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جاے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے
اور اگر سوای خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاے اور ہوای مکان کی
بخوبی اصلاح کیجاے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جائین اور کونپلین درخت
کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائین اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد ہو از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو
مہیا کیجاے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکانین چھڑکاو کیا جاسے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری
ہون اور ہزارون کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جاے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور مین بیان کیا جاتا ہے ۔ قرص کافور اور
رب بارده اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین سکنجبین حامض جو ایک قسم کا مشروب دوغ تمکین ہے اور سرکہ اور پانی آدھا پانی بھی جو
بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعتہ پلایا جاے بہت نافع ہوتا ہے ۔ اور تھوڑا سرکہ پیٹ [illegible] پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہان تک
نوبت پہونچی کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور اوسکے اوپر کے کپڑے مثل صدری
وغیرہ اوپر کو اوٹھین اور پھر نیچے کیطرف بیٹھین اوسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے ۔ اگر اشتہای
طعام مین سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ اسطرح ہوا ہے کہ اس حالت مین جرات کرکے اگر غذا دیدی ہے اور باکراہ کھائی
گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کر لیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوسپر جرم غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیے
اور مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی ردائت بکثرت مضر ہوگی اور امتلا
بھی غذای کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ۔ ہوای وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کی بھی ہوتی ہے اور بیمارونکی نسبت بھی ہوتی ہے
صحیح لوگون کی واسطے اصلاح اس ہوا کی یا ین مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سی محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح
پیدا ہو جائے اگرچہ استعمال مسخنات سی خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہین ہے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط شیرین
میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شہد زعفران نک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر ابہل برگ ترکی شاہ بلوط بادام
تلخ اساورون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سرکے اور [illegible] سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوای تجویز بیمار
اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور [illegible] اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور بیر ایسا
خشک کر کے دھونی دیجاے ۔ اور دھونی کا دورہ دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبائی ضرر سے حفاظت
منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمیشہ ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدنمین پیدا کرے ۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدنمین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام
کا استحمام کرے اور نہ شراب کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نکرے اور ہوا کو اونھین دواون سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوئین
اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملا کر
پکایا جاسکے اور ہلام اور قریص اور معصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ مین ۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نفع دیتی ہین خصوصاً کہ جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ پیاز سرکہ مین پڑی
کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے ۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور [illegible]

نکلتی ہین اور یہ قسم ردی ہی اور یہ وہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف مین دفع نہین ہوتا علامات ظہور جدری کی کبھی جدری کی ظہور سے پیشتر
پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہوجاتا ہے رنگ چہرہ کا
اور آنکھ کا سرخ ہوجاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ
جاتی ہے تھوک گاڑھا ہوجاتا ہے سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے مونہہ خشک ہوجاتا ہے کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہے پانون پھٹ
لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے — حصبہ گویا ایک قسم
جدری صفراوی کی ہے ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے
اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاسے خصوصا ابتدا مین حصبہ بہت کم جلد
کے اوپر معلوم ہوتی ہے — ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہوجاتے ہین — حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آنکھ مین حصبہ
جدری سے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تموج یعنے اوبکائی آنا حصبہ مین زیادہ ہوتی ہے اور
کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہان جدری مین بسبب امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہین جو تغیر ہوتا ہے —
اور حصبہ مین خون کے رداوت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہے جسقدر جدری مین ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبار گی نکل آتی ہے اور
جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور
اور سرخ ہو اور اوسمین نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ مین نضج بدیر ہو غشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہ نکلکر غایب ہوجای وہ بھی ردی اور غشی آور ہے — جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کی جمع ہوجاوین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز
چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہوجاے پھر
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ
کھولی جای فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کی اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہوجای گی اور لڑکو کو واسطے
اسمین آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص
ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ سبردات کے بجھاتا ہو اوسکے بسبب فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری
اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض پیدا
نکرے اور خون کو غلیظ نکر دے جیسے نان خورش عناب کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین ترشی
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو سے جو غذا
طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتداء مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع ملینات سے
تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر نہ یہی طبیعت باسانی ہوجای اور زیادہ اسہال سے احتراز
واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواب آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے دو درہم رب گذر یعنے کیوڑے کا عرق ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہوجای کہ مرض مین طول ہوگا اور دو سرا دن گذر جاے اور تھوڑی سی جدری ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بشتر سبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضاء رئیسہ
بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ اسوقت
مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد بستہ کی کہولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے
بطور عصارہ کے یعنے ان دونون کے تہوڑا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کر کے پلاتین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی
ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانی کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت
ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین ۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک مغسول ۵ درم عدس
مقشر ۶ درم کتیرا ۳ درم نصف رطل پانی مین جوش دین جب نصف جلجاے تب پلاوین ۔ اس سے بھی زیادہ جلدی نکالنے بروئے کار
یہ دوا ہے انجیر زرد ۲۰ عدد عدس مقشر ۳ درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد ۲ درم سب کو پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کو پلاوین تو
حرارت کو قلب کے گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کرے گی ۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے اوڑہنا
واجب ہے تا کہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری رہے جو تدبیر پسینا
نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتی ہین
بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور جنبش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردہ کتان کے
چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے ۔ کبھی فصد کی ضرورت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ
مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچاتین ۔ اگر کسی تدبیر کی وجہ سے خواہ اوڑہنے
وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اور ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ
تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے ۔ اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور جنبش یا ہوا
اندر کے بارد مین سب داخل کیے ہوئے نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضایقہ نہین اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلد
نکلنے جلدی سے کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑہتا جاے اور زبان کی سیاہی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی جاے تو اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کردینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے ۔ جدری اور حصبہ کی
بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہہ پر تنگ ہو جاوے گی اور
اسہال قوی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے ۔ حوض عدس مسلم
کے بھیگی ہوئی سو جسکا پانی بدل بدل جوش دے کر کے کھلاتے ہین اور بیرے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجاے آب انار
خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین ۔ وہ ایسی چیزین خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین
ابتدای مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب تمر ہندی اور کاسنی شربت کاہو خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ
نرد شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودہ ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخہ ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور
قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت وہی ہے کہ توڑنے سے ترش اور تلخ ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدا
مرض مین اوسکا استعمال مجرب ہے نسخہ رب کندر دو حصہ انار کی رب کندر [illegible]

بالیک میسین میں ملالیتے بعد ازان اوسکے صندل ایک مسرکہ مقطر یا آب انگور غورہ مین چند روز تک بھگوتے بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر
تک پکائین کہ لکڑی کیطرح کی گل جاوے اور اوسکے بعد نچوڑلین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو ستائین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور
زیادہ ہو اوسکے بعد اوسکے آب دوغ ترش جو کہ مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش دہی اوس سے پاک کرین یا مثل انجبیر
کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مایئت دہی کی یعنی آب جدا ہو جاوے بعد اوسکے آرد جو کو اس پانی مین ملاکر فقاع یعنی دربھرا طیار کرین اور
ترش کرین بعد اوسکے پھر اس دربھرے کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملاکے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای
مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب غورہ (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنی
جنگلی سیب ہے) آب لیموں آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑا گیا ہو اور آب گندنہ شامی تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب
زوبانی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریواس عصارہ شاہترہ باریک انگور عصارہ ورق فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک
سے ہین سے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ غاریح ہر واحد سے و ثلث ایک جز کی عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز
عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ توت اور برگ گل عصارہ کرب
عصارہ راعی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسواں حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا لسان ثور
اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین ۔ اور مسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تاکہ نصف
باقی رہجاوے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ نشہ
کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندے مین چھڑکین اور اوسکے اوپر دوای مذکور با آہستگی ڈالین اور اوسکا مونہہ خوب تنگ سرپوش سے بند کرین
کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب سا ہلائین اور اسطرح یعنی جسطرح
مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑجانے سے اطمینان ہو اور مقدار
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور زیادہ انیسون قلقل اور سعد کوفی
شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو ۔ جب خراج جدری کا تمام اور کمال ہو جاوے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتواں دن
گذر جاوے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجاوے اور روئی سے پونچھ لین بازنمک ملنا
ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرلی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا
اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اونپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہوجاوے پھر اوسکے بعد تملیح کیجاوے ۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نکرنی چاہیے کہ ورنہ بعد اوسکے حکہ
اور درد شدید عارض ہوتا ہے سکے بعد تنفیح کے تملیح ضرور ہے ۔ اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل
کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جواو اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین تو یہ
خوب ہے خصوصاً اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے نفع بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور

پپڑی جلد گر جاتی ہے ـ جھاؤ کی لکڑی کا دھواں پہونچانا بہت نافع ہے ـ اور جھاؤ یعنی جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی
لکڑی ہونی چاہیے ـ اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اوس وقت آس اور برگ آس کی دھونی (بھی) چاہیے اور جید تدبیر
بروقت نضج کے اور بروقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سولانے میں اہتمام زائد کرنا ہے اور اندم اور جوار اور جو باقلا بچھونے
پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھریں جسکا کپڑا بچھونا جھر جھرا ہو اور سنگین ہو اور اوسکے اندر سے اثر ان
دواؤں کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن یعنی المٹی تخفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی
پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے ـ جب جدری خشک ہونے لگے ایسی
دوائیں ملا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور اسیقدر ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اونمیں تھوڑی سی زعفران شریک کریں اور
اگر جدری سے زخم پڑ جائیں مرہم ابیض خصوصاً اوسمیں قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سوسن
خواہ بید سادہ کی پہلی جزو کا خواہ زعرور کا مرہم ابیض میں ملائیں اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مرداسنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر ناک میں خشکی
پڑجائے تیر قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اوسمیں تھوڑا اسپیدہ اور اقلیمیا ملا کر استعمال کریں اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے
استعمال روغن کا ایسے دانہ میں جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ پڑجانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہموں کی
ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے **بیان حفاظت اور رعایت اعضا
کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہیں آنکھ اور حلق نتھنے پھیپھڑا انتڑیاں
یہی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انمیں قرحہ پڑ جاتا ہے ـ آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑ جاتی
ہے اور حلق میں بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ بلع یعنے نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہے
جو مہلک ہے اور نتھنوں میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے میں جدری کے دانے
ایسے پڑ جاتے ہیں کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان ہی میں قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے ـ امعا میں کبھی بوجہ جدری کے
سحج یعنے خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے ـ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے
کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے ـــ
اسیطرح فقط سرکہ سیاہ جو آب کشنیز میں پروردہ کیا جائے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم رمان یعنی وہ
چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہیں وہ بھی جید ہے خصوصاً اوایل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جائے پھر اوس وقت گلاب
اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ سپیدہ بال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن بنفشہ
(جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہیں) خاصۃ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا
ہے اوسکو دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانہ نکل آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے ـ منہ اور
حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ آب انار جو سیمیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی جو سیمیں اور توت کی رب کا غرغرہ کریں
خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا [illegible] نتھنوں کی حفاظت کیواسطے ماميثا اور صندل
اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے ایسے پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز بہ از عدس سے [illegible]

اسیطرح اگر ورم اعضای لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضای غشائی مین خواہ عضو رئیسی ہو یا غیر رئیسی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی
ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرائین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات
بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اوسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہے اوسیقدر
ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہین اوسیقدر [illegible] پس جو خلط کہ لائق
دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی ہے یا انتشار ضرور ہے اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا دور ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہ جاتی ہے تو دلیل
اسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہے۔ حمیات اور اورام اگر دیر پا ہون انجام کار مین دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور
مجاری اور ام بہت جلد منجر بہلاکت ہو جاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون **ذکر علامات اور احکام حمیات اور اورام**
حمیات اورام جو اعضای باطنی کے ورم سے پیدا ہون اونکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ایک کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے
ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے ۲ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ۳ اور بعض علامات مریض کے حال کی دلیل
ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد جو پھیلا ہوا اطراف سینہ کے ورم پر دلالت کرتا ہے
اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے ذو اعراض ذات الجنب کی جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین
جیسے سرخی قارورہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہے اور جمیع اعضا سے گرمی عضو علیل کی
زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضای عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہے اور مثال
دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے۔ اور تیسری قسم کے وہ اعراض
ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین۔ کبھی حالات اورام بالنسبت تپ کی ضرر رسانی
اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے مفترہ ہونے مین مختلف ہوتے ہین بحسب خلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی مین اور اونکی رگونکے
بڑے ہونے مین خواہ باینوجہ کہ بعض اعضای باطنی قریب بقلب ہین اور اونکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب سے
دور ہون اونکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے
اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات
کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام
ہین یا حمیات عفونت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص باقی
حرارت کا زیادہ حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اوس سے مشارکت قوی رکھتا
ہو یا شدید الحس ہو اور باینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی
ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور غشی بہ تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ
درد سر اور درد گردن کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے
تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہوا ہو اسوقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت
اس تپ کی داخل ورید نہین ہوئی ایسی [illegible] ہے جیسے حمیات عفونیہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف [illegible] حرکت ہوتی ہے فقط

عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور بادئہ متعفن اسی مقام پر کھینچ جاتا ہے۔ نبض حمیات ورم باطنی کی مثل نبض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیرا ور متفاوت ہوتی ہے کہ سبب اسکا الانقباض اور بعد ازان عظیم ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب تقدم اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہو چکا بعد اسکے قشعریرہ خواہ ہوتی ہے بر طبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اورام میں لاابتداء بیاض کیطرف مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجہ اسکے اپنے مقام میں جذب ہونیکا لازم ہے ذکر علاج حمیات ورمیہ کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہوچکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اسمیں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کی ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سر دچیزونکا رکھنا مقام ورم پر جنکی برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کا ہوا ورحی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ ... اور جب گرم ہوجاوین پھر بدل دین اور کبھی زیت الانفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہین اور اگر کا ہو کو دھو کر یخ مین سرد کر کے کھلاتین جائز ہے اور نافع بھی ہے حمیات مرکبہ کا بیان حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے مثلاً کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہوجاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کی ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات مین ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو اور یہی مرکبات شنایحہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہوجاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حمیات مین ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع مین ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب مین کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر مین نایبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب مین ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تجسل سے واضح ہوگا کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہوجاویگی اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہین اگر ترکیب مناسبت ہوا ور تداخل کسی غب کا دوسری غب مین نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت مین شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچوان روز شدت مین زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہو تو بلغمیہ نایبہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہین اور نوائب کے حال سے اشتغال مین چندان ثمرہ نہین ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت مین سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض مین ضعیف ہے پہلے زائل ہوجاویگی۔ کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ تھوڑی سی مدت سکون اور آرام ہوجاتا ہے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم ولائق حمیات کا ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانتا ہو اسکی نسبت نہایت قریب ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی کرسکے خواہ معرض ... ترکیب

تپ دق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کہ جسکا مادہ بلغم یا لحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج
اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا انافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برامد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات جزئیہ
ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اگر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات
عفونت سے یہان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہون یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہوا اور حمی سانوخ کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا
ہے اور کبھی ترکیب متوالی اور پے در پے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کی فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ
زمانہ ابتدا جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت یہ تپ
مرکب مشابہ ہو کہ سونوخس کی جو غلیان خون سے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کئے بطرف
دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل
ہوتا ہے اور اگر زائد قصیر المدت ہون اوسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ
درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات
سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاحق
نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب بصورتیکہ حادہ پہلی دفع ہو جاتی
ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ
ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال
ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہ جاوے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص
بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے — کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب دو طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین
اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ
کے مرکب ہوا اور جیسے دو مفترہ مرکب ہو جاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین — بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو
مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق مین ہوا اوسمین ممکن نہین ہے کہ جس شئے
مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہ ظاہر رہے گا سنیے رائے
ہمارے نزدیک اجب التسلیم نہین ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور ہے اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے جیسے
اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تغیر کے اوسپر جاری ہوتے ہین بنابر تاریخ عفونت اول کی اور اوس
عفونت کو حرکات بنا پر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل
عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو گا اوسکو غلبہ ہو اور بالفعل متعفن ہو اور دوسرا جزو اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو
اوسی اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ یہ اتباع اوسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو مناسبت تھی بڑھاتی اور اوقات اوسکی عفونت
کا اصالۃً بھی ہوا اور یہ اتباع بھی ہو پھر اوسکو اوقات [illegible] تغیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا — اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور
مبادلہ اور [illegible] مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام ہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جاوے — اور مبادلہ [illegible] نوبت [illegible] کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کی دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونون ساتھ ہی شروع ہون اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق پیدا
نہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اوسوقت ترکیب مین گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ مین بافراط برد اطراف ہو
اور تقبض یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے **ذکر شطر الغب کا** شطر الغب مرکب
دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوسدن چونکہ بلغمی اور غب دونون کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے
اوس روز شدت اعراض مین زیادہ ہوتی ہے یا دونون کی ترکیب بر سبیل مشابکت ہو یعنے دونون ساتھ ہی شروع ہون خواہ
بر سبیل مبادلہ کہ ایک کے اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اوترنے نپائی
کہ دوسری شروع ہو جاوے ـ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمین دونون ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اوسکے بعد دوسرے
قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے
کبھی دونون تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونون پیدا ہوئی ہین اور کبھی دونون دائرہ ہو کر زمانہ اقلاع کا پیدا
ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونون کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے
اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونون برعکس اسکے ہوتی ہین کبھی شطر الغب خالصہ اوس حمی کو بھی کہ جو مرکب غب
خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہین اور سوا اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہین اسلیے کہ
مجرد امر اصطلاحی ہے ـ کبھی مقدم عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب
ہو جاتی ہے اور کبھی دونون مادہ مین ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور
ہر ایک صورت مین بشرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہین اور بحران اوسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال
برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بہ نسبت بلغم سازج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ لنبا
طولانی ہوتا ہے حتے کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب
بہ نسبت اور حمیات کی بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے
علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور اولی شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہین یہ ہے کہ مدت تپ
کی ایک روز طولانی اور حدت مین سکون لیے ہوے ہو بہ نسبت غب مفرد کی ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض
مین کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھر پھر واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونون مادونمین تصارع اور
کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہون ـ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ
ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے ـ اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ
شطر الغب ہے اسلیے کہ بدنکا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ مین نہین ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین [illegible]
پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم اشتباک شبیہ بہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت [illegible]
عارض ہوتا ہے اوسوقت تپ پھر بار بار ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاوے [illegible] قشعریرہ عود
کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا [illegible] اور کوشش [illegible] ہے ـ اور کبھی اس مرض کا اتفاق جزوی و کلی [illegible] قبل تپ بلغمی کے ہوتا ہے اور [illegible] جلد تر ہوتا ہے

اور بہ نسبت صفراوی کے دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلانا شطر الغب مین بڑی وقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض
مین اور اسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ نفض بہم بہ نسبت نزاع دونون یا دونون
کے واقع ہوتے ہین اور عرق برابر ہو کر یہ تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن
دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطر الغب کی وجہ پہ استدلال چند وجوہ مختلف سے ہوسکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے
عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن مین خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اوسمین آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت
کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گونا گون تنعمات ایسی کین کہ اون سے بلغم پیدا ہوگیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت
بھی پڑگئی تھی بعد ازان اوسنے ایسی ریاضتین کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہوگیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے
اوسمین یہ بات پیدا ہوئی یعنی لڑکپنے سے جوان ہوگیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہوگیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت
مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوئی۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی کہ نبض اور بول کو دیکھو اور جو مادہ
قے کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور
پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ کر لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم
کرین۔ نبض کا حال یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظیم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور
تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی
کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات ارلاء اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر
ضرور تھا اوپر بیان ہوگیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون مین سے ہو اوسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اونسے ہوسکتی ہے
اگر بلغم کو غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور پھریری کم ہوگی اور تضاغط یعنی تنگی اعضا مین خصوصاً نبض مین قوی ہوگی اور اطراف
سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدای مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہوگی اور
بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برامد ہوگا سن اگرچہ خواہ بڑھاپے کا ہو اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے
گو بدن مین حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہوسکتی ہے اگر بارد ہو صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو
کا تا نوبہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہوجاینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے
پھریری لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے
اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونون خلط برابر ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین
اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع
دونون مفقود ہین۔ اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور
اور لازمہ تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن مین کوئی شے
متقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا مگر لرزہ ضعیف ہوگا
اور چشمہ سرد اور قشعریرہ کمر واقع ہوگا تا اینکہ منتہی ہین مادہ غلیظ ہو جاتی جیسا اوپر بیان ہوچکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہوگی

باوجودیکہ اطراف مین برد موجود ہے اور نبض مین صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا ورنہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت
عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونون تپ دایمی ہون لرزہ یقیناً نہو گا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اوسمین خفت قبل نوبت
بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد حمی بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

اور ضروری امر علاج مین شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے ۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق
کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاء حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے ۔ اور مسہل کے استعمال مین انتظار نضج کا ضرور ہے
مگر ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی تنگ پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء اللبلاب ہمراہ گلقند
کہ اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونون قسم کی دوا مرکب کر کے اگر دونون خلط برابر
ہون اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاے پھر اگر استفراغ دواے قوی سے کیا جاے ہو سکتا ہو اور کچھ خطر نہین اور قے کرانے مین بھی خلط غالب کی
رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمین اعتدال
ہو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی کر کے پلائی جاتین خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح
مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے ۔ مفردات مین مثل افسنتین رومی کی ہے
مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم جتید رومی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کر کے استعمال کی جاینگی خلط کو متحرک کریگی
مگر استفراغ نکر سکیگی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے بوجہ اپنے جزو مراری اور تلخی کے مادہ کو خشک
کر دیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلیل سے باز رکھیگی ۔ اور جالینوس اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج
ایسے وقت مین آب جو مین تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاے اور بعضے متاخرین
کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہوے ہین اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہین کہ اس تدبیر مین جالینوس نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے
جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال
نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اوسقدر گرمی اسمین باقی نہین رہتی کہ تپ کی حرارت مین التہاب پیدا کرے
ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہین بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض مین اعتراض
کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوسوقت اعانت طبیعت
کی ادویہ مرکبہ سے جسمین مسخنات اور مبردات دونون شامل ہون کرنی چاہیے کہ طبیعت دونون قوت مین دوا کی تمیز کر کے دواے مبرد سے
تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دواے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے ۔ وہ کون شخص ہے جو شطر الغب
کا علاج بدون ترکیب دواے حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہان اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمین قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ ہے اوسوقت
کسی قسم کا علاج نافع نہین ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے ۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو اونکے
ذکر تفصیلی سے طولانی نہین کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہین ۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو لکھتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ
ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمین قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا
کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اس طرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دواے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت لطیف اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر لطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی لطیف سی گو بمقدار زائد ہو کم
نہیں ہوتی ہے اور پہر آب جو کہ خود اونمین جلا اور سیلان ہے اس قوت لطیفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کی اسکی قوت کو
پہونچاتا ہے اور افزائش حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بہگو دیتا ہے تاکہ قوت لطیفہ فلفل کی اونمین بخوبی
نفوذ کرے بعد ان سب غلطا کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجہتا ہے کہ فلفل
تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگون مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہین بوجہ اسکے کہ اوس
نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے — اور یہ مرکب جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین
اور قرص ورد کے ہین **اقراص جیدہ خفیفہ** جو واسطے شطر الغب کی بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم
ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین **نسخہ دیگر** جو شطر الغب التہاب شدید
کے ساتھ ہو اوسکو مفید ہے گل سرخ ۱۰ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب
ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یک دانگ نسی قرص طیار کرین **قرص دیگر** بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کی مریض کی خصوصاً اگر ساتھ
التہاب او سوزش کی اسہال کی بہی شکایت ہو اور کہانسی بہی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد
۳ درم ریوند ۴ درم طباشیر گل سرخ مع بونمسی کے الگ صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض بریشتہ ۲ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین
قرص نسخہ دیگر گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد
دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑہ درم رب السوس ایکدرم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین
حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی طباشیر زرد
ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندہین مقدار شربت دو درم
ہمراہ اسکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بہی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث
عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت
دو درم ہمراہ اسکنجبین **مترجم** کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کی مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر ایلی دو درم سے ۳ درم تک
اور اوسیقدر شیشہ ایک پتی کیسی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا
وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو شیشہ زیادہ کرین بعون اللہ برء الساعت حاصل ہو — **معنی نکس** کے یہ معنی ہین کہ مرض
زائل ہونے کے بعد کسی سبب اغذیہ ایلی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو — اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت
بدتر ہے تدبیر مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً تلیین وغیرہ
اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتے اس جہت سے
احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے **فن ثانی پیشین بینی اور پیشین گوئی کی شناخت احوال و امراض کا اور احکام بحران کے بیان مین** اس
فن مین دو مقالہ ہین — ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ایک یک سے خصوصیت رکہتی ہین
از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدہ و غیر جیدہ کا بہی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنپر مدار پیشین بینی معرفت کا ہے —

پیشین بینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجودہ سے ایک امر آیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت
سے ہونے والا ہو اوس پر پہلے سے حکم لگا دے بیت پہنچانے قوت کے اسطرح کہ ثابت رہیگی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے
کہ وقت سخت یا ہلاکت ذات کو ہی یا دن کا اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا **مقالہ اول بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران پر**

اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام سے بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعۃ ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہین ۔ بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اونکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کبھی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونون مین قتال و جدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچ اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد مین ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ آ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امید واری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بر وقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کر دیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجائین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح یہ حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے ۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجاے سے زوال ہو بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے ۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہی اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاے ۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو اون اعراض سے جنکا انذار یعنے خوف وہی کسیدن قبل اس . و بحران کے ہوچکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو ۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص ۔ بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے ۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہی ۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور یہ انذار جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے۔ چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین
کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ
ہو۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو
مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو
بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنے رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا
بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنے خون یا ریم کھنکھار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا
اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری
ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الانفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ابھی
مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو
بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین
اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ
خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین اونکی
موت واقع ہو جاتی ہین اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دمل دبیلہ طاعون نملہ
حمرہ نار فارسی آکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران بایا نقرس سنگی مفاصل اور عصب سے ہوتا ہے اور
کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان آور برص اور جذام آور داء الفیل و دوالی
انتفاخ اطراف وغیرہ کے بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج
و استرخا و وجع الورک و درد پشت و ناسور و داء الفیل و دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران
بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے
عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور متقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاے یا کسی اور قسم کا انتقال
خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کے بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور
انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح مستدل یا مخبر کو ممکن ہے کہ لڑائی
کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا بطور خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو
بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے
قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدید
کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو
اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوس بدحالی سلطان کی کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام
ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی - بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وجہ سے
بہت سے زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے - اکثر ایسے وقت طبیب
واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے یا اگر پسینا شروع ہوا ہو اسکے بعد گرم
گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور
اوقات میں واقع ہوں جنمیں عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال
میں باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض کا
قبل اوسوقت کے ہو جسمیں طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر
ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس
حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے
طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں - اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں مثل چودھویں
دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہو جاوے کہ بہادی بحران کی قبل چودھویں دن کے کسی دن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو متحمل
گیارہویں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہو جاوے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے
اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمیں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے
تو بحران تام نہوگا - خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں
یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت بیقراری کی پیدا کردے - مثلا
ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران
کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے
ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی
بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سردی میں واقع ہوتا ہے
- اگر متقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر
زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاوے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بوقت
راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہیں ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی نوبت کم
واقع ہوتا ہی ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے اکثر تپ بحران بوقت راحت کی واقع
ہوتے ہوئے دیکھا - افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے میں طبیب کو کسی
طرحکا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہیں ہے - بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ابتداہی لیے اضطراری ہو
الا نادرا ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے - اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہے

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا
رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحیران حید کے ہو اسکا
حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بد ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت
مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوتا
ہے اور بعض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج ہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہو جاسے
مگر اسلیے استفراغ محمود واقع ہو یا اخراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین
ہوتی — جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے اعراض خوفناک پیدا
نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض
زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے کہ ابتدا مین
سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرتی جسطرف
مادہ کو دفع ہونے سے ضرر ہو اوسوقت طبیب کو واجب ہوتا ہے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کو بکیا انصباب اوسپر ہونے نہ پاے اور کسی طرف مادہ کو
برخلاف خواہش طبیعت کی رجوع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ ناواقفی کے اوسدن کو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع مین
وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین
شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے — اقسام تغیر امراض
کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو
تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کی آہستہ آہستہ متغیر ہو —
پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کی مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کی متغیر ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت
حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بنا بر قول
اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان
صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جاے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی
اوسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے بیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو
اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہو جاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے
قلق اور کرب اور بستر خواب پر بیچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا اور دسر اور گردن اور دوران اور خیالات
آنکھو مین اور طنین اور دوی یعنے کان کا گونجنا اور پھر بھر ابانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور رنگ ہی کا دفعۃً بدل جانا
بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین تنگی سانس مین
اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور مفاصل بطن مین اختلاج
اور قرقرہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوتا

ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا الیسی چیزوں کا نبض جاتا
ہے جنکا نکلنا مناسب خاص مقامون ہی ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری لیس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف
دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے
کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے
اور ان دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے یا اختلاف بسبب اوسکے ہوتا ہے
اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو لیکن اوسکے دلائل از قسم نبض اور تن اور مزاج وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ
دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے اور اوسکو
اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کرین
اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کو ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین لیتے آنکھون میں شنگے سے زرد
زرد خواہ مارے اوڑنے لگتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہوا اکثر امراض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً
صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہوئی کہ اسکو طبیعت اعضاء
رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضا
مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور
درد سر پیدا ہو اور جو چیزین ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے
متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہوا اوسکے دفع کی
دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہوا اوسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ
صورت عرق اور پسینا برامد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہوا ہو جب اوس جانب کو اختیار
کرے جدہر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض
اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہو کر ضرور گذریگا
اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے
مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جبکہ جہت ارادہ
کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا
ہو سکتا ہے کہ اوسمین فساد دیر مین پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے ہر طرف بذریعہ
راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے
اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ
جداگانہ ہی پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ
کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور پہلا

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو جہت
دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر
جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس
جہت کی واضح ہوتی ہے جیسے ہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کیطرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ
مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف معدہ کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے
ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائیں۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اوس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی
اور جدا ہوتی تھی مخالف میں اوس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات
بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قی یا رعاف سے
۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اوسکا بحران یا واسطے تھنے سے یا بذریعہ
رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باسہال یا قی یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً
حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے
خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے
ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور شوصہ کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ بلکہ
ذات الجنب کا حال بین بین ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص
سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہو کر اتمام
بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران
کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے
اوسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنے اوس
دن ہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برامد ہو یا قے خواہ اسہال یا ورم خواہ اختلاط ذہن اور
سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جاوے گو اکثر یہی ہے کہ بحران
ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت
کرتی ہیں۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اسکے بحران
کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں
سوای قرب ماہہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص میں قبل
نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور
غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران ہی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض
بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ

بس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعت اور لڑائی قوی ہوگئی۔ یہ مصارعت قوی سے باز رہیگی - یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہوتی ہین اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا
اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ او طبیعت مین مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے
مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسے وقت طبیعت کی مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جای مگر اینکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر
- ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چہرہ کھچنے تک
ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت
طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمامتر کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا
دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کر دیتی ہے - کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو
مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوای امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہین ہو سکتا اور اسی
امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہو جای اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ ظہور ان علامات بحران کا بالاتصال وون کے
مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب اون قراین کے جنکو ہم آئندہ
ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہو جاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ
نبض مین عظم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے - یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ خشکی اور کھرکھرا ہونا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال
ہوتے ہین یا اونکا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماری کے
دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیماریونکی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص مین اونکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے
ہین کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہین یا مین اونکے عادات خواہ مقتضای طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات
موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور ملہد گویا دلیل مشترک
ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع
ہوگا - اور سوائے عظم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور
اوسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا - خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع
کرنے مادہ کے کسی طرح کا ہوا و طبیعت قوی ہو جای اوسوقت نبض مشوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین میلان پیدا
ہو اور قبل انزال کے نبض قوی ہو جای بالعرض یا انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور جسوقت دونون علامات یکجا ہوتے ہین اوسوقت یہ دونون با ہم
پیدا ہو جاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے - اب ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع بتفصیل احکام
ضرور ضرور کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب مین کیجائیگی علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران مین
اسکی پہچان یہ ہے کہ ددر پیدا ہو اور صورتخیالات کی خواہ بوجہ خیالات فم معدہ کے اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہون یا وجود
سدر اور مرض پیدا ہونے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے - ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کو

کپکپیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعتہً اور اوسکے قریب خواہ اندکے اوس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور
شراسیف مین اور بکیطرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین
شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شبکو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا برطرف ہوجاتا ہے **تفصیل
علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے
اور بتاریق اوسکے ساتھ ہون یعنے آنکھہ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اڑتی ہوئی معلوم ہون اور مونہہ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے
لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر بھر آئین اور خفقان
اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین
لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے
پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ نہو اور باانیہمہ رنگ چہرہ کا
اوسوقت زرد ہوجاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے کے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے اکثر لوگونکو ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے
تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشائخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے
مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے - اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی جہت جگر مین پیدا
ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے اگرچہ طحال مین ہین اور قریب جہت
بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے
اور مریض کو سرخ دھوے چمکتے ہوے اور بتاریق نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھہ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجائے
اور دفعتہً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین
شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج
کی و نیز جملہ دلائل کہ اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا اندازہ
یعنے خبر دہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھہ کے
معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے - اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اوٹھنے کی ناک
مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت
کرتی ہے کہ جونہ بحران سردی بدن مین پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم مین دیا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن
برس سے کم ہے کبھی دیابیتی و درد سر کا بھی اسقدر کہ بحران سے قبل ہین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے
سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور چنبر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا اظہار
علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر یقین استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے
حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا ہے

کہ اونہین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کری اور تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون
مگر خواہ طحال سی بلا وجع اور اشتعال سر کا - اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلا ضیق نفس اور تمدد شراسیف داہنی خواہ بائین
آگی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات
رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کی واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ جگر
اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضای نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے
اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے - بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت قے
مین ہے اوسکے مقابل دوسری بیچ رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشیان
کا علامات قے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات
قے مین ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک سے کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلا اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہے اور
اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہو جاوے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے
نیچے تری سی معلوم ہو - اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آوے سرخ رنگ ہو جاوے - اور باانیہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بنسبت
اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی - اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بنسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو - اور بول تیز
مائل بہ غلظت ہو خصوصا اگر نکین چوتھے روز ہوا ہو اور غالبا ساتوین روز - پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے -
اسیطرح اگر کسی مرض حاد مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات
نضج موجود ہون اوسوقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصا اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور
اسیطور پر استمرار علامات کا رہے - خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے
پہلے لرزہ آتا ہے - اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر ہے
یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا - نکین ہوجانا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے
کہ مادہ کا بحران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا ادرار بول کا ہو - بعد ازان خاص و لائق
ہے ہر ایک کی احتیاط حاصل کرنی چاہیے - اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز لین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران
عرق کی نکرنی چاہیے - اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور بدنکی
حرارت کی فعل قوت پر غلبہ ہون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو **علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف**
اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح
فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثقل مثانہ مین سوزش پیدا
ہوتی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کی دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی ادرار بول مین بھی
پیدا ہونا اور اوسکا دوام خلیط پر روز ہونا اور مادہ مین رسوب کا موجود ہونا - بغیر دلائل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہو جاے اور روانی
شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جاے
تمامی بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال او پسینہ کے خصوصًا جاڑون مین **علامات**
میلان مادہ بطرف براز کے پندرہ علامتین ہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاوے کہ فضلہ
دموی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا
پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجہ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہو اور اسی
حالت مین پہلے براز بھی زیادہ ہو جاے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور پیچ شراسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے
درد پشت پیدا ہو مگر شبہہ یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہو جاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ
کرتا ہے خصوصًا وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری رفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصًا
جب ہو اسر جلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی پر
عادت قلت رعاف اور قلت براہد ہونو عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصًا جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے —
اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی مین بول سپید رنگ و رقیق ہو جاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ خراش
امعا مین پڑ جاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور براہد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور
ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپاے جاوین اور
استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطن یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور عانہ اور ران درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی
پیدا ہو اوسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی** — جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت
مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باانیہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور
نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران
انتقالی سے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا
بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعًا باوجود صحت قوت اور درستی نبض کی خصوصًا امراض سلیمہ مین جو دیر پا ہین اور جنمین
نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تعیین جہت انتقال کے اوسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا
اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل وسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ
کے — ایضًا وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے — سنیا ور مفاصل مین ہونا سے خواہ
ایسا درد اور مثلہ جس سے تعب بیجد کسی عضو مین پیدا ہو — شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کہ بن اس سے خاص کسی مقام پر
انتقال کا استدلال نہین ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں
میلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوتے ہین اور فصل بارد مین
اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت میں سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے ۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جب کا سن پچاس یا
بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جاے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں ہاں یہ انتقال کے واسطے دو سبب
درکار ہیں ایک مادہ دوسرا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ایسا نہیں اور بوجہ کثرت کے کمتر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید
نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط اوسکے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور یہ چیزیں ان اسباب سے یعنے تعاظم مادہ
اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کو مناسب ہیں یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کی قائم ہوتے ہیں اوسکے بعد استفراغ عظیم جاری
ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے **علامات انتقال کے بطرف اسافل**
جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے وہ رگ جو قریب ناف کے ہیں اور دونوں ورک یعنے
کولون میں پیدا ہونا علامت رسوبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال اعلیٰ کی طرف** اعلیٰ کی طرف کے انتقال
پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہنچی ہے بعد ازآنکہ ضیق النفس اور تغیر نظام میں اختلاط
کرا دھر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہوتا اور سرعت حاد دفعۃً ہو اور اختلال عظیم سر میں پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ
خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ میں پڑتا ہے ۔ اسیطرح ہموارہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی میں دھمک ہو اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے
علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط میں قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی
مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات
انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان
بر سبیل انتقال ہو بعد ازان دونوں شریان صدغین کی زیادہ انبساط میں آئیں اور فرمان خوابناک اونمیں پیدا ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت میں
نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جاے اور سانس میں تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اوٹھے جبکہ یہ علامات مجموعۃً عارض ہوں
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونیوالا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا
ہو اکثر اوسی میں خراج واقع ہوگا ۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن
اسباب وقوع خراج سے ہے ۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہیں مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑونمیں اور سن
شیخوخت میں کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے
کہتے ہیں کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا ۔ اگر زمانہ صعود میں تپ کی بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن میں کسی
قسم کا ورم خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات میں تاخیر واقع ہوتی اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے
بڑھ جاتا اور ایسے مرض میں جسوقت بعض مقامات بدن میں دفعۃً جا بجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی
یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب دوار اور بول غلیظ اور تشنج نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی
مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً ابرو اور جبڑوں کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران بیرون واقع ہوا ہے بحران تام نہوا اور باوجودیکہ بحران
دیر میں ہوا عادت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اور ایسے بھی نہوں کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا ۔ حمیات اعیائی
میں اگرچہ تھوڑا دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل میں بھی

کے امید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیتین کے بیچ خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ اوا اداے ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو
مگر جو خراج لحیتین میں واقع ہو وہ اعیاء تعدی میں اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے ان حمیات
میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو بیچ لحیتین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتے ہیں
اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے — اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے —
اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ یکایک بعض اوقات بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ
بول دفع ہوجاتا ہے — اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہے اور عرق اگر اوتر جاتی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص
ربع کہ اسمین مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو — خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کردیتا ہے بہت
سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو — یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع
ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا ہو اوسوقت مادہ کہاں باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاوے — اور ادرار بول غلیظ کا بھی
سبب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے — جو خراجات امراض مزمنہ مثلاً ربع میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضاء زیرین میں واقع ہوتے
ہیں اور جو امراض حادہ ہیں اونکے خراجات اعضاء فوقانی میں اور جو امراض حدت اور ازمان میں متوسط ہیں اونمین خراجات اوپر
اور نیچے دونون جانب کے اعضا میں واقع ہوتے ہیں اور اکثر غرس میں خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے
بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام
پیدا ہوا اور غائب ہوجاوے بدون انفتاح اور مونہہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے بڑا ہوکر
کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برامد ہو یا مرض کا عود بعینہ واقع ہوا اور یہ کوئی جدید امر نہیں ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہیں کرتے
یا وہ بطرف مفاصل اور اعضاء دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف کی دفع ہو — ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے
مرض میں خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہوا اور جو ورم خراجی نرم ہوا اور
ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جاوے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہے مگر ورم نرم کا تحلل دیر میں ہوتا ہے اسلیے کہ
بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اوسکی
پختگی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو ورم برودت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے
خراجات میں سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی
عضو خسیس ہو پرتیس نہو اور گنجائش اوس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو باوقت جلد دے اور گنجائش میں کمی نہو اگر مادہ
اوسمین پوری گنجائش نہ پاویگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کریگا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف
پلٹ جاویگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہوچکی اور آنے جانیکی
حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہوچکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا — بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات
ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر ہر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے
جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جیسے

خصوصیت سیلان عرق کی ہو یا فصل اتریا بین خراجات جسمین کسی مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا مونہہ کھلجاتا ہے
بیسا اگر مونہہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ ذلیل کسی پر کوئی اور خراج نہیں ہے علامات وقوع تشنج کے لڑکون کو جب بحالت
مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونکتے ہیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی
اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جبتک اونکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے
خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے ۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھون مین حول پیدا ہو اور تپ حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنی آنکھون سے پانی بہتا
ہے اور پلکین چھپکا کرین اور گردن اور مونہہ کج ہو جاوے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین
درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر با انیہمہ ورم گرم خصوصاً سر و گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونے کا
یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور
بول مین کمی ہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اسکے اسہال حد اعتدال سے
زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ
لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید سے یہ ہین
کہ نضج تمام ہو جاوے اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنی خبر دینے والا
وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی
خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جدہر سے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہو اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو
ایسی خوبی بحران مین طبیعت اور مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پاوے
مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا ۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے
کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا
چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑہتی جاوے اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو
یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اور اگر با انیہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو
پھر بحران جید کے تمام ہونے مین کچھ شک نہین ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین دیکھا
ہو جاوین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بنسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے لیکن حق
ہے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا چاہیے ۔ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض
کی صحت اور استواری حال اور قوت بڑہتی جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے تمام علامات اچھے ہون اور بیمار ہو جاوے
اگر نضج اوسکے بول مین ابتدا مرض مین ظاہر ہو اوسکی ہلاکت سے خوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پرخطر ظاہر ہون اوسکی سلامتی
خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اول علامت
بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جاوین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل
نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبیل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہوچکا یہی ایک علامت ردائت بحران

ہے کہ روز باحوری مین واقع نہو اور نبض وسدن سقوط اور تغیر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران سے قبل زمانہ منتہی اوس نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر فریفتہ ہو کر مطمئن ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے کے سبب یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت نخود ساکن ہونی تھکی ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین**۔

جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جاے خواہ اور قسم کے علامات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اون اسباب کی جو بحران سے متقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلا حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے اتنی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جاتی اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بسبب اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بجہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے باسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدا مرض سے ظاہر ہون اوس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پر خطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بر سبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃً لون خواہ لمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سو و مند پر بھی لاتا ہے بلکہ اعتبار حال بدنکا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سینہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بجہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا لسبب ان علامات کی طرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب برآری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آتی جاوے پھر یہی حال بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کا بعد

استفراغ سے کہ دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سنونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے بردوت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خصوصًا سوذی کا بامساتی ہو اور یہ بامروتی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو ــــ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید وار صحت ہونا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور یا معانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاء طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا اصطلاح اقتضاء طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی ــــ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علامت جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں مین ضعف ہو اوسوقت علامت جیدا سپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین ــــ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت مین بھی ضعف ہو فورًا موت واقع ہوگی ــــ اکثر علامات مہلکہ کی ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جیدہ واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے ــــ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرقت پہلے ظاہر ہون اونپر بھروسہ کرنا چاہیئے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جا کہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداوت پر کرین ــــ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب مین اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے اور اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے ــــ طبیب متفکر اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرض نسبت سے پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزمًا حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ بتفصیل کر ردی ہو جاوے جب بھی حکم جزمی فورًا نکرنا چاہیے ــــ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلًا اگر زبان کا رنگ ہرا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بوجہ وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کرین **ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوکھ کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے ــــ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہے وہی ہے کہ آنکھین غائر ہو جائین اور ناک پتلی ہو جاوے اور کنپٹی مین گڑہا پڑ جاوے اور سمٹ جائین اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی لو سمٹ کر الٹ جاوے اور چہرہ کی کھال کھنچ جاوے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ مانند ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاوے خصوصًا اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوتی روئی کے ہو کر یہ سب علامات وقوع موت کے علامات ہین ــــ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اور اسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر اسکی تغیر مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے

اور جسکے بدن میں یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہوں اوسکا حال بطرف صلاح کے باسانی عود نہیں کرتا — علاوہ بران قسم اول
یعنے جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہوں بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوئی ہوں
خواہ بسبب اون چیزوں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ ودیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے
ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے
علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں بہت ردی ہیں اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدائے
امراض حادہ میں ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہے میں خود مرض کی وجہ
سے بلا مساعدت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہوں — اسیطرح ضرور ہے شناخت اختلاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح
سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہیں ہوتا اسیطرح آنکھ کی علامات بد
اگر بوجہ مرض کے نہوں آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہونگی اور میلان خاطر بطرف سبات اور پینگی کے رہیگا اور نبض
میں تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بعد
اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہوں رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے — مرض کی وجہ سے ان علامات
کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک وسہر وغیرہ کی مفقود ہوں اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور
اور بہت بہت سی چیزیں مثل شرار ونکو محسوس ہوں جسوقت بدن مس کیا جاوے — رنگ کا دفعۃً زرد ہو جانا بڑی علامت ہے اور سیاہ
ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے — بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کو بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکے
ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے — اور زرد ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے
کبھی بجہت حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہیں ہوتی — اور بسبب
بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے — اگر پیشانی یا ناک میں شکن پڑ جائے
ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے **علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہیں** اگر دردسر ہمیشہ ہے اور قوت
ضعیف ہو اور مرض میں تیزی ہو اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جائیں وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن
رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین
دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا مدہ نتھنے یا کانوں سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دماغ
کے پیچھے — اگر جس شخص کو ابتدای مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر
زائل ہو جاتا ہے — بیشتر ابتدا دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے
یا گیارھوین دن — اطبا کہتے ہیں کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسواں دن بہ نسبت
تیسرے دن کے ساتواں ہے لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن یوم بحران ہے اسلیے گیارھوین دن
یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارھواں دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک
صحیح نہیں ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہیں ہوتا یعنے ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہیں ہے — اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ درسرخی غب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہو جانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کی دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھہ مین پائے جاتے ہین** دونون آنکھونکا بیٹھہ جانا اور سمٹ جانا بعدن اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اوسکا مائل بہ قرفزیت کے یعنے ارغوانی سے بنفشئی ہو جانا یا آسمانی رنگکا بعد سرخی کے آنکھہ مین پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھہ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھہ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنے دیہرا ہونا امراض حادہ مین علامت بری ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ ہو تو بھی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھہ نہین ہوسنے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ نکرے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزہ جو برق آنکھون کے سامنے نظر آسنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا سیلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تھے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھہ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھہ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرط سالم ہوسنے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤن کی اونچنی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کبھی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر وہ نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور ایسی آنکھونکا ٹھہرانا کہتے ہین۔ زیادہ چرک آنکھونمین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاوے اور پھر نکلتا چلا آوے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون سے برامد ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھہ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھہ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاوے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھہ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیئے کہ آنکھہ بر وقت پیدا ہونے اس چرک کی خشک اور اندھی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھہ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کے جو منذر علامات ردیہ کی ہین ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھون کے ایک چیز مثل کرمی کے جالہ کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جا کر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہو جاوے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پہونچنے کے جا جا کر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھہ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

ہیں ورم گرم یا فم معدہ میں واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال بطرف سبزی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے۔ آنکھ کے
ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھوں کا ٹیڑھا ہو جانا اور تباریق کا ساتھ بلا اختیار پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اگر تباریق یعنے چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ
کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے تپ ورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے
علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے۔ اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور اسکے قریب
انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان
اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ بیسویں دن پھنسی
پڑیگی وہ مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اوسمیں
زخم پڑ جانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کے کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے لگائے
سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک میں بو مشک پا گئی اور نتھنوں خواہ سوندھی مٹی کی آنی
علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آور چیزوں سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے
چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کو زخمی ہوئی خواہ ابتدا سے خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت
زبون ہے۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پڑی وغیرہ نہ پائی جائے
بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برابر بہنا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں** کان کی
لو خشک ہو جانی اور اوسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی لو خواہ بارہ سمٹ جائے علامت ردی ہے
۔ کان کا میل جب کڑوا ہے اور میٹھا ہو جائے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدماء اطبا جو پہلے جالینوس
کے زمانہ سے ہیں اونکے نزدیک مہلک ہے۔ کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن
اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہو جائے اوسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر واسطے شبان
کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور پیپ کے مرجاتے ہیں **علامات جو دانتوں کے اعتبار
سے ماخوذ ہیں** دانت پر دانت پیسنا حمیات حادہ میں یا خالی مونہہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھا رہا ہے علامت ردی ہے
بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی
تپ میں شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر میں متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے۔
ہر وقت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا اکثر علیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت
پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بشیر مستدر جنون ہے اور اگر جنون پیدا
ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عقل مثل بچہ کے تھوڑے سے
سبب دانت پیسا کرے اور اوسکی عادت یہی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ
وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہیں **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں** زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ میں
زبون حالی کی نشانی ہے۔ مونہہ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدائے مرض میں مونہہ خشک

اور منتہی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاسے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آنی
مونھہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر ۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی
نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت
کرتاہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے ۔ بعض اطبانے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے
اوٹھہ آئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہو اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے ۔ خشونت اور یبس زبان کی
دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی شئے صابغ کا ہو ۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچہ لازم نہین ہے جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جز بخاری بعض اعضا کا
مشارکہ سے چڑھنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور ہری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا
ریہ تک فقط غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے کف کی خفیف ہی اسلیے کہ ازباد یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ
قلب مین زیادہ گرمی اور عفونت اسقدر پہونچی کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کو تباہ ہوجاتین اور سانس کا پھیرنا باستوا و
انتظام ممکن نہوا اور یہ ازباد بروقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت مائلہ اکثر او نا بسبب
دماغ کے ہوتا ہے ۔ بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوای
بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانبکی راہ بند کردیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے
باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا ۔ اسیطرح گردن مین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے
پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین ۔ اسیطرح اوتارنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے
۔ اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات
جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے
اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضای تنفس سے ماخوذ ہین**
ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے ۔ اور جو سانس
مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جای اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے ۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا
ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے ۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے
اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی پیہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رنگونکی صورت اور
رنگ سے ماخوذ ہین** ۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت
ردی ہے ۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاوسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار
نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجاے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے سے
ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہونی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو احشا
مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت حس کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے
نہین ہو سکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر
ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال انہی دو اضلاع اور مقامات مناسب مین
مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر بخلاف صورت عادت کی بلکہ عادت کی وضع اور
خلاف عادت مین آمیزش کرے کہ علامت ردی ہے خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدر سے قدر سے نیچے اوترے اور جب وسط سے اچھی طرح لٹائین
خواہ عمداً و طور سے بٹھائین پھر کے بجلد پلٹ جاوے اور اطراف کو کھولے انکو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادے اگر حرارت
ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ بلکہ خواہ قلب کو پہونچتا ہو یہ حالت اوسکی ہو سکے اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ
بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسے
یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی
سمجھنا نچاہیے — خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوا چت لیٹنے کے کسی اور بجل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف
عظیم نہین ہو — جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو
نہایت ردی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی
کثرت ہوتی ہے خواہ ورم یا تحلل غذا کی وجہ سے ضعف اوسکے عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف
ہوتے ہین — اگر کوئی مریض قادر مطلق خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے
اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاء تنفس مین
پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہے — آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف
مونھ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے — پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جوڑ بند مریض کے باسانی دوہرے
ہو سکین اور حرکت مین تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاوے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت
سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اوسی طرح الگ رہے یہ علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس یا رو کے برآمد ہو یعنے سانس
تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل
فنا ہو جاوے علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست
آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ بھی ابھرے شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے — ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے
اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جاوے علامت ردی ہے — اسیطرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب
اوس جانب کی زبون ہے — مراق کا پھولنا اگر یہ بھی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر ایسے
پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہو گئے ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا ۔ تمدد شراسیف کا اگر مع دردکے ہو پس مادہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون
درد کے شراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ
مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا
نرم ہوجانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین لیکن بشرطیکہ مرض حادہ ہو ۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی
فنا اور موت پر دلیل ہے ۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت
نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا
دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کی ماخوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات
بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہوجانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اوترے
علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف
کا ہوتا ہے یا فرو ہوجانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی کا پیدا ہونا ۔ برد اطراف کی دلالت قوی
ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو ۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاے
اور گرمی عود نکرے ۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون
جسم کے موجود ہے ۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف
کا خواہ بنفشی رنگ خصوصاً زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہوجانے کے پیر اگر بعد سرخ ہوجانے خواہ بنفشی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ
تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت
ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کی اور پھر بہ نسبت
سرخی کے بہتر ہے ۔ اور با اینہمہ اگر چند ہی قسم کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت
اصلی سے متغیر ہوے ہین یقین ازین ہست کہ وہ ساقط ہوجاینگے ۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت کی ہے
۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج خصوصاً اگر بعد اسہال کے ہو تشنج
کو وہ ضرور قتل کرتا ہے ۔ کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے ۔ **علامات جو سونے اور جاگنے
سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے ۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آنے کی شب و روز
کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز سونا اسلم ہے
اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے ۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ بعض
مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات
کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے ۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکی وجہ اختلاط عقل
پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے
علامات جو ہاتھون کے کامون سے دریافت ہون کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ تنکے جمع کرنا یا بروقت اپنے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات
ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف او ترتی ہیں
علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں وجع شدید احشا کے حمیات حادہ میں علامت ردی ہے کہ دلالت
احتراق شدید اور ورم عظیم یا اخراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نہ رہے
اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہے **علامات جو تڑپ و زور بات کرنے اور سکوت سے**
ماخوذ ہیں صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے۔ سکوت جو طولانی
ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ
اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے۔ مریض اگر عین بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے
کہ مرد گویا کا چپ ہونا ابتدا رسبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای
ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہیں** ہذیان کہ ہمراہ کثرت حرکت
اور سیر میں دھمک اور ضربان خواہ کنپٹی میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان میں سکون اور اطمینان ہو تا قاتل ہوتا ہے علامات جو
حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو
مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہے۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا سر بساحت علامت ہے جسکی کہ بوجہ کرب اور اختلاط
عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں تو تیلپنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ
اس مرض میں اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا اسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتی ہیں اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث
ہوتے ہیں۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہوں اور تڑپ اور [illegible] اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے
۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہے اور اگر بحران جید کے ہو تو بہتر ہے
۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر نہایت خطرناک ہے۔ **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی**
کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ طبیعت بعض اعضا کو [illegible] فضول کے حرکت دیتی ہے
پھر وہ عضو جسمیں یہ فضول جمع ہیں ضعیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور رقیق ہو [illegible] دفع کی چنداں حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور ضعیف
نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اسوقت
طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اسوقت وقوع تثاوب وغیرہ کا ردی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت
قادر تحلیل مواد پر نہیں ہے بدون سونت کیف کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کی اور یہ امر سہل ہے چنداں دشوار نہیں ہے۔
علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں بیمار وہی شیا دیکھتا ہے جو اسکے بحران سے
مناسب ہوتی ہیں مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب میں یہی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آمادہ
دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور
اور امراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہیں جیسے امراض مزمنہ میں ہے اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہو جاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پیاس باطل ہو ذکر اون احکام کا جو قانی استدلال پر محمول ہین یرقان قبل از ساتوین روز تپ سے پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہوجاوے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہو جاویگی ۔ اور مجملا یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ محمود نہین ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل ہے خصوصاً بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہار دہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی پہچان خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہے ۔ منجملہ علامات ردائت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جو بخش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا سب اندام تمام جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہے علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہوا سمین حرارت زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیچ گوشت مین پیدا ہون اونکی گنگی اونکی قبیح اور ریم سے نہو وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور ادت طلوع کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اور ساتھ ہی ورم کی ردائت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی خوف ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین علامات جو پھوڑون و پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بدعلامت ہے اور اگر یہی نمودار ہو کر بیٹھ جاتین خواہ جوشش اور فوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کی ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا ۔ بدن کے زخمونکا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو پر کوئی شے مثل ملکوہ سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائے گا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دا جین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف ابیض یعنے سپیدی دانی بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہے ۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اوس ورم تپ

درد شدید پیدا ہو جو تیسرے روز مرجاے اور گرانی سر اور سبات بھی اپسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو مسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس نرم مین مواد امعا مین اسقدر لیسدہ ہوجاتا ہے کہ شبیہ لعیقول ہجار کی ہوتا ہے علامات بحران رو لاحق ہونے سے ماخوذ ہین لرزہ جو کہ اور بار بار کسی تپ شدید مین آسکے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحرانی ثبات قوت بھی پیہم لرزی آنا بشرطیکہ بوجہ لرزہ کے تپ اکل نہوا اچھا نہین اور سبب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اور اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہوا اور اگر استفراغ لرزہ مین باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے - اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہین ہوسکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے تکلم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یاقی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہوا اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہے اوسیکو نکالے اور بسہولت واقع ہوا اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو - خلط کے تمام وکمال نکل جانے کے ذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہے کہ وہ خلط استفراغ ہوکر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوا اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برامد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول کے دفع ہوا اور یہی حکم قے کا بھی ہے - اگر استفراغ شروع ہوکر کمی کرے واجب ہے کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجاے - اگر افراط استفراغ مین ہوا اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہوسکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہوسکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہوں دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہوں طول مرض پر دلالت ہوگی احکام پسینے کے عرق کا برامد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور فرمنہ مین جو بلغمی ہوں اور اورام حارہ مین اور اورام احشا مین

بیان وجہ زیادتی عرق کا عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد دافعہ اور استرخاء قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہوجاتی ہین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے - عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جاے خوب ادرار ہوتا ہے اور اگر بحالہ خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہے

بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اور جنمین کم جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوسمین عرق بھی کم برامد ہوتا ہے اور اسیطرح جس مین بسبب ضیق مسام پیدا ہوں اونمین بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم برامد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اودہر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اودہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اودہر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے - بہ نسبت پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونمین مین عرق زیادہ برامد ہوتا ہے بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہے

بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ برامد ہو یا کم نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اذیت نفض کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برامد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ — پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے
— اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ منزا اور دفع طبعی کے موافق نہیں نکلتا
اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلاء قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فور آجو امتلا اوسوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور
ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بالفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنی
فضول غذائی مدت سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جبتک کہ ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے
کیا جاسے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی اور پسینا ایسی امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف
اور قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اوسکے دشواری ہو وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج
عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار اخلاط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی کا ہو
ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا
رہتا ہے پس ہر وقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہو گا مگر اسلیئے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اسواسطے عرق کو اعتدال
طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلاء کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز
ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے — **ذکر اون ایام کا جنمیں عرق زیادہ یا کم برآمد ہوا** — اکثر امراض مادی میں عرق تیسرے خواہ
پانچویں روز برآمد ہوتا ہے اور چھوٹے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسویں
خواہ اکتیسویں یا چونتیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے — **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** — وجوہ استدلال عرق
کے یہ ہیں کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد و خواہ سبز ہونا معلوم
ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیریں اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذالک
اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی و پشت
اسی امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلیگا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اوسی عضو میں ہے — اور
وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدائے مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد
پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے — **علامات
جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں** — سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق
منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود
غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت کرے — پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون
سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اسلیئے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ
رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے
پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہو جاتی ہیں — عرق جو رنگ رنگ کر
نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہیں ہے بلکہ حقیقت میں البتہ مفید ہے۔ بعد برامد ہونے عرق کے اگر خفت مریض میں نہو تو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق
کے مرض باقی رہے تو اوسکی زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق برامد ہو عرق شائع جو منتشر تمام بدن میں اگر ابتدای مرض میں
برامد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر اسکے سبب عرق کا رطوبت ہوائی ہو جو بارش کثیر میں ہوتی ہے اور اوسوقت عرق
ایسا باوجود برودت کے یعنی برودت بہ نسبت اوس عرق کی برودت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اگر ابتدا
عرق کی بعد کو بعد بحران تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے کچھ ہڑی خارش ہو تو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے
اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن میں اور عرق کا برامد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے
کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے
وہ شے زائل ہوگئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ محض
استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے۔ جسوقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برامد ہو یہ علامت
زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے
جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن میں برامد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد برامد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اوسکے قرینت
اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برامد نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت
اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے
اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برامد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب
امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض ہو نقیہ ہوتا ہے اور اسکے بدن سے
عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت لقاپی ہوا اور سکے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت
سے ماخوذ ہین نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجبت زیادہ ہو ردی ہے اور
ذوالی بروقت ضعف کے ردی ہے۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک
نبض میں احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور نبضہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا
اختلاف بد ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت
بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام تکمیر چھوٹے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو
اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص
کی ضرورت نہین ہے ہان اور جو ورم ہے اوسمین رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ میں اور قریب پڑے۔ اور حمیات
محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور
ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے
اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنی طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر چوتھی روز واقع ہوتا ہے

گر تیسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز چھینک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید ہو تی ہوا اور یہ بھی دریافت ہو جائے
کہ رعاف شدید نہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیئے اسطرح کہ آب گرم سر پر
ڈالین اور نکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ اسپنج پر اسطرح
جس نتھنے سے رعاف ہو رہا ہے لگائین گے تاکہ اوس سے حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب
مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اور اہم واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ذات سو اور برسام
اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلابت رکھتا ہو کہ قریب تحجر کے پہونچا ہوا اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اوسمین امید
اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہین ہوتا اور کسی قسم کا بحران ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ مین ہوا ور
ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف
ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برامد ہوا اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف
چودھوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو
دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے
یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز** سے کتاب اول یعنے فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور
اوراب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برامد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے**
اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد
نضج کے بروز بحران جید واقع ہوا ور اوسمین علامات محمود بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف
کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر
دلالت ہوتی اور امید رکھی جاتی ہے۔ سوائے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز انحراف اور
ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منتن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو بوقت
ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول براز دفع کرتی ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس مین صفرا
غالب ہو اوائل مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے
کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجاے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے
اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ
حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی روایت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا
استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلئے کہ شحم
کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہو اور زردی پر
ہو جاے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے۔ جس اسہال کے بعد نیند آجاے

ایک شئ رقیق جیسے جاہئ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکی علامت یہ کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور یہ بہت جلد براز ہوتا ہے اور کبھی
تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال ردی ہوتا ہے۔ جس وقت براز میں چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہوں تو
امراض میں ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہیں** قے کا بیان بھی کتاب اول میں فن کلیات میں ہو چکا
مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدیدہ کا ذکر ضروری ہے لیکن وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ قے فائدہ مند
وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونوں میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر رقیق صرف یعنے ایک
خلط کی ہو وہ سیقدر زبون ہے اسلیئے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو
قے سے ماخوذ ہیں** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کی مثلاً رنگ قے کا سپیدی مائل ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور
خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ
تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن میں تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر
اسکی قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاء حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا
کسی شئ ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر اکثر دفعہ قے کرنے میں یہ سب الوان مختلف برامد ہوں وہ قے نہایت ردی ہے۔
بدبو قے ہر طرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے
متعلق ہیں** جیسے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کا ہے بیان کر دئیے ہیں اور
اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور کرتے ہیں۔ پہلے ہم کہتے
ہیں کہ اگر بول میں علامات نضج کے نمایاں ہو جائیں خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہوں فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے
اسلیئے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاصی کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط کچہ اور
خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلیل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے
خصوصاً اگر اس خلط میں حرارت شدید نہو مگر باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول میں اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے فوت پر مرض
کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کی حالت مرض میں باقی رہے اور چار دن
زمانہ از ابتدا تا انحطاط اوسی حالت میں گذر جائیں۔ جو بول زمانہ تزاید مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت
اسلیئے ہے کہ کبھی بول امراض وبائی میں جیسے رقت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے
۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں و نیز دیگر علامات ردائت
بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو بسبب جگر اور نواحی بول کی پیدا ہوں
علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور
ایک مرتبہ حبس البول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتہ
مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول
بذریعہ بول کے کر دیتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں تخلخلات وہ یہ دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بذا بدشواری نضج کو

قبول کیا گیا ہے۔ پس اگر حمیات حادہ ہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہیں** رقت بول کی کبھی بمثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس پر رقت معلوم ہوا کرتی ہے اور لفظ المجلطہ پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے۔ در رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت ممیزہ کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا بسہولت نہیں ہوتا اور اس رقت میں خرابی نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ میں چند روز پے در پے آسے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکساں رہی موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جملہ اور دماغ پر ہوتے ہیں پس نیچے اعضاء سے منتقل ہوجاتا ہے۔ اگر بول میں غلاظت پیدا ہو مگر مرض میں خفت عارض نہو اگر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی میں یعنے زمانہ صعود کلی میں نہ صعود نوبت واحد میں تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضاء زیرین پر دلالت کریگا قوام بول میں بحث فصول آیندہ میں کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول** سیاہ اور سرخ کے ہمراہ جمع نہیں ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو وہ صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے معلوم اور سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول میں ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اسکے مقدار میں کثرت ہوتی بول میں غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہیں** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ میں غلیظ ہوجاوے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہوں اور تپ احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد میں ہے۔ **بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت** جید نہیں ہے اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہے نہ اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے۔ بول غلیظ یا کدورت جسمیں کوئی تہ نشین نہو اور اسمیں قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کا ور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج وہ کام نہیں کر سکتی اور یہ علامت ردی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم بیشتر بحران حمیات اعصابی نفخی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہیں** بول سپید حمی حادہ میں میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول میں دلالت کرتا ہے۔ پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف احشا کی رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہو مگر اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اگر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہو اور اوسوقت سحج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور علامات پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہیں بروقت سیاہ ہونے بول** **کے حمیات میں** ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ میں حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہیں ہے اگرچہ بول سیاہ بکثرت خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ بعض کی مادہ کو مستفرغ کر سکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اخیاض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہیں اسلیے بول سیاہ عورات میں اسلم ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول**

سیاہ جسقدر مقدار مین کم ہو تو جسقدر برا ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے
اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اوسمین ثفل متعلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا ہے اور نہ اوسکی تہ ہوا در نہ ... ان علامات
کا بول مین امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کے خبر دیگا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ بخلاف خون سیاہ پیدا
کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہے اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برامد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم
ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسامات کے دفع اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کی ہمراہ جسمین
کوئی شے معلق گول اور بد درد ہے تو عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جنبین مین اور ورم شراسیف کی نیچے اور عرق
بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے ــــ
بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کی طول مرض پر اور بوجہ سواد کے رداوت پر دلالت کرتا ہے ــ یہ بھی کہتے ہین کہ بول
سیاہ اور لطیف جس شخص کی برامد ہوا اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشعر ہو جاے اور
غلاظت بھی نمودار ہو اور باایں ہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ
جو رقت سے بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان
حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خواہ اونکے بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی اسلیے کوئی
مادہ جگر مین ضرور ایسا جای گیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہو سکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ حار بہت ہو بہت
جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہوا اور اوسکے ہمراہ درد
درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمرت
بول سے امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پائے جاتے بحران کے جلد واقع ہونے پر
دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے ــ مگر بہرحال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے ــ رقت
بول مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے ــ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور
متواتر اور بدبرامد ہو خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے ــ لیکن اگر بکثرت برامد ہو
اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین ــ محض خون کا پیشاب امراض حادہ
مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلای شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہے اور ایسے ہی بول سے خوف اوس اختناق
کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا اور تجاویف قلب کی پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کی متوجہ ہوا ور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف
دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہو جاے بعد اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین ہو سکے
اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا
اور رسوب بسرعت پیدا ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کی
ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو ہضم خام اور خامی
پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت ہو ــ بول اشقر بھی حادہ تیز

بری ہے لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلالت [illegible] کچھ اندیشہ نہین ہے ۔ ہان اگر سوب نہ تیتی ہو تو نہایت
ردی ہے ۔ [illegible] کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی
نظر آئے ۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو [illegible] سنے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بری یہ ہے
کہ ابتداے مرض مین ہو اور جسوقت دلائل ردی ہون [illegible] بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی
خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز [illegible] علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہو اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے [illegible] امراض کے پیدا ہو ۔ بول دہنی بشیر اختلاط
عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے [illegible] خواہ ہے کہ خشک اگر سے حمی حادہ مین برابر ہون
اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی [illegible] ردی ہے ۔ خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اوس کے [illegible] نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت
حرارت کے ہوتا ہے ۔ بول سپید اور رقیق جسمین [illegible] ہوا اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی [illegible] ہوتی ہے ۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین
بقدر کفایت بیان ہو چکے ۔ بول رقیق اشقر ابتداے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاے بعد اوسکے
متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کو تشنج پر
دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات [illegible] علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت اسلیے
بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی [illegible] مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ [illegible] ہو نہایت ردی ہے خصوصاً
اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات [illegible] مین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بجوف اخراج بول [illegible] درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاے اور
دردسر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے ۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین جسکے اعراض مین سکون ہے
برابر ہو دلالت رعاف پر کریگا ۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوتی ہے اور تپ خفیف اور
سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوس کا
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اوسکی اذیت مین اعضاے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین جاتے ہین بول کی
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر رنگ مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً
جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اوس پر غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اونمین سے کون قتال ہے
جسوقت قے اور مغص یعنے مروڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تحلب بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

ضلالت پایا جاوے اور سینہ اور دست کا رنگ بھی [illegible] اور امراض مختلفہ کی سبب سے اون کا
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت [illegible] جسوقت بھی لازم ہین برودت ظاہر جسم کو اور سوزش
و حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی [illegible] جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض
ہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعتاً اسہال [illegible] جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان
و غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت [illegible] برابر ہو اور ناخن زرد ہو جاتین خواہ سبب
صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہوا ور زبان [illegible] بدن مین کسی اور جگہ پھوڑا غریب یعنی نئی طرح کے
دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے۔ جسوقت [illegible] اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باوجود اسکے
کی حرکت بڑی ہو خرابی اور لون حالی [illegible] کا اختلاج یا ج ناقصہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہو [illegible] حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض جنون کے
ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ [illegible] نہین پہونچا بلکہ فقط ظاہر اطراف مین ہوتا ہے اور
یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر [illegible] اسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا ہمیں و زنگ برابر ہے اور ورم اور تپ [illegible] ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور
اذیت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور ماوہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف
خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہین جسوقت اون مریضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو
پس قریب موت پہونچے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین جی سکتے۔ جسوقت کوئی شخص تپ محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعتاً خفت اور
سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ کسیطرح کا استفراغ ظاہر ہوا اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہوا اور نہ ہوای گرم سے بطرف ہوای سرد کے انتقال شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باوجود نبض کی سرعت فوت ہو جاوے اور
سکون پیدا ہو جاوے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہوا اور دفعتاً اوسکا قلب بھڑکنے لگے
اور قبض تشنج بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجاویگا۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پہلے اوسکا بول
اسقدر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاوے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہوا اور رنگ بول کا سپید ہوا اور ایسا ہی
متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدہے کا پیشاب ہوا اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو
اوسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مرجاویگا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہوا اور پھر سرخی
آلکا مہجور و امر کب ہے اوسکی مانند ہو جاوے اور پسینہ بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے
اور بدی ہے۔ بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشواری سے
ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید تیرہ پانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہوا اور اوسکے ہمراہ
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور تیز چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجاویگا۔ یہ بھی
کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہوا اور اوسکی آنکھون مین خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجاویگا۔ از انجملہ

جس شخص کے جسم مین دانہ مثل مشور کے اوسکی آنکھ کے نیچے برآمد ہو وہ سوین روز مر جائیگا۔ اور بیمار یعنی شیرینی کو بہت دوست رکھیگا
اور خصوصاً حلوای شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہوا ور اوسکے بعد سے قی یا خلفہ عارض ہو دلیل موت
کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہون بعد ازان اوسکی عقل زائل ہو جاے
مر جائیگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین ترابل پھنسے ڈھیلا پن عارض ہوا اور اوسمین درد نہو اور اوایل مین اس
مرض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو وہ دوسرے روز مر جاے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نکوسکے دانہ گول
اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جائیگا پچاس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے
موت کی یہ ہے کہ سر پر پسینا نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط
اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض مین تم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فہم
معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض یک نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا گیا
ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثقل کی تاخیر ہو جو معلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہوا ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً
چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو امتداد سیف منتفخ نہون
ایسے کہ وہ سبلے نہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کی
پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف
دلانے والی چیزین اور آلام جو بعد بحران واقع ہون اور اونکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین
طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدای مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات کا ہونا اچھا ہے اور کثرت
سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کی حرکت
کی ہو اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ
رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کی ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان
استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو جز طول
کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی۔ ابتدای مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کی
اوائل مرض مین پائے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامت کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جاتین اور طول مرض پر دلیل
ہون۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اونکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہو اوسوقت
حکم امداد مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن تھی اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو شرط ایام انذار
کے مذکور مین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور سبب
اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم
حرکت مین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ
بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلیل** اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نوبتہاے مرض مین تزاید ہو مقدار او

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث ہو اور اسیطرح نضج خواہ
عدم نضج کے علامات بائہ ا ور خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعہ سے عجلت انقضاے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ
بحران کے دفع ہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہون اور علامات بطوء کے موجود ہون
مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کہ ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائیگا اور اگر بعض امور مقتضی طول کی
ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی
ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کو کیا جاتا ہے **احکام نکس کے**
نکس ورد دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب سے تمادہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین۔ اگر سوء
تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو
موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جاے جیسے گلقند
عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ
صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ کا بحران کی شدت ملکہ بحران تام اور جید ہو تحقق نہ ہو جاے خصوصاً اگر
بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور
پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور
خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جاے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور شراسیف مین اور نواحی جگر
طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ
علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسیطرح اوسکا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جاے
منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض
روی روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بوقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر
نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جاتے ہین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر
اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ تشقرت یا حمرت سے باقی رہ جاے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال
بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت بہ نسبت
فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہیں اور اونمین
اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور رام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے احشا مین خواہ
صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل ربو حشنہ
وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا
سبب جو قوی کو منحل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے
یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو جاتا ہے مریض اکثر بوجہ تنگی تنفس کے مر جاتے ہیں یا اسواسطے کہ [illegible] یا اسکا کہ بوجہ ثقل اغذیہ یا
اور انکی حلق خشک ہونے پانی اقسام موت کی جو حمیات میں واقع ہوتی ہیں اور ہلاکت کیفیت سے ہو
مریض کی ازین قبیل وہ موت ہے جو ابتدائے نوبت میں تپ کی بوقت تبرید اور درد و غشی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات
اورام باطنہ میں جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعۃً ہوتا ہے اور ایسی طبیعت ان اعراض میں جنسے طبیعت بوجہ ضعف
کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو تو ایسی
گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے ازین قبیل وہ موت ہے
جو منتہی نوائب حمی میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا
ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب
یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی میں گویا بچوں کی سی حالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہو کر بدن کے اطراف میں خلع مادہ مرض کے
حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب میں ہے اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی اس سے جدا ہو جاتی
اور ایسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مر جاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے
ہیں اور کبھی انحطاط میں زور آور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت میں استرخا اور تحلیل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونوں انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط حقیقی اور صحیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی
نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج
ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض کا
ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو غشی پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور ایسی
ایسے اسباب انحطاط جزئی میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برابر ہوتا ہے۔ جدری میں آدمی اکثر زمانہ
انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مخالف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن میں برابر ہوتا ہے یا فقط
سینہ میں اور اگر جلد حالت نزع میں خشک ہو اوسوقت موت بعد عرق کے ہوگی اور اگر جلد اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی
۔ اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم میں ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا
ازواج میں ہوتا تو موت بھی ازواج یعنی جفت میں ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنوں میں ہے تو موت بھی افراد میں ہوگی یہی حال غشی کا ہے کہ غب لازم میں موت
بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اوسوقت ہمراہ مرض کی اعراض ردی پیدا ہوتی ہیں جیسے اختلاط عقل و تشدد کرب و سبات و ضعف تحمل حمی کا اور اوسکے
پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور رجع فواد اور قلق بلغمی تپ ہے اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا نہیں
ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل میں اشتداد۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ میں
جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تزید میں
جو ظاہر اور محقق ابھی بحد منتہی نہیں ہوا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے
جاتیں اور نہیں دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور پائے جاتیں پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جاتیں حکم وقوع موت کا کیا جائے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذای دوائی جو مسہل ہی جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سی کیجاتی
ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذای دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض
کے ہون جیسے آلو بی بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتی ہین
کہ فقط ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ —
فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے بے پرواہی مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسپر انتفاخ سحنہ
اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگونمین
اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہونٹھون مین چھالے پیدا ہون — کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے منتظر دارت
خون سے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح
کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے — مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاوے اوسمین تدریج
اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعۃً کوئی تحریک نہ کیجاوے — دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کردیتا ہے اور کبھی سبب
بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور بیداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اوسکے
بدن مین تپ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے — مقتضای احتیاط یہی ہے
جمیع ناقہین مین خواہ اوسکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری رہی
ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران
حالت نقاہت مین آنے والا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوسکے غرض
کے افزایش غذا مین ایسی کیجاوے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو — اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص کہ
جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اوسکی تخفیف بھی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر کیجاوے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی
اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی
باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے — اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین
امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول
غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھا گیا اور اوسکے ہضم پر قادر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدنمین پھیلتی ہے یا اوسکے بدنمین
اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی
خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی. کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرسکے
اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے
کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے — اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاوے یہ بات
بہت خوب ہی اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہوجاوے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدنمین تغیر
بجانب قوت اور فربہی کی نہو پس قوت اشتہائی اور قوت الہ اشتہا یعنے عصب کی جو کہ معدہ کو حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہین ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے فم معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے ۔ مناسب ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور
چوزہ ہای مرغ سے گوشت حدے یعنے بچہ گاو کا کھلاتین اور عادت پر اوس شخص کی مقدار خواہ مرغوب غذا مین نہ آسفے دین جب تک کہ عروق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی بس عروق کا اثر ہو سکنجبین سے کبھی تیج اسہال پیدا ہوتا ہے بسبب ضعف امعا کی اسیطرح
اور ترش چیزون کی استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہی ہے کہ اونکو ہواے مخالف مرض کیطرف لیجاتین بنسبت اوس ہوا کے جہان
اونکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کرنی ہے جسکا خوف عود مرض اور اس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے امان
کی ضرورت ہے اوسکا مقابلہ ناقہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ ابتدا زوال مرض
کے بھی خیال رکھین کہ اوسکے سینے مین خشونت پیدا نہو ۔ حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا لحم ضعیف بھی تحلل
ہو جاے اگر حمام مین جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برامد ہو بیشک اوسکے بدن مین کثرت فضول کی ہے استرہ سے بال تراشنا زمانہ
نقاہت مین بھی مضر ہے جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہے ۔ تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید
بنے اور بسہولت ہضم ہو جاے اور بھوک پیدا اوسکی [illegible] اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے ۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو [illegible] اور احتیاطاً بھی ایسی غذا دینی مقتضی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
تر اور قلیل غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا [illegible] اور غذا غلیظ اور کثیف اسکی مخالف ہین طعام کی قسم سے
ہون خواہ شراب کی اقسام سے ۔ سرد چیزین ناقہ کو ہرگز نہ [illegible] حرارت کی ضرورت واعی نہو بلکہ اوسکی تدبیر حرارت
اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہے جسمین حرارت [illegible] اول اوسکا معدہ پر آسان ہو اور وہی ہضم کے
اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور [illegible] بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی
رہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر [illegible] سے کوئی چیز یون اور نا پسند معلوم
ہو بمقدار کم کر دینی چاہیے ۔ اگر دفعۃً امتلاء معدہ پیدا ہوا اور معدہ مین تمدد [illegible] وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسلیے
یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہے [illegible] وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت
اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین [illegible] ضرورت تعجیلات داعی ہو یعنے مثلاً
بھوک سے بے طاقت ہوا اوسوقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی [illegible] شکم سیر نہو ۔ بہت
سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گرانباری پیدا [illegible] موجب تشنج ہو جاتا ہے اور ہمنے
ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے [illegible] کبھی بوجہ ضعف معدہ
کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت غثی [illegible] ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف
جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہوتی
ہے کبھی بسبب امتلاء اخلاط کے تمام بدن مین اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے ۔ کبھی بسبب ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی
کی خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور
نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کیواسطے ہے خصوصاً جب کہ اونکی

اشتہا ساقط ہو یا بہ نسبت معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے فریبچ کا جوکہ بیٹ ہے اوس سے الان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جو نسبت مسکنہ بین مرجلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اوس سے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے حرکات امراض کا بیان اوقات اربعہ مرض کی اسباب حمیات مین مفصل بیان ہو چکی ہے۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کبھی شدت مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہا سے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور ادوار کو حرکات امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے

مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدا از مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان

بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر مجبوری پر گرتا ہے اور مرض جل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہو وین اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتی ہین اونمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا اوسکی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور نہاتا دھوتا تھا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپونمین ابتدا پاؤن ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدمہ ہوتا ہے خواہ قبیل [illegible] شروع ہو کر بعد اسکے تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کو وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود ہوتی ہے۔ اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہوا از روز ولادت حساب لگانا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہین۔ اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے

بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا

اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی رطوبات عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بحسب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھنا جاتا ہے دریا مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاتا ہے اوسوقت انتہای مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب پندرھوین تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہے یعنے کشش اور کمی پھیلاو مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینے کے ایام محاق مین اوسوقت انتہا ہے کو پانی پہونچتا جبکہ سے مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا

شروع ہوتا ہے اور بہتی ہے اور جزر و مد کا ہیجان ہوتا ہے ملاح اور کشتی کے صاحب اس بات کو بدیہی جانتے ہیں اسیطرح جو لوگ کنارہ
بحر اعظم کے بستے ہیں اونکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم میں مذکور ہے۔ مذکور
تحریر تاثیر اور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی مغز کا ہیجان بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ جو دہوین تاریخ قمری اعظم
ہین حسبقدر بھیجا اور دماغ سر میں نکلتا ہے اور تاریخون میں استقدر نہیں ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہیں وہ اس سے
بخوبی آگاہ ہیں۔ نیز بہ نسبت سرعت نشو و نما کی پھل درختہاے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ
مین قمر کی حسب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعویٰ کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اشد پذیر ہین پس
کہ احوال میں جسقدر اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کو حالات
اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع سے
ہو پہنچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان میں ہوا ہے یعنے ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ابتداے تھا اور کوئی مرض
جسم انسان میں پیدا ہو پھر آخر سنبلہ میں ابتداے ہوا اسدن نہایت تغیر کنندہ کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شدت کا وہ دن ہے
کہ قمر تربیع پر اوس نقطہ کے ہو پہنچے یعنے نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر سے اور مقام قمر سے ہو جیسے مثال مذکور میں
آخر درجہ ثور کا ٹھہرے گا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہو جاے جیسا مثال
مذکور میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹ ½ روز یعنے انتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ
گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اوسمین سے ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتحاق میں کچھ تاثیر نہیں ہوتی ہے
اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہو ۲ ⅚ دن کے یعنے دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار
کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنے ۲۶ ½ اور اوسکا نصف ۱۳ ¼ یعنے سوا تیرہ روز یعنے چودہواں روز بحران ہے اور اسکا
نصف ۶ ⅝ یعنے چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنے ساتواں روز بحران کا اور اسکا نصف ۳ ⁵⁄₁₆ یعنے تین دن اور پانچ سولہوین
ایکدن کی یعنے چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین
اور اس حساب میں تھوڑا سا فرق ہے یعنے وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۷ سے تنصیف
تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیف اسطرح ہے ۲۷ کا نصف ۱۳ ½ اور اسکا نصف ۶ ¾ اور اسکا نصف ۳ ⅜ پس حساب
اول سے حساب دوم آخر تنصیف میں بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول میں آخر تنصیف ۳ ⁵⁄₁₆ ہے اور
حساب دوم ۳ ⅜ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ۳ ⅜ = ⁶⁄₁₆ اور ⁶⁄₁₆ − ⁵⁄₁₆ = ¹⁄₁₆ یعنے سولہواں حساب دوم میں زیادہ ہے
لیکن اس دوسری راے میں کسیقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ دن
تنصیف اول ٹھہرین تیرہوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آئندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ اوقات
اور اوقات ہین کہ انمین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انھین کا نام ہے
اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین۔ جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع
ہو یعنے روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور عاصی نہو بوقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آنے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر بوقت
انقضام اس مدت یعنے زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زبون حالی مرض کی واضح ہوگی — جو امراض خواہ اعراض
مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدر
کی بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکوک امر ہے اور اس تجربہ مین گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل
برہانی اسکی ثبوت پر کماینبغی قائم نہین ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا اوسی کو
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم تک
پہونچاتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہے — بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بسبیل تجربہ
ہوجاوے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی دلیل مین شک باقی رہے پس
بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دورہ اوس زمانہ کا نام رکھتے ہین
کہ اگر اوسکو دونا کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جاتے ہین حاصل تضعیف
یوم بحرانی ہوتا جاوے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمری
بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے — مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے
ہین کہ انکی تضعیف کسر (بموجب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جسکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب اوسکے دو چند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن
ہوتا ہے اور اوسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف
مین اٹھائیسوان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے مگر عشر بینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہے برابر بحران کا دن ہے اور دونون دورہ جو رابع اور سابع کے ہین عشر بینات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف
ہر ایک دورہ کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جذر صحیح ۲ ½ مین واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت
سے ہر تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہین ہوتی پس رابع پہلا پوری چار دن کا
بعدد ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۳ ⅓ خواہ ۳ ⅓ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار
دیا جاتا ہے کیونکہ دو چند ۳ ⅓ کا ۶ ⅔ یعنی ۶ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہوین دن ہوتا ہے
کیونکہ ۳ ⅓ + ۱ + ۳ = ۱۰ ⅚ یعنے دس دن اور بیس گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دورہ کی رہی سہی کسر نکل جاتی
ہے اس طریقہ پر کہ روز یازدہم مشترک رابع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ جذر کسر
مذکور کے آخر رابع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کیے ہین جسمین سابع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا متحد ہوجاوے اور چودہوان
روز بحساب رابع اور سابع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابع کا کرتے ہین پانچوین بحران بیسوین روز
پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہوان روز مشترک شمار کیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہین ورنہ اٹھارہوین
روز بحران ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہے

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہی پھر چونکہ اب دو دن مشترک لے گئے یعنے چوتھا اور گیارہوان لہذا یہ دونون پانچین بحران مین اضافہ کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہی کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہی اسلیے کہ ساتوان روز دونون مین شمار کیا جاتا ہی پھر جب چودھوین روز تک پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہی آپس مین اطبا کا اختلاف واقع ہی افاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت اسبت مقابلہ کی ابتدا ہین پانچوین دورہ کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح ہوتی ہے کہ سترہوان روز دور رابوعات یعنے پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ ہے کہ چودھوین روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل پڑھتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصول ٹھرایا جاے اور اگر دو سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے حساب سے بیسوان روز بحران قرار دیا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین اور سابوع سوم موصول ٹھرائین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدہ کی رعایت کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بنسبت ابتداے مرض رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اوسکی بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہی اور سابوع چہارم منفصل ہے اوسکے بعد اکتیسوان روز رابوع نہم منفصل ہو پہر اوسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اوسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول پڑیگا اور وہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداے روز بستم نہایت یوم چہلم تک بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے وہ تمام ہو جاتین عمل بحران خواہ تو مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہی اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران قرار دیے جاتین گے اور انکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے ۵۰ اور ۷۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا ہین مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا بوجہ ضعف تاثیر کے اونکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سواے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اوسکے بعد اکیسوان روز بحران منفصل اور موصول ہے اوسکے بعد چوبیسوان منفصل ہو کر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اوسکے بعد بتیسوان روز منفصل اوسکے بعد اڑتیسوان متصل پڑتا ہے بتیسوین سے جو متصل ہے بتیسوین سے اور یہ ملکہ اسبوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور بتیالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ اونہون نے دور رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہے متصل قرار دئے ہین مگر اس شمار مین انکو

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن ہی جو روز بحران اصلی ہی بہت کم نہین ہی اور تیرھوان
دن شاید بوجہ ضعف قوت کی اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہو جاتا ہی مگر ردی ہوتا ہی اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص
ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کی تین باتونمین ضد ہے اول چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے
دوسری چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہی اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہی تیسری چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہی اور ساتوین دن باسانی و بسہولت
۔ چھٹے دن سے بحران کا انداز برائی مین چوتھا دن کرتا ہی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے
جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شر کا ہوتا ہی اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوجاتے ہین جیسے سکات اور غشی خصوصاً اگر بحران
استفراغی ہو اور غشی بوجہ قی کے واقع ہوتی ہی اور قی سے سقوط قوت اور ارزا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہی اگر اوسدن پسینا
برآمد ہو طور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہی کہ اوس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہی
بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہی رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے
سلامت رہی اور اگر سلامت نرہی پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے
نکس کے ہوتی ہی اور جالینوس کا قول ہی کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کا اور آٹھوان دن
برائی مین چھٹے دن کی قریب ہی **بیان اچھے اور بری دنونکا ترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار** افضل جمیع
ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہی اور انکے بعد نوان اور سترھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان
بعد اوسکی تیرھوان ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو ایام قریب با بتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سی تا روز چہاردہم واقع ہین اونمین
ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہی اور جسقدر ابتداء مرض سی بعد بڑھتا جاتا ہے
ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہی **بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار
اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران** روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح
ایام بحران نہین ہین اور بیسوان دن بھی انہین مین داخل ہی اور تعجب ہی کہ اکثر ایام انہین سی متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی
نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر ادی کی ہین
یا دلیل غالب ہونی ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہی ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتداء مقابلہ خفیف کا ہوتا ہی جو درمیان طبیعت
اور مرض کی پیدا ہوتا ہی اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادے کے اور
اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل
نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہونا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت
بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط
ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب
اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن
ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بری پائے جائین منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کی تاکید ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے ۔ اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزنکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روزکا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بے ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کو بےحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہوا وس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونمین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوتے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اوسکے لایق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران یک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوس دن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگرچہ آپ طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفراغ زائد اور بجہد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہے دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کہ دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے ۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا لیکن ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کی دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور قوت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم کچھ بھی ظاہر ہوجائین
امید بحران کی ساتوین روز ہوسکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہوچکے ہین معلوم ہوگا
کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ
تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب برافع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون
امید ہے کہ درمیان روز چہارم و ہفتم کے مرض کا زوال ہوجای مرض کی طبیعت سے استدلال بحران یون کیا جاتا ہے کہ طاق
دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہو اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند
وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس[۱] دورات اور[۲] عدد اوقات بحران اور[۳] زمانہ بحران اور[۴] استحقاق ایام اور مؤثر قوتین جو ہر ایک ان مین
ہین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے کہ جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض
حادہ کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جن جن دنون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کس دن
ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس
دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلاً جسدن شدت اعراض
بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا اسوقت ہم یہی تجویز کرین گے
کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بطریق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران
کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور
بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برابر ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر
نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر
اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا
حکم چودھوین روز کیا جائیگا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور
موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع
موت کی اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کی اسلیے کہ اگرچہ عرق
کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر پیدا ہو عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال
بذریعہ ایام انذار کی اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر لکھ چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین یقین کرنا چاہیے کہ بحران بسبب
بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین نہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین
روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا
بحران ساتوین روز تک ہوجاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کی ہین اونکا بحران چودھوین خواہ بیسوین روز تک ہوجانا
چاہیے اور ان امراض کو منفصل جنکی حدت ہو اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن مین
بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس تپ محرقہ کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور تخفیف ایسا چوتھے روز برابر ہوتا ہے اور اون میں قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہیں بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت یا ساتھہ پیدا ہوا ہو ہمیشہ کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ فن تیسرا اورام اور بثور کے **بیان** مین اور اسمین تین مقالے ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہوچکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسی لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین **بیان اورام اور بثور** کا جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفرا کی ہو خلط کی جو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراج کی رداوت اور احتراق اگر شدید ہو جاے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انہین جراحات کی اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اوس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف جمرہ کے ہو اور اوسمین رداوت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر رداءت زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفرا سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اوسمین حراقت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفرا ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکورہ کی کچھ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو اور اوسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صور تون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان کہ لطیف ہوا گر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور کسی جگہہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خالی نہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام ہراقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوئے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے نرم اور میٹھے ہوتے ہین اور مدہ اونمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے اقصا پر زیادہ مائل ہوتی ہین

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین قیح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہابات اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شریانون کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی شعبہ اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر احشا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہو اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نتھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہوجاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہبج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اوسکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور رداوت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاء اخلاط اور رداوت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح ہو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کبھی خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ ممالک ضعیف کو بند کردیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور زیادتی بلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہای تمدد تا انتہای ورم کے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی زمانہ منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور نہ اوسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بیحسی و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور بعض بھی اوسی عضو مین پیدا کردیتا ہے اور اکثر یہ اسور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہی اور مدہ کی جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونون مقدار واحد پر ٹھہر جائین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تفتیح مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہوجاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نکریگی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بثور دملی جب بعض از حد قریب پیدا ہون جڑ دین گے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سی بلکہ واجب ہی کہ مریض اورام باطنی کو اپنے ہر گاسنی اور پکو ہمراہ التماس کے ملایا جاے

علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب مادی سی پیدا ہو اوسوقت بدن کا حال دو صورتون

خالی نہین کرتا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ
ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہو او سوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ
ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہو اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ
محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کرجاتے ہین
خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو او سوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے ہو اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے
بدن مین امتلای اخلاط ہو او سوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھونہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کی بہت زیادہ ہوگا
بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے او بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہو جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو
اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہو اوس ورم کے علاج کی جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اگر
ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کی جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسے
اسکی احتیاج ہو بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج ردع کا ہو جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہو کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ
سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کر کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس
جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پر خطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی
ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کی وجہ ہوتا ہو اسلیے اگر چہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا
ہوتا ہو جو ضعیف کر دیتا ہو اور بوجہ ضعف کی مواد بدن کی اوسی عضو کیطرف کھچتے ہین اگر چہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب
الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہے او لیتی اور بلد حار وغیرہ جو جو
امور لائق لحاظ کے منجملہ اوس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کی درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہے کہ اس
ورم کی علاج مین ابتدا روادع سے کرین سوای اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنے کیا ہے کہ وہان ابتداءً استعمال
روادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ روادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جای مرخیات
کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ
غایت کو بڑھ جای اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جای اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہے بہ نسبت روادع کے اور اونمین تصرف اور
تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کی ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہے اور
مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جای اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے
جس سے شفا حاصل ہوتی ہو اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کے لائق ہو وہ سے باقی نہین رہنے دیتی ہو اگر بحسب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور
کسیقدر کسر باقی رہجای اوسکی مقدار اسقدر ہوتی ہو کہ جسکی تحلیل دوای حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال روادع کی وجع شدید عارض ہوتی ہے
وجہ اوسکی یہ ہو کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہو اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ متحجر ہو جاتا ہو ایضاً روادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ
ورم بطرف اعضای رئیسہ کی رجوع کرتا ہو اور کبھی روادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہو اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل
بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہو خصوصاً اگر روادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جای یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ شدت وجع سی جو علاج مثل استعمال آب گرم

ادویہ سے کے ہوتی ہے جو مرخی ہوں اور جاذب ہوں اور کبھی انھیں ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضای رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف مواد خبیثہ کو اعضای رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضای خسیسہ جو بطور مقرہ کے واسطے اعضای رئیسہ کے مخلوق ہوے ہین کہ اونکے مواد کا رجوع البتہ بہ نسبت اعضای رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہوگیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ جنکا اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہین ادویہ کے اجرام کو مگر ضماد کی قابل ہین اور عصارہ بقول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبوکر استعمال کرین کاہو کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سماق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصا سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ مین اوسکا نام بیدہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہوتی ہے ابتدای اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک کردین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گیرا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہوا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم ابلہ ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو لذع پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتدائے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین رہتی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضا سوای ورم چہرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدای ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اوسیطرح ضماد جو اسی غرض سے ایسی ادویہ کی بنائی جاتے ہین ادویہ معلومہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے ہان گل ارمنی آب عزومین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگوکر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاتے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوش کرکے استعمال کرین خواہ مرداسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگران ادویہ سے برامد کار نہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے عنب الثعلب یعنے مکوہ اور حسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ بشیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف تر دونا گرسیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبوکر کبھی بغیر زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے تفتیح اور تقیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاسے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تخفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسلیے اوسکا استعمال بروقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبوکر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی اوسمین زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تخفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تخفیف کی کم ہے اکثر حاجت تخفیف کی قبل از تفتیح کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولاً بذریعہ جواذب کے کیسے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے مونہہ پر ضماد اسفنج کا کرین اور ادویہ ملطفہ کا ضماد کرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **جمرہ کا بیان** اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ جمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنیسے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ صدید مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑہتے بڑہتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے - اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات مین ہوچکا ہے یہان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے علاج حمرہ کا اس مرض مین پہلا استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے - زیادہ فائدہ فصد کا اوسیوقت ہے کہ مادہ دونون جلد کے بیچمین ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے - بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین اونہین کا استعمال کرنا چاہیے - سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہوجاے اگر حمرہ خالص ہے فقط اتنی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہوجائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہوجاے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے - مبردات جو ابتداء حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قرب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باینہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجای اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے - اور جو دوا کہ اوسمین تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ نشستہ ساڑھے بارہ درہم انکشت مہیجہ نو درہم اوس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کی بیچمین نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پنبہ کہنہ تر معسول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ - ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو ملاکر مرہم طیار کرین

نملہ چاورسیہ کا بیان نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہوکر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑہ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے - بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہوچکے ہین رنگ نملہ کا مائل بصفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا اولی یعنی سخت بطور دنبہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردین ہے کہ وہ اصل مین باریک ہوتی ہین اور اونکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور بیچمین نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے کاٹے کی سی ہوتی ہے - حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو - اور اوس ورم مین غوص کی قوت نہو اوسی نملہ کہتے ہین کوئی نملہ چاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہے - اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہوچکا اور جسوقت یہ بثور قروح ہوجائین اور عفونت پیدا کرین بنام نملہ متعفن موسوم ہوتے

علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسی اورام ہین اگر اونمین ابتداء معالجہ کی اسطرح ہو کہ استفراغ

نملا کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو ویسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین — ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل کوکے خصوصاً خشک کو پیسکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہے خواہ بادنجک اور علیق یعنے درد — اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین — اور اگر سڑنے اور تفرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے — بکری کی مینگنی — اور فضلہ گاؤ ہمراہ سرکہ کے — اور جسوقت تقشر ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص — خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے **جالینوس** کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شے مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بناتین کہ اوسکا سر تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے — پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھرائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کردے اکثر انکا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ اونہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام** مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین حملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاوے اوسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے — اوسکے بعد مازو اور کندر نارک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین — دودھ تازہ دوہنا اس مرض کیلیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاوے — چاہیے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور جب تمکین احتیاج تخفیف شدید کی ہو وسق بادرنج کو نیز اوسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس ہی طبیخ بذر بو شراب کے طیار کرین — خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے **جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان** یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور نفط یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنیوالی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے — اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنے پھیلتی ہو اور بڑہتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمین کم ہو اور بہت سے دانے چھوٹے چھوٹے اوسی مقام پر برآمد ہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اور

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دوای جید ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر
پختہ کرین کہ نرم ہوجائے بعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے ابتدا اور انتہا
مرض مین ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوائین یعنے ابتدائی ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جوز طری یعنے تازہ
اخروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے
کہ مجموعہ ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین ۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور اقاقیا اور وہ
زاج جسے سوری کہتے ہین یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار ایکدرم درم زنجار نحاس ایکدرم بزرالبنج درہم لیکن ایسی دوائین
اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہوجاوے اوسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے
جیسے دوای اندرون خواہ دواسے فراسیون یا فاسیون یا بولوانذروس سے قرص یا دوای قیسو شراب حلو یا سفنج مین ملا کر ضماد کرین
۔ اسیطرح جو دوائین جمرہ متقرحہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین ۔ ضرور ہے کہ ضماد کا
استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے عفونت
بثور وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداءت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے
کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالالتزام گل ارمنی اور سرکا اور مامیثا اور جملہ وہ چیزین جو سرد اور رادع ہین خواہ جنکی
تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبو کر استعمال کرین ۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور
قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم رسیتا اور مرہم زبالوطالیس سے کرین خواہ جو مراہم قروح متاکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور
ہین اونسے علاج کرین ۔ جو زکمنہ جو بروغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی کی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید
ہے

نفاطات اور نفاخات کا بیان

نفاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط
سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا
ہے ۔ اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ
مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھر جاتی سے جلد مین کسی طرحکا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی
ہے ۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ مائیت کے خون اوسی جگہہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نفاطات اور نفاخات کا

تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا
وغیرہ کی بھی جیسے اور امراض مناسب مین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدائی ظہور مین اس مرض کی عدس
کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہای درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلئین کے بہ نیم گرم
ضماد کرنا چاہیے ۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہوجائین اور بخاص معالجہ انفاخات کے پھوڑونکا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی
جلد موٹی ہو اور دبا کر توڑ ڈالنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اونمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہو اوسکو
نکالڈالین اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود موہنہ کرلاتا ہے تاہم اگر خود بخود موہنہ نکرے تو ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے نرمی
تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکال لینے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہوجائیگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

اور زیت کی اور طرز الرائب لیکن اگر خلط مرض کی بورقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ اہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ مجموع کی مقدار تین درہم ہو استعمال کریں خواہ جوز السرو ترو تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دیں یا شصغر کو سکنجبین یا سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے پلائین خواہ اب مثنیہ سے یعنی گل مختوم اور آب آنہرہ جدید سے یعنی نئی اینٹ کا پانی پلاتین۔ اگر مرض ابن الجم کی تشنگی ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم سکر خواہ تین درہم تخم فنجنکشت لین طبیب بین استعمال کرین ہر قسم کی شربین از روئے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فرو بخ دو درہم طباشیر ایک درہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش مین پلائین۔ خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کرین آکلہ اور فساد عضو

اور فرق درمیان غنغرانا اور سقافلوس

کے ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن یا کسی اپنے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فنا کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ دو سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے متضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہون اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہوجاسے کہ جیسے قروح غائرہ مین روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہوجاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہوجاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے۔ جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے کی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہین ہوسکتا ہے جو قوت کہ قلب مین نفس سے روح حیوانی پر اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہوجائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور ثابت اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل النفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج مین بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا مین جب تک عضو حساس کہ جس مین فساد کامل عارض نہین ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہین خصوصاً اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہوجاے کہ حساسی کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتدائے خواہ ورم کے بعد فاسد ہوجاے۔ اوسوقت اوسکا نام شقاقلوس ہے اور کبھی غانغرانا سے شقاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرانا ہوکر ہمیشہ شقاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیان گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتے ہین جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے افساد مین ترقی روز بروز نظر آنے لگے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گرد کے فاسد کے ہو اوسمین ورم بھی پیدا ہوکر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو باوقت پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن سوت رکھتے ہین اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہو تا مقام خاص مین اسقدر گرین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہوجاتا

معالجات غنغرانا

کا علاج ابتدا مین ہوسکتا ہے۔ اور اوس مین امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت مین فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوسوقت نکال ڈالین۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہوچلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اوسوقت بہت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کرین۔ جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہو گہرے پہنچنے کے بدون کچھ چارہ نہو گا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنا کا استعمال کرین اور جسکے گرد
جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل ہیکے جہت مین واقع ہین اور چہرہ کی رگین اونکی فصد کرین تاکہ خون فاسد کا استفراغ
ہو جائے کہ ان تدابیر کے ہمراہ سر مشیم بادکون اکرد کی حفاظت بھی ایسی طلا وغیرہ سے کیجائے جو خشک کرنیوالے ہین اور پچھنے کے
مقامون ایسی چیزین باندہین جو مخالف عفونت ہون اور قوت پہونچائین تاکہ اثر نکرا ہون جیسے آرد کرسنہ کو اسمین بھی اسپغول ملا ہو
خواہ آرد باقلا خصوصاً جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو ۔ سیخ طلاؤن کے یہ ہے کہ عفونت کو دفع کرین اور لحم زائد کو
کا دوای مجرب ہے ۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہم اسقدر پیسیں کہ مرہم کی شکل
کا اثر ہو جائے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بھی لگائین منجملہ ان دواؤن کے جو دافع حدوث اکال کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار
اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی دافع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کے ہے اور حصہ
متعفن کو ساقط کر دیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر بجہت ورم اور فساد لون کی گندگی کے ترہل شروع ہو گیا ہو
تھوڑی سی رطوبت بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اوسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور بازو مع زرنیخ پیسکر
چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق ہیوفارس کے اور
اسیطرح قفر الیہود اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اوسے قطع کر ڈالنا چاہیے یا گرا دینا چاہیے
قرص انزروت کا اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ فلدفیون کے ذریعہ سے گرا دین اور بعد گرا دینے کے چربی سے اوسکا
تدارک کرین یعنے چربی اوسپر رکہین جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہو جاے بقیہ لحم کو
جو ناقص ہو اوسے بھی ساقط کر دین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چھڑکنا ہر وقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور
جب تعفن ظاہر ہو جاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی ۔ اور اگر گرد ورم کے
تعفن زائد پیدا ہو جاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرتے ہین
اور میری راے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور رجوع مادہ کو روکے جب
کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے ۔ خواہ ادویہ
کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ
بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضاء مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ ۔ اسقدر تدبیر اور علاج
ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہون گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طواعین کا بیان

قدماے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان
عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا ورم
جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خوا پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت بجس ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے
خواہ از بیہ یعنے بد جو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے ۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون
کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین بھی ہو اور معہذا ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف تحیل

ہو کہ عضو وارم ہو اور قریب جوارح کے مقامات کی رنگ کو متغیر کرے اور بیشتر اوس ورم سے غشی اور ضعف قلب و غیرہ شدید ہو
اور اوسکی کیفیت سودی قلب تک پہنچتی ہے کہ ہو جیسے کہ ہو رہا ہے اور غشی اور خفقان کی مہلک قاتل ہوا اور شاید بہ سبیل اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوتی ہے یہ بھی ورم ہے جو اب بنام واحش موسوم ہے اور اوسکا اطبا قدما کا نام قوبا رکھتے تھے
لیکن یہ ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اسکی بدتر ہوتی
وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں اون اعضا کے جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ اسلیے طاعون غیر قتال کے اقسام میں وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اور سکے بعد زرد ہو اور جو طاعون
بالکل سیاہی اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور وقوع نہیں ہوتا ہے الا شاذ اکثر اونہیں بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمین وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طاغشیوس
اور قوبا طا اور فوجتلا اور تونت لگر ہماری زبان میں ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ فصد کی
استفراغ کرنا کبھی تقلیل و قت کی اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہو اور کبھی نظر حرارت اوس خلط کی جو برامد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہو کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤنکا استعمال کرین
جنمیں عطریت اور تبرید ہو مثلاً حامض اترج اور لیمو خواہ رب سیب تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ بہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزین جیسے
گلاب اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکایا ہے خواہ مصوص ہو سماقیہ جو ایک قسم کا کھانا ہے
اور جو ہو کہ گوشت سے تیار ہو بیمار کے مکان کی نزہت اور آسایش برف کی ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے
خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبائی کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کرین
یہ تدبیر ابتدای مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد نشتر کے نکلتی ہو جاری رہنے دین
اور بند نکرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جاوے گی پھر اگر ایسے مرہم کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے۔ اور
جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا میں تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تب بھی ہو
تبرید ہو وقت میں درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کر زیادہ رداءت پیدا کرے تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی
چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کرین اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج میں
آتا ہے کہتے ہین کہ قوباطا اور ستقلیوس کو ضماد پر سیاہ دستانی ورسرق اور لباب اور بیخ خطمی کا جس میں تھوڑی زراوند اور
شہد اور شراب ملی ہو خواہ ورق یعنی مویز کی عسلی مقید ہی اور تر روٹی یا چرک اور میل شہد ملی کر چھتے کا اور ترمس سرکہ میں پکا کر
یا بیخ کر یلا اور علک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ انجیر سے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے

فصل اول اورام کے

بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین

ابتدای ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار بین بعد وقت غشی کی جمع مادہ کی نوبت پہونچی ہو ہم اون دبیلات باردہ کو جو شامل وہ مخاطی و راخلاط عفنی او خصوصی یعنی مثل
سنگ ریزہ کو اور ریلی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بال ہوتی ہین آئندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کر لین علاوہ یہ کہ بعض
اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون نہی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہین اورام اور خراجات
کا ذکر کرتے ہین جنہین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا
ہو اوسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے ۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری
پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہین شگاف اور سوراخ سے بنے جنہین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے
۔ اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونھہ کہلاتی ہے
اگر مادہ خراج کا حاد ہو او سوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے ۔ یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ انجمن ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع
کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے ۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انفجار کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے
استعمال ادویہ منفجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا باسانی ہو سکے اور کبھی
اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے ۔ جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو
اوسیقدر اوسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجائیگا خصوصاً وہ
پھوڑا بلند جو بشکل صنوبری برآمد ہو اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہو کر گذرتی ہے سب کو فاسد کر دیتا ہے ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر
دونون طرف پھوٹتا ہے ۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو
جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی سے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا
پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہی بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ بھی نہو
ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیئے کہ
دونون بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونھہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے ۔ اور اگر دماغ کا
پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونھہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور
ضرر شدید پیدا کریگا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیئے کہ
مفاصل مین اخلاط مخاطی بہرے ہوتے ہین اور جگہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین
پہونچتی اور نہ کوئی چیز جاذب ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائی جاتی ہے کہ بوجہ جس کے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہ مین
پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کیوجہ سے ہوگا سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین
پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے ۔ بنظر لطافت اور غلاظت خلط
کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑیکا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیئے ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اوسے نمایان ہونے نہین دیتا مادہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اسنے نضج پر صبر کرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہوا ویسقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مادہ مین نضج بحالت رقت پیدا ہو مبت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا او کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم او رہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام مبقبوص ہو وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بیعیب نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برامد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ اوسے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے** ہونے پر جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل یا علامات نضج** کے جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا **احکام مدہ کے** مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سواے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت دغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونیکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہو اور بعض نہین ہو کہ تھوڑا مادہ مطیع ہو اور کسیقدر عاصی اور غیر مطیع ہو اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی کی شرط اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضای اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کیطرف ہمرنگ ایسی ہی وقت طبیعت کرتی جب قادر تصرف تام پر ہو مدہ ردی وہی جو بدبو ہو کہ اوسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے اسی وجہ سے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برامد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم آشنا مین پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور اوائل مین طول ہو مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جاے اور ثقل ورم کا ٹھہر جاے اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتی ہین اور جسقدر پختگی قریب آتی جاتی ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے لہذا جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور بوانشاہد ہے ورم کے خراج ہونے پر ــ پھر اگر علامات خراج کو

واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پہوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے
دین خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرے گا یعنی عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑادیگا اور زیادہ فساد ایسے پہوڑے کیوجہ سے
اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پہوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑ گیا ہے
اور دکھائی دیتا ہے اوسی جگہہ کو چاک کردینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو نہ اوسطرف جدہر سے نکلنا مدہ کا دشوار
ہو۔ اگر پہوڑے کا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پہوڑے کو شق کرین فقط راہ کہولدینی چاہیئے اسلیئے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہے کہ
اپنے پیچھے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پہوڑا کم اور نحیف ہو ساری پہوڑے کو طول مین
شق کرنا چاہیئے۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہے مس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصاً اگر پہوڑے کو
اونگلی سے دبائین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین کو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے
کہ اونگلی سرکے جانے سے کسقدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بہرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین
سرخی باقی رہتی ہے اور کبہی مقام مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچہا نہوا اور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ
شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر
دخل ہے اور معین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پہوڑے کی چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین انہین
خطوط پر چاک کرین اور انہین خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کی ریشہ اور
رگو نمین اوریب ہو خواہ پہرے ہون اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہہ کر چاک کرنا چاہیئے اسلیئے کہ اگر پیشانی
کے پہوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیئے
ارنبہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پہوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پہوڑے کو چاک کرچکین اور جو آلایش اوسمین ہے اوسی
نکالڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ
اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو بیرون ممتلی
ہوکر پہر دوبارہ پہوڑی کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی یہ سب جلد بہر آئے گا اور در حقیقت
بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون باہمین چاک کی وصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی
کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کہجلائے اور بعد صاف کرنے
کے دونون سرے آپسمین ملا کر ایسی بندش کرین جیسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندش جو خار اور فروج غائرہ کے
واسطے تجویز کرینگے اوسکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا
لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت یعنے گوشت کی زیادتی اوسپر سب مقام سے زیادہ ہے اور اورد
اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیئے۔
انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پہوڑا اگر سر مین ہو اوسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیئے اسطرحپر

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہوتا کہ مقام شگاف کو بعد وصل اوپہو مدہ کے بال چھپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنیکا ظاہر
مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہوا وسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگر چہ ناک
مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر ناک کا زخم طولانی لگا ئین گے اگر ناک کا پھوڑا
قریب انکہہ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سر ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا وا وسکا تیر کیطرف رکھین گے اور اگر فک اعلی
خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسکے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جھریو نکی
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے وزراعین اور مرفقین اور دونون ہاتہ اور انگلیان اور
دونون کش ران یعنے بدہ کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاسکتے ہین ۔ یہی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اوسے بشکل
مستدیر چاک کرین گے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسیقدر واقع ہو اور اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
مین چاک مستدیر نہو اندیشہ اس بات کا رہے گا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر ناصور پیدا کرے ۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر
چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل با دخراج کی نہو جاے ۔ اور پہلو اور پسلیون کا
پھوڑا بشکل ہو رب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو ۔ یہی حکیم کہ اوسی ملامت اسبات کی ہمیشہ رہے کہ
چاک بشکل کیانی نامعتدل واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور نیچے تک نشتر استرہ کا نہ پہونچنے پاے
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کی اگر آنکہہ کے قریب پھوڑا ہو
اوسکا چاک شبیہ اور ہمشکل آنکہہ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور چہرے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے ۔ اور پس گوش اور ذراع
اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی
اسیطرح اور اربیہ یعنے کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین چوڑ رہجاے اسیطرح جو پھوڑا مقعد
کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ چوڑ پیدا ہوکر ناصور نہ ڈالے ۔ انثیین اور قضیب مین بط مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب
اور اضلاع مین ہلالی تاکہ معتدل ہو یعنے ہندسی ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیونکی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے ۔ اسی حکیم **انطیلس** نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نیت عضلہ کا بھی خیال
رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ موضع
التیام اچھا ہو وحشی نہو کہ باسانی اوسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسی طرف معروف رہے کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے ۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم نہو جو مادہ پھوڑے کا ہے
اوس شگاف سے بہتا ہو پہر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے
اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتہ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک اونگلی کا سر پہونچے چاک کردینا چاہیے پہر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے
پہر اونگلی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جائین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پھوڑا ایسے مقام
منتقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن ہو ہم اوسی جگہہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے بشرطیکہ اوس مقام کی شکل مستدیر ہو

لگانی چاہیئے اور اکثر پہلے ... تحقیق اور تحلیل کی تدبیر دبانے کی بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں ... محلّل
مادہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے کہ جو استعمال کرنے سے اثر تین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے ...
استعمال اور تکمید کرنی چاہیئے اور جو ضماد کہ موجب ہو اوسمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاوے اور ...
پس جب اکثر مادہ کا زوال ہو جاوے اور تحلیل ہو جاوے اور صلابت کسیقدر پھوڑے میں باقی ہو اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے ...
نیز اور محلل مادہ کی یہ ہیں جیسے بورہ ارمنی خردل بچال کبوتر نورہ زرنیخ قرد مانا اور آمیزش آگ کندر علک البطم مصطکی اور دلق یعنی ... بھی
ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ ... کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ اقحوان سے بنائی جا
ہے یا فاقتہ قرحا اور میویزج اور بورق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہیں یہ سب ادویات ایسی ہیں کہ انکے استعمال سے پہلے ... خراج کروا
کر م سے وہ ہو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوائی مارقشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درم اشق بارہ درہم دقیق باقلا ... درہم
تازہ ملاکر پانی پر لگاتے ہیں اور جہاں پر درد ہو وہاں اتنی دیر تک رکھیں کہ خود بخود سوکھ کر چھٹ جاوے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو
استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتے ہیں۔ اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو ...
ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے نطوخ طیار کرتے ہیں اور جب دو دن سے کچھ فائدہ ...
بعد ہو جب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی
دمبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیئے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ
کی ضرور ہے اسلیئے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں رداءت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہو جاوے اور
طبیب بحدس صناعی دریافت کرے خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو
بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے پس بعد استفراغ کی نضج یا دہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہیں جیسے شراب رقیق
لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاوے۔ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاوے ایسی ادویہ پر ہے جو بالطف
اور مجفف ہوں جیسے مر اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بہ حامض کے استعمال کرنا چاہیئے اور ادویہ مرکبہ میں سے
تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کریں **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے۔ دمل بھی پھوڑے کی قسم سے
ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ از قبیل اور امور جو واقع ہوں۔ بدترین
دمل وہی ہیں جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہوں **علاج دمامیل کا** جب دمل ظاہر ہو جاوے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج
اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے کبھی متحلل ہو جاتا ہے مگر اکثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے
کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے۔ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیئے کہ اکثر انجام کار میں اسکے برا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس خطر سے
اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلیں۔ اور اگر دمل میں ضربان ہو اور جرم بھی پک چکا ہو
اور بدون نضج کے چارہ نہ ہو اوسپر توجہ کرنی چاہیئے۔ جو کوئی کثرت خروج دمامیل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور حمام
کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تسخیف پیدا کرنی چاہیئے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں۔ منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو
... میں کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں۔ گیہوں چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

ہندی مین سے اسیطرح ببیسہ کو بورہ اور انجیر مین کوٹ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین ۔ اور دمل کی جو دوائین مشہور ہین
اون مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ بآسانی نضج پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑھ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزر قطونا کتیرا ایک
وغیرہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ملٹھی پانچ درہم دودھ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دمل بہت سخت کہ اوسمین
ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو چاہیے کہ جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد
کہولین بعد ازان مقام دمل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتدائی ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی
رہیگا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دمل مین نضج پیدا ہو جاوے اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ
ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان مین ۔ دمل کی توڑنے والی بہت سی عمدہ دوا
کہ تخم کتان اور بیخال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخت
اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے ۔ کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے
علاج توثہ کا جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ
اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال سے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہے ۔ اور کبھی [illegible]
وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین **مقالہ دوسرا**
اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قایم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے
مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا ۔ بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب
ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص ہی سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنی ڈہیلا کہتے ہین ۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا
پانی جمع ہو جاوے جیسے استسقای مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنی ٹہوری جو نہایت نرم ہو
خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت پہوڑی ۔ خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس
اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے
جبکہ ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گرہی ہوئی
ہو کبہی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبہی انکی ترکیب اورام حارہ سے بہی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی جسکا**
نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور سستہرنگی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی
زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہے
جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے ۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغمی سے
پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودات یعنی تیرگی
کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سوا مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ
کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوای ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی و درد سے خالی
نہین ہوتی **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضرور ہے

اوس مرض سے ہے سلع کا بیان ٹھوری ونیلہ بلغمی کو کہتے ہیں کہ اوسمین انبار ابھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ انبار بلغمی ہوتے
ہوتے ہیں جو بلغم سے کوئی اور شئے پیدا ہوکر ٹھوڑی میں بھرجاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ چپچپا خواہ کوئی شئے غلیظ مثل
شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شئے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ ٹھوڑی جو روئیدہ اصل اور جڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت
ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہے مگر ہمنے اوسے بلغمی اسواسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بعض چاقو
ہونے پوست کی غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی سٹھے کو لبستہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع نہیں ہوتی اوسمین اور
سلع میں فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہرطرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے بلکہ بعض اوقات سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ
لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا میں بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاسے زائل ہوجاسے گی اور تحلیل ہوجاتی ہے سلع کا علاج
جو سلع غدودی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اوس ٹھوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اوسکے
اور اقسام کی ٹھوڑی جو مذکور ہوچکے ہیں ـ الفلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کریں کہ پہلے اوس جلد کو کھینچیں جو ٹھوڑی
کے اوپر ہے بائیں ہاتھ سے اور جسطرح پر اوسکا کھینچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کھینچتے رہیں اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے
کہ ٹھوڑی کا ظرف جو لطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاوے کہ اگر پھٹ جاویگا چھیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بنرمی کھینچے کھنچے
جدا ہوجاوے اور اوسوقت ٹھوڑی کو بنرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب [illegible] کا اوسکے ہمراہ کھچ جاتا ہے ـ لہذا
اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاوے ـ بعدازان جلد کو دونوں طرف سے کھینچیں اور شنہ وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا
شروع کریں یعنے گوشت سے اوسکو جدا کریں اسلیے کہ اکثر اوسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسہ کے گوشت سے
چھیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قماوین لیفے رائی وغیرہ سے اودیڑ لینا چاہیے تاکہ ٹھوڑی کی تھیلی میں جو شے ہے تحقیق اور پوری
نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے ـ جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہاں کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چھوٹے
ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھ کر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالیں اور ٹانکے لگاکر ملادیں اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو یعنے بوجہ
ٹھوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالیں بعدازان علاج کریں اور اگر ٹھوڑی مثل خواہ رگ سے تجاوز کرگئی
ہے مگر چھیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکو چھیل ڈالنے میں کچھ حرج نہیں اور اگر محتاج ادویڑنے کا بذریعہ قماوین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال
عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جاویگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لیں اور جسقدر باقی رہے اوسپر
دوائی حاد رکھکر اتنا انتظار کریں اور زخم کو کھلا رہنے دیں کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گرجاوے اور کسیقدر بھی اوسکا باقی نرہے کہ عود
کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی ٹھوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع میں پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بھردینی چاہیے اور
بذریعہ دوا کے انشاءاللہ اوسکا گڑہا بھرجاویگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین ٹھوڑی ہے نکال لینا چاہیے
گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہ جاوے گی پھر عود کریگی اور اگر ادویڑنا اوسکا ممکن ہو اور پوری
تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دوائی حاد اوسمین لگاکر باقیماندہ کو بھی گرادینا چاہیے
ـ جو سلع موٹی اور بشکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کریں کہ اوسکا کیسہ پھٹنے نپاوے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی
لحاظ رکھیں کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی ٹھوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جاویگا پھر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پھر اسلیے

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاسے اور سکے واسطے تدبیر یہ لازم ہے کہ اوسمین جو باقی بچا ہے اوس سمیت ٹانکے لگا دین تاکہ کچھ
اور مجتمع ہو جاوے ۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جاوے اور اوسی رباطات کے ذریعے بندھ جاوین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روانی نفخ
مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے ۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر
غشی طاری ہو جاتی ہے ۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاوے ۔ اگرچہ
لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اودیہ کے پڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی
بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سوا سے چاک کرنے
اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہے کہ ایسے بیمارون کے پوست کو چاک کر ڈالین اور جو کچھ اوسمین سے نکل سکے
اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہوون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہو جاوے اوسے نکال کر نہایت گرم روغن زرد ڈالا کرین
تا اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین
بعد ازان بسبب خستہ برادورد کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکھین کبھی بعض
ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہے اوسیقدر چھیل ڈالتے ہین ۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ
کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دوا و نیز ایضاً چار حصہ چونہ اور دُردِ شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم
اکر وایک درہم چند بار آب مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر ہے خشک نہونے پاوے
یہ دوا ثالیل یعنی مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے ۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چھلکا جو خراد سے
پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم اوشکن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملا کر طیار کرین سلع
عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی غلط نہین ہے ۔ لادن
قنہ یعنی شورہ اشق مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین ۔ پگھلائی ہوئی ادویہ مین
ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے
ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کر کے استعمال کرین ۔ غدد
کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی نعقد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تھوڑی کے نکل سکین اور
اور اونکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد
ہاتھ پاؤن مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا
چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام سے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی
شئے اوسپر باندھ دینی چاہیے کہ اوسکو منہضم کر دے اور نابود ہو جاوے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دباتین عضو مین
غدد پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے
اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا
ہے کہ اگر دباتین جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد منفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسی توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ ہمین سا مادہ اوسکا پھول جاوے اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگر دار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شئے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منضغط ہو جاوے خصوصاً اگر اسکے نیچے کوئی طلاء یا ضماد لگا کر باندہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منضغط اور مٹ جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جاوے کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبھی چہوٹے چہوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا سر توڑ کر جو رطوبت اونمین ہو نکالڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین ۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ نہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے ۔ ایضاً بہوسلے کی راکھ روغن سوسن مین ملا کر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہو جاوے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل بتوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے ۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے ۔ اور کمتر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ و خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہو جاتے ہین ۔ اس شمار مین خنازیر اور ثآلیل یکسان ہین ۔ اور کبھی سایہین سی بڑکر مثل گردن شتر خواہ گٹھلی کی ہو جاتی ہین جیسے انگور کسی دُور سے مین گوندہے ہوئے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے ۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے ۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکہا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین ۔ خواہ شرارت اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے ۔ خنازیر کی قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے ۔ اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً حب بنام واصل معروف ہے ۔ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درم ہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کہولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذا ہائے غلیظ سے اور اونکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چہوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکہنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جہکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے بطرف

زمین کے مائل ہوا میں سر رکھنا ان سب امور سے احتراز کرین خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انہین بھی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے اوسکی یہ ہے کہ حجامت مین اسقدر قوت نہین ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اوسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر ذبول اور تحلل خود بخود پیدا کر چکے ہون اوسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر النفس مشابہ سقیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دواے حادسے نہین کرتے ہین بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقریح خنازیر کی ہوتی ہین۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کرین۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے۔ خنازیر قارحہ متقرحہ مین بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر مین پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبھی اس مرہم مین ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کوہی اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جاے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکد بکجز و بیخ حنظل شب یمانی اصل السوس زفت رطب نصف جز مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلوم سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ کرلین۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اونجن کبریت اور سمندر جین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے مرہم درست کرین منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہین یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عنصل مین آمیختہ کرکے استعمال کرین خواہ بیخ کرنب مسحوق او بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ سرکین گاو یکجا یہ سب اجزا کرکے خواہ سرکہ مین جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کا اضافہ کرکے استعمال کرین۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد مین یکجا کرکے استعمال کرین ایضاً بیخ کریلا و زرق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خواہ دونون کے خاکستر لیکر استعمال کرین ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب مین بھیگا کر لطوخ طیار کرین۔ ایضاً یہ دوا ہے مرکی دس جز اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہین اور شہد مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ مین دبق ممضوغ بامضوغ اور ریتانج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کرکے استعمال کرین یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار سب اجزا ہموزن لیکر لطوخ کرین ایضاً اتینج ایک جزو فشور نحاس دو جزو شب یمانی او تخم ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے لطوخ طیار کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دواے قطران اور دواے فشار الحمار اور دواے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسندوس ہے

۔ جو دواحیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اوسمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین لیکر شد وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملاکر استعمال کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قرو ماسے اور حرف اور پیخال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین آب علاج آردکرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا وقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے۔ ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور رائیج اور وقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ بابیج سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پیخال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سندرکی چربی وغیرہ ملاکر استعمال کرین۔ سخات یعنے میدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہے۔ حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند کے سینگ کو نرم نرم ٹکڑے جو اونکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح پر مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلاتین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہے گا۔ واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلاتین۔ تا اینکہ زائل ہوجاے۔ یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے عفص جو آب کشنیز مین ترکی ہو اوسکا استعمال کرین۔ اور آب کشنیز جزو غالب ہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو اوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ لوہے کے ہوجا ہے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اونکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچا کر چاک کرین۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنے جو ٹہیہ گردن مین بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگئی۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین پہونچتی لیکن تہہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص عصب کو باطل کردیتا ہے تا اینکہ پھر جب اوسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا اور درست ہوتا ہے۔ کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ وداج غائر تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسیواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہے اوسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دواے حاد کے ساقط کردے اور جانب ماؤف کے چھیلنے پر متوجہ ہو مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے جھبھی کہتے ہین اور وہ بیتی اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چونا پانی کہتے ہین اوسکے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتاکہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناصور کی نوبت پہونچے اور تاکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بار ہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** و [illegible]
سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاے او سکو سقیروس [illegible]
چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہ ہو پہر درد مین او سکو حس نہ ہوگا یہ ورم سقیروس [illegible]
سے پیدا ہوتا ہے یا سوداء اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنے بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور [illegible] سقیروس [illegible]
سوداء مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے [illegible]
جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض ہوئی ہے سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کے ہوتا ہے اور [illegible]
زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوسمین جھنتے سے پڑتے ہین اور رکھر کھرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت [illegible]
ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فرفوجس
رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو سقیروس
ہے یا بلندی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس بلندی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی ہو [illegible]
پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے
ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا فرق [illegible]
بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا اگر ورم کیا ہے گو [illegible] ظاہر ہو [illegible]
دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو او سکا علاج کرنا چاہیے بعد اسکے پہلے بدن کا [illegible] اوس خلط
جس سے مرض پیدا ہوا ہو کرین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سوداء کی ہو او سکے علاج مین اعتماد ایسی
دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اوس سے [illegible] کرنا چاہیے
کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور [illegible]
ہے کہ او سکے علاج کی دو دورے کیے جاتین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی [illegible] اسلیے
کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور [illegible] کا درجہ حرارت
دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ [illegible] کا کیا جاے
اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو او سکی غذا
خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرے
اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی
جذب کرلے اور حب ورہ الیکن کا اوسکے غذا سے عضو متورم کو بہر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک [illegible] جاذب
جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً
شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دوائین جمع
ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سختی

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین
جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاوان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی
اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور
سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ چرغ۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین مثل شیح یعنی اشق اور مقل اور شورہ
اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آماد گی تحلیل کے ملائین اور تنہا یہ دوائین بروقت آمادگی تلئین کے مستعمل ہون سب چربیون سے بہتر
شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمین تحلیل اور تلئین دونون کی قوت ہے
۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت
زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دھوپ کے ہو کہ جسطرح دھوپ مین موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی
ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلئین اور تذویب دونون پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچین۔
منجملہ اون ادویہ محللہ کے جنمین تلئین بھی ہے مقل صقلبی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور
میعہ سائلہ اور زوفای رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ کہنگی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے
ہے اور روغن حنا و روغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن بید انجیر مین تحلیل و تلئین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات
کے تل چھنٹ روغن بزر اور تل چھنٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعدہ خوب جوش دینے کے اتار لیویں اور سپر د اطباء
اور استعمال کرین دوای جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہوتی ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو بیس کر نطوخ بناتین
اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو چاہیے کہ پیراڈ کمین اشق کو محلول کرین بہت
دنون تک اوس نطوخ کی طرح استعمال کرین اور پھر دوبارہ تلئین کی تدبیر کرین۔ خواہ شورہ اور حاو شیر کو پگھلائین یا شورہ اور اشق اور مقل
کو پگھلا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم
کے ہو جاے اوسوقت استعمال کرین چونکہ حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چہ
حمام دستیاب نہ ہو اوسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی
تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارلبس اور قیاون بھی مفید ہے اگر ورم مین غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا
استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے کہ قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ
استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
مین اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ
کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکور مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جسوقت
تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تلئین مین تحلیل کی فترات ہو چکے ہون اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا
کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نرہے گا ضرور پٹھے کو مضر ہو گا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر تجربات طبیب کے استعمال
مین سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم اسقیروس ہو کبھی

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو مع ضعف ورم پر وارد وتخفیف متحلل ہون جنمین تسکین
وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت
بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اوسکے بعد ابار الرماد اوسکے بعد
مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہوے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اوسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن
کے کسی مقام پہ پہلے ایک دانہ سا پیدا ہوکہ پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑ جاتا ہے اوس سوراخ
سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد
کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ
بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے
جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلوؤن مین
بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدنمین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجائے
بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاوے۔ جالینوس
کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح
چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا۔ مین کہتا ہون کہ سبب
نارو کے حدوث کا خون گرم اور زردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض
شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی
براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر زیادہ [illegible] نارو
اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس ۴۰ و پچاس نارو مختلف مقامات پر
پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا
بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے
ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور بیا کثر نارو مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا ہے
اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد
مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے **مترجم** کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ ابو
جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین انکو گو نہین سنی جاتی ہے **علاج** اول تو نارو کے
نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ تخفیف
سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین
اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال
اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر

ہو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین۔ جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس عضو کی تبرید ضمادات
مبردہ مثل چھیپے ضمادات بارہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماوف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر
اخراج مادہ ہو۔ نہین تو منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلاہے صبر، صندلین اور کافور اور مرو اور بزر قطونا شیر تازہ مین پیس کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ
نہ جای اور واقعی آثار نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیر نیوالی مادہ کو بطرف دوسری جہت کی اور موجب تحفیف
ایذا اونکا یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پیے در پے تین روز برابر ایک درہم شیرو یا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک وزن نصف درہم اور دوسرے
روز ایک درہم اور تیسرے روز ڈیڑہ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے موہنہ پر مکیو ارسے کے لعاب اور سلو جہت
کو لگا سکے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر تاہم کہ نمود اور نارو نکل آسکے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسکی بند
اور پیچیدہ کرنے کی در پے ہو اور کسی چیز سے برفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر
نکل آسکے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاسکے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جای کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور
وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین
ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسیطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخیف اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول
آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو بارد ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون
کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جاسکے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی
کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ تسہیل
نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدس طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا
اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نارو کو نکال ڈالین۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور
آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آسکے اوسوقت نارو کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد
کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی کہ سڑنے کے بعد تمام او کمال نکل آئیگا ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے
کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف آکلہ کی ہوتا ہے۔ اگر اواخر مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجای
نفط کی مالش کرتے اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئیگا خصوصاً اگر بجانب پشت سے تھوڑی دور اوسکو
چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوٹھائین یعنے اونچا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا
نکالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے
کوئی چارہ نہوگا چاک کر کے اوسکا پتا جب لگ جای اور پھر از سر نو اوسکا موہنہ نظر آنے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالینگے
اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاسے فقط **تمسر اسقالہ جذام کے بیان مین ماہیت جذام کا بیان**
اور **سبب کا** جذام ایک مرض ردی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سوداوی تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سوداوی تمام
بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیبت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ
ہو جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے یہانتک کہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے

[illegible] جذام ہے کہ یہ حال ایسی ہے [illegible] تمام بدن [illegible] پیدا ہوا ہے یعنی کبھی منتشر ہوتا ہے اور کبھی بطرح [illegible] ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] ایسی ہوتی ہے [illegible] ہوتا ہے خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کیطرف دفع ہوتی ہے اور [illegible] خواہ [illegible] ہوا حال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے تو آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر غلیظ [illegible] خواہ [illegible] اور [illegible] وغیرہ پیدا ہوتا ہے کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی [illegible] غلاظت پیدا ہوتی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جاوے اور [illegible] ہوتا ہے جذام کا سبب فاعلی [illegible] جذام [illegible] سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بحرارت اور یبوست ہوتا ہے اور [illegible] احتراق پیدا ہوکر سودا [illegible] سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں ملکر سبب جذام کے ہوسکتے ہیں [illegible] کہ خون [illegible] سوء مزاج سے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور [illegible] پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے بجائے استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت او[نکو] تحلیل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنادے اسیطرح باوجود امتلا سبب ہونے کے کھانے سے احتراز نکرے اور بیدھڑک بھوک ہویانہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے اسباب معین اور برودت جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہوجاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے مختنق ہوتی ہے اسیوجہ سے خون میں برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصًا اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہوکہ جذب سودا بخوبی نکرسکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہوسکے خواہ قوت دافعہ احشا میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہوکہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کردیا ہو اوسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کیطرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہوں کبھی ان سب معینوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا سبب ہے کہ مثلًا انعقاد نطفہ کا + ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی برودت کے ہمراہ جمع ہوجاوے مثلًا غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خچر کا ہو خواہ سو رہی غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہوی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ خون میں اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہوجاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہوسکتی ہے کبھی مجذومین کی خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاوے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہوجاتا ہے اور

شخص جذامی کا مشابہ ہوتا اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے داء الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ
مجذوم ... شخص کو پکڑ لیتا ہے اور مثل شیر درندہ کے غضب آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض
ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع
اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم
جذام کی سودای صفراوی سے پیدا ہوا ہے اسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت
اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودا ثفل خون ہے وہ نہایت اسلم
اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سودائے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سودائے
صفراوی ہے کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج
کو فاسد کرتا رہتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار
رطب ہے تا آنکہ جب اس مادہ کا اثر اعضای رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور
اعضای نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر اوڑتا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت
تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تو اس مادہ کا
احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کا اثر قبول کرنے پر
زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا
درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضای رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ
اکثر ماؤف ہوتے ہین اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے
جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر مترقب نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان
عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی
چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کوئی اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضای
سادہ جو ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین بد بو آوینگے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات جذام**
جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مایل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز
بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جیسے عوام
لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بیشتر ناک مین سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالون مین کمی اور دقت
یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو
منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور
حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالون مین انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید بھی ہو جاتے ہین خصوصاً جو بال

اور اون [illegible] جو مسہل [illegible] کیا اسیطرح بلیلہ زرد لیا [illegible] دس درہم [illegible] پانچ درہم بسفائج [illegible] پندرہ درہم [illegible]
[illegible] پانی میں جوش دیں اور جب ثلث باقی [illegible] اور آٹھ درہم شہد [illegible]
[illegible] استعمال [illegible] کی تمریخ روغن [illegible] اور [illegible] روغن [illegible] خواہ [illegible]
[illegible] اور پیٹ اور پیٹھ [illegible] اور [illegible] جو اچھی [illegible] صاف
[illegible] پانی پیا [illegible] جدید درکار ہے [illegible] لوگون کا مرض [illegible] استفراغ اونکو کافی نہیں ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے میں دو مرتبہ خواہ ہر مہینے میں ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا [illegible]
مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے۔ کبھی ایسی ایارجات ہر روز پلاتے ہیں کہ ایک [illegible] خواہ دو
آجایا کریں وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ جالینوس نے تک مقدار شربت میں کم کر کے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکیں
انہیں میں سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا
غیر قوی بمقدار کثیر اونکا استعمال سال بھر میں ایک مرتبہ فصل ربیع میں اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ
استعمال کرتے ہیں۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغروں کے جو امراض سر کے ابواب میں مذکور ہوچکے ہیں کرنا
ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب میں مذکور ہوچکے ہیں اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل مامیران شیطرج جوز
بربخ نمک ایک ایک درہم عصارہ بنجنگشت تین قحف آب کا پانی میں جوش دیں تا کہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ میں بحفاظت رکھیں اور
جب تک کافی ہو دونوں نتھنوں میں ناس لیا کریں اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جن سے خشکی پیدا ہوتی ہے تو
سعوط مرطب ایسا استعمال کریں جو سعوط سابق کی تعدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف
اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہیں اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا
اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال بکثرت کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ
تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور یبس کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو۔ اور صبح کو بعد تقاضاے حاجت اور دفع فضول
امعا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اونہیں ضرور ہے اور آواز لگا کر اوسی پر ٹھہر
رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کریں اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدنکا کیا جاے جب پسینا
نکلے پونچھ ڈالیں اوسکے بعد گرم حمام میں ادہان معتدلہ سے تدہین کریں اور جاڑوں میں ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات ادہان
کا استعمال مناسب ہے اسلیئے کہ اوایل میں انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور زرنباد ہمراہ سرکہ کے اور منفشہ تمریخ روغن
کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے۔
اگر تنقیہ کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کریں اوسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کریں اوسکے بعد تمریخ روغن
آس اور روغن مصطگی اور روغن فقاح گرم یعنے شگوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے
اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک اونہیں راحت دے اور پھر بذریعہ پر وغیرہ کے قے کرانے بعد ازان کسنیت [illegible]
افسنتین پلاکے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ میں حاجت لطاف کے جنہیں لطوین اور کبریت پڑتی ہے اور حسب الفاعدہ

[illegible] اور دار فلفل اور عاقرقرحا سونٹھ اور [illegible] میں ملکہ رائی اور عقرقرحا [illegible]
[illegible] کی اجازت ان لوگون کو دیتے ہین [illegible] استعمال پر [illegible]
[illegible] چاہیے جب یہ نکھر اوسے استحکام کرایا جاوے تاکہ اوسکے فضول کی تحلیل
[illegible] جذام کے علاج مین کبھی اسکے بدن کی ترشیح
ہر با اور سلیثا اور قفار غان یعنے قفطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے ترشیح اسکے بدن کی تیز دہوپ مین ہوتی ہے بہت عمدہ اوسکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمین حلبہ اور بعابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین اسکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کی طیار ہوئے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگر بندوگ چنانچہ اوسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہین ادویہ سے سفوف بھی کراتی ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انہین اقراص کو طلا کر استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین ہو اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب زار کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو پرانے شکرے پر رہتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اوسکی سانپ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جس یہ صفت نہ پائی جائے اوسکو اختیار کرین کہ سوافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد اسکے اوسکا شوربا بطرق مع الالایش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب مین سانپ مرجاوے خواہ پھپھوند پیدا ہو اوسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کر ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجاوے اور اوسکے گزند سے راحت ملے مگر بتقدیر خدای عزوجل مجذوم کو شفاے عاجل حاصل ہوئی۔ خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی یا اوس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا غرض افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی الالیش سے کرات اور شبت اور حمص اور تھوڑی نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سی پانی مین تاکہ بہرا ہو جاوے اوسکے بعد دبایل اور سیلان حق کر الگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اوسکے اوپر شوربا پلادین اسطرح سے کہ میدہ کے روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جاوے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچے بھی پختہ کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاوے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور

[illegible]

[illegible]

پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر مجذوم کو [illegible] زوال عقل نہو اور بدن اوسکا پھول جاتا ہے مگر [illegible] جیسا کہ اثر
مذکور پیدا ہو جاتا ہے۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین [illegible] بھی دوا بیان کی ہے [illegible] کالا [illegible] ڈال چکا ہو ذبح کرکے
دفن کرین یہانتک کہ اوسمین کیڑے پڑ جاتین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جب کہ جذام باخراط عارض ہوا ہے
تین دن ہر روز ایک وزن ایکدرہم کے کھلاتین اوسکے اوپر شراب عسل پلاتین۔ جس چیز [illegible] توت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی
مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیتون مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے کہ کالا سانپ جو کینچلی
ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک [illegible] مین رکھین اور [illegible] اوقیہ اور پانی ایک [illegible] پانچ لوف یعنے ارزوی مکدرہ
اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہو جاوے بعدازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر
مالش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ اوس دوا کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گرجاتی
ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے اوپر
مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب یبس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے [illegible]
کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانور زنگی اور چربی گدھ سیاہ اور سپیدکی
اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور واشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف سے جذام کو بچاتی ہے
اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے [illegible] اور دوا
[illegible] دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بچہ [illegible]
پیدا ہوا ہو خواہ زمانہ فتر اور آرام وہیجان دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے
لیکن واجب ہے کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسیقدر
پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جاوے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو
وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوای چیز نفتی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے تا بقدر
امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملاتین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر
درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاتین کہ قے ہو جایا کرے فقط [illegible]
اشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور مسہل کی ضرورت نہو اور استفراغ اونہی چیزون سے کراتین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین پھر دوبارہ
اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ ہر سال بہار مین چند مرتبہ
کرین۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہو چکا ہے اونکی فصد کرنی کچہ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے
اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچہ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا
انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی ہواسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف اعضا کے

[illegible] اوقیہ شراب اور روغن [illegible]

بقدر ایک [illegible] دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے [illegible]

درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کو مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارہ فودنج تین قیراط دس [illegible] اسکے واسطے مفید

ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے قے کرنے

کی اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہین مگر وہی چیزین جو مصالحہ گرم ہین مثل رائی ہین اور تیز بھی

ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضای مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور دو زین

سر کے اور بیچ سینہ و صدغین اور قفا اور دونون ہاتھ کے مفاصل اور پاؤن کے جوڑ پر بعض اطبا کہتے ہین۔ کہ ابتداء عروض جذام

مین مقدم سر پر جو بالون سے [illegible] ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے [illegible] یعنی جہان بال [illegible]

بعد پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گدی کے

اوپر اور دو داغ نزدیک [illegible] دونون کنپٹی کے جسکا [illegible] نام ہے اور ایک داغ [illegible] سب داغ ایک آلہ [illegible] سے

سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی چھلجاے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو لیکن اسکا

خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کر دے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ ساکت نہین

ہوتا اکثر اونکو ہلاک کر ڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزرجلی اور جسکی جو [illegible] نام [illegible]

مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دواء السلاحہ ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ [illegible]

اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی [illegible] دس درہم دار فلفل [illegible]

کو ملکر روغن گاؤ مین لت کر کے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک یعنی تنقیہ بدن کے اگر اسکے

ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کرین اسکی سمیت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے

ہے **صفت** ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جو اندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور قوبا

اور قوبا اور مار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے

بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسکو علماء ہندوستان نے اپنے بادشاہون کے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی**

ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منور [illegible] اور فلفل دار فلفل و زنجبیل [illegible] یعنی ناگیسر اور

نار مشک اور کندس اور عصارہ اسقیل سانج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بش [illegible] بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین

کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بش کو جدا گانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کر کے

اور قبل بند کرنے کے روغن گاؤ سے ان مقامات کو چکنے کیے اور پھر اوسکو پیسے اور اسکے بعد قند جمائی بہت عمدہ خواہ قند [illegible]

بوزن اڑہائی من بعد [illegible] کر کے ایک نئی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاے اور [illegible]

اسی طرح آب خشک اور [illegible] [illegible] ... ہو جائے بعد ازان انگور [illegible]
دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہو جاوے [illegible] اور [illegible]
منافع بھی مثل منافع سلاخ کے [illegible] اور سب کے
برابر شکر اور نصف وزن شہد [illegible] مرتبان مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر یا دو مثقال [illegible] کے ہمراہ
استعمال کرین صفت دوا کہ جو [illegible] جذام کو [illegible] کندرس [illegible]
اور [illegible] تین [illegible] کے سب کو [illegible] دین اور
جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جل جاوے اور چار رطل باقی رہ جاوے تو [illegible] صاف کرین اور صاف کر کے شہد بقدر ضرورت ملائین اور بقدر
ایک رطل کے مقدار شربت ہو اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک [illegible] بدن کی مالش روغن گاو سے کرے اور اوسے دھوپ
مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت ہو تو [illegible] کی تکلیف دیکر دین اور تھوڑی دیر تک
اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور [illegible] پیٹ کے بل اور [illegible] پیٹھ کے بل لٹائین اور [illegible]
اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو جو شربت کے استعمال کرین صفت طلا کی جو واسطے
جذام کے کالا سانپ جو کیچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ [illegible] سر کاٹ [illegible] اور پانی اور
اوقیہ اور تیل [illegible] ہندی تر و تازہ اور بیخ [illegible] دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین [illegible] تاکہ سانپ بالکل [illegible] بعد ازان کپڑے
وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائین اور بعد ازان اوس کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھ دین جب اوس
استعمال کا ہو کیا کی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین دوسرا طلا [illegible] اور [illegible] ہر واحد
ہموزن لیکر زیت الانفاق مین پختہ کرین اور مقام مناسب پر لگائین لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے [illegible]
اور گلنار سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے
گوشت اون طائرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کر کے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ ہو خشک نہو [illegible]
اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی
جو [illegible] کی روٹی اور خندروس [illegible] اور [illegible] جو ان دونون سے بنائے جاتے ہین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی
ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً [illegible]
تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا کا
تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو آمادگی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو چکے بھی اس تدبیر کا استعمال
کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذای جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جس وقت اوسے قے
کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جس وقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے
نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور
انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور قرطم اور حب صنوبر اور [illegible] ادویہ سے بنائی جاے وہ بھی نافع ہے اگر ہضم ہو جائے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایکبارگی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان رعشہ کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہین ہے اور جب ہیجان رعشہ نہین ہو اوس وقت اگر شراب رقیق سے جو کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کرین جائز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گرنے سے ہین اونکا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہین **فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان** سواے ان چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا جراحات اور زخمونکا بیان**

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند امور ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے ہین کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اونمین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اوسطرح کا ہو جاے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہے ہان لڑکون کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اونمین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی امید ہوتی ہے پٹھے اور رگونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ اونکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنے دونو ٹکڑے آپس مین متصل ہو کر ملجاتین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نرہے یہ نہین کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جاتین اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایکذات ہونا فقط شراین میں ناممکن ہے پٹھے مین چندان دشوار نہین ہے جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شراین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن مین اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شراین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کی درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت مین بھی بین بین رہین یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شراین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے سکر یہ قیاس جالینوس کا بڑہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے **مجملی بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہین کہ اونمین اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

یعنے خاص اوس مقام پر گوشت جمنے کی درستی بندش ہو جسکا ... زخم ہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور
عضو کا بھی انصباب مواد ہوتا ہے خواہ ... اور ... ہوتا ہے خواہ اوس وجہ جذب مواد کے ہوتے ہین جسکا
ذکر ہم باب قروح مین کرینگے جب کسی زخم ... درست ... ردی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے ... ہوت
خواہ زخم ... مقام ... درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہوچکا خواہ زخم کی جگہہ
ہڈی کا مادہ ردی کا خارج ... زخم سے ... اور ... کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم محسوس
ناصور ہوگیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ ہوچکی ہو ... وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا
فصل ... جالینوس نے کہا ہے کہ زخم ... ایسی بندش کا جس سے دونون سرے ملجاوین اوسی وقت ہوتا ہے
جب ... اور التحام کا کیا جاوے لیکن اگر زیادہ یہ ہو کہ بیچ مین ... گوشت پیدا ہوا اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے
مگر ایک ... احتیاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاوے اور پھر اگر تہہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی
ہے تاکہ دوائی لحم اوس مقام پر ٹھہری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا نہ
کہ اودھر سے ... آسانی سے چرک دفع ہوسکے تو اوسے کسقدر چاک کردین اگر یہ چاک ٹھیک وسی جگہہ پر واقع ہو جو مکان نہایت
ضرورت ... اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کردین کہ باسانی اودھر سے
مادہ نکلکر اوسی مکان تک پہونچ جاوے یہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کردئے ہین کہ اونکا گڑھا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف
ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہ ہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کیا جو زانو سے
نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہوگیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی اسی طرح
کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا
یہ قول جالینوس کا تھا مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا
کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہو اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت
پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف
اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو رد کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمامہ
بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا
ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذای محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی
دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہہ سخت
گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے
اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کی ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف
عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کی ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کی تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح
کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہنچی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے نزدیک ہے ضعف یعنی
اوس ہڈی کے جو بطور ڈھکنی کے واقع ہے پہونچکر اسکے بعد یہی اعراض ہوا اور منکر پیدا ہوتے ہین اور وہ اعراض مہلک ہین کیونکہ اوسے
جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات مین جو مفصل پر واقع ہون تشنج واقع ہوا اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض مین قطع
کردینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر مین تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر
اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اوسکے
بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اورام
اور قروح مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا آنکہ دونون سرے بخوبی مل جائین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دوا منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنا دے اگر ایسی
دوا مین تجفیف زیادہ ہو تو خون سے کہ درد کو موضع جراحت مین روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ
ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجودہ لحم ہے اوسے مفقود کردے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا مین نہ جلای شدید ہو اور نہ
زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد مین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کرے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہین ہے
اور حرارت اور برودت مین یہ دوا اسقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کرین کہ زوال
ہو جاے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال اسقدر جلد نہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا
چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا
حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جاے گی — اور دوا ملحمہ وہی ہے جو زخم کی دونون
بازوؤن کو اگر پھیلی ہون ملا دین اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کرکے
بوجہ اوسی مداومت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہے وصل پیدا کردیتی ہے اور اگر کسیقدر خون
موجود ہو یہ دوا ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی ایسی
جلد کرتی ہے کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہو لیکن
ضرور ہے کہ اوسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام مین ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو
خون موجود اور حاصل ہے اوسمین لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہ جائیگا اور جس مادہ کی
پیدا ہوتی سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوای ملحم تجفیف
کی نقصان سے کے محتاج نہین ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکر اسکی
طرف آسکے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوای ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی مین اثر کرتی
ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے — جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنے زخم مین پیری پڑنے کی غرض سے
مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اوس گوشت
کی جو بالطبع خشک ہے یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کے بعد جلد مین بھی جب خشکی پیدا ہو اوس وقت

میں دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینون
اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا
اور قوام قایم ہو جاوے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پاوے — جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دیتی ہے کے واسطے خواہ
سیلان کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جلا کی زیادہ ضرورت ہے **زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولن کیواسطے**
... مین کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو دبا ہو
چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا موضع اوسطرف ہو جدہر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو بشکل نالی اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی
چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے مین استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو مین ہین اونکو بچا کر اور اونکے
... سیدہ ہی تو رہنے کا بچاؤ جیسا اوپر مفصل بیان کردیا ہے سب اچھی طرح نخود ہین اور خراجات اور پھوڑی چاک کرنے مین جو جو نظر
اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوای اون مقامات کے جنکو ہمنے مستثنی کردیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت
کی نہین ہے ... جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھین — ہان البتہ ار نبہ یعنی نرم ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح
... بعد کو ... اندر وار بھی چاک کا اثر پہونچ جاوے بعد ازان اوسپر مجففات ایسے رکھین جنمین لذع نہو اور وہ مجففات
جدول یا دوسرے مفردہ مین بخوبی اور تفصیل تمام ہمنے لکھدی ہین — دقاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر
مین تجفیف بہت زیادہ ہے — جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعے سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام
تک نہ پہنچنے پاوے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوئے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لین تاکہ
اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبوکر زخم کے اوپر رکھ لین جو اب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو جاوے
خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوس سے کرین **تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو** ایسے جراحات
اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین
ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اوس
دوا مین موجود ہو — اور **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے — اور
خاص علاج ایسے زخمونکا از سرتا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اوسکا تیقن سے یہ ہے کہ ایک انار شیرین
لیکر شراب عفص مین اوسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھین کہ انجام کار
اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاوے اور چھالے
پیدا ہونے لگین اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد
استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور تربل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرین

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن عن کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا
اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہو جاوے اور اندر کیطرف خون منجمد ہونے نہ پاوے اور نزف خون
بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پاوے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بالابس یعنی خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ

کرکے استعمال کرین براندکار ہوجا بیگا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم
ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی ہے اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم
کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہوچکین اونمین
سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر مین ہو اوسکے واسطے قول بقراط عالیجاہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض
امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر اپنی جگہ ملائی جاتین گی اور اونکے التیام کی کیا تدبیر ہے
اور اونکو اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہوسکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے تو اوسوقت اسکی تدبیر کا
خیال واجب ہے یہ دیکھین کہ استوار بندش سے اونکی بندش مناسب ہے یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال
ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا
بیان کردیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ یعنے وسط بدن مین زخم یا
شگاف عارض ہوا ہے موضع عضلیون تک ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کم خطرناک ہے اور خصران دونو جانب واسطے اور پانچ طرف
مین بمقدار چار انگشت کے بہرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ مین واقع ہوگا ضرور
امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلہ
تھی جو طول بدن مین اوپر سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسیوجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کٹ جاوے
بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئین گے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین تنگی اور بلندی پیدا ہوگی۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ [illegible] مین ہے اوسکی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہے
جو اسے روک رکھے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہوجاوے چند امعا باہر نکل آئین گے اوسوقت اونکا
داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت
جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہوجاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اوسی کی پیدا ہونے سے زخم پھول جاتی ہے اور اسیوجہ سے خرق اور
شگاف اندر داخل نہین ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور
اور صغر مین معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا
اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بعد اسکے اوسکو اپنے اصلی
مقام پر پہونچادین ٹانکے لگادین۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوسپر دواے موافق اور مناسب لگا[ئین] چوتھے اس
امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاوے کہ اعضاے شریف کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب مین
کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے
کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھادے اور ریح کا تحلل کردینا زخم کے بڑھانے
سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوائی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا
ٹکڑا آب گرم مین ڈبوتین اور نچوڑ کر سینک کرین۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نفع

ہو گی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے ۔ پھر اگر معا متخلل نہو اور یہ علاج کچھ اثر نکرے
اوسوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہے جو بنام مبط نواسیر معروف ہے
اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے
حذر کرنا چاہیے ۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور
اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کی ٹھہرانے کی یہی ہے
کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر
اور خلاف جہہ مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے ۔ اور آنت کا اوسی مقام پر
محفوظ رہنا جس مواضع سے اوسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو
پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ
مین گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہییے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتی جائین اور آنت کو
اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاے خواہ ڈھیلا ہو جاے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہوا اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہو گی
یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی ۔ اب مین اندر سے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے ۔ پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ ٹانکے
صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف
دبائین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا پہونچا ہے
اوسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر
سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آے اور جسطرف
زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اول پار ٹانکے مین داخل ہو جاے ایسا نہو کہ اودھر اوچھا
ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کر باہر کیطرف جلد کے سوئی کو نکال
لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا
سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والی
اس ترکیب کو اپنے محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے ۔ دو ٹانکے کے
درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر رکھے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون
وہی بہتر ہے ۔ پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے ۔ احتمال ہے کہ سب رزن مل کر ایک ہو جاے

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاوے یعنے سب ٹانکے کھل جائیں اور دونوں بازو میں الگ الگ ہو جائیں جیسے بہت
دور ٹانکے لگانے میں خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہو گا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائیں۔ جس ڈورے سے
ٹانکے لگاتے ہیں اگر سخت اور مضبوط ہو گا تو قرار دندانہ درخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہو گا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے
ہو گا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹا لیں
کہ اوسمیں استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھپ جانے سے امن ہو گی
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسی رہ جائینگی کہ اونکا التحام درست نہو گا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ اونمیں وصل
پیدا نہو گا لہذا اسمیں بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے میں غرض یہ ہے
کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جاوے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق
عضو عصبانی ہے۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہیں کہ جو پارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمیں سوئی گڑو کے اندرونی پارہ
میں اوسے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہیں اور
کسی ٹانکے میں صفاق کا کسیقدر جز شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح لگاتی
ہیں یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے اونھی
ٹانکوں میں داخل کرتے ہوں اور اسطرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے
زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کرکے اونھی
ٹانکا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اوسطرح کی خیاطت میں وہی ضرر تقرر اور چھپ جانے کا جو ہمنے بہت متصل بخیہ کا حال بیان
کیا ہے اسمیں بھی ملحوظ ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہہ ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال
خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا
کرتی ہے۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت
میں زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ میں اور روغن زیت میں بھگو کر اطلین اور حالبین پر اسطرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ
جائیں اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعا تک پہونچی ہو اور
آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کی ہے۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض
سے کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معا صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہیں ہو سکتا اسلیے
کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس معا میں کثرت ہے اور طبیعت معاے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاے صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم
کیونکر اچھا ہو سکتا ہے۔ اور اسافل البطن کی جراحت میں ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان
مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں
کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمیں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تا کہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہوجائے اسلیئے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسی طرحکی ٹانکے سے پوری ہوسکتی ہے کہ جیسے ٹانکے درست اور مضبوط لگاسکتے جاتے جوسبھی بیان کردیئے ہین کہ اون ٹانکونسے جمع اور پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک خوب ہین واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوختہ ہوتی رہے وہ لکھتا کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اسود قوی لا کر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اوسکا انتفاخ کم ہوجاوے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تعفص اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونہین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیئے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہوجائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہوسکے زخم کو زیادہ چاک کردینا چاہیئے بقراط نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ہی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیئے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرینگے تاہم بردوت خارج بھی اونمین اثر کرکے اونہین سرد کر دیگی پھر بھی جب اونہین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف خود کرینگی اور ثرب کا حال ایسا نہین ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہوجائیگی سیوا کے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس نہین لیجاتے اگر کسی کے ثرب مین اس خاصیت کی خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیئے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوختہ کرین پھر اگر زخم بیچ مین یعنی وسط بطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ و ستر ہے ہین اور شکم اوس سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خاصرتین مین ہو اور خاصرتین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے۔ لیکن موضع پھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیئے کہ اکثر معا بر انگیختہ ہوجاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفتہ کئے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن مین دراز ہو رہے ہین اور خود طولی ہین اور سینے سے رکب تک یعنی استخوان عانہ تک اوترتے ہین اسواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کردیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیئے کہ جو عضلہ جو عضو مین اسی معا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر یا وجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچی بھی ہوجائین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیئے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہوجائے بشرطیکہ زخم بڑا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع ہوا ہو ایک پٹی اوسکی

کرو اگر دلپیٹ وینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اوسکی بندش بہ کرو اسواسطے رفادہ شہادت درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا ممتلی ہو
اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت بندش
مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے کہ اسلیے بندش بطور مثلث کی فقط چاک یا شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش
اس صورت پر ہوتی ہے اور اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرنی ہی چاہیے کہ چاک کا خط
مستقیم درمیان دونون مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے اونمین سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہے
اور یہ دونون درست باندھے جاتے ہین اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست
ہوجای اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اوس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی
بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوا دوسرے والے رباط کے اکثر جائز نہین ہے اور
انہین رفادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا
زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو
بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے نخاذ یعنے آلہ اہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ
خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کردیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہمنے
بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اونکو بھی باسانی اچھا کردیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک
معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہین کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ
پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ کے
متغیر ہوجانے کے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے سرعت کے موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کھنچے ہوئے ہون
پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپسمین مل جائین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اوسوقت
البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کریگے اگرچہ بندش نرمی
سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھوٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہو سکے کا بلکہ اوسکے اندر
ایک فتیلہ رکھین گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم
ہنوز بھرنے نپائے اور جلد مندمل ہوجاے اور اندر جو رہجاے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو
چاک کرین اور چاہین دونون سرون کے کوئی شے ایسی رکھین جو اوس چاک کو بھردے کبھی زخم کہ دونو سرون کی جلد بطرف اندر دن
قرحہ کے شق ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاوے۔ اگر جراحت طول مین
واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کردیتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو
احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اوتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کی برابری
کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت نیچے
کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو طول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھرجانے کی اور اندر کیطرف مدہ باقی رہجانے کا خواہ

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن
نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو روکین جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا پس بنا
لحاظ ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین مگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم
عضلہ کی عرض مین واقع ہو اسکی دونون بارھون مین تباعد اور مناصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونون سرون کے
ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بغیر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے
چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا
وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہو اوسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے اودویہ ملحمہ
خراج کے ایسی دواؤنکا بیان ہمنے بخوبی کر دیا ہے اور اونکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ جو دوائے ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت اون اور قیروطی کے اور اوہان اور
قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور
نہ مسامات مین در آتی ہین جب انہین ادویہ سے قیروطی بناتین اب اونکا اثر تا سافل اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہان تک کہ
دوا کو پہونچانا ضرور ہے وہان تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کی ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی
از قسم حیوانات کی ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنے نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین عضو
خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات مین ہی جیسے سفیدہ کو روغن اسمین اور موم مین داخل کرین اور نباتات مین اوراق یعنی برگ
بلوط الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر نر اور پوست ریشہائے باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخین
اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مجموع مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کی ہو ثمرات اور حبوب مین جو تازہ یا پیر
پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اوسمین اشنا فائدہ زیادہ ہو گا تم
نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جلا کر اور غبار آسیا اور ایوی سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولون جیسے
بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ جشو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے
سرون کے قریب زخم پڑ گیا ہو حیوانات مین جسکا دودہ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوا ار باروفس اور
دوائے ذہبی اور دوائے سقولاوس اور دوائے الحلاف ہمراہ مشکطرامشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے
ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ذرور مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر
مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرح کی دوائین اوسوقت استعمال نہ کیجاتین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے
بخوبی برابر ہو جائے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے بعض جز کی طرف
اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو
کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اسکی شناخت
مین نہین ہوتی۔ لہذا واجب ہے کہ دوائے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم مین گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جاوے۔ اس واسطے کہ دوای مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہو جاوے اور قوت طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس شی ولے کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاوے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرے کہ اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اسقدر گوشت پیدا کرے جو بمقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دوای مدمل اپنی انتہای فعل کو پہونچ جاوے تا کہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کر دین اور تاہم مقدار مناسب پر ٹہر کر ملجاتین اور جو کوئی جراح اسوقت اور صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جاویگا دوای خام استعمال ہوا تری اور رطوبت کو ساتھ کر جاوے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پپڑی پڑنیکا قریب پہونچے مناسب ہے اور ایسے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنک ساختہ صنوبر کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاوے اور زنگار اور سپیدا سفید اور پالس بیسوم بربان قسور نحاس قتاق کندر مرداسنگ قنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصاً آبنا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت ادمال کی زیادہ ہے اور بھنگری مانند بی خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا سے کنایۃً رجل عقعق کر کے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی ہیکنی مگر اسمین بہ نسبت کتے کے پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاوے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہو بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اونمین پیدا ہو منجملہ اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگر چہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہین لیکن اگر زخمون مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہین خصوصاً اگر بھنگری کو جلا کر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہو نیز اوسکو بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت ادمال کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال بلا بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کرنے نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھو دیا جاوے ادمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواونکی ساختت کی کیفیت یہ ہے کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاوے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلا کر اوسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین تر کرین کہ جذب ہو جاوے اور بیشتر زاج سوختہ بھی ویسا ہی زیادہ کرتی ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نفع عجیب ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جاوے اوسکے بعد زیت جو قوی القبض ہو یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر گھلاتین اور گھلانے کے بعد کتان ساتیدہ اوسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کر دین۔

ذرور تخفیف سپیدہ اور مرداسنگ ہر ایک سہ حصہ خبث الرصاص اور مر اور انزروت ہر واحد نصف حصہ پیس کر ذرور کریں۔ ذرور
دوسرا صدف سوختہ بارہ عدد انار کو چلک جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑیں سٹول عدد ثلاثقد لیں ہموزن انار کے بارہ سنگ
جلا ہوا قیسور اقلیمیا اسپتاج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپید
شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو فیکدرہم دوسرا ذرور قوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر عصر ہر واحد تین درہم انزروت
ماہیشا ایک درہم ذرور کی صفت وردا سفیداج رصاص محرق گل شب یمانی ہموزن پیسکر اذخر یا اصل السوس جاوشیر
ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال مقشر ہر ایک سے کچھ مشایخ نے کہا کہ واسطے صفیدا ہے جو کو یا اکر روغن گل اور روغن
آس اور سپیدہ قاعی میں مخلوط کرکے قیروطی بنائیں ادویہ منبتہ لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب میں صفت ادویہ
منبت لحم کی مفصلاً بیان ہوچکی اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ادویہ منبتہ اللحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہاں پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ
منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہوچکا ہو اور قاعدہ جراحت
استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کریں اور اس طرح
کی کموست خواہ کسی طرحکا فساد ہڈی میں سوا کر چونہ سکے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی میں ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے
مگر یہ کہ اوسکی تجفیف اک چکے ہوں خصوصاً اگر یہ ہڈی سر میں ہو اوسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کریں اسواسطے کہ ہڈی
ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کے ہے جو مانع ابنات لحم کی ہڈی پر ہوتے ہیں اور جب ہڈی کو چھیلیں اور خشونت
اوسمیں پیدا کریں جو مادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہیگا اور بوجہ چکنے نہ ہونے کے
پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوائیں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں ابنات لحم کرتی ہے
اور دوسرے بدن میں نہیں کرتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن میں زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ابنات لحم نہیں کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونوں بدنکی پیدا
ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہوچکے مانع اور مقوی ہوں دافع قوت ابنات نہ ہوتی ہیں اور کبھی کوئی دوا بعض بدن میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی
بدن میں افراط جلا نہیں پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہیں ہوتا ہے لیکن اس دوا حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی
ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تجفیف اور جلا محتاج الیہما کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے
نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو بسبب ہو چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار
بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیزوں میں یکساں نہوگی جنمیں قوت انفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی
اثر مختلف دو مختلف بدن میں پیدا کرے گی اور جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس
بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے ابنات لحم میں یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے
منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا منظور ہے اور اسی وجہ سے کندر ابنات
لحم نہیں کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا معلوم ہونا
یا ابنات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور ریم کا پڑنا دریافت ہوسکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ
اوتنی تجفیف میں ابنات لحم کا ہونا دشوار ہے اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوائے

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین نبات لحم یا استقرار ہوتا ہے اوسکو بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض
ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم
کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے
کسی دوا مین فقط ترطیب پر انحصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تخفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیون کی رعایت
ضرور ہے جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیون کی ضرور ہے بلکہ باانہمہ
رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے
اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوائے ضعیف کا استعمال
کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا
کی ہے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تخفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے
زیادہ قوت تخفیف کی اوس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورۂ
بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا
مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف
ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کے اوس چرک کو جذب کرتی ہین جو زخم مین پڑتا
ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان مین مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی ہو پہنچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے
جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت
مفرط کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے تو واجب ہے
کہ زنگار جس قدر وطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا
اوسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے
واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے بیشتر [illegible]
کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ
یعنے مٹر کا آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاے یعنے کسیطرح کا فائدہ
اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال
کرنا چاہیے **جراحت سحاج کا بیان** ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اونکی
تفصیل اور اصلاح کا طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے التحام کیواسطے
فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تخفیف ہو فقط دوا سے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور
دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو بچھوڑہ کے علاج مین مذکور ہوچکی ہین اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ باب نزف الدم سے خون کو بند
کردین غذا مین ایسے شخص کو دماغ مرغ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا

بھپا ہوا ستوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار مع پوست
کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جدید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہے یہ ہے کہ خمیر ترش
اور خشک کو بہیلہ زخم پر چھڑکین اور اوسے تر نکرین ۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو میدہ و زوفای تر مین ملا کر استعمال کرین
خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکے رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے دوسرا مقالہ سحج او

رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین

کتاب اول مین مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسقدر ہٹ جای لیکن بتمامہ جدا
نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہو جانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہن بنسبت وثی کی بھی کہ شئی کو کہتے ہین شاید وہن
اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہو پہنچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوس مین
پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شئی کو جس سے ہٹنے وثی
مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب
کعب کی ہٹ جای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو
پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف
مین عضل کے عارض ہو ۔ **فسخ اور ہتک کا بیان** ۔ جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین چند طرح کا
تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر
ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو کر متعفن ہو جای اسلیے کہ اکثر اسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصا وہ راہین جو
صدمہ فاسخ سے تنگ ہو گئی ہین خواہ وہ تنگی بوجہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی
نہ کیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے
علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جای اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع
ہو گئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض مین سوای
فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی
فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ مانعہ اور مشددہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف
اور گداختہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر
مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہو جای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے
علاج مین اس خون کا اخراج پہلے پر ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطولات
میاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہو جاے یا خود ہی قبل از تدبیر ہذا کے سخیف ہون چوٹ کے مقام پر
جو جونکین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو
فنا کر دیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلا کسی

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوس پر اقتصار بھی ہو سکتا ہے۔ جو شرب وغیرہ
معین تحلیل پر ہین۔ جیسے عصارۃ البہورا اور تسطا اور فنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ
تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو لشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور سپیدہ بانجین گوندہ کر اور اس سے
زیادہ قوی جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف
ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید
ہو اوسکی تاثیر بہ عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کرکے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے
پس مضر ہوگی۔ لہذا وہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہوا اور اندر
کیطرف غائر نہوا اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند طرحکا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے
دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اسکی
کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال
جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال غذا
توی کا ضرور ہے کہ محجمہ یا شرط لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو اوسکا متورم ہو جاتا ہے اور خارج
ورم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم منفتح ہو جاوے اور ریم پڑ جاوے اور جسقدر مادہ مجتمع
ہو چکا ہے اوسکا مدہ بن جاوے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جاویگا اسلیے کہ یہ ورم بہر حال
کبھی نہ کبھی منفتح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کے منفتح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے منفتح ہو
کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور
مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور صویتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کی جاتی ہی اور
جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اوسکی بندش کرنی چاہیے
کہ بالنفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم
مناسب ہے اور بہ زیادہ جبیرہ اور زفادہ کی بیان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ یہ جذب
محتاج اسکا ہی کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاوے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی
رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجائین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک نہ ہو پتلا خواہ
مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جاوے اور بہت جلد اتصال بطول نکالا اوس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کر دیں
تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اس علاج یعنی بندش کا وقت قبل
ورم کے ہی اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائیکہ اوسی
بذریعہ بندش کے دبا دین کہ اوس وقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے
علاج کرتے ہین۔ جو صدمات تابع فسخ کے ہوں اونکا علاج بذریعہ آبزن کرنے اس شرب کے کرتے ہین اور شدید کو اوسپر بھو

ہین تاکہ غدود مین زیادتی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چپکا کرکے سیسہ کو اوپر رکھکر باندھتی
ہین اور کبھی یہ غدود سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہوجاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت
کا الم اور اوسکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اوسمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا
ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو اغشائی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ
شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہو گا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین کئی بار
گرتے ہین مگر اونمین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسی کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور
ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونہین تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہمنے اوپر بیان
کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہے خواہ صدمہ کہ کوئی شق
قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند
ہوجاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو
عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور
سدہ نفس یا انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجاوے
اور اوسکا سر جھک جاوے اور سانس اوکھڑ جاوے اور پیشانی کی رگین پھول جاتین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجاوے اور چہرہ
زرد خواہ سبز ہوجاوے ایسا شخص گویا مردہ بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم
کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجاویگا اسلم حال اوس شخص کا ہے جسے
قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر کبھی ورم باطن مین پہونچ
جاوے اور ٹھہر جاوے اور بعد سکون کے قے مین اوسکے مدہ برآمد ہو وہ بھی اوسی جگہ مرجاویگا جہان قے کی ہے یعنے اوس جگہ سے مہلت اوٹھنے
کی نہ پاویگا جس شخص کے سوراخ گوش یعنے کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد ہے کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم
کے ہلاک ہوجاویگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال
رہا اور کسی طرح کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی افاقت کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنے کسی
قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہ ہوجاوے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو
عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو کو
صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر تحلیل کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور باینہمہ معالج کو ضرور ہے کہ
بخوبی شناخت کرلے اور ثبات حواس اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے
جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پس اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضای حال کے نظر سے فصد واجب ہو
لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے اور قے لینہ رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استفراغ ہو تو
کی کر سکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہوجاوے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بقدر اول امکان

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ شدید جو ان اوجہشدہ اور زعفران
بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دوای لحمہ اور الصاق پیدا کرنیوالی خاص
ہین اور داخل مین بھی درکار ہین موجود ہین پینے اور کھانے کی لائق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوا ہے اون
مین عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام رسق کے مشہور ہے غذا ہونگ اور پینے سے بہتر کوئی چیز
نہین کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین
شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور اسکے بعد لائی جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ
التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر
فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اکا استعمال کیجاے۔ عصارہ و قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب جز استعمال
ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے ملتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ریوند چینی
تین جز لک مغسول فوہ چار جز گل مختوم تین جز ان سب کی قرص طیار کرین۔ اور یہ موضعہ مین سے زیرہ اور
مرہی اور مصطگی اور مغاث سے جسوقت ضماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور خلع اور کسیر اور دقی اور فسخ اور جرح
اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی
اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے ادویہ مسددہ سے اقاقیا
بھی عجیب النفع ہے اور دقی الحنہ بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لائی اور گل مختوم اور سونگ اور سماق اور کہج اور
اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے انزروت ہے اور کمادات سے برگ سرو پانی مین پختہ
کرکے اور پھوڑ کر زنبق ملاکر اسیطرح برگ اثل پینے جھاؤ اور یہی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین صحت ہے دوا
مرکب مغاث تین جز خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جز زعفران تھوڑی سی سب کو ملاکر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوا درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف اسیر
ورم عظیم پیدا ہونے کا نہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہو اور اوس چوٹ کے
مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ازخالی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر
کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی تسکین درد اور بیشتر
غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب
سوم مین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا
ایسی تجویز کیجاے جو لطیف اور مبرد ہو جیسے لعاب اسبغول و بزر قطونا سے اور خبازی اور بقولات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین جو ضماد
مبرد قابض ہین کوئی جز اون مین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ ملتاس کے استعمال کرین
مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسبغول ایک جز لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جز وا ورد بلغ جز زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے بنا ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیا مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھہ جزو اکلیل الملک و ... چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھہ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین گو یہ قرص بالخصوص بعد بیچاو مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے ویگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجاے اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جزو گل سرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ اور آب کربرہ مجموع پسند زیادہ ہم اوسمین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملاکر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زیر بند سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جاے اوسے پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرحپر کہ چنے بھگو دین اور اوسکا پانی نتھار کر پلائین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجاے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع دو درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو وہی زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجاے اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دنمین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہوکر چھوڑائی جاتی ہے اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین ماقبرطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجائے زیر بند کے لگنے سے اوسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہے کہ ہڑتال کو ہمراہ حجر قلقل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہے کہ الیا در تمر کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجاے۔ ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین ہین کہ وہ سبکے سب وثی کے علاج ہین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے لگر اس مقام پر درد باقی رہجاے بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موزی وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے سے اگر عارض ہو اوسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھلکا منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاویگی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو اوسپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ ممکن ہیں۔ ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی ابتداء ... اوپر سر کچھ یعنی کھلی ہوئی رہے خفیف
سحج جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ بیضہ یعنی سپیدہ کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا بھیڑا
لیکر اوسپر لگاویں وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا ہوا ہو پرانی چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور سپید آب مرغ کا استعمال کریں اور گدوی سوختہ
عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد سبب موزہ کی رگڑ کے واسطے صحیح ادویہ جو تاتی اور لچھہ اور بدلہ کے کل ادویات ہیں جنمیں تھوڑا سا قبض
ہو جیسے ... اور ... سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ میں کریں شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج سحجیہ یعنی جو رگڑ کی وجہ
سحج کے ... ہوا ہو اوسمین بھی ہی اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات میں فقط مرہم اسفیداج کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا
یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بیدانجیر اور روغن سوسن کر ایکا اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول
کریں اور ان دونوں سے مرہم طیار کریں اور کبھی مرداسنگ شراب اور ... کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے اور سحج اور شحج خفیف کو ورم کو منع
کرتا ہے منجملہ لطولات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ سحج کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کو اور طبیخ گلنار یعنی اور آب دریا نیم گرم استعمال کریں
اور تضمید ورد می خشک کا کریں لیکن تمام جلد اوکھڑ گئی ہو اوسوقت منع ورم کی تدابیر ایسی ہی کی حاجت ہوگی جسمین تخفیف قوی اور ختم ہو تو
قوت ہوا اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہیں ہے۔ **بیان فرض اور خرق اور گٹھے کا کرنا خواہ پیکان وغیرہ کی**
کرتیج چبھنا فرض یعنی نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونوں قریب قریب ہیں اسلیے کہ دونوں
صورتوں میں ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہی
کہ کوئی شے باریک چبھی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف موٹا پیدا
ہوتا ہے پس فرض باصطلاح اطباء وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا ہی مجموعہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا
حجم بڑا ہوا اور شاید فرض باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی
چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا فرض کم رکھتا ہے اگر اوسکے درپے نہ ہوں اور چھیڑ چھاڑ کو چھوڑ دیں کہ اگر
اوسکو بحال خود چھوڑ دیں گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد میں واقع ہو ہاں اگر وہ گوشت شدید الرطوبت ہوگا تو
البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر فرز اور فرض شدید ہوں اور لطوبت چبھنے کے ایسی واقع ہو
کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت میں بڑا علاج از روی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجاے
اور تدبیر جراحت کی چنداں حاجت نہیں ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے
ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہے سبب کا ذکر باب جراحات میں تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر فرز اور خرق سے وہ یہی
بات ہے کہ بدن میں جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس نوک
کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لیں جیسے اخراج نصول
کا یعنی تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہے جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہیں تاکہ اچھی طرح لگ جاے اور قاعدہ عام یہ
جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہیں اوسکی نوک ٹوٹ کر رہ جانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا منظور ہے وہاں تک راہ اس

اگر کہ پہونچنے کی وسیع ہوگا اسلیے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کیواسطے نرمی اور سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ
ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدہر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اسا
آلکا خواہ ہو جسکا ٹوٹ کر رہ جانا اوسکا مثل یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پچالس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اوس نوک کا
چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اوسی قدر باہر نے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین اگر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر یہ تدبیر
بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسی طرح چھوڑ دین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے
بعض علمانے اس بارہ مین جو کچھ لکھا ہے ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے
کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی
ہے اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور رانگ اور تانبے اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور سونے وغیرہ
کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو تین
ہوتی ہین اور کسی مین ایک سی انی نوکدار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ گانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی
خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ ناک سکھانے کی ـــــ کہ اوسکی نوک نیچے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر
بعد در آنے کے جسم مین اوسے کھینچین جب تک نکل آوے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہو سکے اور بعض کی
انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انشباک پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا
کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو مشتی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام ذنابیہ یعنی
دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ گانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی
ڈانڈ نکالین یہ نیچا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کہ تین مین گڑی ہوئی ہوتی ہین اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بنانے
مین اوس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزہ کی اونمین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی
خواہ گانسی سری اور ڈانڈ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری
نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گر جاوے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجاوے بعض انی اور
گانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتی الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکو نکالنے
کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسقدر کہ چبھ اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے
ہوتا ہے اسطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین درآئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جاوے نزف الدم
مہلک حاصل ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت
مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اسکی گرانی پیدا ہوی مقدار مین کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور شریان
وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے
اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر
زخمی ہوا تھا اور اوسی صورت پر صبر کر سکے جسوقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کی سیتے بوقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی [illegible]

بازون سے کھینچنا اور تڑپنا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسکی
جیت کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو بعد اوسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ بنانے
اور بحور رسنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ انھین سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی بیچ سے ٹوٹی خواہ
دانتہ الگ ہو گئی ہو خصوصاً اگر دانتہ اور سری انی کی ہو پھر اگر لکڑی کی تڑپے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا منقی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی
اور گانسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارا زیادہ وہاں لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے
سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور ہڈی سے پیوست ہوا ہو اور اس طرف سے نکلنا ممکن نہ ہو واجب ہے کہ دو
مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اوسکی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہے کہ اوسکے دفع کرنے
مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹوٹنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے انبوبہ مین
داخل کرین جس کا ذکر ہو چکا ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع مخدود مین یعنی گڑھے پڑتے ہین
اس سے زیادہ حادہ اور نوکین اوسمین جو باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کرکے اوسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونھین آلون اور تدبیرون
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین
بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھل جائے باسانی ہم اوسے نکال لین
بعض آدمی اس چاک کو ایک نل مین داخل کر دیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم مین سکون اور ورم نہ ہو گیا
ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگا دے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا
مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیر کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت
مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم
کا رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسکو تراش
لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر مسدود
ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہے اور جب ہم اوسے ہلاتے ہین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہے کہ پہلے ہم اوس ہڈی کو قطع کرین
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نہے اور یہ تدبیر
اوسی ہڈی مین کرانی پڑتی ہے جو ہڈی سخت اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آئے جیسے دماغ خواہ قلب یا ریہ
یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے
وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زیادہ پیدا ہوتا ہے اور تمام محل ملامت جہان کی ہون اور یا انھیمہ کو توقع ہین نسبت
مریض کبھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک
اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضای
رئیسہ مین ہو لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کہ اکثر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ بسیار سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب
ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شرسیف اور رحم پر واقع
ہے اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے بھی
پر موت بر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین تو عوام اور جہال بے رحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین
اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ یہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جگہ
پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہے خواہ سرکہ مین کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین ۔ ایضاً
برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر البنج خصوصاً ہمراہ فلفل لیس کے اور اسیطرح زنگ کا پانی جسلم اور اسطوخ
خری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الفرس ادویہ حیوانیہ بہت سی ہین مثلاً سینڈک کہ اوسکی کھال اوتار لی ہو
ہڈی مین چبھے ہوئے پیکان کیلیے عجیب النفع ہے اسیطرح دائرہ کے اوکھیڑنے مین نہایت مفید ہے اسیطرح سرطان کو پیسکر
استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی رائے ہے عصارہ جو ایک جانور مشہور ہے اور شاید
ہدش بھی چبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصارہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکشدہ کی جڑ بصل نرجس
آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح متعفنہ کے تحت سے جسقدر ہین اونکا ذکر
ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے
کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع وہ دوا ہے جو تبرید کرکے
اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن
زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باانیہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے
اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو یعنے چھالا ابھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے تو پہلا مبردات سے تدبیر کرین
بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین ۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہو جاوے اور چھالا پڑ جاوے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہے اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ قیمولیا اور جو
مٹی کہ اوسکا حجم سنگ ہے جیسے چولہے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور ایسی قبیل اور
ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت
گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ خرقیہ بحسب غرض اول
کے صندل اور فوفل اور خشت جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین
یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق
ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً آرد جو گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب سادہ کرکے سپیدہ اور

امتلا ہو خون زیادہ مقدار معین سے ہوجاے خواہ کوئی حرکت قوی جیسے کہ کھینچنا اور دبانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سبب سے ہی رگ کا مونہ کھل جاتا ہے اور
خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بسبب حدت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاے
اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا تساخ خواہ کسی ضرب کی ضرب یا اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پہونچے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلاء کے حادث ہو یا رگ سے
خون بطور ترشیح کے ٹپکے بوجہ اسکے کہ مسام اوس رگ کا ڈھیلا ہوجاے اور جو منافذ کہ اوس رگ پر ہوں اونمین تخلخل پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے
سیلان خون کی ابتدا سنے راہ کی ان رگون میں سے شریانین ہوتی ہیں اور سبب سے خون کا سیلان زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور
جو کچھ شریان میں سے کبھی ٹپکتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا
ہو انجام کار ابھار سا ایکطرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم میں سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے
اوسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ سبب ہے کہ شریان ملتحم نہیں ہوتی تو اور جو چیز گرد شریان کے ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کی چیز میں بوجہ التحام
کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان میں تنگی پیدا ہوکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہے
بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسائی باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہیں ہوتی ہے اوسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اوسکی تدبیر
سے یعنی بذریعہ عصر اور دبانے کی کریں پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا تہان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور مشتبہ
وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے
کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے ابھار سا پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور
ریح کے ہوتا ہے اور اوس ورم کا سکون بوجہ عصر اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران میں عارض ہوتی
ہے اور بالبض میں بھی خودبخود یہی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا
ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہیں ہوتا ہے
بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور یہ ابھار سا پیدا ہوجاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے
کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع میں نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع مین
اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور
غضروف کا التحام نہیں ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہیں ہوسکتی
اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس
نے ان لوگونکا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خطابی ہے یعنے اوسکا صغری
از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے
اور ہڈی مطلق نہیں جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے میں بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت
دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہوگیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے
کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہوچکے اور اوپر کے ابواب میں اسکو ذکر کرچکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت اسعات خون
کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب عضو شگافتہ ہوجاے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہیں کہ اونسے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون کا باطنی سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہیں ہے جیسے پھیپھڑے سے ... کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کا کسیقدر جو زیادہ برامد ایسا پرخطر ناک نہیں ہے اور جیسے برامد ہوا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کم بہت ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے جگر گردون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان سے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ انسے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہیں ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہوجاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ شریان کا خون شریانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدی نہیں ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے — یہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** کا نزف الدم کے علاج میں ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ ہو گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اوسکا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراے خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین گے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو شخص خون کے ذریعہ سے ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے مختصر ذکر کرینگے — واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہیں کہ جہت مخرج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہونچنے نہیں دیتے اور بعض حابسات ایسی ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض دوائیں کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتی ہیں اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ تینون فائدون کی جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنے جو جہت خون نکلنے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کی کرے اور کوئی دوسری راہ برامد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا نکرے جیسے بجگہ پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنے روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمیں یا بہ سبب حراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہے اور مخدر یا دو اہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

داخل کرسکے جو تدبیر ہو اوسی وقت برتی جائیگی جبکہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا نورا ما
کیر الکتان کا لیکر اوسپر ادویہ مثل صبر اور دردیہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنی بتی سی بناکر شریان کے اندر داخل کرین اور اوسکے اوپر پٹی
باندھین اور کبھی فقط ریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست
اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التحام پیدا نہو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر
طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی
جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردع بالالتحام یعنی زخم کا
موونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نرکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے موونہہ پر رکھین اور اندر رگ کے
داخل نہ کرین اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے
ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ
ہوتی ہے کہ زخم کا موونہہ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ رکسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے
ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنی جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت
سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اوسے ضرر شدید یعنی جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنی حبس اور ردع
کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہوجاے نہ اینکہ الم اور ایذا پہونچے ہان اگر پہلی
ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی
کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیین اور دونون باڑھین یکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھونکا ملادینا اور ایسی گاڑھی
اور پٹی وغیرہ جو زخم کے سلے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو لحم مین
اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جاے واجب ہے کہ اوسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی اونگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتھ
سے چڑھائین اور لگائین۔ ردع بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنی لٹکنے والی چیز کے جو موونہہ پر شگاف کے لٹکی ہو اور سرد
اوس موونہہ کو سمیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بستہ کردیتا ہے اور فائدہ ردع کا پیدا ہوتا ہے خواہ
کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کردے اوسی مقام مین گوشت پیدا کرے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً رگ
کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سے وہ سمٹ کر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جائیگا اوس طرف جدھر سے
سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کی کنارہ سے
ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف با استواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے
پیٹری پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہوسکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے
اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام
اور اقسام زرنیخ کے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبدالبحر سے
بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کردیتے ہین۔ پس خون بند ہوجاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے بآسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت ہو کسی جسم کی پپڑی
اوکھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ
ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکریشہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گر جانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی
ہے اسیواسطے اطبانے یہ تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو جا ہیکہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت
زیادہ ہو اوس سے داغ دی دیکر سینکیں تاکہ خشکریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور ادھڑا اور کم زور نہو اور بآسانی گر نسکے اور بہت دنونتک
گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہو گیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اوس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول
تو ضعیف کہ اوسنے سبب سے گر جاتا ہے اور بالنہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا زخم
اور رخنہ بندی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگافت کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اوسکو چھوٹا کر دیتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے
منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نارسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اوس میں
آلودہ کریں اور مقام شگافت پر رکھیں اور باندہ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زیرہ اور چونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان
دونوں میں قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکریوں کی بھی ازین قبیل ہیں کہ ان میں قبض اور کی دونوں کی قوت
ہے اور چونہ میں فقط لگی کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور معتدبہ نہیں ہے۔ جو خشکریشہ ایسی دوائی کا وی خواہ
محض کی ذریعہ سے پیدا ہوا اور اوس دوا میں قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے گندہ
کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بجدت کی نفریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائیں
جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور مرتبانج ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے
مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیساکہ کہتے ہیں ایضاً کو کبساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور التحام کے
حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور مانند ہمراہ روغن کے کہ اوسی جلاتیں اور جب
شعلہ دینا موقوف ہو جاوے بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور مرتبانج اور صدا الحدید بریان یعنے چرک آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے
کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نمک جدا نہ کیا ہو اسلیے کہ
دھونی کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے
بعد اوسے جلا ڈالیں اسیطرح باتو نکو جلا کر استعمال کرنا **بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم**
کرتی ہیں اور جالینوس نے اونہیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے
اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک
اور فلفل اور علک البس ملکہ آٹھ جزو زرنیخ چار جزو جبسین یک بیسکر چھانیں اور بیس جزو داخل کریں اور کل ادویہ سے ذرور طیار
کر کے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نزف پر چھڑکیں عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو
پیسکر فتیلہ پر چھڑکیں اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال
کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کریں۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر

کہ ہڈی میں پہونچا ہو یا کہ ہڈی تک پہونچا ہو جو بہتی ہی رطوبت ناصور کی ... جیسے ... رقیق اور لطیف ... [illegible] پیدا ہوتا ہے
[illegible] یعنی رقیق اور لطیف رطوبت ہوتی ہے ایسی ہی ... نکلتی ہے ... [illegible]
اور رقیق ہے پہونچا ہے کہ ہڈی تک ناصور سے نکلتی ہے ... [illegible]
اور کبھی جو ناصور ہوتی ہے رطوبت کی اوسکی اگر ... پہونچا ہے ... [illegible]
بطور اشقر خون اوس سے پہونچا ہے تک شریان ہو جو ناصور اور ہے ... [illegible] ورید تک
رطوبت اوس سے پہونچتا ہے تک گوشت ناصور جو اور ... [illegible]
شوارئ میں علاج اوسکے ... پیدا ہوتا ہے ... [illegible] جسپر دو اور ...
کی ناصور اوس سے موہنہ کسی اور ہیں ہو سکتے پیدا ناصور چند یا ہے ناصور ایک کہ دریافت ... زیادہ پیدا ہوتی ہے
ہی ایک سے خون سودا سب ہو واحد ناصور اگر کہ چاہیے کرنا طرح اسی شناخت اسکی ... ہوتی ہے رطوبت ...
رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلیگی مختصر کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو
رطوبت واحد ... شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کی واسطے کافی ہے لیکن ناصور کا رنگ بھی مختلف
ہوتا ہے کوئی سپید رنگ ... اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے ۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہیں
بعض قرحہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں ورم ہوتا ہے اور کسی میں ورم نہیں ہوتا ہے
کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور لیلی ہو اور مادہ
غلیظ کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو ۔ بعض قرحہ میں وسیع ہوتا ہے اور بعض میں صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا
ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بہی نہایت
مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان میں پورب چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجون کو کسقدر زحمت
اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متآکل ہوتے ہیں یعنے سڑ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہوں
خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال اوسکے متصل ہوتے ہیں اونکے انتقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی بعض قروح
رشاحہ ہوتی ہیں یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت نکلتی ہے
اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گردکے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے ۔ یہ قرحہ مہلک اور
ردی ہے ۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متآکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھیلتے ہیں اور اوس جگہ
کو خراب کردیتے ہیں اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین
نہین ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہے ۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتے
ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نارفارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متآکلہ نام رکھتا ہے اور
قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان
کرینگے ۔ جو قروح صلب و سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اور اسیطرح

— اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون اونکی راحت ادویہ منقیہ سے پیدا ہوتی ہے اور اسپر قروح چوتھی و رچار بافضل ہون
اور ان قروح کی رنگت سرخی مائل ہوجاتی ہے اور دیہ بارد و دست اور جو بار دست انہیں راحت پیدا ہوتی ہے — قروح ردیہ سے کبھی اوگر
بدن کا رنگ بھی ردی ہوجاوی مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہوجاوی تو یہ اوس مزاج کبد اور فساد مزاج اور خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کبھی پیدا ہو
آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا — جیس قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور اونمین کھجلی بھی ہو وہ فصل خریف
مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین جوڑی اور سپید رنگ ہون اور کھجلی اونمین کم ہو اونکا مزاج سرد ہوتا ہے — جو قروح بعد امراض کے پیدا
ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد و فضول فاسدہ کا بطرف اون قروح کے دفع کیا ہے — جو قروح اپنی گرد
کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین علامات موت کی جو سریع ہونے والی ہے اونمین سے بعض اطبا نے
یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح ابتدا ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہوجاوی فوراً مرجائیگا
— قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے یعنی خواہ کوئی تدبیر غسد اوس بدن مین ہوئی ہو
بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہوجاتا ہے بعد
تبشر کے یعنے بعد پھنسی خواہ دانے پھوٹنے کے — خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری
اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہو یہ سب امور دلالت کرتے ہین

فصل دلائل

جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ پھوڑے
کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے
خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو — اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا مقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا
نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اعراض قروح ردیہ کی پیدا نہین ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو
کہ اوسکا نضج تمام ہوچکا ہو اور اوسمین بوی بد نہو اسلیے کہ عفونت اوسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بوی بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے
کہ مدہ کی پیدایش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اسکا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے
— جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ جیرونیہ اور قرحہ متاکلہ و نیز ازین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین
ہوتا ہے — بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا
چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا — ہان باوجود ظہور ورم اور
مدہ کے پھر تشنج کا خوف اوسیوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاوے کہ اوسکا تحمل بہ لحاظ عادت کے نہوسکے
اگر کسی قرحہ کا ورم دفعتہ غائب ہوجاوے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور کبھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت
کے قروح کہ وہ قریب ہین صلب و نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنے زانو پر
حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اوس عضلہ عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے
اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے — اور اگر قروح رگدار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن مین ہوتی ہین
ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل مین تنور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب مد
تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن مین واقع ہون تشنج

سکے مقتضیات سے کتاب سوم حصہ فن اول کتاب کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اخلاط تاکل کا بھی ہوتا ہے مقصود علاج باست جسیمہ دوست جو قرح کی یہ ہے کہ اوسکے گرد کے بوبال سے تر اور پوشیدہ ہوگئے ہون وہ بال اوگ آتے ہیں بہت اچھی اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمین رطوبت فضلیہ کم ہو اور جنکے خون جدید بھی اول ابتدا مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوسمین یبوست زیادہ ہو اوسکا قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے۔ علاوہ یہ سبب کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اوسمین قابلیت اثر پذیر ہونی علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اوسمین خون پاکیزہ اور عرق منی نہ ہو اور یا نیہم وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اونکے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض کے محتبس اور رکے ہوتے ہیں اور مشائخ کے قروح بھی اسیوجہ سے اور کبھی بوجہ قلت خون جدید کے اچھے نہین ہوتی ۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہوکر پھر اوسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ اوسمین چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا کرتا ہے کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہوجاتا ہے ۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسامات اور کرنگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور اکثر کو طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہوگیا اسلیے کہ اوسوقت اوس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہے جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ملنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کیوجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بُری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت خود کرتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے ۔ جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ از حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے ۔ اور شاید جس قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہو وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونمین کیا جاوے ۔ اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے ۔ جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہوجاوے اور سڑ جاتین اور متعفن ہوجاتین اور جوہر اصلی سے عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہے ۔ ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے کم ہوگیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہوسکتی ہے خصوصاً نا امیدی نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہوجاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اونکے وہ قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمین ناصور پڑنے لگے ۔ اور جو قرحہ قدیم ہوجاتا ہے ضرور اوسکی بزرگی اوس ہڈی سے تجاوز کرجاتی ہے جو گرداوس قرحہ کے ہے ۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد مجتمع ہے سبکی سب نکالڈالی جاوے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کرڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی

اوسوقت اوسکے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اونکے عروض سے قروح میں فساد پیدا ہوتا ہے اونمیں سے ایک یہ ہیں
ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف [illegible] اسکا سبب [illegible] اس خون کی
یا کیفیت میں ہو یا کمیت اور مقدار میں کیفیت میں [illegible] خراب ہونے مزاج کے سبب سے اور اس وقت خون
کا رنگ سپیدی مائل یا صاف ہی خواہ زردی مائل ہوتا ہے [illegible] یا مزاج کے اوس سے سوداوی ہو
اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا اونمین [illegible]
ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط بدنی سے پیدا ہوتی ہے اور ایسا خون [illegible]
اور اوسکا استوا [illegible] لحم سے نہیں ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا فساد [illegible] جو پیدا ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے
جرک زیادہ پیدا ہوتا ہے کمیت خون کی رداءت یہی کہ مقدار محتاج الیہ سے کم یا زیادہ ہو۔ کم ہونے [illegible] نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا
نہ ہوگی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف رہیگا کہ قبل از وقت [illegible] کہ ایسی پپڑی جسکے
اوس سے [illegible] حاصل نہو گی اور جب تک گوشت ختم ہو [illegible] جائیگا خشک ہو کر ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جائیگا اور یہ ضرر اوسوقت پیدا ہوگا
جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہو اور خون بھی اونمیں بقلت پیدا ہوا ہو۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحریف ہے یعنی
قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو۔ چوتھا سبب اون رگوں کا امتلاء اور پھیلا ہونا جو اسمیں واقع ہیں
اور منتشر ہیں [illegible] ان بدنوں کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا اسطور ہو کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو
یا زردی مائل ہو جاوے۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور
اونکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکون کے بدنمین پیدا ہوں
قاتل ہوتی ہیں اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت مرض کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صعوبت
قروح کی اونمیں برداشت ہو سکتی ہے **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہیں
سوای اوس قرحہ کے جو بعض عضلے خواہ عضلات کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخاء اور ترطیب کا ہوتا ہے
اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تجفیف کا اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ
خواہ جلاء اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جاوے اور بیرونی عوارض کیوجہ سے
یہ اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اونمین
زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزاء منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ کی تجفیف دواؤں میں ہوگی اوسی سے
جراحت کا منفوسطے اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر میں
کوشش کرنا چاہیے اور اونہیں قواعد کی رعایت جو باب جراحات میں بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہیں جو بذریعہ تیقہ خواہ پچکاری کے پہنچائی
جاتی ہیں اور گہرائی [illegible] بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے۔ پھر چاہیے کہ ظاہر میں
وہ دوائیں مجفف کامل ہوں یعنے اثر خشکی کا پیدا کریں خصوصا جو دوا قروح ناصورہ کے علاج میں مستعمل ہو

کر وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرستے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن وہ علاج نہوگا اور اگر کارگر ہوگا
۔ اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہو وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر بسبب قرحہ منعفن اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی
پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور خونت ہوتا ہے اوسکا علاج ادویہ مبردہ سے ہو گرد قرحہ کے ہے کرنا چاہیے جیسے آب برگ
مکو گل ارمنی اور سرکہ اور طلای صندل خواہ وہ طلا جن مین فور کی شرکت ہو اور برف سے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہوتا
جای اور چھوٹا ہوتا ہے ۔ جو قروح ایسے ہون کہ اونمین درد شدید ہو اوسکے علاج مین پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہے
اور درد کی تسکین اونہین ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون
اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد مین سکون پیدا ہو جا
تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو ۔ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین یہ
وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اونمین رہتا ہے ۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے
ایسی قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک نہ ہو جائینگے
کوئی دوا اونکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصا جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتے ہین کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہے لہذا واجب
ہے کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرنی جای پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاے ۔ جو دوا منقی ہے یعنے رطوبت
کو پاک کرتی ہے اوسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب
اور ردی بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا اعتدال و تیز اختیار کیجاے اور طلا کی دوا خارج بدن مین مبردات اور ویسی سے اختیار کرین
پھر اس طلا کو اونہین تدبیرون سے چھوڑ این جن سے خشک یشیا ودیری کو چھوڑاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی نقیہ
ہمارا نواصیر کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اونکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین
۔ ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور منبت لحم ۔ اسیواسطے دوا کی قوت کا توڑنا
خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اوسکی قوت کم اور بیش کیجاے خواہ کسی دوا کی مقدار
گھٹائین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہوا ور کسی اور بدن کی نسبت یہی دوا اکال ہو جای یہان تک
کہ اوسکا وزن کم ہو جای خواہ اوسکی وہ نسبت زیادہ ہو جای خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین ۔ زیادہ تر لائق دوای قوی
کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑ والین اسلیے کہ اب اگر
یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی ۔ روغن کو قروح سے متصل نکرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بید انجیر اور روغن
آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمین قرحہ پڑگیا ہے
بہ ذوق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دوای قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائین ۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین جو
واجب ہے درگذر نہ کرنا چاہیے ۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ جدید پیدا ہو خواہ
وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی الحس کے حکم مین داخل ہین اور انکے اضداد کا حکم بلید الحس میں

داخل ہے خواہ ضعیف الحس میں اور اسی وجہ سے قروح باطنی تحمل دوای سخت کی نہین ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا کہ زیادہ جذب ہو جاتی ہین اور بدن کی اندر ڈوب جاتے ہین۔ اور یہ قروح باطنہ مفردات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کثیرا اور صمغ عربی عام وہ دوائین جو اندمال زیادہ ہوتی ہین خواہ جنکی خاصیت درمیانی ہے ۔ معاب علاج قروح مین یہ ہے کہ اعضای متقرح ساکن رہین اور حرکت نہونے پاسے اور حرکت دسے کیجائین اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجاوے اوسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اس کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اوسے کرایا جاوے خصوصاً اوس بدن مین جسکے اخلاط ردی ہون ۔ واجب ہے کہ علاج قروح مین اسکا خیال رہے کہ قریب کہ اعضا مین التحام پیدا نہو جاوے جیسے لفصق ہو ایک قسم کے قروح زائد درمیان آنکھ اور پلک کو پیدا ہو جاتا ہے خواہ دوا انگلیون کی مابین گوشت اکمال پیدا ہو کہ اونکا متصل کر دیتی ہے ۔ کمث یعنے غار کا قرحہ اور چور قرحہ بطرف ناسور کے زیادہ مستحیل ہوتا ہو اور جو قروح خراب ہین اور وہ سے بجاوز کر گئے ہین اونکی وجہ سے قریب کی گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہے جیسے کش ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور لپس گوشت بھی سب جیسے خارش کا اثر وہان تک پہونچ جاتا ہے اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن مین رداءت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت درد مین شدت ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہے ۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدنکا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر لیسے مقام خاص تر مذکور ہو چکی ہے اوسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تتمہ نہو گا اوسکے علاج کی امید نہین ہو سکتی ہے اور اسی علاج کی اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ سے اسکے استعمال سے قرحہ کی غلیظ کو دور کرتے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کر لی وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ابتدا قرحہ کو نہ پہونچنے پاسے ایک صحیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوتی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی فائدہ ظاہر نہ ہو لازم ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہو اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہین کہ غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تخفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جاوے خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جاوے ۔ یا مخالفت اس دوا کی اور وجوہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حمرت اور التہاب پیدا ہو جاوے اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاوے اور اوسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کی ذریعہ سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کی مائل ہو جاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ مین تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجاوے ۔ خواہ وہ دوای ناموافق ترہل اور ڈھیلاپن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ کیجاوے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوای کرین جو ہم آگے ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ مین تاکل پیدا کرتی ہے اور عمق اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آیندہ سطور مین اوسکا ذکر آتا ہے لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت جلا تو ڑدالی جاوے اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین حد افراط کو پہونچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا اسمقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اوسکا معتدل

جو شاہ دانہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے علاج قروح وسخہ کا وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتداء علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جسطرح قانون عام مین ہم نے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً عکاک البطم اور ادویہ مشک روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ
اور گیاہ جاوشیر کیساتھ مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا وسمین اشق وغیرہ داخل
کیجائے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام قرص حالس مشہور
ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہے وردی زرنیخ اور شہد اور پھٹکری برابر بوزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدا و رجیدہ یعنے
عنبر سیاہ چونسان اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت زراوند ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح
یعنے نمک ملا ہوا اور بھی ترکیب خاص سے ہو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
دواے سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھوے اسلیے بسبب قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین ہر وقت ورم
قرحہ کے مفید ہین علاج قروح غائرہ اور بطن شدہ اور خالی کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کھوف یعنے
غار ہے سبب اور خالی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت ہونے کے ہین اور گوشت کا جمنا بدون زیادتی
غذا کے ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤنکی ہوتی ہے جنمین
تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جاسکے بلکہ بخوبی جاری
رہے اگر ایسا مقام بسبب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور مونہہ قرحہ کا نیچے کی جانب تو یہی مطلوب ہے
اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جاے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو
اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کرین اور چاک پورا کرین تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا باقی نرہ جاے
کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جڑ مین اور جو مونہہ اوسکا پہلے
سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا مونہہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید مونہہ کے پیدا کرتے وقت حال
عضو کے تامل کرین کہ اسلیے مونہہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ مونہہ بنا چکین تو قرحہ کی
بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ مونہہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے
اور پہلی صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے
شروع کرکے مونہہ تک باندھے جائین اور زیادہ ہمواری بندش کی دونون صورتونمین اوپر کیطرف درکار ہے اور اسقدر
زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا مونہہ نکالنا ممکن نہ ہو تو
قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلہ جو منبت لحم ہین اونکو اندر داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک
وغیرہ کو بھی پاک کردیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہو جاے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے
اور یہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قطوریون اگر قرحہ مین بھردی جای عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سعوطون بعد اوسکے ایرسا
اوسکے بعد آرد کرسنہ ساگر مجانی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جای تو کبھی اونکی جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا
ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجای گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کہو
کا تنقیہ کامل دواون سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر دہویا
کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلا اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جای
خواہ نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جای خواہ دہونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملاتین خاکستر کا
پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دہوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکہتا ہو تو استعمال اسکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دہوتا ہے
اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے۔ اگر ورم ہوگا انمین سے
کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور خراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے
کہ پٹی کے اوپر پھایا ہے ڈبو کر رکھی جاتین ایسی دوا کہ نسخہ جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہوا اور اون مرہمون کی قوت
کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ موہنہ پر قرحہ کے وہ پھایا رکھا جای جسمین دوای ضروری الاستعمال
لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برامد ہو نیچے اوسکے جو اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو اور
اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہو دفعۃً رطوبات کثیرہ برامد ہوتے ہین بعد
ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑون کا علاج** عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی
نافع ہے اور جو دوا مین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح مین گوشت
پیدا کرنے کی تدبیر** جبتک تنقیہ قروح کا نہوئی ہر ایک گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جبتک بطرف قرحہ کی غذا کے
جید کا جذب نہوے اور اگر غذا قرحہ کی بمقدار قلیل ہو اوس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا الذاع اور رجالی اوسپر
لگانی درست نہین ہے کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ وصیتین جو
ہم نے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے پاوے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو جو تدبیرین قروح صدیدیہ
کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجای اور اونمین خشکی
پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہو گی گوشت
کیونکر پیدا ہوگا منجملہ اون چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر
دوا بطور مرہم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خاشر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالین اور مقدار دوا کی
زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
مرہم [illegible] کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا
ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر کیا کرین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصاً شراب قابض دوای جید جمیع قروح کی جبکا دہویسے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا کیک
وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوس سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین اودیہ منبتہ لحم کے ذکر کردیا ہے اور اب مناسب ہے
کہ اونمین سے جو جو دوائین اچھی اور اس مقام کے لائق ہین اونکو بیان کرین سرمہ سوختہ اور انزروت اور ریشم ماہی اور حلزون سائیدہ
اور توبال سار بورقان اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناک مین ہو اور جعدہ
بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل
ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین
یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح ہو کہ اوسپر
پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذای صالح اوسکی تجویز کرین اور اسمین کسیقدر
تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی
ضرورت ہوتی ہے جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہو اوسکو آب سرد کی تقطیر خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصای الراعی
کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی
میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو
آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر باہمہ
عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور شوکہ مصریہ
اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض
کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوی خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ ہمراہ سویق
کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی** کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدنکا
تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین وسکی تنقیہ خاص سے جو از قسم حجامہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے
بموجب بیان بالا کے کرین اور غذای جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اسمین
فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی بنگ اور سویق وغیرہ
سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور اسی قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہو جاے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ
آگ کے داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوای حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوای گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوای
اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہو اور رنگت بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہو اور سوای استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے
پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے۔ دوای حاد جمیع خرفا بھی گوشت متعفن کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور ایذا
پیدا ہو اوسکا تدارک روغن نہ در رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہین اور بہت سے ایسے قروح اگرچہ بحد ناصیرہ نہ پہنچے ہون اور
ایسے ہو گئے ہون جب کبھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے
— جو نطولات ابھی مذکور ہوچکے اونمین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح وغیر

اور اقسام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور
بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اوسمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت
مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنے نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر قلقنت جز اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان
جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کی پیسی جاوے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا قطرون اور زبیب اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد
بصل الفار یعنے پیاز کی جڑ شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کدو خشک اور برگ زیتون تازہ دوائی مرکب زراوند عصا
شفنالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤں سے نطول پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج اسکی
تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور ساہرج یعنے سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک قسم اوسپر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور بازو اور زیت برابر
لیکر بطور اسطرح طیار کریں کہ اوسکو پرانی سرکہ میں [illegible] نصف [illegible] کریں تاکہ تمام سرکہ جل جاوے [illegible] اوسکی سلائی [illegible] قروح
پر لگائیں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک [illegible] جز [illegible] خواہ نمک [illegible]
سوختہ نمک ایک جز پھٹکری [illegible] ہوئی اور برادہ نحاس اور [illegible] سوختہ نصف جز [illegible] اور بیخ [illegible] اور بازو [illegible]
اور زراوند کسیقدر ملک البطم کے ہمراہ ملا کر بنائیں تاکہ اوسمین لزوجت [illegible] پیدا ہو اور بعد [illegible] قروح کے استعمال کریں
یہ دوا نہایت مجرب ہے [illegible] سرخ [illegible] جز [illegible] ایک [illegible] جز [illegible] پھٹکری [illegible] جز [illegible]
[illegible] ایک [illegible] جز موم ایک [illegible] جز ایک [illegible] زیت [illegible] بہت [illegible] سوختہ [illegible]
کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا اسپید [illegible] کندر [illegible] اقلیمیا [illegible] درہم گردہ گاو کی چربی
[illegible] ملک [illegible] اس [illegible] درہم [illegible] کھلنی والی چیزونکو [illegible] مناسب سرکہ میں گھلا کے اور جو پیسنے والی دوائیں ہیں اونمین سیکر
طیار کریں جالینوس عرو نے اس دوائی [illegible] کے اجزا جمع کیے ہیں تو بال نحاس ایک وقیہ زنگار محلول
ایک اوقیہ موم نصف رطل [illegible] لارکس ڈیڑھ وقیہ بطور مرہم موم مرہم طیار کریں یعنے پیسنے والی چیزونکو پیسکر اور پگھلنی
والی چیزونکو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کریں اس جگہ اطبائی پسند کیا ہے کہ روغن
دعا [illegible] کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام
ذکر پر واقع ہوں اونپر دوا کا غذ سوختہ اور دوائی اندرون اور کدو ی خشک جلا کر اور صوف ومیخ جلا کر یا ضماد برگ سرو
خواہ برگ ولب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں

علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح جرونیہ کا

پہلے واضح ہو کہ عموماً
جو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہیں وہی قروح ہیں کہ متاکل [illegible] ہوں جیسے کہ ایک عام چیز دون خاص کے تصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پہلے تو
یہ قروح عسیرۃ الاندمال ہیں پہلے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر بہت تک رہتی ہیں اسطرح یہ قروح تو اصیر یہ ہی الگ ہیں لیکن یہ قروح ضرور کسی ہوئی [illegible] خلاصہ یہ کہ
جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن ہو یا
یہی ہو قروح جرونیہ وہی قروح ہیں جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جاوے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج کا قاعدہ یہ ہے
کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پس غذا ایسی
تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کی ہو غذا متین

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جسمین لحم کرنا چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ ہو یا توہم
پیدا ہوسکتے ہوں جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا وہی کرنا چاہیے اور اگر سبب یبوست زائد سے کہ قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک حد
ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح
مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمیر اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنی نہلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے
اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ
آئیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط موم گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور
کبھی احتیاج قرحہ کی کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنی
رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو تو اوسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جب اسکا علم ہو اور خون
فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ ضرب سے کا از قسم دوالی کی ہو اوس قرحہ کو
قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلا بدنی جو
ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو۔ بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہوں اور ان
سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالی سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت
زیادہ ہے لہذا اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالی کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے
اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہوسکتا
ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہو اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت
سے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تحلل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنی تحلل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت
کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج
کیا جاوے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو
جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ
کا ناصور ہو اوسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو کھولکر
اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث مدارت قرحہ کا ہو اوسے چھیل
ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دینگے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالینگے اور
اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے
سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے
استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا
تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہہ تھی کہ غلاف قلب
اوسپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی بطور اسقدر
حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاوے اور گاڑھا ہوکر ملجاوے۔ اور سوختہ شیرین اور قروح خبیثہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک ایک مثقال
جو اچھی طرح دھوئی گئی ہو اون سب مین زرد طلا کرین خواہ شب یمانی سب پیسکر زرور شیاف کرین یا دو وا چار جزو زنگار دو جزو اس سے
زرد زرنیخ اور پاپڑ نمک شور الو وہ کرین اوسکے لیے اسمین زرور کے چھڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو زنجبیل دس جزو اور شیافیۃ ...
داو جیسے زبان رومی مین یعنی سو سکتے ہین دھوپ مین بالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ بھٹکاری آٹھ جزو قشور نحاس ملح اندرانی
کندر زنگار پوست انار سب ایک سے دو جزو نورہ ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس اسقدر کفایت کرے ایضاً مرداسنگ زیت ایک
ایک اوقیہ زر و اندمازر سب سوراخ کیا ہوا ایک ایک وقیہ اوقیہ ایک وقیہ زفاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر نطولا طلیہ کرین اور سرکندہ کی جڑ سے
ہلاتے جائین علاج نواصیر کا اور اون جلد ونکا جو سپید ہون نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام صدد مین ہتا
تھوڑہ سب بیان ہوچکا اب جو ہم اوسکی علاج مین ورکار ہے اور اوسکی صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسد نواصیر سے نکلتے ہین اونمین لطوبہ
تقطیہ یعنی اونکا اینچنے خواہ چاک کرنے اور جسطرح باسانی اونکا اخراج ہوسکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات مین کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر
کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور ہوا کرتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور
سخت ایسی ہوتے ہین کہ اوسکے دار اور شگاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر
کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر رفتار اور پوسیدگی اونکی بہت سے واقع ہوگئے ہین پہلے
اوسکو بذریعہ قطع برید کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوای تیز کے ذریعہ
سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب مقعد کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہوا اور مشتبہ مریض کا میلان
خاطر اسی طرف ہوتا ہو تاکہ یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اوسکی برداشت کرتا ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف
کرین اور جسقدر چربی تجربے گوشت کی ہے اوسی کو اندر کیطرف دور کردین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوسمین ہو داز گوشت مین پیدا
کرنے کے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک اوسے بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ مین اگرچہ اندمال تام ظاہر ہو لیکن کوئی اس
قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چیز اوسمین بطور چرک
کے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کرکے اوسکے اندر خشک دواؤن کو بھردے اور تھوڑے دنون تک اوسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی
باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک پہونچ خواہ کسیطرح کی
شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کر
ہوجاوے خواہ کوئی ایسی بیقراری کے طور پر اوٹھے یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج
یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اوسکی دوا سوائے قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین
ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر ترچھی اور اوسکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین اوسے چاک کردینا چاہیے اور داغ لگانے
مین شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچیگا اور اسمین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال بہ جب ہی کہ تا
داغ لگایا جاوے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زرنیخ اسار

کشتہ پارہ بھی بعض ادویہ میں داخل ہے اور انہیں ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ آہن اور نصف وزن اوسکا بُحجی اور اوسکا نصف ہوتا لیکن قدر الاالا زہر نہیں تصعید کرتے ہیں اور اس تصعید سے پارہ اوڑ کر قریب کردن او سکے گمسہ کی جو شدہ وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے مختنق ہو جاتا ہے او پارہ بیخ خواہ پارہ تصعید ہیں جب ادویہ مجففہ مذکور ملا کر تصعید کریں خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب میں مفصلا اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصاً نواصیر کے علاج میں کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں بہرحال اجزای مذکورہ بالا میں یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرتے ہیں ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے تری اور فاسد کرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالیں اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجائے اور فقط گوشت مردار باقی رہجائے اور ہمیشہ روغن زیتون عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور تر و تازہ ہو جا ہیے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالیں اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور آب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر ملا ہوا اور جو پانی کہ سنخج اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جای بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کوفتہ اور تر کئے ہوں مگر نہ اسقدر کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سنجیا اور چونہ پوست بیضہ کا اور نورہ یعنے چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جای ادسپر دوای خروعی یعنے جسمین بیخ ارنڈ شریک ہوا اور مرہم زرنیخ سورنجان یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاغذ سوختہ ہے اور جو ادویہ مرکب اج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوسو سقولوفندریون — تجربہ میں اسقولوفندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھر دیں فوراً ابھر جاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دیں اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تیز رو نمک دوا کو اسیطرح بھری رہنے دیں اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ محروث یعنی بیخ الجذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبح اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ انکو نکالیں جو سن صبی کو پہونچے ہوں یا سن طفولیت کو پہونچے ہیں اور ایک کھرل میں پیستے پیستے قلعی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جای وغیرہ اکو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہیں بیخ جاوشیر عشکری برمان اور قلقطار اور زنگار اور تسب یمانی ہر ایک سے ایک جز ذرایح نصف جز اس سے ذرور طیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جسمین ذرایح کو لگایا ہوا اور بعض نسخوں سے ذرایح کو حذف کردیا ہے اور داخل نہیں کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہیں ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بعضے اگر اسکو جلا کر خاکستر کرلیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آلسیمین مخلوط کرکے استعمال کریں ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہیں جنکو ہمنے قروح عسرۃ الاندمال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت صحیح اور اچھا نمودار ہو جای اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو چسپیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اوگائیں اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہو گئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کریں اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائیں اور بطور مدہ کے رطوبت بہ ادب بہنے لگے اسوقت شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخموں پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دواؤں میں لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کے کم کرنے میں طبیعت

بدنی یعنے معاونت طالب کی جاوے جسقدر سے کہ گوشت کو پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ بنیا گوشت پیدا
کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوای اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون مشنوع
دوا کے مخالف فعل طبیعت کو ضماد ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے ــ یہ بھی ہمارا
خضر درست ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیئے جاتی ہین جب تک پرانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہے
اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ [illegible] اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین
کی جاوے ــ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے
اور نہ مین اس رای کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی بنا رکھنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور
وافی ہے ــ اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ ابقای قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی
ہے یہ تجویز ادنی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہوای مفسد ادویہ کو افساد قوت [illegible] ہوتی ہے ــ جو دوا
زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے ــ وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید
ہے اور یہ فایدہ کہ بنظر قوت اوس دوا کے [illegible] نہین ہے [illegible] اسلیے کہ قوت مین کبھی دوای لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوای غلیظ چونکہ ہوا اور انقلاب
مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اوسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے [illegible] جیسے قشور نحاس اور صدف
سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خارپشت کی جسکی [illegible] مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو
مقدار مناسب سے گھٹتی زیادہ ہے [illegible] اور اوس سے زیادہ قوی [illegible] پھٹکری اور زنجار [illegible]
اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے [illegible] قوت اور [illegible] اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرہ نحاس
بھی اس عمل مین قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت [illegible] ہے کہ [illegible] خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے تبھی بھی گوشت
زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے [illegible] اب دریای شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھتے ہین [illegible]
زاید کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین کہ نمک گھولا ہو وہ بھی اسقدر مفید ہے کبھی [illegible] اور آب [illegible] رسیدہ کو سات کونا پانی ملا کر
دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا
ہو پھر اوسکی قرص طیار کر کے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح سے قرص [illegible]
اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس مرہم کا نام اسقریطاطیقون ہے وہ بھی گوشت زائد کو بدن [illegible]
اور گوند کے اوڑا دیتا ہے اور دوای درد یا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوای نفاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے
جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو ــ اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون [illegible] کے پھول جانے اور [illegible]
کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین **تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین**
جو قروح بعد اندمال کے پھول جاتے ہین اونکا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑھا ہو اور جسقدر بڑی بڑی متصل [illegible]
خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو
جو قشر عروق سرو اور سوسن [illegible] کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دو اکے [illegible] بھی داخل ضماد کر کرین بعد [illegible]

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اوسکو دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے رفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی نشانات کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ الکحل کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی اندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعے سوراخ کرکے اندر پہونچائین اور اوسکے اوپر چربا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ موم اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور تخم فلفل کو استعمال کرے جو ادویہ خفیف اور سبک ہین اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور زرد بیضہ بھیجنا اور طین رغو یعنے چکنی مٹی جو نخس بیخ اور ربودی ہو اور پوست تربوز کہ سب کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصا جب وسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین مارنے سے جو نشان پڑجاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب دوا ئین جو باب زینت مین مذکور ہونگی اونہین بھی دیکھنا چاہیے چوتھا مقالہ ہڈی کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیوں کا تفرق اتصال جو درست نہین ہو سکتا ہے

فصل بیان مین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونمین اجسام کے

پٹھے مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکی جراحات سے دردہاے شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھے کے زخم سے عارض ہوں یہی ہین کہ حمیات پیدا ہوں اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہوں جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور بیہوشی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصا جب اوس جگہ ورم پیدا ہوجاے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا ہے خصوصا جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہوجاے اور اوس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہوجائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہوکر پیدا ہوا ہے اور برودت ذاتی سے منعقد کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسمین پختہ ہوجاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا نسبت پٹھہ کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت ہوتی ہے کر لیتی ہین اور ادویہ پختہ مزیفیہ جسکے استعمال سے مد نہین کاٹنے سے جنمین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح ہوجاے جسنے

عصب کے بدن مین ظہور ورم کا دیر مین ہوتا ہے اور اسیطرح اوس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی قرح عصب کے التحام اور نضج دیر مین قبول کرتے ہین یا جو زخم پٹھہ مین لگے یا بطور نخس کے ہو گا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح ہوتا ہے کہ پٹھہ چھلی جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل [illegible] جاتا ہے اور [illegible] زخم یا طول عصب مین واقع ہون یا عرض مین جو زخم پٹھہ کے طول مین واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض مین لگے اسلیے کہ زخم عرض کی اذیت [illegible] مین پہونچکر بوجہ انفصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ مین پہونچ کے [illegible] خوف تشنج [illegible] ہوتا ہے [illegible] عصب مجروح خواہ مخصوص یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور [illegible] ایذا [illegible] ہوتی ہے اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہین خواہ چھلکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہین [illegible] زخم بہت [illegible] مین بہ نسبت اوتار کے زخم سے بہتر پٹھے کی جراحت سے اخشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہوگی جھلی کا زخم [illegible] شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح مین جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی باطنی ہوتی ہے اور اوسمین طولا مسالک لیف کی دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے زخم مین چندان ضرر نہین ہے اور وہ نرمشائی مین مسالک لیف کے طولا نظر آتے ہین اور وہ نرمشای سختی مین زیادہ ہے اور جھلی اسقدر سخت نہین جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہین اوسمین چندان قباحت نہین ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو ہو سکتا ہے۔ جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشدخ یعنے طولی تفرق اتصال کے اوسمین زیادہ خوف نہین ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کا بعض سے جو عرض مین واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی تبر مین خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح بوجہ تبر کے انکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہین ہوتے

قانون علاج تفرق اتصال عصب

کا دوا پٹھون کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت مین اسقدر ہو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمین جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو۔ جس چیز مین حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی نہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج مین پرہیز رہنا چاہیے خصوصًا ابتدا کے زمانہ مین ہان اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جائے جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ مین ہے اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے ایسے سرکہ مین جو زیادہ قابض نہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہین ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کی کثیف حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہو جاتا ہے اگر کبھی دوای قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب مین ہوتی ہے اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر نہ کر چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اوسکا الملا ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت بڑھائی نظر بمقدار کے اور تجفیف پیدا کرے نظر قوت کو اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اوسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہین اور بارد بالفعل ہوتی ہین اونکا ضرر بھی عصب کو زیادہ پہونچتا ہے۔ جب زخمی پٹھہ مین کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اوسکے التحام التیام مین جلدی مناسب نہین ہے مگر ابتدا مین تسکین وجع مین البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑون سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہای گرم سے یا زیت الانفاق سے تکمید کرین کہ اوسمین کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی ملا اوسکی سخونت بھی گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب گرم قسم بارد مین داخل ہے

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ سوکھ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر بوجہ قروح کے تشنج عارض
ہو بشرطیکہ جلد میں تکاثف ہو گیا ہو اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اونمین تجفیف پیدا کرین اور
لطافت زیادہ رکھتی ہوں اونمین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہی کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جای اور اگر جراحت بطور
چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین تحس بھی پیدا ہوا ور ورم نہ ہوا ہو اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کرین اور حرارت اور تجفیف مین
قوی ہونا چاہیے بنسبت اوس زخم کی جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے۔
واجب ہی کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو بحیر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ
سے بدتر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت عرض میں ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور ہوتی
ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہی کہ بستر خواب اوسکا شہر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں اونکی تکمیل
مذا ہن وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو۔
اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہی خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو او و تبرید علاج
عصب اور قروح عصب کی علک البطم نہایت اچھی دوا ہے نیچہ کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج
مرطوب ہی اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمین موجود ہو ایسے لوگونکو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت
اسقدر ملاہین جو اوسی نرم کر دی اور کسیقدر چسپیدگی اجزا ہو دوا مین پیدا کر دی اگر فنشک سبت یاد ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بھی
بکار آمد ہی لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہی اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہی اوسکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے
داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کسند ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر لائق سمجھے بدنکے
ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر ۱۲ اجزو قیروطی ہو ایک جزو یہ دوای قوی اور تازہ
اوس قیروطی مین ڈالی جای جسکا استعمال کرنا منظور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ
سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ او رمرہم وغیرہ جسمین دوا ے مذکور کی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین آب
فربیون کے اور شیر دار او دیہ نباتیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہی اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی
ہی۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ حجر اسیوکر
اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کی جذب کر لاے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے تانبا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور
لصاق ذہب اور کبھی ابتدای جراحات مین سوای خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہی اور اندر سے
بہت اچھی طرح جذب کر کے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد کھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون ہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین
اور مفید ہوتا ہے سفوف شلیم یعنے پیچ جو گیہون مین برآمد ہوتا ہے اوسیکا استعمال بکارآمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی مین بیسکے
ضماد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور یہ
محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسخین
کے چونہ بھی ملا دیتے ہین۔ لیکن واجب ہی کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا ور خوب گرم اور تیز دھوپ مین

دھو کر خشک کیا ہو اور جسقدر زیادہ دھوئین گے اوسی قدر نفع اوسکا زیادہ ہوتا جائے گا۔ بعض ادویہ جید وہ ہے کہ ایک دوا ہے جسکو جالینوس نے
ذکر کیا کہ وہ مرکب ہو موم اور راتینج اور فربیون اور زفت لیقوید سے اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ان ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو
— روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت
متحلل ہو جاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہو۔ اگر زخم بطور چھیدنے اور کچلنے کے پیدا ہوا ہو اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہوئی
اوسوقت مرہم فربیون اور بیخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہو اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بیخال کبوتر
کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے اور یا نیم زخم
کو کھلے اور چھیدنے کا مونہہ بند ہونے نپائے اور پر گوشت ہونا مونہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر مونہہ تنگ ہو تو
بڑھا دیا جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور قطع
جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا ہو تو
آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو انکو پکا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور
آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال اسفنج کا اور سرکہ کا
کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین **بیان اون اورام کا جو عصب کو
بحالت جراحت عارض ہوتے ہین** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو
اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بشرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے
کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب مین پیدا ہون خواہ اعضاء عصبی مین ورم فلغمونی
پیدا ہوا اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہی کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون
اور وہ احجار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کو مذکور ہین لیکن کتاب قاطاجانس کے
دوسرے مقالہ مین اون ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس الکبریتیم اور ربع درہم زاج پسے ہوئے دس درہم توبال نحاس
دو اوقیہ اور اونبائی درہم قشار کندر ڈیڑھ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا ورطل خشک دوائین ایک سرکہ مین
دس دن تک بھگوئین اور پگھلانے والی چیزونکو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر ملائین اور خوب ہلا کر جب سب
اجزا یکذات ہو جائین اوتار لین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوائے مذکور
اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ
سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حقمین خصوصا جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑہ کر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین
ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ لیپ کو پکا کر استعمال کرین
اور آٹا اوسمین مٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین **پٹھہ کا کوفتہ ہونا
اور پچ جانا اور بیکار ہو جانا** کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کی ہوا اور ورم بھی پیدا نہوا اوسکا علاج تسکین وجع سے
کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو شگافتہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اوسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تحلیل کرین اور اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم تطویل کرین اور حسب روغن سے تطویل کرنا
چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن سوسن ہے اور روغن اقحوان اور روغن شبت ہے
اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں ۔ اور غلطی کا فائدہ نہیں ہے اگر گوشت کو اوپر رکھین اور صدف کا گوشت
بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس عمرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہیں ۔ اگر ورم پیدا ہو گیا ہو اور تسکین درد کی آسان تدبیر
یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بقدر مناسب استعمال کرین اور معتدل گرم کر کے اوس عضو کو پہونچاتین اور
پیلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم سوا ہو مفاصل میں پہونچا ہو وہان
کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور تفتیح دونو
کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ بڑھنے دے ۔ پھر صدمہ کا بھی ملاحظہ چاہیے اور مرہم کا
خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے ۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو تو ابتدا ہی سے
استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دوا قوی کا علاج کرین اور قوت تحلیل کی دوا
مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے ۔ خواہ جو دوا پر ک کبوتر
صحرائی سے بنتی ہے ۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تخفیف اور جمیع اجزای متفرقہ
کے اوسی قدر کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور مرہم کو بھی فائدہ بخشے ۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ مرض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو
زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور بھی
دوا سفید ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے ۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تخفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا
چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تخفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو تو بیخ سوسن کو بڑھا دین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات
کی کچھ ضرورت ہی نہو بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جاویگا فقط پتھر کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوس کے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات
نکرنا چاہیے ۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے ۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتے ہین جسمین نمک
کی شرکت ہو اور کندر اور مرکا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید
بھی ہو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پتھر کے جمیع اقسام وثی مین اسکا کسیقدر لگانا
نہوسنے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہون اور جسکے مزاج مین
سختی ہو یا دوا مین گرم اور خوشبو جنہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک
مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کیوجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے
بازو کو نکال ڈالتے ہین عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہوجانا یہ ضرر اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا
ہے اور اگر زور سے دبانے سے سا معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کی اور شنیدات کی ہم
جدول ادویہ مفردہ میں اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی بہ تفصیل بیان کی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم
مذکور کرتے ہین بسبب مجرب اور خفیف المؤنت ہین جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی مین گھول کر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گوندہ کر استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیس کر ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو شاب انگور نیز
معجون کرسکے اور اسیطرح اشق اور شورہ اور فرفیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم مرو ہمراہ منغنج کے ضماد کرین ایضاً
داخلیون اور اوسکو لفت وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کا سبب اخلاط
حاد ہوتے ہین جو بدن مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ
مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے
سے ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرب کے
اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہے **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی
ہڈی مین ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اوس مین
باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین
دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے جو چکنی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز
غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہوگیا ہے اور کبھی بالکل چوڑی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی
نہ ہو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح پر
کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوپر سے الگ ہوگئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض
ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ
سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہوتی ہے
بعد ازان ہڈی کا فساد ہوتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اوسے کھجلا دین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہو چکی
ہے اوسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین تا معمور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرح پر
کہ مقدار فاسد پوست ہوکر گر پڑے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاوے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گر
جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیونکی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا
مر صبر ریشہ برگ جاوشیر فلفل سوختہ توبال نحاس قسط صنوبران سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست
ہڈیون کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اوسکا
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہنچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سوای
قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے
جہان تک کا متأثر ہوا ہو اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہے
وہان پہونچکر بس یہی حد انتہای فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی سران خواہ راس سک کی خواہ مہرہ
پشت کی ہو اوسکے علاج سے منع اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہو سکتی ہے اور اگر
ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد منظر اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کی فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوس گوشت کو

جدا کر ڈالیں یہی اوسکا علاج ہے ۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہیں طلاؤں سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اس فصل میں جہاں فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جبکہ گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے

صفت نشر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کریں اور گوشت سے اوپر اوٹھائیں اسطرح کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈورا باندھکر اوپر کیطرف اوسے کھینچیں اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچیں نیچے کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو میں نہ لگیں بعد ازاں نشر اشروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی ہڈی کے تراشنے کی ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لیں تاکہ دندان آرہ کا گذر اوس شریف تک کسی طرح نہ ہوپنچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت نیا نہیں اوگتا ہے اور اگر اجزائے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہوں مفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہوگئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سرکی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہوجاے اوسکا علاج نہیں ہوسکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ریزے جو شرح مندملہ میں رہ جاتی ہیں بہتر ہے کہ اونکے اخراج میں عجلت نہ کریں بلکہ طبیعت پر حوالہ کریں اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کی ذریعہ سے کریں جو ۔ بہت جلد اخراج نہ کرے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کی اس کرچ کی تحریک نہ کریں اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہی اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچادے اور نکلنا اوسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہوا اسوقت گوشت کسیقدر جدا کردیں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التیام کریں اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے جو آلی ہڈی کی جو قرحہ میں رہجاے کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالیں گے خطرہ تشنج کا رہیگا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود ہی چھلکہ نکل آئیگا اوسمیں چندان مضرت نہیں ہے ایسی باقیماندہ چیزوں کی نکالنے والی دوا اگرچہ اوسکا استعمال بعجلت ممنوع ہی اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار امد ہو ۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریونکا میل اور چرک اور یہ دونوں برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سبکو گلاکی ایک جز برہوں اور ایک جز شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کریں ۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو فلیتان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کریں اور اوسی جگہہ پر رکھیں جہاں کرچ وغیرہ رکگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور میں لکھیں گے اور اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہی اوسی ہم یہاں بیان کرتے ہیں کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہوجانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنے مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی ہیوفاریقون سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر ورم گرم ہو ۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاؤ کی پتی اور برگ مورد برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہوں اور سبکو کوٹ کر عرق نچوڑیں اور مشک اور ورد اور بصل نرجس اور رم

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ قاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اور اوسمین زیادہ کرین اور
اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور مورد کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہے۔ مونگ مسی درہم سماق جلنار اقاقیا
انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہے منجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً
وثی اور رض دونون کے واسطے جید ہے اور رہن یعنی مستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنی ہڈی اوترجانے کو مفید
ہو مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مرآب آس کے ذریعہ سے طلا کرین فن پانچواں جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالہ
ہین مقالہ پہلا خلع کا بیان **بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مشاش سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاوے
اون چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنی کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر
باقی نرہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف
اور بقدر یہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانے
کے ہین اور اگر فقط اینٹھا ہو اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اوسکا نام وثی
اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہو جاتا ہے
اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچا ہو لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے
بعض آدمی براہ خلقت کی خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین
اور گرفت جوڑونکی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو قسم یعنی جوڑون کے پاس کے غدد اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل
اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جاسکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ
خلقت اصلی مین ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ
فراہم گرا کرتے ہین اور نوکین گڑھون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا
ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوترجانے مفاصل کی
ہین اونکے جوڑ و بند نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوترجایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح ہے
ایک تو ابھی بیان ہوچکا کہ اونکا انخلاع اور اوترجانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا بہت
دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے یعنی جو مفاصل بآسانی اوترجاتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط
چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہوچکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی
اوترجاتا ہے اور اسی سبب سے یعنی فلکہ کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اوترجاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی
آتا ہے اسلیے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اوترجانے کے ہے یعنی جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول
کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دینی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اوتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جاتے
مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا
نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوتر ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر
واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ جو مفاصل انخلاع اور اوتر جانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل
آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ باسانی اوترجاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا
ہے جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سے بھرجاتی ہے اسیوجہ سے اوسکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی
اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی
سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کی پھر یہ
کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے ٹھیے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع
ہوجاتے ہین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد
راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹو نمین کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر
اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہو سکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پیدا
ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت
نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح ہوتا ہے
کہ جو مفصل و سکی مقابل ہو اوسی اور اس تری ہوئی کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ
کی حرکت موقوف ہوجاے اور حرکت نہ کر سکے اوسوقت ضرور یقین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات
مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو اوسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے بیقین کامل ہوگا کہ زوال
اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری
جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوار شکل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات
بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے** اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی
لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کیطرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاے پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین
اوسیطرح نادرست ہوجاے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاے کبھی اوسمین انگلی
سما جاتی ہے جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی
اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرو
کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد
بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی
پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور
زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض
لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے

سکے مفاصل میں ہو جو قریب اعضائے شریفہ کے واقع ہیں اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں۔ انحصار تدبیر اسوقت
اسی میں ہے کہ ہم تجربہ کریں اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بدشواری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور
درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولاً درپے نہ ہونگے اور اگر ہم تدبیر
تسکین ابطال رطوبت کا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر آسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی کرینگے اور قرحہ کا
بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہوں اور شکل ایک ہی جہت میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھ ہی کرینگے
بعض اصحاب صناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کسی کی منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہوکر کنارہ عضد کا
جدا ہوکر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جبری اور بہت
زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اوسیطرح ہموار رکھکر اور ملاکر بندش کردی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا
آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت میں سڑاہند پیدا ہوئی اور فاسد ہوگیا اور اوسکی قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہوگئی اور رنگت
ہڈی کی سبز ہوگئی اوس جاہل بدتمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہونچے اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا
مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا۔ اسیطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کریں اوسکے بعد درستی خلع کی کریں
اگر خلع مفرد اور شارح یعنے کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب
کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاے بعد ازان اوس مقام تک پھیریں جہان سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے
چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاے
پھر بندش رباط سے کریں اسلیئے کہ شئی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہونے پر معین ہوتی ہے
اور احتیاج منع ورم عنیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیئے کہ درستی اوتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی
صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہیں ہے۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور
ناپسند ہے اسلیئے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی میں مستعمل ہو واجب ہے کہ قیروطی سرد سے
تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ بقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور ٹھہرانا
تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے مگر چند اعضا ہیں کہ اونہیں مستثنی کرتا ہے سیل اور جھلنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے یعنے اونمین
بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اوتر جاتا ہو اور جب اوسکو
چڑھاتیں اور درست کریں پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کی پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر
کریں۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ
استعمال کریں جو ملین ہوں اور ابتدا میں حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کریں اور
عورات کی علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی ہوں اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے
ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرانا واجب ہے اوسی صورت
بوجہ تقویت کے کردیتی ہے **علاج طول مفصل کا** واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کیطرف پھیریں اور جس جگہ سے مسترخی

ہو کر طولانی ہو گئی ہے اوسیطرف پھیر لیجائین اور ایسی دوائین جنکا ذکر ہو چکا ہے اوس پر ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا
وغیرہ کو ملا کر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور شونیز بھی داخل ہو ایضاً جو زالسرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب ادویہ
جو ضماد حق مین پڑتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے سر کی بندش ہوتی ہے جبڑے کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑا اپنے رقبہ سے
اوتر جاتا ہے اوسوقت مونہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری
واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوتر جانے کے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے
اور نیچے کا جبڑا اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو نیچے
سے جبڑے مین آئے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت
کرتی ہے یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی یعنی اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے
ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے
اگر بآسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور تاخیر نہ کی جائین اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہو جائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا
اور عضلات کھنچ جائینگے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث
ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے
اور محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اوسکے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین جلدی کرنا واجب
ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنیوالا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے
اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہین
کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہے جب بھی اونمین تعرض بشدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دیا ہو گا اوسکو
مونہہ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعۃً اوسکے مونہہ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہے
اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے
کے ایسی طرح اوسے اونچا کرے کہ جب تھامنے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جاوے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور
شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنی چار دانت جنمین چار چار جوڑ نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہو جائین اور مونہہ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جائے
اسکے بعد پٹی سے بندش کر دین اور قیروطی موم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہو جائیگا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے
کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اوسوقت واجب ہے کہ پہلے اوسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم
اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور
جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اوسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے
بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی
خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کسیطرح
کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوتر جانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوسی سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے
کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کھم پہونچے اور نادرست
ہو جاے اوسکی درستی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہان وہ
کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے
ہین اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفرق انضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاے اور اسی
واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے او
خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رکھ دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی
ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرنے کے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے
ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا
جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ دبلے بدن مین ہوتی ہے
ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے ناتجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا
اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہرا و گڑھا نظر آتا ہے گو واقف کار ہوشیار
کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور یہی حال
منکب کا بھی حال ہے

منکب کے اوتر جانے کا بیان

کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانے کے اوترنے مین البتہ
کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور مفاصل ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے غیر موثر
ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا
اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسمین انخلاع
نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بارہ منکب کی اوسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اسکو
روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسری والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہوتا ہے
عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور بہت تھوڑا سا زوال اوسکو عارض ہوتا ہے اور جانب اسفل مین خروج اکثر عضو کا جو لوگ بہت لاغر
اور نحیف ہین کہ ان لوگونکا عضد مین خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعض آدمیون مین دونون تین دفعہ
ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بوقت چاک کر کے جنین کو درمیان پیٹ سے نکالا جاے
پھر بعد اس صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ اصلاح بھی اوسکی کردیجائے کبھی بعض لوگون کو عمل قبول اصلاح بھی نہین
کرتا ہے بلکہ قصیر اور رقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونون باریک رہجاتے ہین اور اکثر لوگونکو بعض عمل اصلاح کر لیتا ہے اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہے لیکن یہ ایک صنعت کو باور
اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنی نیولے کی ہوتا ہے ان کی کیفیت یہ ہے کہ سب طرح کی بدزینی خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے نکس پیدا ہو اوسکے بعد درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی کے رو کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک گہرا وسا واقع ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے اوس کتف کی بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ سنگ کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو ہڈی اسکے سرے پر ہے اوسے صدمہ کسی طرحکا نہ پہونچا ہو اور جب تدریعہ علاج کے اوس صدمے مین سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اوسکا سر البطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے بطرف ربط کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ مین الصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اوسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارے کے اور بدون وجع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کیطرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسی میسر نہین ہوتی اور اسطرح اوس قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وثی یعنے بیکار ہونے اور ورم کے یا بوجہ کھلانے کے بھی پیدا ہوتے ہین علاج لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اونکا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کر کے خواہ اوسکے قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کیطرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر کر کے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اونمین پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرنے والا اپنا پاون پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرے کے جسپر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہوا ہو وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اوسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اوسکو اوکھاڑنا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاوے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر کیطرف جھکاوے جہان پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقون سے اصوب اور عمدہ ہے — ایضاً ایک ایسا آدمی جو بنسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنے مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھانے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے رہے مگر اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بنسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے سے لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہین اور اوسی جگہ جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسیوقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو نیچے کی طرف سے کھینچتا ہے اور پانون کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہے اور جب عضد کا چڑھنا دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے تطویل اور استحمام وغیرہ تلیین کی تدبیر کر کے ایک ڈنڈا مثل موسل کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

ہو سکتے ہیں اس شکل کا ہے۔ اور آسان یہ ہے کہ یہ گول موند کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اوسمین نرمی بھی ہو گی اور اسی آلہ کو وزنیہ
اور اس گول شے کو بیچ بغل کے رکھکر اس اوترے ہوئے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا منظور ہو تو
چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہو اور وہ کو پکڑ کے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہو خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالا
زور سے مقاومت کریں جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعتہ اوٹھ کھڑا نہ ہو
خواہ اس دوسری مونڈھی کو مجبر یعنی درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
ہاتھ کو دور کر دے خواہ وہ ہیرا کے کہ اوکھاڑ ڈالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین
آ جائیگا پھر اوسوقت اوسی گول موند کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنی راس سے
عضد کیطرف یہ بھی واجب ہے کہ احتیاط رکھے [illegible] کہ ایک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد
ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اسکے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی تسلیم کے ذریعہ سے
تدبیر کرتے ہیں اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ اسلیم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب
گندہ اور نرم کر لیتے ہیں اور [illegible] اوسکی صورت ایسی ہے [illegible] ہین جو قابل کام کے ہو جاے اور آدمی دوسری جانب
سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اسکے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ
یعنی سوراخ بازو کا یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جاے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکے کرسی
ایک سیڑھی [illegible] بھی کام دیتی تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص [illegible] اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام ہو اوترکے دوسری
جگہہ [illegible] نہین رکھتے ہین کہ اس [illegible] خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون
[illegible] مین تعب اور مشقت زیادہ ہے [illegible] طریقے سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
گیا ہے۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہہ پر پہنچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھی
کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہہ سے زائل نہ ہو جاے
اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری ارباط کے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب
سخت اور کھچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازاں عضد کو پہلو
کے ہمراہ نیچے کیطرف کس دین اور جگہ بند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کی خوب کھینچکر باندھین اور
ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست
کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان اوپر
ہو چکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھی سے اوتر جانا کبھی
وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعر پیدا
ہوتی ہے علاج اسکا یہی ہے بقدر کھینچنے ٹوٹنے ہو سکے اسے کھینچنا چاہیے مگر تنگ کرکے اور اونگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہہ پر
اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

یہ فقرہ نیچی جگہ پیٹ یا پیچھے آتا اور الٹا گھٹنوں کے بل سے سہارا سے نہ اسکی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف ہو اور گھر جاتا ہے یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید پہلے حدب اور کوز پشت کی مرض میں اچھی طرح کر دیا ہے اور یہی مقام ہے اسکی تفصیل تحریر کرنی چاہیے اور اسکا حال تنگی عصب اور دشواری روکنے کا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے تلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے میں خوف ہلاک کا ہے علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاوے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونوں گھٹنے جا کر اور خوب طاقت اور قوت کو کام میں لا کر درست کریں جس طرح حمامی مشت مالی کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹکا کر اوسکے اوپر چڑھ بیٹھے اور مالش کریں سخت زری سے جس طرح نان پزانے گوندھتے وقت زور سے گوندھتا ہو اور مشت زنی کرتا ہو اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید ہو اور اشکال زیادہ ہو تو بہتر ہو کہ بھاری ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کریں خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کریں جو قریب کسی دیوار کے واقع ہوا و عرض اور طول میں اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نکلے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہ ہو اوس پر ایک ستون یا تختہ برابر علیل کے قد کے بچھا کر اور علیل کو حمام کرا کے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاؤں پھیلا کر موہنہ کے بل لٹاتے ہیں اور نیچے اوسکے ایک تہ کیا ہوا کپڑا وغیرہ بچھا دیں اور اوسکے اطراف کو دونوں بغل کے نیچے سے باہر نکال دیں اور دونوں قدم کو دونوں ٹخنے سے باندھیں اور اطراف اوسکا ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھیں اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کریں بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کریں جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سر کے نیچے علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دیں کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری ہو وہ خادم کھڑا رہے اسے لیکر کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونوں پاؤں علیل کے ساتھ ہی اور لوہے پورے ایک ہی تہ لپے سے باندھے جائیں اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین لہذا اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہاں انکا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھیں اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزوں کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دیں جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤں کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کریں جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اسکے اعوان اور انصار کو حکم کریں کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوتر نے فقرے کے کھینچیں اور خوب زور لگائیں بعض آدمی اس کھینچنے کیواسطے اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہیں اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھتے ہیں جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں پاؤں کے ہیں جب یہ سہام اور توکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہیں اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھچ جاتے ہیں اور سزاوار ہے کہ کشش اس درجہ پر پہونچے کہ مدبر کا لینی جسقدر

رہیں اور دباتے رہیں تاکہ ہڈی عضو مقابل کی برابر ہوجاوے۔ خواہ ضماد لگائیں اور بندش کریں اور غذا میں تقلیل کریں
تاکہ برابر بھی کم برابر ہو مگر پھر بھی ایسی غذا دینی چاہئیں جس سے لحمیت طبیعت میں بنی رہے **ورک کا اوتر جانا** کبھی ران میں بھی وتی
سر پر ہوپہنچا ہے جو سر عضد کو پہونچتا ہے کہ پیچھے کی طرف اوتر کر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور جب ران اوترجاتی ہے پاؤں لمبا
دراز ہونا اور پھر پھیلانا دشوار ہوتا ہے اوس مقام کے قریب سے جہاں تخنج وارض ہوا ہے اور نیز زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے
زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف
کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہوچکے ہیں
اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالتے وقت اوترجاوے اوس پاؤں کی خلقت کوتاہ ہوجاتی ہے اور ساق
یعنے پنڈلی باریک ہوکر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی ہے
جو علامات ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جسکا ورک اوترگیا ہے بنسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو
نرم ہوجاتا ہے کہ فاور دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہیں ہوتا ہے اور سارا بیضے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے
اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھنسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک باہر طرف خارج کو اوترجاوے پاؤں چھوٹا اور قصیر ہوجاتا ہے اور کش ران میں عمق
اوسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑھا پڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے
کی طرف اوترجاوے پاؤں اطول ہوجائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤں کو دراز کرسکتا ہے مگر دوہرا
کرنا پاؤں کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہیں ہوسکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤں کھنچ کر
ہوجاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوترجاوے
پاؤں اوسکا قصیر ہوجاوے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونوں متعذر اور دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے
کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے ساق سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ
کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ
خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق
ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسے قدرت نہیں ہے
کہ ساق کو بدون دوہرانے ران کے دوہرا کرسکے مترجم ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر کج جاتا
ہو علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست کریں گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اوسکی
رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہیں
اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے ران کے پیچھے کیطرف اوترجانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤں کو کھینچ کر
اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤں کو داہنے اور بائیں اسقدر ہلائیں اور حرکت دیں تاکہ سامنے اوس مقام کے
آجاوے جہاں پر اس کا بیٹھنا مطلوب ہے اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دو ورتک کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز
بنائی جاوے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاوے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کریں اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائیں

اور بہت پیچ نہین دونون لپشتیان کو درمیان مین جو بچا اس لکڑی کے مین جو مشابہ پشتیہ ان سلم کے ہے اور جوران علیل ہو وسی پشتیبا
لکڑی پیشتی کی اسحاران کا پشتیبان کے اوپر سوار ہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تاکہ
لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گوشت علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھینے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور
طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سر سے کعب تک پہونچ جای طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اس
لکڑی کی گرفت مین آجاے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندہ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ
دستہ پاون کے ہے جسکا استعمال کو بڑا اور صدر ہے کہ تمام بیان کیا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمیشہ خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے
لیکن یہان پر مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہے کھینچین تاکہ سر ران کا اپنی موضع
اصلی مین بدستور کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر
علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونو
ہاتھ کسی تسمے وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنی تسمے وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کھینچ اور
رکھین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسری ہاتھ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت
دوسری پاون کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنی چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اسکا کم ہو اور زمین سے دو ذراع کو اونچی ہو اوسکے بعد
ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لا اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت مناسب ہو اور جہان
ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکادے کہ اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہو کر بیٹھ جائیگی اور
داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اور پہلی
ترکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور
خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے
ہیں لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوسوقت کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے
دراز کرین بعد اوسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ مرہم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے مرہم کو سرے کو کسی گڈے وغیرہ مین رکھدین
تاکہ تکیہ اوس جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودہر سے بھی دفع کیا جاے اور تھوڑا تھوڑا اٹھالین تاکہ زیادہ
دفع نہو جاے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اوسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ
کی ہتھیلی کی جڑ کش بران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو
کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کی ہو اوسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ
اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہوا اوسوقت بھی اسیطرح کسی سخت چیز پر
رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کی دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کا تختہ وغیرہ پر
رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈوری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو اوسین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم یکجا بیان اور
مناسب ہے کہ استعمال کبس یعنی خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل [illegible] کے بعد [illegible] اوس مقام کے مقصد

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کو بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کبھی ایسی حالت پر جا بعض ہوتی ہے جو
اوسمین ہو اور پہلے ہو سے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہے جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہے ایسے وقت مین لازم ہے کہ داشت
دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہے خلع رکبہ کا رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی کے
کے بھی اوتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑا سے پھیلنے سے بھی اوتر جاتا ہے جیسے لچی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہے بدون انگڑائی
لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہے سوا آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اوسکی معاوق ہونے کے علاج یہ ہے
کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونون پانون اوسکے تھوڑے سے اوٹھاتین اور بلند کرین بعد ازان اوسکو دونون ہاتھ اوپر
کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرین تا المفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسے پھیر دین
اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈہ ہے** جب اسمین انخلاع
عارض ہوتا ہے واجب ہے کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اوسکے بعد زانو اوسکے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوبارہ
ہونے سے منع کرین اور اوسپر چہرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور استوار
سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاوے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا آہستہ دنون بعد اسمین خم دینا لازم
ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاوے **پاشنہ یا کا جوڑ کعب کی نزدیک کا اوتر جانا** کبھی کعب یعنے ٹخنا پانو کا
بھی اوکھڑ جاتا ہے اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت بالا اوٹھاتے ہین تب جاکر
وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کرآئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہوکر بیٹھنا چاہیے
تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جاوے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے
اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاوے اور اوکھڑ جاوے۔ پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر
واپس آئے جیسے حکماء اوائل نے کہا ہے اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر بیٹھنے کے بل زمین پر دراز ہو جائین
اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونون ران کے اور رودون کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرا ہوا ہو تاکہ اوسکے بدن کو
بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاوے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکا رہے چاہیے کہ اس تکیہ پر
اعتماد قبل از استلقاء علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی
ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے کہ اور کوئی مددگار خود
ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمے وغیرہ سے باندھکر
خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پانو
کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت
قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انھین دونون مقام پر اونکی بندش کردینی لازم ہے اور جو پٹھہ پاشنہ پا پر واقع
ہے بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پٹھہ آجاوے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور
چالیس دنون تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

پر لوگ قبل صحت تام کے چلنے پھرنے لگے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں بافساد پیدا ہوگا اگر ہڈی یا پشت پا کی بوجہ کودنے خواہ
اوچھلنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اصلاح
درست کریں کہ مریض کو منہ کے بل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو نطولات اور ادہان تسکین پیدا کرتے ہیں اونکا استعمال
کریں اور استوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے
کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک بندش کریں مگر پاشنہ
کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط
اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب یا جراح اپنے قدم سے اونکو روندے اور جنمیں کڑا پن پایا جائے یعنی ناہموار ہو ان کو پامال کرے تو درست ہوجاتے
ہیں بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش با استواری کریں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ قواعد کلیہ کسر کے
یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اوس تفرق اتصال کا نام ہے جو ہڈی میں واقع ہو جس سے ٹکڑے پیدا
ہو اور کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچیں ہوجائیں اوس کسر کو ریزہ ریزہ ہوجاتی ہیں
اوسے رض کہتے ہیں اور کبھی تفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہوتا اوسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی
مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی کبھی
کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہیں اور قسم اوس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر
نہو ایک قسم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہو
اوسے مجلی اور مبری کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اوسے متشظب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہوا اور اوسمیں استقامت
بھی کسیقدر ہو اوسے ہلالی اور قضوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجائیں اوسے ریزہ ریزہ اور جوزی بھی
کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ٹکڑوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھیں نہیں رہ سکتے بلکہ دونوں
ٹکڑیاں بالضرور جدا اور ایک ہوجاینگی اور اونمیں محاذات مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب
اس ہڈی کو محیط ہیں اونمیں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو ورم ہوتا ہے
پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہو اور اوسمیں کوئی شظیہ یعنے نوک وغیرہ پیدا نہو اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار
نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جائے بہت اچھا ہے بہ نسبت اوسکے
کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کو زیادہ
متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندرونی کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جیسا جوڑ
یعنی زور کی پنڈلیں اور حروف یعنی بارکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جنمیں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہیں
جنمیں ہڈی اور کریاں جوڑ کی پہنائی ہوئی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد التحاج اور
اوتر جانے کو ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہوجائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت ہر طرف نہیں
ہوتا بسبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ زم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت ہی سے تنگ ہوا سکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ تر دشوار
درستی اور التحام مین اوسی کا مرفق ہوتا ہے جو شکل تدویر واقع ہوا اسکے بعد جو پیچ اور دائل ہو کہ وہ بھی پیچیدہ تو ہو جاتا ہو لیکن بہت دنون تک ایک
بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی جو شکل عجیب ہو اور بندش بہت دنون تک بمقتضی طبیعت چلی جاے اوس وقت اوسکی درستی
اور جوڑ جانیکی صورت پیدا ہوتی ہو اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور دوائیں اوسی شخص کو دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطرون مین
کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے — بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جاے اور باہر کیطرف
مائل ہو جیسا او پہنے مقولہ الفراش مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی معقول
ہماری سمجھ مین نہین آتے اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پگھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی
شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنی خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا اوس گوشت کا
جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہو نہ کیجاے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاے اور سبب
اکالہ اور شرکہ عضو یا موت کا پیدا ہو جیسے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اوسی چیز کے جسکو تین
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے — اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی بند نہین شکست اور
کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور ضد انجبار
کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ سبب ہے کہ درست نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جاے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی
وضع اصلی کیطرف اوسکو درست کرکے پھر لا نہین اوسکو نہین خواہ عضد کو خواہ قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پھر ہڈی تو وہ ہڈی جوڑ جاتی ہو
اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی مانع ہیون سے پیدا فرمائی ہے باقی
ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہو لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپسمین پیوند ہونے مین اوسکا
وصل اور پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات
ہو جاے بلکہ انمین ایک رطوبت عضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے ۔ وغیرہ کو
وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی تانبے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے جو ہی
جوڑ اور مضبوطی مین ہے — سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو نا قابل ہو اوسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی
اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاے اوسکا علاج دشوار ہو جاتا ہو اور بہت قبیح اور بد نما وہی کسر ہے جو زندین مین پیچ کیطرف ہو اور زند لیل
وہی ہے جو ضلع مین مذکور ہوئی — ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکی ٹوٹنے مین
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست
ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہو اور کوئی جلد درست ہوتا ہے — مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی
ہو اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین
اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے — جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہو اور کچھ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاو اوسکا ثقیل جانب میں ہو
جو اسباب ایسے ہیں کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا
جائے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کریں اور پھر جلد جلد باندھا کریں۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے سوداوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر میں جڑتی ہے۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے
کہ خون ایسا برامد ہو اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو بوجہ کثرت اوس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے
قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلیے کہ اگر زیادہ بمقدار مناسب
سے کھینچیں گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنے
زیادہ کشش اون ابدان میں جو رطب ہیں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد اونمیں زیادہ ہے
اور اگر زیادہ نہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اوس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر
کم کھینچنے کا خلع اور کسر میں برابر ہے اور جب وجہ مناسب بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ہڈیوں کے برابر اور سیدھی ہوجانے کی تدبیر
کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاہیں اوسی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کریں ـــ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین حتی المقدر امکان کریں یعنے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
پائے ہاں اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم ہو پیدا نہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بلکہ بہت
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہوجائے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور
اوسکی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدد کی قوت باطل ہوجاتی ہے اور گویا اوسکی حیات جاتی رہتی
ہوجاتی ہے اور متعفن ہوجاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالیں۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبد
حاصل ہو جنمیں یہ وصف نہیں ہے جیسے سر کی ہڈیاں کہ انمیں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور تھوڑی مقدار
پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو یعنے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہوجاتینگے اور معلوم ہوجائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان
غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہوجائیگا۔ جسوقت لخاب پیدا ہونے لگے واجب ہے
کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردیں اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کریں اوس سے خون رقیق ہوجاتا ہے اور مقام گرم
میں نہ ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور اونمیں حرارت بھی کسیقدر ہے اور تغریہ بھی
ہے اونسے اعانت کرے پس ضمادات میں ایل اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں یہ بات
پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جڑ سکے اور جبر معتدبہ اوسمیں پیدا نہو اوسکی اصلاح میں وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح میں بیان کی گئی
ہے یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جلد وجہت بری اوپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہوجاوے گی یا وہ رطوبت اخرا ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت رفع ہو جاوے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اوس مقام میں آئیگا اور اوس پر لعاب سا پیدا ہوکر وشیدہ مذکور پیدا ہوگی اور
آرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس میں پوست پوست کی شکل پر چھلکوں کا رفع ہونا پھیلنے کی ہر دہتہ کا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جدید پر اقتصار کریگ
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں تو بات اچھی نہیں ہے اسلیئے کہ ہڈی سخت
ہوجاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال بھی
اور کیفیات خطرناک پیدا ہونگے۔ اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اوسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر عضو
ترچھا ہوجاوے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نکیا جاوے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اسمیں اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست میں پچھنے لگاتیں تاکہ
جو خون مقام ماوف پر ہے سب نکلجاوے اور اگر یہ خون باقی رہے گا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اگر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب کریں تاکہ
تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور لطیف غذا کریں اور کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کے
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہوجاوے اور بقراط کی راے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب مواد اندر کیطرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ فاریقون سے پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق
کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے میں کہتا ہوں اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ میں وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا کہ یہ مقام
تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ میں سقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی راے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں
اون پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو
درست کریں اور اسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت راے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کریں اور جسقدر درست
کرچکے ہوں اوسے بھی بالکل کھول ڈالیں کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکی تسکین
ہو جاتی ہے طول میں جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش
بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمیں درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوتی ہے اوسکی
درستی میں لازم ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کیجائیں اور جہانتک ممکن ہے رعایت وضع اجزای سلیم کے کرنی چاہیے
یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ آیا استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اوسی کی وضع اور
محاذات پانے بھی بٹھلیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بیچ بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہییں از انجملہ شظایا یعنے تڑکیں اور ریزے
ہڈیوں کے اور زوائد یعنے زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بنسبت ہوتی ہے از انجملہ یعنے سوراخ جو ہڈی کے بیچ میں شظایا کا محال ہیں
کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر بیٹھیں اسکے درمیان ہڈی کے اور اسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی نوکیں ٹوٹ جائیں گی دونوں بات یہ ہر اون
کے ٹھہریں گی یعنے بیچ میں دونوں سروں کے آجائینگے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکے گا اور اگر شظایا اپنی
جگہہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا ایسا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا
بھی متعفن ہونگے اور عضو اوف میں عفونت پیدا ہوجائیگی پھر پیوستہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اوسیوقت
پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب انہی اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے
دوسری استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھر میں یہ چیزیں درست ہوکر نہ بیٹھیں گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری
نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بوقت جبر اور درستی کے خوب ونیز بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہاں تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز
ہو سکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھر میں درست بٹھائیں جب یہ تدبیر پوری اوترے گی دونوں
حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہیں وہ اپنی اپنی مسیدہ میں آجائینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ میں پیوست ہوجائیں گے اور جو مقامات
محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کی تھے وہ بھی ہر ایک کے سامنے آجائینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچا ہر ایک کو اوسکے محاذی
آ بٹھلیں اور خوب یقین ہوجائے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا
ہوا ہے اوسکی محافظت رکھیں ایسا نہو کہ ڈھیلا چھوڑ دینے پائیں آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہوجائے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی
پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ میں سما جائے اور بیٹھ جائے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے
اگر کسی جگہہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کو نظر آئے اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کردینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی
چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور
زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی و خیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں
ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ پر جہاں میل اور جھکاو زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہوں ضرور ہے کہ
جس طرف جھکاو ہے اوسطرف برابر کردیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہے اودھر بندش بھی زیادہ
ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہہ میں کوئی تشظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی
اصلاح ضرور ہے جسطرح بن پڑے سکو اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اوسکو کھڑکھڑ
بولنے کی آواز سنائی دے تو امید ہے کہ اوسپر چربی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوس سے
اور نوک کی سنائی نہ دے اور اوسکی درستی سے مخطر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے پاس ہو اوسوقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب
نہیں ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اوس سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر بوجہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شگاف
پیدا ہوا ہو مناسب نہیں ہے کہ بطور جہال کے اوس شگاف کو زیادہ چیر ڈالیں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچین دونون طرف تاکہ مطلق کسی جانب بھی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونون سرے خوب سیدھے ہو جائین اوسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کرچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہہ پر پھیر لاکر اوسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اوسے زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدے کا لیکر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جاے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کر دیں بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے مین بھی سوراخ ویسے ہی کرین جیسے نمدے کے ٹکڑے مین سوراخ بناے مین جیسے یہ نمدہ اور چمڑا درست ہو چکا ایسی ہی نوک کو پھنسا کر نمدے اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی نکل جاے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جاے اور جنبش نہ کر سکے اوسکے بعد باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شے مین سوراخ پے درپے بذریعہ برمہ وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنی شظیہ خواہ کرچ مین ہڈی کے سوراخ کرکے جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کیونکہ شاید اوس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہوگیا پھر کیسی خرابی برپا ہوگی تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور بالکل اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے مین بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اوسمین ایک اڑ اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ بمقدار حجم اور دوسرا اوس کرچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزارہ یعنی ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کو اگرچہ پہلی تدبیر نمدے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہین اور جنھین اس کام مین دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور یہ برمی نوک وغیرہ خوب درست ہوے اور صاف اور زنگ آلودہ نہون ۔ کبھی ٹوٹنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم اور صدید ضرور بہتی رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہو اور اونہین دواؤن سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہین اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا متمیز ہو اسطرح کہ عضل مین گرتا ہو اور بوجہ گھسنے کے درد پیدا کرے اوسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اوسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہے کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہوگئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اوسوقت سب ٹکڑون کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اوسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہہ پر صدمہ پہونچا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہوگیا ہے اوتنی ہی جگہہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتین جبر کیواسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہین۔ الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہے اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے ادہر حدبا اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے ۔ مراد یہ ہے
کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے ادہر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے ادہر تقعیر اور گڑھا پڑجاتا ہے
اور اکثر اس امر کا احساس ور دیگر ہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے ۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے ادہر درد
زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہیں علامات پر بنا کرکے کارروائی کریگا۔ ایضاً
مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا ہے اور اوپر اور نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا ہے اور بہت نرمی
اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اوسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی
خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجاوے تاکہ دوبارہ اوسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے
اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور رسید حالیں معلوم ہوا وقت
فریفتہ نہو جاوے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جوڑ گیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری
پیدا نہ ہوا ور اوسکے سب آثار ظاہر نہو جاتیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے نامر صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار
میں راستی بوجہ ورم کے دباؤ کو پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اوسوقت خطا کرتی ہے اور قبیح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی
ہے ۔ اگر مجبر تنبیہ نامل اوس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بدقوارا ور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل
کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے
اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی کوئی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنی اصلی سوراخ
وغیرہ میں در نہ آسکے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکو
درست کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی
جسکا ضرر زیادہ سختی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بنسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے ۔ اگر کسی عضو
کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیرسکے
اسمیں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصا جن ہڈیوں کے بہت سے عضلے واقع ہیں جیسے ران اور قحف یعنی کاسہ
سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں
وہی ہیں جو پیرہیں درستی پیدا ہونے کی مدد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہوچکا اور سب سی زیادہ خون بالزوجت کا پیدا
کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے تصحیہ تجبیر کا بیان یعنے جس عضو کو درست کریں اوسکے اوٹھانے اور اونچا
کرنیکا طریقہ کیا ہے ۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونیکے
موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سی بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہو اور جس طرح اپنی حالت صحت میں
اوٹھا اور اونچا ہوتا تھا مثلا ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی ہڈیاں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے
خلقی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی
اسمیں دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتی ہیں کہ اوسکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی منزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے

جیسے بیضے اور ابیب اور اعضاء شکستہ اگر گردن پر شکستہ بندی اسقدر دشوار ہو جاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن مین رکھے گئے ہاتھون سے بعض
چلنا اونسے دشوار نہین ہوتا ہے ایسے ہی واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو تعب اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی ہضم نہوگا) اور جس طرح کسی
علیل مین لٹکانا برابر اور شکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اوسکے تکیہ گاہ اور
ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے
کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور ہموار ہو ایسا اوچھالا کہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو
بخوبی نہ ٹکے عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک
کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون
صورتون مین عضو بند کو پیچیدہ ہو جائیگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کجی اوسمین اوسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہے
اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا ہے **رباطات اور**
زوائد کا بیان رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ٹکڑے
اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا
ہے اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوسپر بطور ضماد کے لگائی
جاوے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک مین بخوبی ہو جاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری
یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین
ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش نہ دو اسے کیونکہ ہو سکتی ہے کہ
لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے بستگی بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور ہے یعنے عضو شکستہ کے حق مین نافع
مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی
مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونہ پر کر دیگی اور قابل تغذیہ کے نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کسا
جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہو جائیگی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے — پھر بھی ایسی
بندش کرنا جسمین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا
بھی ہے — چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے
ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین — لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر
چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اونی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی
بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرحکا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد
بندش کے عضو بند کو مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی — بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے
کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل
کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے — کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ تر نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

اگر یہ اسپینے کہ ... گنجائش ... سے اعضا جنکو باعث ورم کی گنجائش نہو ویسین بستہ پیچ اور بہت سے پھیرے درکار
ہین اور زیادہ لپیٹنا مقام جوڑ کی پٹی سے کے ہو جاے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض
تخمینا تین اونگل کا ہی خواہ چار انگل کا اور طول و لکائین مانگا ہوتا ہے ۔ لفافہ کی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر پیچ ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ زیادہ لپیٹنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف مین جو گڑہا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرے ان ٹوٹے ہوئے
ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین فرجہ اور ڈھیلاپن نہ رہے اور نہ زیادہ اسقدر تر بتر ہو جاوے کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہو جائے
اور جسقدر فرجہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کردیا جاے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استحکام اوسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران
اور پھیر سے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوسپر
رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے ۔ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور نیچے
کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو دافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے سو واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اوسی جگہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو
مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوٹی جاے بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جاے جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول مین
یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہے ۔ جو پٹی کہ اوسے دوسری اور دو مونہہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح
ہوتا ہے کہ وہ حدبہ اور کوزہ جس سے مقام مرض سے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچ مین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ
کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کو لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتہ سے اوسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور
ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی **تفسیر اور تفصیل** دونون بندش مقام شکستہ
سے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش مین
استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہے وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہے اوسکی محافظت
بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ
ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہو کر
مغز استخوان تک پہونچکر حج کو فاسد کردیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور تلتین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی
تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے ۔ سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع
ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بالائی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو بالائی
بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو ۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذاے عضو کو آنے سے منع کرے

جاسکتے ہیں اسی کو رباطات عنکبوتی بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں طور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی
چاہیے کہ عضو علیل کو ہمیشہ اسقدر کھینچا کرے جیسے قطعہ واحد بے حس حرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جائے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم
ہونے سے منع کرے اور اگر شکست بحیثیت عرض میں ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش
اور سختی ہر جگہ سے برابر اور یکساں ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمودی کہتے ہیں واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی
طرف زیادہ ہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گوناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل
مناسب نہیں ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشید جسکا اوپر ذکر
ہو چکا ہے اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے
تشنج پیدا ہو اسلیے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجائیگی ورم پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر
صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولیں اور ایکدن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمیں مریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور
نہ اوسے عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت
رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکی صدید اور ریم بنجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جائے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت
شرائط ضروری پر کرنیکا سب سے زیادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ میں دشید اور جوڑ کے
ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور بمقام
بندش کی سانس رہنے دیں تاکہ تنگ ہو کر دشید کی پیدائش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سوا اسکے مادہ رقیق کے مادہ معتدل
اور بکار آمدنی کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے ہاں جسوقت دشید پیدا ہو کر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی ....
کچھ ضرورت نہیں ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کریں اور
قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاء ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور دشید کو مضبوط
کرتے ہیں کہ پھر اوسمیں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب میں نہ دینا
چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت
کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمیں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ قثے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ
کو تامل کریں انمیں سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچیں یعنے جبائر بنائیں مترجم کہتا ہے ہندوستان میں چرکی اور کٹھہ اور
تن اور لوبان کی لکڑی اس کام میں بکار آمد ہیں فقط یہ جبائر خواہ کھپاچیں زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہ پر ہونی چاہئیں جہاں
پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک
ہونی چاہئیں اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ اونکے چبھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ
ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبا لے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر کھپاچیں چاروں طرف سے رکھی جائیں اسمیں
احتیاط زیادہ ہے۔ اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمیں کچھ خوف نہیں ہے اور نہ کچھ اسمیں مضرت ہے
کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کریں

اسکے کہ قبل از استغنا کھول دیتے ہین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر
جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاے تو لازم ہے کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور درست
کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جسمین مرہم فتیلہ یعنی ڈال
نہ رکھا ہوا وسپر رکھے ایک گروہ کی یہ راے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر
اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جبکہ زخم خاص مقام کسر پہ نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکو کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا
سے بچاے اور پوشیدہ رکھے اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اوسوقت ایک حیلہ بندش
کی تشبیک یعنی جابجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے
اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش
کا طریقہ یہ ہے کہ سر اپٹی کا زخم کی باڑہ پر رکھکر نیچے کیطرف تو ریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری باڑہ پر
زخم سے جو نیچے کیطرف سے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہو اوسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی
تو ریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سواے محل زخم کے سب جگہہ استوار اور مستحکم بندش پائی جاے اور اوس مقام سے
پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پایا جاوے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض
سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل
ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہیئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہین سوراخون کی راہ سے زخم تک
پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے
اگر چاہیئین سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اثناے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولین اسلیے کہ ہروقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ
بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسی چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جاے اور کچھ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ
عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہوا اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل
جبائر کے نہ ہوا اوسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولنے
وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور رہنے لگاو بندش کی کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے
کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کہ پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نفخ کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی
اور سیلان مین کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش
زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بہ ترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاے اور ڈھیلی ہوتی جاتین اور اگر زخم مین گڑھا
پڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
سخت حاصل ہو جاے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین بڑا مسکنا یکم یعنی عضو
کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گہیون مین اوس ہڈی کا سرد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کو منع کرے یعنی بعض
اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون کہ جبکہ عضو بادوت متعفن ہوجاتا ہے اگر
احتیاج کسی رادع کی استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے ۔ اگر ہمراہ کسر کے زخم بیچ کو فتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی
حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوسوقت پچھنے لگانے چاہیئین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور بے تہوار بندہ ہوگا اور جسیا
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور ہر مقام زخم مین بندش
بخوبی نہوگی اور اوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی ۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور بہ اندر ریم وغیرہ کی بند ہوجاے نہ صدید کا
اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کہلا ہوا چھوڑدین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو
کی واقع ہوگی اور نوبت ایسی ایسے درد اور خبیات کی پہونچیگی جس سے ضرر بجہ پہونچینگے ۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ جن جن تدبیر بندش کی کرے
اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کرے کہ ابھی ضرر مستحکم ہونے پاوے اور تدارک ہوجاے کسر کے بعد ملحم شکستہ ہڈی کج ہوکر جڑ
جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے
اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت مجبر کو حال وشبید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین
پڑتا ہے اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہی ہوتی ہے
کہ جہان سے جھک گئی ہے وہان سے نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اوسی وشبید کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر دوبارہ
توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ وشبید مذکور مسترخی ہوجاے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی ادویہ ہین جو باب صلابت مین
مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسے حلبہ والیہ اور تمر اور قیروطی روغن کی اور مالا ملاتیں جو ایک خاص قسم کا شوربا ہی اور تنجاد اور لعوب بحب القطن وغیرہ اور جب نرم ہوجاے
تب توڑنا چاہیے اور بالا ہمہ ہر وقت نطول آب گرم سے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون
اور تجربہ اور ملانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کہولدین جتنی وہ تک وشبید خواہ جھلی
اور لعاب وارشی سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہے اور جتنی دور وہ گڑھا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت
ہے بعد گوشت کہولنے اور چاک کرنے اور وشبید کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ترچھی
ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے وشبید کی نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کمپاچ اور جبیرہ کے ایسی بندش اوسکی کرین
جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاے جب سیدھی ہوجاے اور جسقدر وشبید پیدا ہوئی ہے وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاتی
اور جو بدن نرم ہین جیسے لڑکے وغیرہ اونمین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہین**
یہ بیان بموجب عدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی
ہے اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوتی ہے اونکو دفع کردین **طلا مانع ورم اور
دافع خارش** ہمنے باب لطا اور بندش مین چند اشارات ۔ اس باب مین [illegible] کردی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات
ہمراہ شراب قابض کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہے جو قیروطی وغیرہ

ایسے وقت مستعمل ہو اوسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال
جائز نہیں ہے اور بغیر اگر اجزا کسر کے چند روز ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کا کست سے مواد پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت
کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کی ہوتی ہے ۔ اور البار جارہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور دوا کی
صفت بھی درج کی ہے کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کو واسطے
آتی ہے کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش ڈھیلی اور اوسمین خشکی پیدا ہوئی ہو اور تخنیف ظاہر ہو اور مقدار اسکا اسعا ہم سے
اوپر سکے بیان ہے سے بیان اون طلاؤنکا جو شدید مین صلابت پیدا کرین اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین
جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا
برگ آس کا اور حب الآس کا اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین ۔ اور جوشاندہ بیخ ورد اور اوسکے برگ کا
جوشاندہ کہ یہ ادویہ گوشت کو سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی
سے اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتدا پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے بیان تدبیر تعدیل
و شدید کا زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہے تو قابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قابض اوسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردین
اور اوسکے حجم کو چھوٹا کردینگے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو شدید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا
ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور
اور جنکی ساخت لعاب اور صمغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اونمین سرکہ تازہ اور بنا داخل کرین زیادہ بہوست ہوسکے اور اسکے
قریب استعمال مر اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی اسیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملاکر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سکبینج کا ایضاً تخم انڈکو پیس کر نصف اوسکا
روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کرین اور بشیر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ انکی ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب
سقیروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاتے اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ڈالنا
چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہے ۔ درد روغن کتان اور زرد سبرج کا اور میتھی کو پکا کر دودہ مین اور اہال الیہ ملاکر استعمال کرین ۔ دوسرا نسخہ یہ ہے
کہ بیخ خطمی و بیخ قثاء الحمار اور مقل و اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب
بزرکتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفاے رطب روغن سوسن بطکی چربی مقل لین تبرز و خالص مخ عجل یعنے بچھڑے کی کسی
روغن محلول کرکے استعمال کرین صفت مرہم جید کی جو لینت صلابت اسی مفاصل کی کرے ۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو
مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بطکی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صمغ
کو پگھلا کے اجزا ایکجا کرین اور ملادین مرہم مجرب اشق ۳۶ موم ۳۶ صمغ بطم مقل فتنہ ہر ایک شی آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر
سرکہ مین ترکرین پھر ایک روز اون مین چربی روغن سوسن سے چکنی کرلی ہو اور اسیطرح اوسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کرلین اوسمین ملاکرین بعد ازان ہم مناٹر
سا اور چکنی مثل عقد کی پیدا ہوتی ہے کہین کیون نہ پیدا ہوں وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کردیے ہین اور
اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو چند بیدستر اور قسط اور بیخال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا نہایت درجہ کی فائدہ مین ہے ملین جبدتل جنت
روغن سوسن کی ایک اوقیہ علک البطم ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور فتنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد کی نصف اوقیہ مقل یعنی ایک اوقیہ بچھڑے کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرح مین دیکھو اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کی سہر ایک ان چیزون مین سے دوا وقیہ اس سے مرہم طیار کرین شمہ حجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نقش شہا بر وقت بدن پر بن جائے گے خصوصاً شموم وغیرہ وہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر درست ہوگا اور حلال ہونا ان اشیا کا موہم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد ہو اوسکا قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کہ خاص دوائی حرام مین ائمہ بعض فقہا ہین لیکن یہ شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزونکا جو استرخا دور کرین اعتماد اسکے معالجہ مین تو بعض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور تو بعض کثیفہ کا استعمال اسوقت چاہیے کہ اوسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مرکو ملا دین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسکو ساتھ روغن کی کو جوش دیا ہوا اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو درشید کے تحت کہ ذ مین مذکور ہو چکین یہان بھی نکالنا ہین استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کر دیتے ہین اور جس شدید کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان ہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چہیون کا اور نیز استعمال مخ کا ہنگام آفات سے محفوظ بھی رکھو گا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک ہو جاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجائے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی بروقت کھولنی پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سہل کر سکتے وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اوس بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تریڑا بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دیے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھ تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدائی کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جائین خواہ اونمین صدمہ وثی کا پہونچا تھا یا رض کا اونپر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا یعنے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوسمین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے دشبد نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا اگر نہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور گائے اور اوس کی کھال اور بچہ گاو جو پختہ کیا جاے اور ارہن قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور دوربوب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے ابستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑے ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ ایسی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا ضعف ہو اور جسقدر دفعت اوسکی ایذا کا ہے اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاے اور اوسکے ضرر سے امان در التحام حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہے دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہیئین ۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہے اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کو ضرر سے بخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت وشید زیادہ پیدا ہو جاے پھر اوسوقت غذاے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے

صفت غذاے موافق کی جسکا استعمال بوقت التحام کسر کے کیا جاتا ہے

میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوائی قسم ایسی فربہ ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسی وہ اگر مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کو لہذا اوسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہے اوسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اون دواؤنسے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے انجام کار گلنے اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی ۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی وشید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار وشید کی پیدا نہو اور بعض اوسپر کرتے ہین اوسی قسم کی چیزون کو رہنے تاکہ مقدار متولد کم ہو جاے ۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کر دین تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین **بیان علامت ضعف کے ٹوٹ جانے کا** کبھی اسطرح ٹوٹ جاتی ہے کہ جابجا نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کو علاج مین مشغول ہون اور ہڈی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہے اور قبل نزف خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ وداع قلق وہروا اور چند امراض اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہ ہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدمہ کا انضمام اندر نہ ہونے پاسے ہاں اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاسے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چنداں اہتمام نہ کرنا چاہیے
چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیوں نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان مجوف اگرچہ
متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوتی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہیں یا اونکو ہم شگافتہ ہو کسی ایک مقام
کسر کو ظاہر کردے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے کہ گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر [illegible]
نہیں ہو چکا ہے — اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے — بعض تدبیرات [illegible] طبیب کو
بطرف صواب کر دیتی ہیں اونمیں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی [illegible]
اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکی خیال کرنے سے [illegible] نسبت کسر کی
اور مقدار اوسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے — اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں
وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہیں مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے پھیلنے
پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند
مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم ہڈی بھی اندر
کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج
شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاے اور ایسے احوال میں جلد کے
کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھیں کہ یعنے
جو ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دیں کے
سو کھو ہوئے کپڑوں سے اور اوسکے بعد رفادہ اور پٹیاں باندھیں سے گر اونکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک اونہیں بندھی ہوئی رہنے دیں اور
نہ کھولیں — جو شجہ یعنے چوٹ صدمہ صفحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردے اوسکا علاج باب قروح میں مذکور ہو چکا اور اوس سے
پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹیں جنکا بیان اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور یہاں بھی اونکے علاج کا
طریقہ مذکور ہوگا کمتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاے اور شگافتہ ہو جاے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ ہو
بلکہ بعض ارباب تجربہ کی راے یہی ہے کہ اوپر کیطرف جلد مسک کر رہجاے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکے بلکہ آنکھ سے نظر
آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جاے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اوسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ پہونچا
ہو یکلخت چھیل گیا ہو وہ اثر اور نشان مٹ جاے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر گر گئی اور مقام سیاہ کا منصب ہوا
مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جاے گا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے — اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کے ناخن گیر وغیرہ
موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل جاے
اور چھیلتے وقت دواے راسعی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ ہیں جیسے ایرسا اور مر کا آٹا اور جھاؤ
کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اوسمیں لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن
اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتد بہ نہو گا جب تک ساری جلد کو

ٹ جاوے گی اوسوقت ہرگز جرأت تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیئے بلکہ ٹھہر کر خیال کرے کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہے
اور حال حجاب کا دریافت کرے کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسمین کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہین ہے اوسوقت
آفت کم ہوگی اور ہچکی اور اسمین ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت والی علیل زیادہ ہوگی اور کسیقدر بھی مقدار مین چھوٹی ہوگی اور
ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جبکہ صدمہ کا استخوان تک پہونچنا خطرہ زیادہ ہی بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی بغیر لون کو قبول نہ کریگی
اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت مقابل ہونے علاج کے اوسمین
زیادہ ہوگا اور دوارقیق زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین اون
سے برودت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے
صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کسر صادع ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسیقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم
کے چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے۔ پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا اور تدبیر
صائب یہی ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکاتے اور اوسکو نیم گرم کرین اوسکے بعد دونون کنارہ زخم کے ملا کر ٹانکے دین اگر احتیاج وخت
کے ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو ذرور راسی یعنے چھپانیوالا ہو اوس پر چھڑکین اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا سپیدی بیضہ مرغ مین تر کر کے
رکھین اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہو اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہے رکھین اوسکے اوپر پٹیون سے بندش کرین
اور تسکین اور خوشنودی اور آرام رہے علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اوسکو سلانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولے جاسے اور
ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاوے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین
ہے لیکن وہ وصیت جسے ہمنے باب جبر اور کسر مین لکھا ہے اوسے بیان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ
ڈالتے ہین اور اوپر گوشت اور کھال بھی نہین اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہین تاہم اور اوسکے بعد حس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاوے پھر درست نہین ہوتی ہے بنظر
اپنی طبیعت کی جو اوسپر غالب ہے اور نہ اوسپر دشبد قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے بلکہ ایک شے
ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا چاہیے
بلکہ اوسے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات
دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہے اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین۔ اور جسقدر جلد تدبیر کرین اوتنا ہی بہتر ہے اور
اوسیقدر آفات کی عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے
کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیاں
مواد فقط بندش سے دور ہوجاتی ہین اور بیٹھ جاتی ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہین ہے اسیواسطے جو شکست ایک مقدار
معتد بہ پر ہو اوسمین ہڈی کو اصلاح لینے کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلنا ہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط جابر کے ہوئی ہے۔ یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اسی مقام سے

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ اوسے لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اوسکے ہو اوسکے بعد دونون کان اوسکے کسی
صوف خواہ روئی سے بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جیب چیتھڑے اور گدی وغیرہ
جو جو بندھے ہین اونکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اوسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑے سے مضبوط اوسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک
اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی ردا یا قائمہ پر اوسی اوپر کیطرف کھینچین پر اوس ہڈی اوس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے پر واقع ہے اگر
ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے
لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے
شروع کرین اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین. اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے مشعر یہ نام رکھا ہے اوس سے کام لین اور
ہڈی اوبھارنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سرین کو کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال
اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمے وغیرہ سے سوراخ کرین لیکن شرط یہ کہ وہ برمہ زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اونمین
کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہے کہ اوس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہی فرونی
صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے. پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اوسے اوکھاڑ لین اور ایک ہی
مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا اور اگر ہمکو ممکن ہو کہ اونگلیون سے اوس ہڈی کو اوکھیڑ لین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہ ہین تو پہلی موچنے سے اور چھوٹے
سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین اور مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اونمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب
استخوان داخلی سطح کی ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے نیچے کسیقدر جگہ ایسی باقی رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمین سوراخ نہ ہونے پائے
اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر
حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین
جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہین مقامات مین ہو جو اثناے استخوان ہین یعنی جو مقامات ہڈی کی
درمیانی مقامات سے کے ہین اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثناے استخوان مین ہون فقط تاکہ جس وقت
ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرین
اور یہ کہ اون بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رانپی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام مین مدد دیسکتے ہین سے لیکن اوسی آلہ کے
نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے مین اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اس کے ضرر سے
پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاے خواہ کیا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان
علاج بذریعہ فتیلہ یعنی بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے. جالینوس نے کہا ہے
جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھودے اور کوئی جز استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی
خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور ہر جانب اوسکی بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور
کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈالکر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی
ایسی ہو جس سے کام باسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کر

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہو جائیگا
اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کی انگلی اور اوسکے آلہ سے چھلیگا اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے
جیسے ہم شکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا پھر اگر یہ آفت ہر طرف استخوان سر کے ہے تو ہم سب پہ فصل کرینگے اور کسی طرح اسکی ابتدا پیدا ہو
اسکی وجہ یہ ہے کہ آخر شکل مستدیر حد ہی سے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچھے کیطرف ہوگی بس سر کی ہڈی کٹ جاوی گی اور اس آلہ کے سوا
اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جاوے اور اوکھڑ کے الگ ہوجاوے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے
جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفیدوس کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور رای ہمارا
استخوان سر کی ہڈی مین ہے جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجاتی اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ
اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کے واسطے اوسکو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم اوسنے اپنی مرخاص مین کہی ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار
کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اور اسکی تعیین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شق شقت
اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین امتداد
کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین
ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے
ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگوکر زخم کو چیر کر زخم پر رکھین اور زخم کا منہ اوس کپڑے سے
بند کردین پھر ایک کپڑا دوتہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور
بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اوسیقدر کرین جسقدر گرفت کرے اور جو جزو
زخم پر رکھا ہے اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اور اسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر فرو دراوے یا بسہ کا جسکو ادویہ انسی
کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین مثلا روغن گل ہر وقت
اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا
استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت
جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کرسکتے
ہین ۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ شحن استخوان سر کا بلند ہو جاتا
ہے اور تحت جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے ـــ
اور اکثر ایسے لوگون کو امتداد اور اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت
بمرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل
اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ
سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع
کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش نکرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

لحی سے کہ نیچے رخساروں پر آتی ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر لوہی فقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ
پھر سے بندش کے خوب بیٹھ جائیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونون طرف کی لحی اسکی سبب ٹوٹ
جائیں چاہیے کہ انہون ہاتھون سے خوب کھینچیں اور جب دونون برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دفعۃً
کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور ثنایا یعنی جو دوسرے دانت ہیں اونکو سونے کے تارون سے باندھ دیں تاکہ جس عمدگی سے
بندش کی ہے اور جس طرح درست بیٹھنا چاہیے اوسمین لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نجائے اور وسط رباط کا قفا پر
رکھکر اوسکا سر اکنارہ لحی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اوسکی حریرہ تجویز
کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہان اگر ورم گرم عارض ہو اوسوقت نطول
اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنے لحی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہوجاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمین مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے
اسی وجہ سے جڑ جاتی ہے کسر الانف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کا اوپر کیطرف حصہ ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہوجانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا
پہونچے اور کچھ اوسکی اصلاح نکیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ٹیڑھی ہوکر سخت ہوجاتی ہے اور اوسی کجی اور
سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دس دن تک
اوسے محل نچھوڑین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست مینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جای خواہ اونہین مقامات
مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکے بہ نرمی اوسکی
ناک مین داخل کرین اور مقام انتہای خیاشیم تک وہی پہونچائین اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست
کرین تاآنکہ اپنی جگہ پر ہموار ہوکر بیٹھ جای بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنیمین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائین اور یہ فتیلہ ایسا ہو
جو شکل ہموار او درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونون نتھنون مین
داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہین تاکہ خوب سیدھا
اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجای باہر نہ نکالین اور جبتک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکرین۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نچاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اوس مقام پر
ایک قسم کا کوز اور کوبڑ شکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجزای زیرین مین عارض ہوئی ہو دو انگلیون سے اوسکا
درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو
مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے
اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے۔ اسیطرح جو دوا سرکا و زیت اور میدہ اور دقاق کندر سے بناکر اوسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگاتے ہین اور اگر کسیطرح بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاس پاس کردیا ہو اوسیلے بہتر گمان یقین ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود
کریگا بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی مثل بچوسے کے ہوگئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے دو دو کا انتظار
کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پھر اوسکو برابر کردینا چاہیے [illegible] فائدہ کا درست کرین کہ
وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہوجاوے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صنوبری [illegible] باندھین آسانی
بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا [illegible] لیکر اور اوسکے دونون
کناروں پر سریشم ماہی خواہ سریشم گاؤ سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک [illegible] جبکی ہو
اور جب لگ کر خشک ہوجاوے ناک کو جبرا قہرا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی [illegible] خواہ نواڑ وغیرہ سے
کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکاتین کہ وہ بھی سب جاتی رہی اور گردن تک اوسکو کھینچ لاتے [illegible] ناک کو اوسکی
اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرادے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگاتین چنبر گردن کا ٹوٹ جانا [illegible] کبھی [illegible] اوٹھانے
سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضرب شدید پہونچے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے [illegible] اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل
اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر [illegible] قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ ترچھی
استخوان سر سینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوتریگا اور ترقوہ نیچے سے اونچا ہو جاوےگا تعلیل کی ایک جانب
بٹھاکر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج کے کھینچے اور اوپر [illegible] نیچے
اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت اور طبیب اپنی اونگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان
اونچا ہو اوسے دباوے اور جہان نیچا ہوگیا ہے اوسکو اوٹھاوے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گیند [illegible]
جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مریض کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی گولے کو لائے کہ اسی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہے
حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کو کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر
زیادہ گھس گیا ہے۔ اوسوقت بیمار کو برچت لٹاکر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ڈالین اور دباوین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جاوے
پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ
ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام
مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاوے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ
ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے
اور اوسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر سر بازو کا بروقت ٹوٹنے کے
ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکا دین اور بطرف حلق کے اونچا کرین
اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جبکہ ترقوہ مین صدمہ کسر کا
پہونچے اوسے چت لیٹنا نچاہیے بلکہ بیٹھے کے لیٹا کرے ایک ہفتہ مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہوکر استواری پاتا ہے
جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہیں ہے اور اسیوجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہیں ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے
اور جدا ہو جاوے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید
ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بطرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہیں اوٹھتا ہے اسلیے کہ وہ عضل
جسکو وہ سینہ [illegible] کنارہ کو اوٹھنے سے منع کرتا ہے الغرض سر شانہ کا بھی اوٹھنے سے روکتا ہے۔ القصہ ترقوہ حرکت
شدید نہیں کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا رکھے اور اوسکو پھیلاوے اور اسیواسطے تمام
حیوانات میں ترقوہ [illegible] اوسکے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوٹھ جاوے [illegible] شکافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو اوس
قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگہ پر داخل کرتے ہیں [illegible] بہت سی جوڑ و سپر [illegible] ہیں وہی ہوتی ہیں جو
منکب کی علاج میں کہی [illegible] ہوں کہ جسوقت کنارہ منکب اپنی جگہ سے نکل جاوے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو
بھی وہی بندش پوری کرتی ہے جس [illegible] ترقوہ کی بندش [illegible] ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ وہ استخوان عضروفی اور لاغر اندام
گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اوتر جاتی ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ سر عضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے
مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اوسوقت [illegible] باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے
منتقل ہوا ہو اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڑھا پڑ گیا ہے۔ کہ طبیب ہوشیار کو چاہیے کہ انہیں علامات اور دلائل
پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہیں کتف کا ٹوٹ جانا شانہ میں جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر
وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہیں صدمہ و آفت کسبب سے رہتے ہیں اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ
جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اوس جگہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر
اکثر ان چیزوں میں شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھردراپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے
دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی بہت کوئی علامت
نہیں ہوتی ہے کبھی یہی چیزیں ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہیں اوسکی علامت تقصع ہے کہ اوس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام
خاص کو متصل کان سے لیجاتین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتھ کا وہ
شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا لطیف بدہا اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین
کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹاتین اور برابر کرنے میں جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنون کے بھی حاجت ہوتی ہے
میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہی تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط مزید یہی ہو جاتی ہے
کہ مادہ جمع نہونے پاوے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور
اونکے ٹوٹنے سے قلق اور خلش یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر
بھری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش میں
بکار لائے جاتے ہیں لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دباو نہ ہوئے

شانہ نہیں پڑسے۔ **استخوان سینہ کا ٹوٹ جانا** فقص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہیں وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط
وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکے ساتھ نہیں ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا
ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹٹولنے سے ایک کھڑکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں جزو اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے
ہیں اور درد بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور
مہلک عارض ہوتے ہیں جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور بسا اوقات علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ میں
تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف
جھک جاوے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسر چھپ جاوے اور اگر ٹوٹ کر پسلیوں میں گھس جاوے اور
وہی پٹی مستعمل ہوگی جو صورت سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاوے کہ اوسکے بعد دونوں پٹیوں کو
سرے آپس میں ملا دیں گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیوں کا ٹوٹ جانا** سات پسلیاں
جنکو صادقہ کہتے ہیں اور اصلی وہی ہیں اونمیں کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اضلاع کاذبہ میں چونکہ ان چھوٹی پسلیوں کے
اطراف اور کنارے دوسری جانب کو نرم اسفنج کی غضروفات واقع ہیں چنانچہ فن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا اون اطراف کو
سوای رض کے کسر کبھی عارض نہوگا۔ پسلیوں کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس میں پوشیدہ نہیں رہتا
ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی
پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی
لازم ہے کہ مجبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرأت نکریں اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالیں اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف
کھینچیں اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں میں پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون
محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف
کھچا ہو جاوے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہیں ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاوے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے
کچھ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علیل کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہیں تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر میں
مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آوے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات میں ایسی ضروری ہوتی ہے
کہ بدون اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موقع شکست کو
ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم میں ڈبویا گیا ہو اور اوسی کی گدیاں پسلیوں کے بیچ میں رکھیں جاتیں تاکہ جگہ بھر جاوے
تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھر پھر کر لائے جاتیں کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی
بندش میں ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کریں جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج میں صبر کرتے ہیں اور اتنا صبر کریں جسکا اگر
عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید حملہ درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی جا بجا چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوس وقت جلد کو چاک
کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ صفاق بوجہ
چھیلنے ہڈیوں کے باہر نکل نہ آوے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جاتا ہو ہے کہ جہاں جہاں چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کریں مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن میں ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دیں اور تحلیل کو غذا دیں اور تسکین ورم کا علاج
کریں اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسے کروٹ اوسی لٹا رہنے دیں کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے
ہیں جو جو اسوء خرزات یعنے گریوہین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہیں اونکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی استدارت میں تقعیر یعنی
عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور کسر ان گریوہین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی
جھلیاں بچور جاتی ہیں یا خود نخاع میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کی صفاق میں اور خود نخاع میں غصہ پیدا ہوتا ہے عصب
کو بھی گزند اور الم ہو پہنچتا ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گریوہ کو پہونچے لہذا واجب ہے
کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کر دی جاوے پھر اگر گریوہ کی تدبیر ممکن ہو
اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکیں اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین آلام و
حارہ میں حاصل ہوتی ہو کریں اور اگر کسی مہرہ قطنیہ گریا کی اونچی اجزا میں سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً
نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیوں کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جز مذکور الگ ہو جاتا ہے اور اوسکو
حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اور اوسکے بعد ٹانکے لگا کر
درست کر دیں اور دوای ملحم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک او عصعص تک
ٹوٹ جاوے چاہیے کہ انگشت ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوی ہڈی کو پہلے درست کریں اور اپنے ہاتھ سے تا اینکہ اپنی جگہ پر
درست بیٹھ جاوے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالیں بعد ازاں
جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کریں عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ
جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے یہی تدبیر واجب ہو کر دکسر میں کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی
ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرحکی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے تانتے تانتے
خوب برابر کرکے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط استعمال سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کریں اگرچہ
ابتدا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کریں بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع
ہو بعد ازان ایک پٹی اور شرقی ہوئی باندھیں اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اوسکے بعد ایک تیسری پٹی
اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکا دیں کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ رہے
کہ اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھیں اسطرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو
حرکت نہ ہونے پاوے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالیں اگر کسر میں
ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا زخم کتان کے ہونی چاہیے چار اونگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ملائم ہو لیکن بہت
[illegible] ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب میں تر کر کر کسنی اور جلد بھی چاہیے
اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد
اس مدت کو کھول کر پھر چھوڑ دینے سے بندش کرنی چاہیے اور منتظر کسی ضابطہ کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدیں

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی
ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جاوے
اور اگر نظر حسن اعادہ کے جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو جاوے اور کسی زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی
معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھاتے ہیں کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا
تکیہ کسی ٹڑی وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کر دیا ہے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ
بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاوے اور اوسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شی لٹکاتے ہیں جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جب تک مطلوب تک
کھنچ چکے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی
بندش ہے اوسے چند قوی اور زور آور آدمی پکڑے لیسے اور بہ خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ وقت نکرنی چاہیئے
اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہان سے منفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا
صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ میں نہوا اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف کے کریں جو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا
صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کریں اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیئے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونون نلے
ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی کٹ کر ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاوے بہت برائی بہ نسبت
اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور
اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہے اور وہی سب بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا بڑا سخت ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے
کے گٹے پر گوشت نہیں ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر
قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹیں — واجب ہے کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ
کریں اور ٹیک لگائیں اور مقدار بندش کی دریافت کر لین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیئے۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون پر
تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیئے اور اگر ورم
اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیئے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے
اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوی اور کھلی ہوئی ہے لگاوے ہے لیکن کھپاچین
اتنی لانبی ہون کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جاویں اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون
کی کم ہونی چاہیئے۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کی پیوند اور جوڑ سے مس نہ کریں اور جب کھپاچین باندھ چکیں
اور اوسکے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیئے کہ گردن سے بشکل فوری لٹکاویں جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہیں اور اسکے لٹکانے کی شکل
میں اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گٹی کی تحتانی طرف میں واقع ہوئی ہے اوسوقت پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی
طول کے برابر ہو۔ اگر ملاقات اس علاقہ کی جسمین ہاتھ لٹکا رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے
اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہے بالضرورۃ التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور ہر جہ کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسی طرف
جھکے گی۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہے کہ بمقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کہ دست کی کم ہوا ور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم او تعلیق اوسکی ایسی نہو جسمین جھول پڑ جاوے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پاے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب انتہا ئین نکو درست ہو جانے سے اور شکست ہو جاتی ہے

رسغ کا ٹوٹ جانا رسغ باریک ہڈیو جوڑ کی ہاتھون اور پانون مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا انکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا

انگلیوں کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے سالطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جاے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین انکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھو سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مستحکم ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر کسر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوس پر خاص بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اونکو باندھین اور سب کو پے در پے درست کر کے بند کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھپاچونکی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچونکا کام دین گی جوڑی کی ہڈی

اور ورک کا ٹوٹ جانا کوسنے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی اسی حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اوسمین درد اور تخدر یعنی جھن جھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھیں امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین جب جوڑی کی ہڈی عصعص کے اوپر سے ٹوٹ جاے خواہ کسی عضلہ مین کو نکل آئی ہو اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک وکو بہت نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا ہے اور نہ کھڑا ہو اور درد و مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین ہر ایک شخص ایک ان کو زور سے کھینچے اور ایک شخص پیچے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کیطرف او لٹا کر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کو بشدت اور بقوت اتنا دبائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالی جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی ہو اوسی لگائین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شلنہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر چہ کہ لیکن کو

لیجانب سے جو چھوٹی ہڈی ٹوٹ جای اوسکا علاج قریب ہے شکستگی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر
کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور
چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹھیک درستی حال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو ران کا ٹوٹ جانا ران جب ٹوٹ
جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب
وحشی مین تحدیب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے - ران کے بیچ کے ٹوٹ جانیکا
حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے
اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال
کرین اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے جانے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجای خود اسطرح جم بیٹھ جای کہ پھر جنبش
نکرے - اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ
یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسیطرف سے از روی خلقت کے اور ساتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے
جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے - خواہ ایک سرا اوسکا ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر کھینچ کر
بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو
چاہیے کہ ایک نہالچہ ایسا بناتین کہ اوسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ
کٹ جای اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سر کے طرف چڑہاتین اور ایک خادم کو سرا اوسکا پکڑا دین کہ نیچے جھکا کر
تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کی اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی ایسے
شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا ہو اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ
یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل ہونہ بھل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی
بوجہ کسر کی پھٹی اور گرتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند
ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لاتین یعنے جیسے باب عضد مین
ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دن مین مستحکم اور استوار ہوتی ہے - اور ہم قریب کے بیانات مین
خبر دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر بٹھانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسی
وقت مین دونو رانون کے بیچ مین ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے
جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جسے ہر ایک گمان کرتا اور جراح جانتا ہے اسکی درستی
کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے
اور بہت جلد تمام ان پر سرایت کر جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم
مین خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جایگا جو تطولات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین انکا بیان بخوبی ہو چکا ہے
قالب اور سینچ جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑہا ہوتا ہے تاکہ جہان وہکو

رکھکر باندھین درست بیٹھ جاتین اور پاؤن کیجانب طول مین لکھکر اونکین دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہو کہ اگر
چھوٹے ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا
اور بقدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچیگا علاوہ برآن اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قیدر تعب
ضرور پہونچیگا اس قالب کے لائق ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھے جسپر
اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو ضرر پہونچے خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان
آلات کے بڑی شکست مین ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہو
تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہو اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ
یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوای تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے
کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہوسکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اوسیقدر چاہیے جسقدر حالت
صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اوسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط
اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہان تک ہوسکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جای کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے
اور اگر کولین ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہو جاتین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا
ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسسے عارض ہو بذریعہ لمس کی پہچانا جاتا ہے
کہ ٹٹولنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور چٹخانے مین جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامسہ اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کرسکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہے
علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اوسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کردین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہوگئے ہون پہلے اجزا
کو جمع کرکے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کرکے چھپاتین یعنے ادھر ادھر نہ رہنے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی نلی
ٹوٹ جاوے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو بطرف خارج اور قدام
یعنے سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جاویگی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور
اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق
سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا
بر قیاس معالجہ ساعد کے ہو اور مثل اوسی کے ہے ۔ مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا
مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جاوے ۔
اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ
ہے اسلیے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزین اوسکے گرد پیش بہت سی ہین اگر جو صدمہ
کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہوچکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے
اپنے پاؤن پر ٹیک لگاے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے
عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امراض اعراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور
ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے ۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم
نکل آئے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکی دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے
اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے ۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جاے
اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا
درست ہو کر مل نہ جاے اور کسیقدر کسر باقی رہے سا ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے
اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین
کہ روندنی روندنے سے اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** اس فن مین پانچ
مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو ہمکو سموم مشروبہ معلوم ہین اونکا اور تفصیلی بیان اون زہرونکے معالجہ کی جو حیوانی نہین ہین

بیان تمام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ ہے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اوسکو
زہر کھلاوے خواہ پلاوے اوسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ چکنی اور بہت تیز ہے کبھی استعمال
نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بر وقت
زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر
پیٹ بھر آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گو دھوکے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی
ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے ۔ دوسرے عروق وغیرہ بر وقت
سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی
ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے
کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع
سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک
سداب کی بیس جزء برگ مذکور اور جوز دو جزء اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزء اور انجیر خشک پانچ جزء عدد اور بھی اس بارہ مین عجیب النفع
ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا
کہ دو دوا تین ہین یا ایک ہی ۔ ایضاً تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے ۔ اسیطرح جو
شخص اپنے بچاو کا خیال زہر سے رکھتا ہے اوسے احتیاطاً ان سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ ہر وقت کو طعام
اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت ہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عطائی جو ایک حیوان بھی ہے خواہ رتیلا اور عقرب
وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بنانے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا ہے

اور بعضی جانور بعض کھانونکی بوخواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی سمین گر کر
مرجاتے کبھی بشکلہ مثل منھور مشک وغیرہ ہین سمی شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین قے کرتے ہین اسی واسطے چھت دار مکان خواہ
سایہ درخت کی نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے بیان تمام
سموم مشروبہ کا زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر
جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا
کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی
بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور طہیل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ
بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ بلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو
تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص تک
اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کہ تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے
جو زہر تبدیل مزاج کرے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر
ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے رداءت اوسکی بڑھتی
جای گی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور صلاحیت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جس مادے کو
اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے
پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا
ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر
دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو بر وقت حرکت
انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کا ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً
جب خیال کیا جای کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان
حارہ کے ثابت ہو جای اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکی
قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شریانین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان
ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک
کر دیتا ہے اور زرازیر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرازیر کا اثر قلب تک بمدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے
منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی بعد سوای استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین
یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شریانین
کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اوکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورات سمیت کا بہ نسبت اوس مزاج
عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دوا اثر پر قادر ہوا ور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض
براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل درار یہ کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے
بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب انسان
تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہو پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے
تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ
طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہے
کہ ایک لڑکی کمسن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اثر دار ہو کہ اوسکے لعاب دہن کو کھانی
سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ
کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہو جاوے **استدلال اقسام سموم پر** خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر اون حالات
کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلا بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنی پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا
ہو اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے
ہے مثلا زرنیخ اور سک لینی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی - اگر التہاب شدید اور دوران عروق کا اور بکثرت برآمد ہونا
پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات
اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے
اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور بھی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی
وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کو
پیتے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاوی جیسے ارنب بحری اور اوسطرح
ور ایح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہے
خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی - خواہ قے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہین جیسے مرداسنگ
بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون لبستہ اور شیر لبستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ
کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ بو **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری
ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم اولٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہو جاوے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے
اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہو جاوین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو جاوے اور پسینہ ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے
اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** یعنی زہر خوردہ کے علاج مین سرگرمی چاہیے اور
جہان تک ہو سکے بہت جلد خبر گیری کرین جسوقت دریافت ہوا اوسیوقت مشغول بعلاج ہوں تاکہ سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے
سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہو آب شلغم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائیں اور بعد قے کرانے مین

اعضا اور تسمیم ... برداشت اوسکو ہر گز نہ ہو تی چنانچہ ان چیزوں سے کہ جو اسیر زہر کو مفید ہوتی ہیں کاٹ کر کا ... سرد کیا ہوا ... پانی سے یا مسلوق ہو کر یہ زہر از قسم بخورات کے ہے اوس وقت تریاق اور دوا ی حلتیت ... مسک اور ... شراب ... بالخصوص اسیطرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جو ہر روح کو مفسد ... تریاق اور دوا مسک اور ... زہر سے کرنا چاہیے اور مار الحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے کبھی خوشبودار پہنائے جائیں اور پھٹکلین سپے در سپے واقع کریں اور شکم معدہ کی مالش کیجاوے اور اوسکے موضع مین ہوا پہونچنی جاوے اور بال ... کھینچے جائیں۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہوجاوے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہے یا اوسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودہ اور مادر زہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہین اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو ہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لسن کا شراب مین ملا کر پلانا جیسے بچھوے ڈنک مارا ہوا اور یہ مشترک تمام سموم کے واسطے یہ دہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اوس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فاد زہر خصوصاً مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جائے اور تریاق ار بعہ اطبا کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے بچا دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ حب عر اس علاج مین عجیب النفع ہے اور دوا بے نظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم شبیع انکی دو درہم شہد مین ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بخور درہم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا ایضاً اور جینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم بھی ایضاً گوبر کا پانی نچوڑا ہوا تخم گندنا خصوصاً گندنا اقلیطی اور حلتیت طبیخ مینہ اور طبیخ اسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری ایک آوقیہ جندبیدستر برگ فی ہر واحد ایک جز تخم حنظل ستہ جندہ وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اونکی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اوسکے یہ بھی کہتے ہین کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے مجملا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہین سموم مین سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ پتھرونمین ایک حجر سمی مشابہ لبسد کے ہوتا ہے اور وزن ایکدانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہی ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اوس حجر سمی کے علاج مین نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچہ خوف اوسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہے ہان جسکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اوسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی اور ایک گرانی شدید اوسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی بر ودت سے اذیت پاتا ہے اور اوسکا ہلنا اور پھسلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذای دماغ ہوتی ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہے

اور بعضے ... [illegible] ... پیدا ہو
کی اور سختی ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... العسل ... [illegible] ...
بار عایت تقویت قلب کی اور ... [illegible] ...
جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہانتک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرح ... [illegible]
اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر ... چلا گیا ہو اور سیسے کی
سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ
جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی حاجت لطافت گہوارے
اور ایک پاون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین
ہوتا مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مرداسنگ کھاجاے اوسکا بدن سج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے
پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ باجزا اودست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے
اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوسکے اعضا مین
نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک لاسا سخت مثل پتھر کے اوبھر آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس
مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ
مثل اسرب کے ہوجاتا ہے اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ بہت
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بلیلہ اور تخم کرفس اور انجرہ
اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر اوبوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کبوتر کے سرکے
مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے
اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کی خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اور اسمین
سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت
بچہ گوسفند سے پکاے جائین علامت اوسکی اچھی ہوجانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے
اور بول کا ادرار ہونے لگے خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ
مسہل مین اونہین کی ضرورت ہے اسفیداج یعنے سپیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین
استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی بشدت آتی ہے اور ہچکی دم تنیے نہین دیتی عقل اوسکی مخبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا
ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اوسپر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین کھٹا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لہات
یعنے کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مروڑا معدہ مین لذع موہنہ مین درد سر اشتیف

میں تمدد اور بائیں بیچ تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہا خناق [illegible]
اور پیشاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے اور اوسکے [illegible]
استعمال سے پیدا ہوتی ہے [illegible]
قطر کا [illegible]
استعمال میں لائیں اور حریرہ ہای نرم کھلائیں اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت نہیں ہے اور جو پارہ مسہل کا استعمال کیا
جاتا ہے اور اگر اسہال میں خراش پیدا ہو خراش معالجہ خراش امعا کا کریں اس زہر کے علاج میں ایک پنجی دوا مذکور ہے کہ
تمام اطراف گرم یعنی انگلی [illegible] کا ہمراہ ماشا کے استعمال کریں شنگرف اور سنکھیا ان دونوں سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا
ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد مسہل روغن اور شیرہ
تخم کا استعمال کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور اختناق
انقطاع اور [illegible] کبھی عارض ہوتی ہے اور قرحہ بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج
ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں برادہ آہن اور خبث الحدید اسکے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی موںہ میں اور سینہ
پیدا ہوتی ہے اور دوسری شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلائیں اوسکے
بعد گھی اور مسکہ پلائیں تاکہ ان اعراض میں سکون پیدا ہو اور [illegible] روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر اونکے
سروں پر ٹپکایا کریں کبھی ایسے مریض کو مقناطیس بھی پلاتے ہیں تاکہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے
یکجا ہو جائیں اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہمراہ [illegible] پلاتے ہیں اور
اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کریں یعنی شوربای روغن دار مرغ ہمراہ روغن گاو کے استعمال کریں تاکہ اسہال پیدا ہو [illegible]
معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہیں پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کریں [illegible] ابھی معدہ میں ہو
ہرتال اور چونا جو شخص ان میں سے کسی ایک کو کھا جاوے اوسکے اعراض اور ہیں اور اگر دونوں کو یکجا کے کھا جاوے اور اوسکی
کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہرتال اوڑائی ہوئی کھاوے اوسکا ضرر [illegible]
سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھاوے اوسکے موںہ میں خشکی اور
درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خروج [illegible] اوسکی پیشاب میں برابر ہوگا اور کبھی
برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے
جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب [illegible] روغن سے تنقیہ کریں

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ارزا اور طبیخ جزر خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور حشیشہ دودا اور بقلیات اور لزوجات اور دسومات اور شوربا مچھلی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصا خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر مثانہ مین سوزش پیدا ہوئی ہو بذریعہ حبیات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین افضل ہے قے کرانا اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضائے اندرونی کا اور ملینّن یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہے ہیرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے بول حمار اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہے چونہ اور ہیرتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہے زاج اور شب یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا استفراغ ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اوسکا شیر بادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف ہے مزاج اور جگر کا استسقاء ایمن نہین ہوتا ہے علاج اوسکا دواء الکرکم اور دواء المسک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص پینا کافی ہوتا ہے بیان مجملی سموم نباتیہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے درپے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین یا رانین بیکار ہو جاتی ہین جب اس حال کو پہونچے نہایت زبون حالی پر دلیل ہوگی اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے مرض عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد دست سے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ تشور ملوط ہمراہ شراب کے اور اسکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دواء المسک اور رجد وار اور بوجا لینچ جو پھانس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج مین یہ ہے کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے اور جتنے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصا وہ فادزہر جو مشابہ سنگ پھٹکری کے ہے اور اوسپر خطوط اور دوسرے مثل خطوط مرکب کی ہوتے ہین ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی مین اوسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی ادنیٰ سے جسم کی کھائی جاے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون السنبل اسکی ماہیت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سنکھیا ہے یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھاتے اوسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جانے گی اور اوسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکیگا علاج پہلے علاج مشترک سے قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب چقندر روغن گل نیم گرم ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال
میں لانی چاہئیں اور اوسکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر یعنی بلادین کو کہتے ہیں اوسکے استعمال سے متکلم اور حلق میں
تقطیع اور التہاب اور امراض مادہ عارض ہوتے ہیں اور بسا اوقات بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں اکثر درست ہو جاتے
خواہ بیکار ہی ہو جاتے ہیں وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودا کا احتراق ہو جاتا ہے بلادین کی مقدار قاتل دو مثقال کی ہوتی
ہے اور کبھی بعض آدمی بنظر خاصیت کی مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور میں نے بچشم خود ایک شخص کو
دیکھا ہو کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بلادین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو ضرر نہ ہوا اور بلادر کا علاج روغن
بادام اور روغن کنجد اور روغن زبد اور شیر تازہ اور حسوات از قسم شوربا کے اور ازیں قبیل سے جو چیزیں ہیں جنسے لذع میں سکون ہو اور
مسوڑھوں کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہو اور اسکے بعد گاے کا دہی برف میں ٹھنڈا کر کے پلایا کریں اور روغن بنفشہ ٹھنڈا
کیا ہوا اور آب جو اور آبہائے فواکہ یہ سب سرد کر کے بھی استعمال میں لائیں اور برف سے سرد کیا ہوا پانی بھی پلائیں اور شیرہ
کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں سنبھالو اور دیگر چیزیں جس سے اسکا علاج کیا جاتا ہے مثل جوز کے جو اسکا
فادزہر ہے لیبلاچ جسکو ہندی میں لٹھ مری کہتے ہیں بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتا ہے علاج اوسکا بلادر کے علاج سے
یکساں ہے اور اوبالہ سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنی جنگلی تتلی جو شخص اسے کھائے اوسکی
آنکھوں میں جحوظ یعنی ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج
اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں آب گرم سے اور زیت سے بعد ازاں مثل کنیر کے علاج کریں خواہ اور سموم مثل کنیر کے ہیں
اونکا علاج کریں ساقیسا سدلب کوہی کا گونہ ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اسے
کھاے اوسکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق میں سوزش اور معدہ اور
جحوظ عین اور سرخی منہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن تپتا اور جلتا ہے - اور اکثر نوبت غشی اور ضعف
نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاوے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو
پلائیں اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کریں اور سکنجبین اور زلال افسنتین ایک دوا یہ بھی اطبا کی مثل فادزہر کے مشہور
ہے واسطے ساقیسا کے تخم ... اور علک البطم اور اصل محروث اور طبیخ شعیر ہے - ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمیں بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے
دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہے جبلہنگ اسکے
اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے [illegible]
سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائیں اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرائے وقت دودھ اور مکھن بار بار
پلاتے رہیں اور اگر اسہال کے روکنے میں رعایت بجال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کا ضرر اور اسہال دونوں کو
فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی
ایک قسم بردی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطینثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے
کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب
اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور خربق
سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکسان ہیں جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہو ابتدا امر میں عریض اور متفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ
کثیرہ جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور وقتیکہ دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہیں
ہے پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی
نہیں رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کی نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے
اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجاے اور تشنج واقع ہو نبض
میں ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی
بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں صغر بسبب رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتو کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اوسکو زیر کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کریں مگر یہ حقنہ قویہ کو مثل
شحم حنظل وغیرہ سے اور اسکے بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطارین کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا
میں پھر قے کرائیں اور بہت سی دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھردیں بعد اوسکے دوای مقی پلائیں اور پھر دوبارہ
قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودہ اور روغن زرد پلائیں اور اوسکے بدن پر اسکے جوشاندہ سے پالش قیروطی ملین کی کریں اور آبزن
معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان
اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے درپے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان جلیل مذکور
پر تشنج کے آثار طاری ہوکر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مرجاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افسنتین کو شراب
کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جندبیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ
شراب اور بمقام نفخ پر چھوہرے گرم کرکے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کردیتی ہے اور اسکے بعد نبیذ
تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمیں پانی کی آمیزش
زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہوچکی اور جب فراط
اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں چرمدالق معرب گرم دانہ کا
ہے اگر دو درہم اسمیں سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج فربیون
کی ہے داذی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاے مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کرائیں
اور مسہلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودہ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور

... ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی نکلتی ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ
... عرا اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
... جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاوے اور مشترک علاج وہی ہے
... کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے لکھا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاوے تودریتون کی طبیعت کو ہم نے
نہین پہچانا ... علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھے گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ ... اور شاید کہ حادہ نہ بھی
... اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور ... ان تک عارض ہوتا ہے کہ منہ ... مین بھی اس قسم کا
... پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے منہ سے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودریتون کھانے والے کی ہوتی ہے علاج اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی رای یہ ہے کہ
پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور اوسپر گرم پانی کی مالش کرانی اور
آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافع تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوبیون اس دوا کو
بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ
مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ مین سے نہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے قلقمونی پیدا ہوتی ہے منہ اور زبان مین
اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتی ہین لعبوب زنجبیل اسکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو
حنظل اور ماہیزہرہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور
کبھی وہی سے تلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لعبوب مثل جوز کے یا جو بانی کی گٹھلی اور ناریل
اور بادام کی ہین نہار منہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کا
اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے۔
علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت
عمدہ علاج ہے اگر آسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور
اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد برا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اکثر بلاد قلیشا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو
ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
ہے اور تنفس الشینہ برابر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے
ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اوبالی ہے پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین
جب تک ممکن ہو دبق موبزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور پیچ اور مروڑ بدون دست آنے
لگے اور بدون ... کے پیدا ہو کا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص اسی شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سر کا اور آب گرم سے تکمید کریں **مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات** کی قسم سے ہیں جو شخص افیون کھانے اوسکو اعضا میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور نعنہ کھجانے کے افیون کی بو اوسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی و اطراف میں تبرید اور مونھ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور بعد موت ایسی چیز اونمیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے جھپکی اور زبان کی بکی آنکھو نکا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کو بعد کرناز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جای اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرجاتا ہے منجملہ اسباب اسکی مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہی۔ اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دانگ کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ملا کر پلایئں اثر اوسکا زیادہ ہوتا ہے ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرسکے تو زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کردیا ہے **علاج** وہی قوانین مشترکہ جو بار ہا مذکور ہوچکے اسکے علاج میں مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کرکے بھی کرایئں گے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاے اوسکے بعد سکنجبین ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلایئں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملا کر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ و سکنجبین کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسی سموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور اہل اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کریں مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی میں ملا کر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمیں کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جای اور نکھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جای کہ علاج یعنی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے سونگھنے وغیرہ سے اوکھیڑے جایئں اور کسی وقت سونے نہ پاے اور بدن میں اسکے روغن ہای گرم کی مالش کیجاے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے میں جند بیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھایئں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پاے اور غذا میں شوربای روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھونمین اور غشاوہ یعنے آنکھونمین پردہ سا پڑجاتا ہے اور نشہ یعنے مستی اور سبات یعنے جھپکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمین سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس علامت ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوای ضعیف اور

یہ جانور جسوقت پکایا جاوے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاویگا اور مدت تک
سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھکو نہین ہے علاج وہی علاج مشترک
ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا
بھی ہے اور اوسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاوے اوسکی زبان مین
ورم اور کھجلی اور درد اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور حب الصنوبر بطمی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال
کرنا واجب ہے شیر تازہ پلاوین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کراوین سالامندرا کے کھانے سے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جو
یہ جانور از قسم جانوران گزندگی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرین گے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے [illegible]
معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کراز اور احتباس البول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ جسکا نام البیوتر
اثلامی وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور لبان اور اختلاط عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند
اجزاے بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑ گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تب بھی اعضا کا سقوط
باقی رہیگا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیر جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور ابطیوس آدمی
وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ تریاق اور علک البطم ایک
انھین سے خواہ دونون کو ہمراہ مبہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کمافیطوس جسکو کردمانتی ہین اوسمین حب صنوبر صغار اور ورق
سرو اور تخم اثنگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلاوین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فودنج کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے —
گدھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ چہرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے
اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہوکر سوج گیا ہے اور حلق مین اور منہ مین
سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار منہ مین بدبو
پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا ہین اور ہچکی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال دوسنطاریا اور متلی
اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص بچ جاے
ہوتے سے بیچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کراوین یا شراب کثیر المقدار سے قے
کراوین اور ریاضت کراوین اور حمام مین ایجاک عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور ادہان گرم سے تمریخ اور مالش کرین
اور دوداے کرم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا ماللک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انھین بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے
بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی
اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساقونکا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری
جنگلی سمیت عارضی ہوتی ہے اور منظر جوہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی سمرد خصوصاً اگر مچھلی
کسی ایسی جگہ رکھی جاے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شے برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہے
اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زم کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور لوبیا
اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سے گل سرکہ مین اور پنیرمایہ بھی ساتھ سرکہ کے جبکہ اونکی استعمال سے خون مین
تقطیع پیدا ہوجاے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جاے مسہلات کا استعمال اوسوقت کراتین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب
قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین دواب کا پسینا اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہے
اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہونا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے علاج آب نیم گرم سے قے کراتین اور طلا لیئے آب
انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال
کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے گرگٹ کا انڈا بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جاے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اوسکی تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج بازکی بیٹ طلا مین گھول کر پلاتین اور قے کراتین اور اچھی
طرحسے قے کراتین تاکہ ساری آلائش نکل جاے اور اوسکے بعد نمین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکی تکمید نمک سے اور انجیر خشک
کی خورش مع انجمن اور خبطیا کی کراتین بگڑا ہوا دودھ اوسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آ جاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جاے اوسکو استعمال
سے دوار اور متلی اور مروڑ اور الم معدہ مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج قے کراتین ماء العسل
پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین خون بستہ جب شکم یا جہین منجمد
ہوجاے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوئی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی ہے
نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دیگرگون ہونگے
مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجاے گی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور سنجا
مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے گی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجاے گا اور اختناق اور صغر نبض اور
غشی پے در پے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکی اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے
قریب قریب ہین ادویہ عامہ جمود خون کی سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی
مفید ہے اور ہیقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الولوحات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ
اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو مکرر بنایا جاے یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ
گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلاتین اور یہ دوا
جلیل ہے اور عجیب النفع ہے معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین
ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو بمقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس
مریض کو تاامکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جاے اور تریاق طین مختوم بھی اسی مفید ہوتا
ہے اور قرطم ساتیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش خشخاش درہم پنیر مایہ
آہوان تین درہم خبطیا نا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلا کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین — ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ معتر ساق ارنب کے
جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب مرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور نیز اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے
خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کو جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ اوس
وقت زرین درخت کا استعمال کیا جاوے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور بعینہ استعمال سکنجبین اور
اور تریاق اور مثرودیطوس اور بیدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین یا
سرکہ مین گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دوای جید ہے خون بستہ کی علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال
حلتیت خواہ ایک مقدار شربت فاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم
اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنی جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اونکا
استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلاء کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نواۃ یعنی پانچ درہم
یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیمدرم کی نمک پسا ہوا یا نیمن خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین بھر کر استعمال بچکاری کا کرین اگر یہ
تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کی نکال لین دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین کبھی معدہ مین کسی
سببسے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ
کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے
اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال
ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور
صغر نبض اور اختناق جس سے ضیق النفس و رغشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے
معدہ مین دودھ بستہ جاوے علاج واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزونسے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے
نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تخبن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملاکر اوسے ضرور پلائین اور فوتنج خشک بوزن پانچ
درہم کے اوسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیٔ بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لبن حلیب
کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شئی بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے
کے اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر بھی
گئی ہین خصوصاً جو دوای مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دوای انجدان اور دوای کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین
سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے
جانورون کی جو زہر پیدا ہوتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کی بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان

ابتدای قول نہوش کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اوسکو برانگیختہ کرنا
مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت نہ ہو تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت
کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے
ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا احتمال اعضا مین تو وقت اور دشواری ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ
کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاکی اور اسپر سوار ہو جاتی وقت حل ہوا ہو اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین سب بہترین اوقات فصد کا
وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین مخصوص ہوا ہو [illegible] خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو بھی
ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے [illegible] اخلاط کو حرکت [illegible] اعضای رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانی کی دوا
جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہر [illegible] یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد
اور مخالف سم کے ہین بلحاظ مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت اوسکو مفید ہے یا ایسی دوائین جو
سمیت کو بطرف خارج متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنیوالی دوائین لیکن ایسی دوائین
جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لسوع کے واسطے اور
اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضای رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسے دفع
کر دیتی ہین جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اوسمین چند اغراض ہوتی ہین
ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے
اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے ۔ اور ازین قبیل
عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو نکوتی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسی وجہ
سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے
زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً جبکہ دوای جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین
قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو بلکہ پہونچنے کی
طریق مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جانا
ہو اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور موہنہ اپنا دھو چکا ہو
اور اوسکے دانت مین خرابی ہوئی ہو نہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور موہنہ مین روغن گل
اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موہنہ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تو تاخیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے
اور جسقدر پوستا جاے اوسیقدر تھوکتا جاے ۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب
ہون اکثر طلاً استعمال کیجاتین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بسبب
مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اور
دُم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف
ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اس
دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہے اور طبیب اگر بحث سو اسے

اسود دریافت نہ کرسکے کچھ ڈر سے بہ نظر فن خاص کے مضر نہیں ہے اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے قرحہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہو
یس وہ اجیب ہی کہ جو چیز اوسمین ایسی ہو وہ گرادی جاوی ہی خبر دار دوای طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسیطرح کا احالہ اور
تبدل ضرور حاصل کر دی یا تو رطوبت کو منجمد کر دی تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ بیروماج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کر دی جیسے داغ دینے
رگ کی بھی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کی ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اوس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے
خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دی خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں نفاذ کیوجہ
سے سمیت کو تبدل پیدا ہوا اگر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاوی اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع بین پیدا نہو اور
آثار سمیت کی زیادہ ظاہر ہوں اور امر عظیم ہو گیا اگر دہ مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر بڑھ ہی تک ہی سب کا
نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سی بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر خفی کی
کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کریں جو تحقیق ہیں اور
لسوع کی تابع ہوتے ہیں جیسے فلقطار اسی غرض سی ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کر دی منجملہ
وصایا کی جو سموم میں خواہ خصوص میں قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ
صحت تک بخوبی خیال کیا جاوی **ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم حنظل قوقی پانی میں
پیسکر پلائیں خواہ شراب میں ڈالکر پلائیں اور طبیخ انواع فوتنج کا یعنے اوسکے تینوں قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ
اور میرے گمان میں لبن لاغیہ سی مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو
مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بادروج اور حرف اور گون کی دہی
قسم جو کلونجی سے کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا
قول ہے جس شراب میں سانپ گر جاوی لہذا مجذوم کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی
تمام سمیات کی مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ الجذان جمیع سموم کو نافع ہے اور تمر پنجنگشت اور روغن
بلسان اور حب بلسان اور پنجنگشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کرمانی کا اور برگ کنیر اور
دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نوشش کی بارہ میں دارچینی جو خاص چین سی آتی ہو اور سنگینی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کما ذریوس
اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کی اور ابو ابن سکینج الپستہ ہمراہ شراب کی اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شربۃً و ضماداً اور ریاسن اور قیسوم اور تزف
غار لقیون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح لذیذ ولی اعضا اس مرض کے معدہ تک جس وقت دھنیا اوسمیں بھر دیں اور خشک کریں اور بوقت
حاجت اوسمیں سی بقدر ضرورت لیکر استعمال کریں اور برشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ باکیان خصوصاً ہمراہ الفوذنج کے عیدیا
ہنو لکا جو زندہ ہو اور شوربا موسیٰ دشتی کا جو زندہ ہو ہمراہ شراب کی پلائیں اور رق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوی کا اور قنبرہ
عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم گزر بری بھی نافع ہی ادویہ باردہ میں سی جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کی
کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور برسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سی مرکب کر کے استعمال کرتے
ہیں **تریاق عجیب** افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب درہم شہد آب

جزجز سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہی حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابو لوس ہمراہ زیت کی استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل مین ۔ ایضاً تریاق عام ہی جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ جزا ہر ایک سے ایک درہم عصر خرنوب سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اوسمین تری داخل کرین اور مزاج بگڑنے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین ۔ بعض لوگ مدعی ہین کہ دواء مذکور بطور مرہم کی اگر لگائی جای تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور رزق مملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درہمی فلفل سپید مرمکی ہر واحد نصف درہمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلاے رومیہ کے شراب مین داخل کرکے ۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہی ۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درہمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درہمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درہمی کو مرمکی زعفران ہر ایک ایک درہمی طین بحیرہ چار درہمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے ۔ ایضاً حب بلسان زوفاء خشک بزر لفت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل مرچ ترکی انیسون فطراسالیوا اسارون کمون کرمانی بزر انجدان ہر واحد چار جزو سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھ جزو شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی **طلاؤن کا بیان** جانورون کی کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کی لگائی جاتی ہین اونمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ ابالا ہوا روغن زرد مین خواہ جند بید ستر ہمراہ زیت کی خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگاؤ ہوا ہوا اور فوذنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہی اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کرکے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت تبدیل کرتے رہین ۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جای تو اوسکے پیٹ مین گھل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہوجاتے ہین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین بس اور کسی میں یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کی نمک اور سرکہ اور تلمہ گاو یا تمام اور برگ حنشی یعنے وہ گھاس جسکا نام حنشی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب ونجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون پکاکر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کی کاٹنے سے نافع ہی سواے مار گزیدہ کے زہر کی اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکاکر طلا کرین ۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کی کاٹے ہوے کی زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب سفر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہی اور بہت عمدہ طریقہ ہے ۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق کی اور مرہم جو نمک سے بنایا جاتا ہی اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کی آب دریای شور خواہ تنہا یا سرکہ ملاکر اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ نبودنہ کا بھی مفید ہے **ایسے طلاؤنکا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین** اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوتی ہین اونمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہی اور صعتر کو خوب گھوٹین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح سر و خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت مین اور قیسوم انجدان

اور خنثی اور دو قو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں مثلاً بیخ ابخدان سیاہ اور تفاح سانج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزو بیخ بیروج نصف جزو حب بلسان ترد ہر واحد تین جزو کو تکر زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اوسکا قوام پیدا ہوجاوے اتنا گاڑھا جیسا بیخال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا کریں۔ ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکا در زیت میں ملا کر طلا کریں۔ ایضاً۔ تفاح صنوبر ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہیں۔ ایضاً حب عرعر دو جزو میعہ جزو واحد سب کو ملا کر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ**
مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکیں جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بچھانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور مکان کے اور کونے میں وہی چیزیں ترپڑیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہای تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ میں عجیب لاثر ہے اسیطرح قنہ اور سینگھ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور جلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فو من بیخ اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی پنجنگشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور بکری کے سم کی بناکر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جاتے ہیں۔ ایضاً سیہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور مومیائی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزو سم گوسپند اور سلم اوسکا ایک جزو قرص بناکر دھونی دیں اور فرش کو اوس سے تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرومانا بیخ ابخدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شترمرغ کلونجی تخم خرمل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درہم پوست بیخ بیروج ایک درہم سم گوسپند تین درہم فو من بیخ دو درہم مومیائی خواہ سلاجیت چار درہم سب کو ملا کر دھونی دیں اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے اختیار کریں اسکی دھونی سے آنان ہر طرح کا حاصل ہے بچھانے کی چیزون میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچھانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہیں سسنبر اور حبق اور پنجنگشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائیں شیح کا بھی یہی حال ہے اور جلتیت کی بھی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد اشیار خواہ اولا ونکائیں بارا لکھ اسیطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے کبریت کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہیں اور اوسی جگہہ جا کر جمع ہوتے ہیں۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھر میں ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضا بیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں پہونچتا ہے ایسی چیزون کا گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزان رہتے ہیں اور شاذو نادر کبھی اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص نوشادر ان کا سور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگیگا اسیطرح جو شخص سکا کپڑا بناکر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے لکھی ہے اوسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے زندہ جانور و نکے
ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے چیتا اور خانق الذئب سے
بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازاددرخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین سانپ کی بھگانے
کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی
سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن مین لوف خیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے تھیٹرے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ
بدن مین لگائے اوسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل
سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز اودھر ہوکر نہ نکلے گا اور صائم کے مونہ کا
تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے مونہ مین نوشادر رکھے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر** جو صائم
حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہے اور طول مین چاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق
اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب
اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو پگھلائین اور سکے اوسکو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر لٹی ہوئی
مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اوسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اوسی کی بو سے اور ہرتال
کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملون کی بھگانے کی تدبیر** اگر خیساندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب کھٹمل مرجائین اور
بھاگ جائین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع
ہو جائین گے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوس پر بھی سب
کھٹمل جمع ہو جاتے ہین اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کیکوانہ یعنی
حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اوسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہو جاتے ہین اور اونمین تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہین رہتے پسو اور مچھر
کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائین اور بہتر یہ ہے کہ سب
یکجا کرکے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور قسوکننتہ جسکا نام قوقون ہے اور اخثار البقر اور حرمل ان سب کی
دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور پودینۂ الیہود و جوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع
کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **نیولے کے بھگانے کی تدبیر** یہ ہے کہ
سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے **چوہے کا بھگانا** اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضاً
خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور ہینگ سے اگر زندہ چوہے
کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کرکے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن
کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی
گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اوس گھر مین ہین سب بھاگ جائین گے اور مجھ کو اسمین تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے
کی تدبیر** چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جاتی ہے اسیطرح مقناطیس اور تلمحہ گاو سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے

اور خود جیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں تو اوسکے دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہڑتال کو دودھ مین ملاکر رکھیں اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہڑتال کی دھوئین سے بھی اور گندھک کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین **شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر** گندھک کی دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر خطمی کا ضماد لگائی اوسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملاکے **کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر** بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے **دیمک کو بھگانے کی تدبیر** جس جگہ ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تقشیر و تدخین اعضاے ہدہد اور اوسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین **سوس کے نکالنے کی تدبیر** کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھیں تو کیڑا نہ لگیگا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے **اقسام سانپ کی** جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکا فن یہی کہ سانپون کا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونھون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اوسمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے بہرا گرا ور اصلات داخل ہے اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جاے اور سمیت کو جلا دے اور مجاری سمیت کو پھیلنے سے تنگ کر دے کبھی اوسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر قے کراتے ہین اوسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اوسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑی بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین اونکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید المداوت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسے باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فوراً مرجاے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شپرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹہ سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھُرّی ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونھین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام بزاقہ ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جسپر یہ تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی بچنے کی امید ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجاے کہ اوس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو اوسکو

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہے اوسکے بھی چند اقسام ہیں اور وہ
مصر میں بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں زیادتی بطور شاخ اور سینگ کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید
اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنانیر
یعنے قبضہ شمشیر کے ہوتے ہیں اژدہے جو قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہے۔ بعض ان میں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے
والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جنکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے
لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادہ کا
اختلاف ہوتا ہے۔ نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سنیپرے کی یہ رائے ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے اسلیے
کہ اوسکے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف
پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جائے سکونت کے
بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلی اور پہاڑ و پر رہتے ہیں اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سرد زمین اور ترائی میں
خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے
بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھائے زیادہ بُرا ہے بہ نسبت
اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا
اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ
یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مصادمت اور مخالفت تاثیر
سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے بدن میں سردی محسوس ہوتی ہے
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہی اور قلب میں کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہیں
کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اوسمیں کا زہر بارد ہے اور وہ خون کو جمع
کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسلیے حسی مخدر بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور
اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوے پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل
زمستان میں وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہے اوسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اون لوگوں کی ہے جو اصلہ کو مزاجاً
بارد کہتے ہیں اور جو کوئی کیوں نہ ہو اور کیسا ہی عالی قدر کیوں نہ ہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوے حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں اونمیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ
اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مرجاتی ہے اور اوسمیں حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج
اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہے اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور احوال دوسرے

جو اوس سے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کی کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنے بجاگر اور حرمان کی بھی یہی قسم ہے اور
مجھے یہ دریافت نہین ہے کہ حرمان اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے
کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون
سُرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے لگتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے
اوس جگہہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو
حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر
اور آواز کے سن لینے سے ایک تیر کے پہونچنے تک جو آدمی خواہ جانور ہے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ
بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اسمین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جیسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن پگھل جاتا ہے
اور پھول کر صدید اور پانی پیدا ہو اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاوے وہ بھی جلتا
ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو ہٹا کر خواہ چھوے البتہ کمتر
مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا
اور گھوڑے کی ٹھوڑی پہلی تھی ہین اسے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مرگئے۔ سانپ بلاد ترک اور لوبیہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکیہ یا
بجاگر سانپ کی کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجاوے خصوصاً اگر ایسی جگہہ پر مرے جہان اس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے
سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرہ ہو کر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اوسکے
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے
کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس
سانپ کی جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے** جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور
خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اوسے ہم بیان کر چکے ہین **علامات اوس سانپ کی
کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے** یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری
ہوتی ہین جو خطاف نامی سانپ کی کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین تشنج پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہو کر خشکی ان مین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے **بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بے حس و حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی بعد اون احوال کے ہوتی ہے جو اسقلیوس کے باب مین مذکور ہوئی ہے

اور جالی پے در پے اور آنکھون کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل
ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے
اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر تھوکتا ہے اب مجھ
یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور بصاقات کی قسم مین داخل ہے
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہین ہوتا ہے اور تھوڑا
تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ مین درد پہلے
پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے
علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک
ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک
اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سپید ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر
ریگستان مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیر کہتے ہین اور قصیر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن
چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتی ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور صغیر اور دونون
طرف کی جھڑے اسکے بڑی بڑی ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع
پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرم گرم ہو جاتی ہے اور تمام بدن اسکا گران اور
بھاری ہو جاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا بھی
صم کا علاج ہے اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے سے یہ دوا ابتدا ہی کھلائی جاے بہت عمدہ ہے اور
قے ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور سیسم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملا کر اور جندبیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور
تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا
بیان جسکا نام اودریس اور کرسوذروس ہے** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہیں
اور اگر خشکی مین پایا جاے اوسکا نام کرسوذروس ہے اور اصل صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے
اور اسکا غرار اور ضرر بھی نسبت اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی
پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے اور جسم کا اور اوسکو دوار اور قے بد بو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت
عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ
دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اوسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض
ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ جندبیدستر
پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم
ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسپیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور لادن

پیچ بلوط وغیرہ ترنا ایک ایک جزو خواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر بین آذریس کا بیان مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس
لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے
کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظون مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا ہے لیکن یعنے جس کتاب سے
یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کو کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اور اوس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت
پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور منتن ہوتی ہے اور علاج
ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل
اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کیطرف
منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اونہین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان**
عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا بدترین افاعی اور بدترین اژدہون کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے
اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاوے اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور
کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہو اوسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین
صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کی ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع
مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور مونھ مین
خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے
اوسکے بعد عرق سرد ایسا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بطرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور
تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر البول
پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق پیدا
ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے بچ جاتا ہے وہ تین دن کے اندر مر جاتا ہے
اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ
کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو کبھی
تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاتین گے مناسب نہین
اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسی ممکن نہین ہے
کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اوسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مارگزیدہ
بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرے شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب
اگر یوم بیوم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آبل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلاوین فورا مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے
کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے افسنتین
الکسوفا فن یعنے ماہیش درہم فلفل چار درہمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درہمی بذریعہ طلا یعنے دو شاب انگور مطبوخ

سے معجون کرین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً مرکی جند بیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم شب یمانی دو اوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کرین ۔ ایضاً تخم حندقوقی زراوند دحرج سداب بری اور وہ حرمل نہین ہے جیسا بعض لوگون نے ایسا گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ اسکو کثرت سے کھلائین اور خصوصاً پرانا کھین کہ اکثر تنہا اسی کا استعمال اسے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن مین دوا سکے بٹھائین اور پہ تکلف بنا او سکو قے اور بیدار رکھتے رہین اور چلنے اور بیٹھنے کی اجازت دو اور بعض اوقات مین حمام معرق کرائین یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کرین بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائین کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کرین اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جائے اوس رطوبت کو جو اوسمین ہے اور پھوک کو تھوکا استعمال کرے تو تمام سال مین ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا سیدھ کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مار گزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور خود گوشت جو سرکہ اور نمک مین پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہین ۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو جبہ اگر کسی ڈورے وغیرہ مین لٹکائین وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے

بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین

کہتے ہین کرفس صحرائی جیسے سمرنیون خواہ سمرنیون کہتے ہین اسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور حج ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور خار القون جو دوا افعی ہے ہم پہونچی شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درم کے پلائین اسیطرح عصارہ اناغلس یعنے آذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابولوبیون اور بیخ بجور مریم خواہ بزر کاسم خواہ بیخ کاسم یا بیخ سنبل ہمراہ عصارہ گندنا کا یا حرشف کا ۔ ایضاً انفحہ ارنب اور دفیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ خسا اور بیخ خرنبل جو نواحی ازد میں معروف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ حندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے ۔ بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ بر مدینے کو جسوقت شیر دوشیدہ مین ملا کر استعمال کرین خوب نفع کریگی اور کہین لاغیہ اور میرے گمان مین تریاق فراوی وہی ہے اور کوئی بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور خبیلانا ۔ ایضاً منگنی بجھیڑی کی شراب مین ریزہ ریزہ کر کے ڈالین اور پلادین اور کل ایسی چیزین جو مقطع ہین اور تیز ہین خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزین خصوصاً جوف نیولی کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہین اونمین سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جو کہ دیگر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہین ضمادات جو باہر سے لگائے جائین یہ ضمادات وہی ہین جو سمیت کو جذب کرین اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور بالنگو اور سقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب مین ملا کر استعمال کرین اور بڑا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جائے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور اوسپر روغن خار کا خواہ کوئی اور روغن جسمین ورق الغار کو پکایا ہو

بیان اون سانپون کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کر دیتے ہین

جیسے اموزلوس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے یہانتک کہ جو قروح کہ تمام عمر مین کسی زمانہ مین ہوئے ہون اور مندمل ہو چکے ہون وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اون سے خون روان ہوتا ہے اور درد مفاصل پیدا ہوتا ہے اور سعال الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قدما نے اضافہ بیان کیا ہے کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ اکثر خاکستری ہے اور انکو سفید نقطے ایسے سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہ ہای منفردہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے زرد اور نقطے ہوتے ہین اور سر اونکا بہم انکی پلید رنگ۔ انکا خاکستری اور پشت سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر کلغیان سفید ہیں تنقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتون مین آواز کڑکڑانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنے پوست اندرون دانتون کا جو نکہ خشک ہوتی ہین جیسے کوئی غضب مین اکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکی ہموار اور برابر ہوتے ہین بعض شخص نے ان حیات کی یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اوس مین داخل کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہین اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبعی کھل جاتی ہین اور اوس سے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہین رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اونسے بھی کھل کھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھون مین جو رطوبت ہے وہ بھی ٹپک کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے اور باانیہمہ معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برامد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے عسر البول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جاتے کے بعد وہ شخص مر جاتا ہے۔

علاج ان لوگون کا قریب بہ علاج اون لوگون کے ہے جنھین اصلات اور افاعی نے کاٹا ہو اور کاٹنے کا صدمہ پہنچا ہو اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی جاے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طرح طرح یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب مین اوسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجاے اور مکرر انھین قے کرائی جاے اوسکے بعد زونی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاے جو انگبیٹھی وغیرہ پر اولٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جاے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھین نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بادرنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور دواغ اسمین کراث اور اجواین اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہین حیہ معطشہ کہتے ہین کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہو اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشانہای سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی موٹی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کے ہوتی ہے اور رنگ اسکی پچھلے دھڑ کا دم تک مایل بسیاہی ہوتا ہے اور قسم لوٹھا ای ہوتی ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارہ دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہین جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسیطرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کم ہی سیر آیا

نہیں ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے جسقدر نکلنا چاہیئے نہیں نکلتا ہے تا اینکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے اور تمام بدن مین پانی بھر جاتا ہے
علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ ثقل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کریں اور پانی جسقدر پی گیا ہے اوسے پیچھے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور صبیا لیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد لگائیں جیسے ہم باولے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوتے ہین اور جو شخص اون اشجار کے نیچے پہونچتا ہے اوس پر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان مین مائل بسرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہین کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا امفسنا ہے اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جب گرتا ہے یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کوئی اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اوسکی سر اور دم برابر ہوتی ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی نہین ہے کہ جسے مین نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہین باوطیہ جسے ذررو بھی کہتے ہین یہ سانپ اون پتھرون کے نیچے رہتا ہے جو گھرون مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اوسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اوسکا قرب بدنی پیدا ہو بو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کی درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اوسکا پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض نہش افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسیطرح بسکھپرہ او بیخ خنثی جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائین اور ثمر بلوط کی تضمید کرین جاورسیہ یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہے **بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقشا سیسطالی ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف ہوتا ہے یعنی مونھہ اور دم کیطرف سے مگر اوس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ لسع کا سڑ جاتا ہے اور اعضا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے **حیہ مارسطالیس** اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے اور نفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل مین بھی تغیر اور غشاوہ بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے

ہوتا ہے جو انتہا نہیں اور نہ اسکی جلد ہے کوئی نشان جانتا ہون اور اسکی جنس کی تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر کرون یہان
ہو بلکہ کسی اور قسم مین داخل ہے انہیں سے تحفہ شوشی کہتے ہین اسکا کاٹنا شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور
استرخا ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے مستسقی کو ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعای صائم اور قولون مین لاحق ہوتے
ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت یہی ہے جو ہے کہ بعضے مین نے اسی بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین
اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے انمود وطس اور لواعوس کا بیان
طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکی مثل ریگ کے اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ
کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اذیت
بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کو عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت
نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جندبیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جوان ادویہ مین سے ہو بوزن دو درہم
کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہے اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصر لیجئے
بشکل انجین خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ خبطیا نا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر
لیپ لگاتے ہین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب وحشی اور جو ضماد مختص
متعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین وہ سانپ جسکا نام سہسر ہے اور یہ معفنہ سے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا
ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف
الوان کے ہوتے ہین اور جب چلتے خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ
کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے
اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی
کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اور سکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض
ہوا ہے کرنا چاہیے اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے اس قسم مین وہی
سانپ معدود ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین تنین اژدر ہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے
اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک
بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف تو بلاد ہندوستان مین
زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد حبش مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی
بڑا ہوتا ہے کہتے ہین اونکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اونکے زرد اور سیاہ اور منہ بہت بڑے بڑے
اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھونکو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے کی
مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے
اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور نر قسم اژدہے کی

پر نسبت اور دوسرے زیادہ خبیث ہے بعض ہندی کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سواے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی
اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج ترح ردیہ کا ہے فقط افعی ناثیمون اور ثعبان اور سید شاید یہ
بھی اقسام ہین اژدہے کی ہے کہتے ہین جیسے افعی ناثیمون کاٹنے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین
اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور سپرکا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اوسکا خاصہ یہ ہے
کہ جسے کاٹتا ہو اوسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہو اسی جہت سے بڑی مشکل پڑجاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا
محتاج ہوتا ہو جو قروح ردیہ مین بکار آتا ہے دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگائین جہان
اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہو اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہو اوسکے ساتھ نمک کے اگر مقام پر زخم کے مالش
کرین یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھی ہین خصوصاً تریاق اول اور بادروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے
دو حیوان دریائی ایسے ہین کہ اونکو بعض علماء نے ذکر کیا ہے اور مجھکو گمان یہ ہے کہ وہ دونون دریائی اژدہے
کی قسم مین داخل ہین خواہ اونمین داخل نہین ایک کا نام سمور یاسہ ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہو دوسرا
طرو خورون ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرو خورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہو
اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور وہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو سرد
زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول بگرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے
اور مالش روغن قسطکی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنونمین قوت عنصل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات
انکو واسطے فسرزہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کی خواہ مر اور فلفل اور سداب ہمون لیکر بقدر ایک درخمی کے
مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کرین چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائی کی
کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی
ہین خواہ اور درندی اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین بیان عام کاٹنے
کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے
جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت ہو اوس مقام کو لگا
اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ
ضماد کرین کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ۔ ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہو اور اگر مقام ماؤف
مین اور کسی طرحکا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعہ سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دواے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے
اور پاک کرنیکے اوسے چھوڑ دین اور نگران رہین اگر قیح اور ریم اوسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا
نہین ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب تسوع مین ہمنے بیان کردیا ہے اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرحکا
نہو اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی بھی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا وسکے واسطے خواہ جنگل کے کتے نے اور بندر کے ناخن وغیرہ کے کرشنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اسکا
استعمال بعد جاذب فساد موضع مجروح کے کیا جاوے بشرطیکہ اوسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا
ضرور ہے آدمی آدمی کو کاٹے اور گہرا زخم ہو تو اوس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات برابر
اوسی طرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سے کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جاوے اور بارزد کا ضماد آدمی
کے کاٹنے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملا کر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً وقاق کندر
ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہو جائین شہد مین ملا کر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ
اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک جلا کر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اوسپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی
کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہون اور اون حبوب مین سے بھی خصوصاً اگر
مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع
عضہ کو زیت سے پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین
ایضاً وقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ بزگاو اسقدر جلائین کہ سپید ہو جاوے بعد ازان شہد مین ملا کر
استعمال کرین ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھر دیتے
ہین اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا ان دونون کا
علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کے کاٹنے مین
بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوسپر کفد سفت
سے تھپکی دین بعد ازان نظر دین اور سرکہ اوسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف
عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور
بارتنگ ہمراہ نمک کے اور گلڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور شونیز شراب مین کوٹ کر استعمال کرین ایضاً مرداسنگ کا طلا
کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائین صعتر بری ہمراہ نمک
اور شہد کے اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے
بھی مفید ہے دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات انھین کے ہم جنس
ہوتے کبھی انھین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان انھین
سے دیوانہ اور باؤلا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے
اور اوس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور
اور شراب کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط مین احتراق پیدا کرے
پس خریف مین دیوانہ ہو جاوے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاوے پس ربیع مین دیوانہ ہو گا غذا اور شراب
سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ مین بلوچ پورہ

[illegible] ... خواہ بھیڑیا ہو یا ... زرد اور سرخی ہوتی ہے ... کہ گاڑھا ہوا پانی پیتا اسوجہ سے اوسکے اخلاط ... سودا پیدا ...
اور سودا کہ جو عفن پیدا ہوا اوسکی غلاظت نہین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین ہر وقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے
مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن متشنج ہوجاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور سب با
فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی سگ کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور
نہ ہر وقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈرجاتا ہے اور پیتا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے
اوسکے جوڑ بند مین رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرہ کی جلد نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک
ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ مین اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون
مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کی سرخ آنکھون سے بنظر غصہ دوسرون کی طرح اونہین دیکھتا ہے
اور بری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اوسکی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف مونھہ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی
ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اوسطرف کج ہوگیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دُم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے
متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر مین آتی ہے اوسپر
جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کی ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح
کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اوسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی
ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہین اور اوسکے قریب نہین آتے
بلکہ جس طرف وہ جاتا ہو اودھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جائے دُم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور
خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور کب بھاگ
بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان بمقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنی گیدڑ کے قریب ہے
باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہین بعض اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون
نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوگیا اور اوسکا جنون
بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کُتّے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین
جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سوای اوس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل
حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینا خواہ سوال از آسمان اور
جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور اونگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کو سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ
مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھہ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو
بالخصوص ناپسند کرنا اور اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر میں پانی سے بلکہ سب تر چیزوں سے ڈرنے لگتا ہو اور جو شی اوسکے
قریب جاتی ہو اوسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی میں لوٹنے کو نا پسند کرتا ہو اور
کبھی سیلان منی بلاشہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار سودی بطرف تشنج اور کزاز کے منجر ہوتا ہو اور سرد پسینا نکلتا ہے
اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی
پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہو ناگوار ہوتا ہو اور پھینک دیتا ہو اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا
ہو تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے میں پانی پھنس جاتا ہو اسیوجہ سے مرجاتا ہو اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہو اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا
پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور مثل سکوت کے ہوجاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہیں دیتا ہو اور کبھی اوسکے بول میں ایک
شی لحمی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہو کہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہیں کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہیں
اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہو اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہو اور کبھی پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے
دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہو عجائب احوال سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی سگ گزیدہ کے کاٹنے پر
حریص اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی
اور جھوٹا کھانا جو شخص کھاے اوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہو اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی کو
دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہیں ہوسکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ
دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال میں کتے ہر وقت متخیل ہوا کریں اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آئیں وہ بھی قابل علاج کے نہیں رہتا اور اہل
اطبا نے ایسے مرضا میں سے دو شخص ایسے دیکھے ہیں کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ انہیں
یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہیں عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازانکہ
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہو اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر میں زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض
مرجاتا ہے جیسا اکثر کم و بیش ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہیں ہے اونکا قول
یہ ہے کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہو اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
اور مٹی کیچڑ میں لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج میں مستحکم ہوگئی ہو لہذا انسانی اور بعض اوس مزاج
جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہو اور کیچڑ میں لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہو اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہیں ہے اور نہ مجھے یہ
دلیل پسند ہو اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات
ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہو اوس مریض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہو جسکے مقام زخم سے خون
بکثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے محفوظ
ہوجاتا ہے یعنی اس رداءت حال کو اوسکا انجام نہیں ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے**
حیوانات کے کاٹنے میں کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کتا کاٹتا ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہیں اون میں سے کوئی
اثر اسپر طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور مندمال زخم کا کردینا

[illegible] سے تر ہین چونکہ یہ زہر [illegible] سے کے [illegible]
سے [illegible] اور [illegible] استعمال اسی وجہ سے [illegible] ہوتا ہو کہ ابھی تک
کوئی [illegible] زخم کے ظاہر [illegible] ہوا اور [illegible] اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہو [illegible] بعد چالیس دن آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر
زخم کو بلا تبع مندمل کر دیں یا ہلاکت مریض کا خطرہ قوی ہوتا ہے ۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش
کیجاتی ہین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جاے ایسی مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور چیز
زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلا دین اگر مرغ اوسکو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھاے تو معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے
کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جاے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے نکلی ہو اوسمین تر کرکے
اور کتون کے سامنے پھینک دین اگر سونگھکے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے
ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت
نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم بورنے نہ پاے بلکہ زخم کو بڑھائین اور پھیلاتے رہین اگر خوب چوڑا ہو اور رطوبات کا
چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو تدبیرین باب لسع مین مذکور ہو چکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن
درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاے اور پھر زخم بورنے نہ پاے تو اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ
نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا واجب ہے کہ انکو زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال
باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور منقیات کا ضماد اوس پر اوایل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور
ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کسیقدر سیر کر لیکے بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر
تین اوقیہ ملا کر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوتین تا اینکہ گھل جاے بعد ازان اور ادویہ کو ملاتین اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز ہی کافی
ہو جاتی ہین اور چرچرہ بھی اوبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیخہ بھی اور کبھی اوسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہو اور
کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلونیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے ۔ زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی
طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو فلفل [illegible] آٹھ جزو [illegible] سداب چار جزو [illegible] دس جزو نحاس محرق چار جزو
زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سبکو پارچہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجاے چلنے پھرنے
سے خواہ حمام مین لیجانے سے ۔ اور ایام اولے مین استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کی کرنا چاہیے اسلیے کہ
استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہو جاتا ہے ۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکین اوسکے دو دن
خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نکی ہو اور غفلت
سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاے خون پایا جاے
فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ بدل جاے
بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ
اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کر سکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

مجیب ۔ انشیح ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت **مسہل** جید ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال
نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سب کی گولیان
بنالیوین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کر چکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا
بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرین
واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذرایع اور فراریج کے تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدرات لطیفہ
کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصًا اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضًا دودہ اور شراب کی منفعت
زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے ۔ اور یہ دونوں
باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیار وخربوزہ آب سرد مین توڑ کر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار
لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے ۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کرکے کی بد
سے اوسکو دفع کر دیتی ہے ۔ اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیے ۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا
مین بھی داخل ہین یعنے غذای دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فورًا تریاق فاروق اور دوای سرطان جو اسی مرض کیواسطے
خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہو گی اوسکا استعمال فورًا کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض
مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافح جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کہلانا بھی زیادہ مفید ہے
بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور
جب اسقدر سوختہ ہو جای کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر خطمیا نکو بھی اسی آگ مین بناتین اور اسیقدر وہ بھی اختیار
کرین اور دونوں کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار اونگلی سے جانے
کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونوں دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسین **دوسرا نسخہ** کو بلا سرطانات نہری کو
جو شکار کرکے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے اونکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین
بقدر معتدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ اجزا اور خطمیا نا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن مین حفاظت
رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کی دو چمچہ اور اسیطرح جوں
جون زمانہ بڑھتا جای مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے
کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ دوا ہے جسے دواء الذراریح کہتے ہین اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوای سرطان کا استعمال
اوایل ایام مین کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہو جای کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ مین
خطمیا نا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین ۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے
کہ دوای مذکورین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤنکا بھی ہے یعنے وہ ادویہ
جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اوسوقت مقدار دوا کی اوس سے بھی
دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے ۔ اور متصل جرح کی پچھنے بھی لگانے چاہیین اگر انھین ایام مین طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئین اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جاوے اور مریض کی خبرگیری کی بعد زیادہ ایام کی نوبت پہنچی ہو اوسوقت زخم کے موہنہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو اندیشہ پہونچیگا۔ ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہوجاوے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہے جبکہ تین دن یا پانچ ایام اول مین گذر چکے ہون اسلیے کہ زہر کا انتشار انھین ایام مین یا قریب مین انھین ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین یعنے تریاقات مذکورہ کو پلاتین اور استفراغات معاودہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتوین روز قتل کرتا ہے اور اسقدر مدت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔ جراوب مین داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگا دین گے شاید انجاح مرام کی امید ہوجاوے گی اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہوا اون دواونکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا جایز نہین اسقدر کہ بدن اوسکا تر ہوجاوے اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرا ہین گویا اوسے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ ابزن مین علیل کا بیٹھنا نفع کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا۔ ہروقت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قراین سے دریافت ہوجاوے کہ رطوبت ہے اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیمگرم اوسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہوجاوے اور یہ کیفیت طاری نہ ہوجاوے کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے افیون اربع اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لاتے ہون حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد مین معجون کرین مقدار بقدر ایک باقلای مصری کے چاہیے۔ ایضاً سر سمبر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور افیون اربع چھہ جزو زراوند مدحرج حب الغار مرمکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر مدبر کرین اوسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً۔ گل مختوم آٹھ مثقال حب بہست یعنے حب لغار آٹھ مثقال افیون اربع سولہ افیون طی تنبتس اصول جنطیانا چار مرمکی چار آنکی

تخم ترب کا شہد ملا کر پکاوین اور مقدار شربت بقدر چمچہ کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں اور بعض اطبا نے لکھا ہے کہ دیوانے کتے کا
علامت جو شخص کتا کاٹے رہے اور اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اونکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوس کی
طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اوسکے نہیں پھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کو قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص وثوق ہی ہوا اور نہ یہ مشہور ہے
بعض بیضے منقرد پس جیسے حضض اور تلیت اور انیسون اور جبہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلیجی نفع تجیب النفع ہے حتی کہ
اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسکے معنی کتے کے کاٹنے کے تشنج پیدا ہونے تک اور حرکی بھی جیسے پانی میں
اور لیپ کرنے میں کہتے ہیں کہ حنظیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کماذریوس کا بھی یہ فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہیں اور بعض
لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم یا سرطان اگر پیس کے پلائی جاتی ہیں اور نفع زیادہ ہی ہے اور انفع اشیا بنسبت اس مرض کی بیان ہوا
بعض اطبا نے کہا ہے کہ جو چوپائے کا گوشت نہیں ہوتا ہے اوسکا اثر اگر پانی میں ملا کر پلائیں فوراً تشنج حاصل ہوگی اور بعض لوگونکا گمان
ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور یہی اسکا استعمال بہ جرات نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھونکر
کھلانا بھی سود مند ہے کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اوس نے کاٹا ہے کہتے ہیں کہ تھوڑا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر کا کھلانا دوسرا طریقہ ہے کھلانا یادل اور بعض نے کہا کہ کھانا خواہ بھون کر کھانا
چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مریض کو ماہی دانہ ہمراہ جند بیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کریں
بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا اور یہ جو مرکبہ منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انہیں اجزا کے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار
بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دواء الذراریح کا
جو خاص ان لوگونکو نافع ہے ۔ ذراریح یعنی پنکھ زہردار اور جسکے پرون پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اونمیں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں
پکڑیں اور قوایم اربعہ یعنے ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں انہیں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکو
برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو اور شراب ریحانی سے
گوندھ کر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کی ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کریں اور اگر پیشاب میں
پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جو شاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور شہد کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں حتی
اس علاج سے کہ پانی سے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اوسمیں پیشاب کرے اور غذا ہو مرطب ہو کا اور قسم شوربہ چوزہ کا بھی
قریب استعمال کریں اور نبیذ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اوسی طریق سے جو بھی مذکور
ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اور اوسکے بعد وہ مقدار جعرات کی کہ اگر تازہ دہی چھوڑیں اور پھر ایک شبانہ روز پڑا
رہنے دیں اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اور اوسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسیں اور
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خواہ نیم گرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کی ایسی تدبیر کریں کہ پسینا
خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اور کسی سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت
خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہے گا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں حلتیت کا ضماد
جندبیدستر اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور
لہسن کا ضماد کرنا اور شربا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو
بقوت جذب کریں یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پشاب اوس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور
تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نفتع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے ۔ برگ قثا البستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس
دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر سر شیر ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں ۔ ایضاً چیونٹی کوٹ کر ضماد کریں ۔ ایضاً نمک اور زنگار ہمراہ
چار جزو چربی بچہ گاو کی تازہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں ۔ ایضاً لبلاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو بط کی چربی دو
جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت **پانی پلانے کا طریقہ** مختار ایک شخص نے اوایل اطبا میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام سلفورس
ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے تو اوسوقت اوسی پانی پلانا سؤر کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے
کہا ہے کہ جس برتن میں پانی پلائیں اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو
اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ رکھا ہو ۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہیں ہیں ۔
بعض لوگوں نے پانی پلانے میں مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑی کی لانبی بناکر اوسکے حلق میں رکھے
اور اوسمیں پانی دور سے گراوے کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگوں نے سونے کی انبوبی اور نل بنائی اور
اوسمیں پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی گولیاں
بناکر اوسمیں پانی بھریں اور علیل کو پلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی مثل جثہ میں اور جانور مثل صحیح سگ کے اور آدمیوں کے نہیں ہیں بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی
سمیت سے نہیں ہیں اگرچہ بجای خود صحیح اور سلیم ہوں اسیواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا
ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاے اوسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب
کرنے میں کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے
کے کاٹنے میں یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکساں ہے لیکن تمساح کے زہر
کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا بنجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت
سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور
مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیے شہد ملاکر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز
ہے ۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح
کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو
وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جاے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذب اوسکا تضمید سے
ادویہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون نہ دانسنگ کی لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تسکین ورم کی شہد اور کلونجی اور مٹر اور شہد سے کرنی چاہیے بلی سے کے کاٹنے
کا علاج کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے ۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام بطریقہ سو کرنے
پھر ضماد پیاز اور ضماد خوبنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کہ نے پینے بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے ۔
نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی
ہے ۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھانے مین بھی اونہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال
ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ اترد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اور چربی کے
اوسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موغالی کے کاٹنے کا علاج
اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی با لطافت اور
باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور موہنہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے
جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا
ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی پشت کی یعنی ریڑہ اوسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین
طبقہ رکھتی ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور
نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ
اور کم جمعیت رکھتے ہون اور کاٹے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑ جاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنی تہ مین اون
دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ نیلا ہوتا ہے اور جب نیچے کیطرف سے چاک کیے جاتین سپید رنگ
گوشت نیچے کیطرح کا نہ بر ہ نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے ۔ کہتے ہین کہ پہلے اس
زخم سے قیح صدیدی برامد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ امعا
مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر تنہا قنہ خواہ سے کہ ملا
رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل مین لاتین یا اوسپر آرد جو
اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آنکھ پر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا مین کرچھڑکین خواہ ثوم با خبازی
کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکا کر
ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر
اور قرطمان دونون سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر و بیخ جنطیانا اور الفو جعدی اور الفو حروف یعنی تیرا پیچہ کا
یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودم ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے ۔ بعض علماء فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق عارکا جو تر و تازہ ہو
ہمراہ شراب کو بدرجہ نہایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے میوہ بھی بہت عمدہ ہے انکے واسطے اگر ملائین
اوسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاوے اور اسیطرح اگر اشیاء مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ
بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گرجاوے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان حشرات کے

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور ... تقسیم اقسام سمی حشرات کا بیان اس مقالہ میں ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنے شہد کی مکھی اور
بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جداگانہ لکھینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے
اصناف عقرب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور
نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے
دو ڈنک ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اوس شخص کے بدن میں جسے ڈستا ہے اور
مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچھو جو بال و پر دار ہو جثہ میں بڑا ہوتا ہے
اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے میں کرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہیں
اور حلقے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہیں کہ اونمیں چمک مانند طلیع شقری عسبور میں جو
عین بھادون میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہیں رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور بچھو کا مشابہ بچھو کی
جسے چچوندا کہتے ہیں اوسکی سمیت البتہ ہندوستان میں اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے متن بعض بچھو کی دم پر چھ عدد
سے کم مثلاً پانچ خواہ چھ گرہیان ہوتی ہیں ایک قوم ذکر کیا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہیں سپید زرد سرخ خاکستری اور لعب
یعنے سرخی سیاہی مائل ہوا اور سبز شہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اوسکا ڈسنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین کانٹے پر
چبھتے ہیں اور ... ہوتا ہے ایک قسم نہایت تنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اعراض بچھو کے
کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہوکر اوسمیں درد
اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدنمیں پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اوسکا بدن کو
بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً درد پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں
اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور رتے ہیں خواہ لعاب کی طور سے ایک
رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھہ ہی منجمد ہوجاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہوجانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنے جوڑ بند
میں تھرتھری پڑجاتی ہے دونوں پرہ بینی اونچے ہو جاتے ہیں تقضیب لا بنا ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا
بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا میں لگا ہو بغلونمیں ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہیں خصوصاً
اگر ڈنک اوپر کے اعضا میں لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبوں قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ
پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن میں ہوگا اور تمام بدن
میں لرزہ اور سردی پڑجاویگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہوکر اوسپر بستہ ہوجاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اوسکے
بعد کیچڑ جم جاویگی دونوں کوکی میں اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر نکل آئیگا اور ذکر میں ورم پیدا ہوتا ہے
اور زبان موٹی ہوجاتی ہے اور دانت بردانت بجنے لگتے ہیں اور اعضاء اصلیہ میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت بردانت بیٹھ
جاتے ہیں پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے
تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی علاج پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور باجرہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور شرط او سکے سب محوذ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنی خوراک لینے جذب کی مذکور ہوچکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے ابرص جنت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت او لہسن اور عاقر قرحا کا استعمال کرین اور مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھو کا بیج ہین اور جس گھاس خواہ بیج کا پیا متفل ہو نکو تو سکے ہو سار زرگار پر بشکل مار ورپچھیلے اور قطرا وسکا ایک بالشت کا نیز او را وسکا عرسے مین زرجنبت ہوا اور بعینہ عرا وسکا بنفش یعنے سبز کا ہو وہ بیج جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین پیکر پلاتے ہین اس درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سی حشایش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوسپر مثل برف کی ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سنجرنیا اور دوا ہی حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور باشرا اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری ایسی ہی کہ شہادت حائنوس اوسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھو ہیجانی درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم جرا شقیف خار دار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چیٹ چاٹ جسے بعض بلاد مین اجھا جھاڑا کہتے ہین شاید اس سے مراد ہو قلین بعض لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہی اور منجملہ او یہ جید کے لہسن ہے شراب کی ساتھ اسیطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب بلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اوسیقدر جو ہی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کی کسی ایسے مقام پر جہان پردہ پنکھی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند کیجاوے بٹھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ الیسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخارکے اوپر اوسی او بٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخارات آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنی سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جاوے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کی حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگونکی واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نبطی عروق صفر فاشرا سب کو شہد ملا کر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم خندقوقی ہر واحد بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سکہ بالزوجت ہوجای سب ادویہ کو جمع کر دیا اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہی بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جز برگ سداب یابس اور حلتیت اور مرکی ہر واحد نصف جز بھیگے ہوئے انجیر مین معجون کرین اسے دھوکر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کی تریاق جید جندبادستر فلفل ابیض مرافیون ہموزن اسکی قرص طیار کرین مقدار شربت تین البولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً

ریتلا کے کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ حب یا شیر مرکی قنّہ جند بادستر فلفل سپید کو مصبر اور شہد ہموزن میں معجون بنا کر
دوا تحمیکر پی اور ادستکار باشفق ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین زراوند بین قاج قشقل یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کریں مقدار
شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے۔ اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ سریع
حلتیت ہے۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم
حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی بیخ بستانی یہ سب ادویہ پلانی ہیں اور طلا کرنے میں مفید ہیں اور قونیچ بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر
خر کے پلائیں وہ بھی مفید ہے اہل عرب کی قوم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہیں اوس سے بھی نفع ہوتا ہے ایک قوم نے
تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کف دست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو میں
کوٹ کر اور چھان کر ملائیں اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوشادر کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج
کھا چکا ہو اوسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جراوہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ
شراب کے پلائیں وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزر البنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نفع
ہوا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ بدا وہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خارافیون کی منفعت عجیب ہے۔ ثمرہ خنثی اور اوسکی
کوپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خند قوقی اور برگ ترب اور کائح جر یعنے انار پختہ بھی شرباً نافع ہے۔ ایضاً زراوند گلو بیخ جاوشیر
بزر حرمل اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جز فلفل نصف جز
محروث یعنے ربع جز اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد میں معجون کرکے مقدار شربت
دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جز ان سب سے اقراص طیار کریں۔ ایضاً۔ قشور بیخ زراوند طویل
عاقرقرحا ہر واحد ایک جز بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جز کبریت زرد
آٹھ جز تخم سداب تین جز جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی بچھوے کے خون میں یکجا کریں اور پلائیں اور ایک درہم
پانچ اوقیہ شراب کی ہمراہ استعمال کریں **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت
عقرب کی بوجہ مشاکلت کی ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی
دم سی ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر باندہکر اوسکا ضماد کریں خدر اور سن پیدا
کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بےحس کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ
کے بچھو کے مقام لسع پر رکھیں باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہیں دیتا اور اسیطرح مینڈک کا
بھی حال ہے اور بعضے خود تجربہ کر کے دریافت کیا ہے کہ طلای مدا وہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر
میں جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور بھی
ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح
کا اور لسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کر کے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً ورق شعیر عصارہ
سداب کی ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ۔ ایضاً جو کی بھوسی اور پنیال کہنہ تر کو پختہ کر کے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہے کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہے اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حماما ہمراہ بادروج کا ضماد بھی جید ہے اور خشک زرنیخ بھی نافع ہے
ملح البول بھی ایسی دوا ہے کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین
گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ سنحالہ اور طبیخ اوشکن
اور شیح بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریا و شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ حنظل تو قی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہے
اور لفظا ابعض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہے عجیب النفع ہے

فصل بیانمین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اون بچھوؤن کے ہوتے ہین جو ایجدان مین ہوتے ہین اور باجنات جرارہ مین دم
انکی کبھی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گرد وہ پر خواہ لشکر یرنگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اوسکا بیچ مین ہے درمعاون ایجدان مین بھی
پیدا ہوتا ہے جسوقت ڈستا ہے فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ دوسرے دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہے اسطرح کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہے
اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہے خون کا پیشاب کرتا ہے
اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا
مین نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت
ردی اور برا ہوتا ہے **علاج** بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاسنی
تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت تحرک مین شدت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہے کہ سویق تفاح
آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوای جید ہے جیسا لوگ کہتے
ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ **تریاق عسکری** کا پوست کرچنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق یابس
سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا **تریاق** انہین لوگونکے واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح ترش
کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہے اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی
آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب
تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ رُب غورہ
کے جو تیار کرلیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم
کا ہے وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور
اگر مقام لسع مین آکلہ پیدا ہو دوای حادسے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قرحہ خبیثہ کا
علاج جو مذکور ہوچکا ہے اوس سے علاج کرین **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا** رتیلات کے
اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کی اوصفات مین اونکی عبارات
مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہے اور عناب رنگ
اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی
قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گریبان کی سی ہوتی ہین اور موہنہ پر

اوسکے تین چیزین بلند مثل دار اور مشابہ کلکنی کے ہوتی ہین تیسری قسم ہو مشسون ہے اوسکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی
جسکا نام عجروف ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اور سخت اور بہت سرخ رنگ ڈھنپے ہوتے ہین چھوٹا
ہوتا ہے اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقیلیرفقلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور چیونٹی کے اسکا سر
ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر
نقطہ ہای چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرالوبطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی
گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کی یہ سب بیان کیے ہین سب کے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے
کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوای اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک قسم ہے
مشابہ اوس عنکبوت کی جسکا نام خید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اوسکے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا
ہے کہ اقسام رتیلات کی بہت ہین اور بنابر قول جالینوس کی اقسام رتیلا کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین
اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ دخانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے
اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور موہنہ اوسکا چھوٹا اور
اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ
اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد پہلے اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص
ہے اوسکا موہنہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھیرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی
ہے دونون پیر فقط زور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت موہنہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی
گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی
ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سے زرد رنگ
اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے
اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا
مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے موہنہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوایم اوسکے سپید رنگ اور پھولی پھالی زیادہ اوس
مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ
ہوتی ہے جو چراغ کے گرد اوڑتی پھرتی ہے شب کو۔ رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان
اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا کہ الگ کہتا ہے اسیوجہ سے
پسینا اوسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھہ
قسمین ہین اور اون چھہ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا چنانچہ اوپر اونکا بیان ابھی ہوچکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین متفق
ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہوجاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہوجاتا ہے اور سبزی مایل کہ اوسمین
کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نتو اوسمین بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور
اول شخص جسنے چند قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضاے عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہچکیہ یعنے ہر وقت
زانو اور شکم اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور
تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چینی کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنے
بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا
ہو آنسو عشرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہین ہے
اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ لینیہ کا دفع شروع کرتی ہے او نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے ۔ کبھی اسی مادہ مین
ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برامد ہوتی ہے اور رانون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین
تقبض اسیطرحکا پیدا ہوتا ہے جسطرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی
بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برابر ہوتا ہے اور کبھی دردسر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کو سر مین ہوتا ہے اور
اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی عرق کے ہمراہ حصبہ البول
بھی اور کبھی بالضرور پیشاب مین ایک شے مثل عنکبوت کی برامد ہوتی ہے اور تمدد قضیب اور رفانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور
اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے اور اول حکیم جسنے چھ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے چھٹی
قسم قرانوطیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس
وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت
جلد پیدا ہوتا ہے اور سود اور قطا کی کاٹنے سے وجع شدید اور تھرتھری اور سر دلمی رعشہ اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید
قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور فرفری کے اور استرخاے شکم اور اختلاف بطن بھی
عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور تھرتھری اور خدر اور گرانی سر اور استرخاے بدن عارض ہوتا ہے اور
ثنیبہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور خدیث مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاش اور کزاز اور عرق سیال
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن اور پیٹ مین ورم اور قضیب توتر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدون
ارادہ کے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دو سیاہ قسم جو خاکی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے
اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر سنے ہوتی ہے اور دوار اور کھانسی پیہم اور تھکاو اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت
عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو بچھو سا ہوتا ہے اوسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا
ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب
کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان
معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین نملیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے۔ اور زنبور جیسے تمام بدن مین
آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

درمیان ... مین پیدا ہوتا ہے کہ سفید سا اوسکا کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عقرب کے بیان ہو چکے لیکن ... کے اعراض ... اور باعتبار زیادہ ہین مشرہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاوے یعنی جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ اوھر آبزن مین بیٹھے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا اور تنین بحری اور سانپون کی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہین کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین ماقرقرحا دو قو خرنوب سیاہ زیرہ حبشی ورق نیلوپ اونیطرون انار کی کلیان بیخ بادیہ خرگوش راتینج سرطان نہری سیہ عصارہ خشخاش حب بلسان واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندہ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درہمی ہے اور وہی اوسکی مقدار شربت بھی ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اور بعض نسخون مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم خندقوقی اور جوز السرو اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم خندقوقی اور سنجو سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارۂ حی العالم کا ہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن کی دو مثقال ہے جسی دوا کو اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دیگئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جوشاندہ بیخ لبیون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق مجرب اسیواسطے ہے کلو بھی دس درہم دو قو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر اور نمک اور قلقدیس ورامنج سرکہ مین ڈبوکر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھو ڈالنا چاہیے۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ خرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے

یشب کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چارون قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین اور زہر جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جاوے پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کو بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم سعریہ اس حیوان کی سب سی زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم سفری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہے جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شے ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے

عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی سی دیر بعد شراب پلانے سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاوے اور حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلو بھی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی ... مین

شریک ہو دو حیوان نہیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی اونہین حیوانات
کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے یعنے زہردار حیوان ہین مگر ہم ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ ہم اس امر
سے آگاہ ہوئے کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور اُنمین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین ان مین سے
چار چھ ٹانگا حیوان اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاؤن سپید اور سر پر اوسکے
دو بلندی بصورت چونٹی کی ایک مقدم سر کے اور شرقی ہے سیدھی اور دوسری اس چونٹے سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی
تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو موضع ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونون چونٹی کے اوسکے
سر پر دو خط ہوتے ہین اور انکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو موضع اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی
اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہوجانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ
کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج
مین جتنی ادویہ مفید ہین اونمین سے چار دوائین اس سے زیادہ خصوصیت رکھتی ہین اور بیخ جاو شیر اور جند بیدستر اور قیصوم
ایک اور حیوان ہے جسکا نام موعر ثنیا ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید
اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہو اوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز
اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے قملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی مین شش دال اور جسکو یونانی مین اور طعانوسقی
کہتے ہین یہ بھی بشکل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے
اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اودھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتون کی جڑ سے
بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پھاڑا جاوے اور سپر فادزہر کو طلا کرین اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن ماعز اور سکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور
اوسی کا عصارہ اور سبغول اور لعاب سبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبوخ اور حرذون
کا بیان اس جانور کے پاؤن بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو قملۃ النسر
کی فصل مین بیان ہوئے زنابیر کا بیان زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اونکے سر کے
گرد سیاہ دوائر ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جس زنبور کی گرہیان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہے اور اسی وجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانو مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلے پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ جبر مقام
پر اوسنے کاٹا ہو اوسے بطور معلوم خوب ساچھین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو انکید رہم تخم مرزنجوش پلاوین

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا ۔ یا تین کفدست بھر کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت مین بہت مفید ہے ۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاء خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیۃ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور جولائی اور مکوی خشک اور کچھ ساتیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جیسے طین الحرکۃ ہین اور آب انگور اسیطرح اور حی عالم کا عصیر سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے ۔ پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین ۔ اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے ۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنابر قول بعض اطبا کی اوسکی تکمید پانی اور نمک کی ہمراہ مفید ہے ۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے ۔ دیواروں پر جو لونا پھولتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیون سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد مین سکون پیدا ہوتا ہے ۔ مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے **فصل بیان نحل** کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنگھ کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکو نکالنے کی تدبیر اوسی ابرہ زنبور کی سی ہے **فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین** اور ایک شے جو اوسی کے مشابہ ہو اور اوسکا حال قریب بحال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے ۔ مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنکھ رکھتے ہین ایک وہ بھی شے ہے جو مشابہ پر دار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہین ہے اور اوس کے پاون زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاون سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد زرد اور تجویز اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کہ یعنی اسکے پر نوپج واسطے ہین اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے ۔ میری رائے مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص وعظایہ کے بیان مین** جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین تو ہیچھے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوس جگہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑ پڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے تا اینکہ زخم سیاہ رنگ پیدا ہو اور تفرق ہو ۔ پس اون دانتون کو نکال ڈالین پس ریشم وغیرہ سے اون دانتونکو لیکر الگ جھاڑ دے اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھ سے جھوڑ لیتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل اربعہ اور اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

وہ بخار مسام مین البتہ ہو جاوے پس وہی بخار البتہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کیطرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین طینت کی خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہے اونکی پتی زیادہ نہین جھلتی ہین — کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کر دیا ہے۔ زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ چاہیے ہون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کم کر دینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون تو اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کر دینا یا اون کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگھر والے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اونکو سیاہ کر دینا خواہ سیگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے۔ فصل (دوسری) سبب بطلان شعر کے بیان مین بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدائش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہے — اور کبھی اوس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالونکا اوگنے کا ہے — مادہ کی فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ سرے سے مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ حرارت رطوبت کو تحلیل بذریعہ جذب کرکے اوسکو متغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہو جاوے یا جو بخاری مین فعل تولد کم ہو جاوے جیسے کہ بخار دخانی لڑکون اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اونکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعہ آلیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب اون پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جس سے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کر دین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اوسکی بیل پھیلیگی — یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نس کٹے وغیرہ کہ اونپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اونمین بالون کی نکلنے کا امکان ہے لیکن اونکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اعضاے شریفہ تک پہونچتی ہے پس اونمین بھی برودت پیدا کر دیتی ہے اور اسی سبب سے اونکی رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کسی امر مخالف کیطرف اور جسقدر اونکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکلجاتی ہے — اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بھاری عمامے سر پر باندھتے ہین اونکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین — چونکہ بالونمین تو جہ اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے صلع یعنے گنجا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدائش ہے اوسمین براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا — جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کو ہوتا ہے اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس جگہ مادہ بالکل نفوذ نکر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے — نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین بہت زیادہ ہوتا ہے یعنے گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح یہ کیفیت

معین پر حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو بہت جلد صلع ہو جاتے
ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑ جا سکتے ہین آ
باگھنا پن بالونکا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے — جس شخص کے بدن مین
اوسکے شعر یہ منابت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدۃ تحلل کے یا بسبب اسکے کہ مسامات اوسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ
یہی ایک سبب اسباب مانعہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ قریب
اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جاتے ہین — اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین
رطوبت ہوتی ہے — حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہوتی ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے
جس شخص کے بدن مین بالونکے مواد فاسد ہو جاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا
ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال
ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے — صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار
اور علامات مقدمہ کے اوسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو — بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر
صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے گا اور بال اونکے اوگین گے — اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے
بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجائیگا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی
مانع نہ رہے گا لہذا اونکے بال اوگ آئین گے — بھوین اور پلکونکے بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جائے
روئیدگی بالون کی انمین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم
حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکو گرنے سے بچاتی ہے
— جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین
باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آتے ہین پھر بھی سخت جلد بالونکی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے
جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثاء مثلثہ اور راء مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یاء حطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے
کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اونکو ذرب یعنے اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے —

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ
اوسکی جہت سے قوت جاذبہ کی اونمین حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ
بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے لبسالکو بہ تفصیل اونکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات
اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین — ادویہ بسیطہ جو لائق حفاظت شعر کے ہین اور
جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ آگے چلکر
ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین — منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ ہلیلہ کابلی مر صبر سیاہ وشان اور بعضی
ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فلونج یعنی ریوند کا ورنہ خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن

آس اور روغن مصطگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ ارا اور درخت اور نکھو یا پانی ان مین سے کسی ایک اوسکی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین ۔ ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے کہ جو مذکور ہوا کر واسطے سرکبات ادویہ حب الآس اور بازو اور نمک کوہی اور روغن آس مین پختہ کرین ۔ ترکیب جامع ہوا اور استعمال کرین ۔ ایضاً ۔ برگ آس تازہ اور برگ لادن اور عوسج اور اطراف سرو اور حب الآس ہمی سرمہ بطور غلافہ کے چڑھائین اور ایضاً ۔ حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسج اور پرسیاوشان ہر ایک ... اسود ہر دو جزو مین ادویہ کو بذریعہ طبخ کے ہمراہ کرین لیکن ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اور ... سوداء ... ہر واحد دو جزو ... کرکے اوسپر بھر طبخ دین کہ تین جوش آئین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھ خوب سا ہلائین اور بوقت حاجت کے استعمال کرین کہ یہ دوا محافظت بالونکی بھی کرتی اور سیاہی بھی لاتی ہے ۔ ایضاً ۔ تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز ہندی عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور جس برتن مین دوا بھری ہو اوسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہو جائے بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی اور نیز ریچھ کی اوسمین داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوا مذکور کو اوٹھا رکھین بوقت حاجت خوشبو روغن ملاکر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً ۔ ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لادن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لادن کو طلا یعنی انہی تودہ کو مین پختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر اوسپر سب دوائین ڈالین اور مخلوط کرکے اوٹھالین جب حاجت ہو اوسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو مین ملاکر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کرسکتے ہین ۔ ایضاً ۔ ایک خفیف دوا ہے مراد لادن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری ہو اور ماء الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشابہ حکم کرتا ہے اور طلا کرین ۔ ایضاً ۔ ورق شقاق النعمان ہمراہ روغن آس کے سرپر ملین اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالونکی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ۔ ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب ہازو سیاہ اسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کرین ۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کی باریک پسی ہوئی نصف رطل اور ہازو سبز پسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملائین اور قرع انبیق سے مقطر کرین جو مقطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا ۔ ایضاً پرسیاوشان اور لادن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین ۔ ایضاً ۔ کندر اور سوسمار کی پلیدی یعنے غلیظ اور دریائی ساہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب قابض کیساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین

فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان

وردا اوتیقا و البستان چار حصے اور رعی الحمام اور اوسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لادن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سبکو پیسکر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین ۔ ایضاً سیخ فاشرا بیخ اشراس رجو شیخ کے نزدیک مجرب ہے تو یہ بیخ خنثی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو لبرہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملاکر استعمال کرین یہ سب دوائین تو وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین ۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جلد غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف
مزاج کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور تلخی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے
اور جو شراب کہ ردی ہو اوس سے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور شنان
کو بدن کے پاس نہ آنے دینا چاہیے اوس سے بدن کو نہ دھووے بلکہ اگر حنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربزہ اور مٹی اور بزر قطونا
وغیرہ ایسی چیزیں کہ انکا اوشنان ملے اور اگر مسامات بدن کی زیادہ بند ہو گئے ہوں اوسوقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج
ہوگی جو تخلخل پیدا کریں پس غذا میں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلا کی نافع
خردل اور فودنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے تمام اعضاء محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر
واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ
مفید ہوتی ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہوں اور اطلیہ و ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا
اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالوں کی طولانی کرنے والی دوائیں وہی ہیں جنمیں لزوجت اور چسپندگی ایسی
کہ اونکے لعاب سے بال مثل تار کے کھنچ سکیں جیسے برگ سمسم اور کدو کی تہی اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن
کہ اوسمیں موم ملا کر ملائیں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس کہ ان میں تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے
حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگوکر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور دھیمی آنچ
سے کوڑی اوسے باطافت پگھلائیں روغن زیت کے ہمراہ صفوت کرکے اوس پر چھڑکتے ہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے
یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں۔ ارا درخت کی تہیوں کو اس بارہ میں اور اوسکے برگ کے عرق کو خاصیت جیدہ
ہے۔ انہی کو ملا کرکے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں در مرکب دوام برگ ارا درخت پر سیاہ نشان رہ گئے جو تازہ ہو اور
مر اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر تھوپیں بروقت بعض اقسام انتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں۔ ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر میں ڈالکر اوس سے سر کو دھوئیں اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں۔ ایضاً ناخنہ گاو اور تلخہ گرگ اور
ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ دادران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک بھگوئے رکھیں
کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ
سے دھو لیں۔ ایضاً۔ جو بریان تیس۳۰ درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانی میں انکا اثر آجائے بعد ازاں اوس پانی
کو چھان کر اوسمیں روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا
ہر ایک دس درہم انکو یہانتک جوش دیں کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کیطرف منسوب ہے شیر آملہ
بیس درہم پانی میں جوش دیں جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن نار دین اور شعر سفشر اور تھوڑی سی لاذن
ملا کر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے

فصل نبات موئے قوی کے بیان میں

اور اسی میں
علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اجب یعنی بھوؤں کے بالوں کا اسمیں دو دہی کا علاج کرکے اونکا عطار

اور گھیا کرنا [illegible] ایک ۔ جیسے اودیہ [illegible] کہ باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جو چیز [illegible] ہو اور اوسکا سرخ کرنا طفے سے اور سرخ ہو جو نکلیگا
استعمال کرنا [illegible] اور [illegible] کا استعمال کرنا [illegible] تحلیل کی ساتھ ہی [illegible] داء الثعلب کے ساتھ [illegible] علاج مین بھی
نافع ہین اور واجب ہے کہ بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے اوگانے مین اور
سفید ہین [illegible] جو [illegible] سے [illegible] رکھتی ہے ۔ جن اودیہ کو ذکر کرنے سے ہمارا
غرض متعلق ہو اگرچہ وہی [illegible] داء الثعلب مین بھی نافع ہین [illegible] امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ الشعر مین لکھا
ہے وہ دوائین یہ ہین [illegible] اور [illegible] کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین یہانتک
ہین اور اسقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جاوے بعد ازان جس جگہ چاہین اوسے ضماد کرین پہلے [illegible] کو بعد ازان بال لوگ
آئینگے اسی طرح عسل بلادر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا اسکہ کندش کو روغن سپید
مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جاتین گے ۔ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا
اوسکو روغن [illegible] غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیون کے انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی
اودیہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رای یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ [illegible] جو ایک
جانور [illegible] رنگ کے ہوتا ہے اور اپنے گھرون مین مرجاوے اوسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین ۔ ایضاً آبگینہ فرعونی
کا برادہ ہمراہ زیبق کی استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] کی بنا کر اور اوسمین اونہین روغنون مین سے کوئی روغن
جو مجھ مین بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنے چربی اونہین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر
پیسین کہ قوت اوس [illegible] کی جو [illegible] سے ہو اس دوا مین آجاوے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد
انجیر پختہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوسپر ضماد کرین ۔ ایضاً سبز بندق یعنے ریٹھہ کا چھلکا لی اور سیسے
اور روغن [illegible] کی ہمراہ استعمال کرے ۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش او قضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین
اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیس گونی وزن مجموعہ کے پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواون کو
ملاوین ۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے ۔ سیپہ گاو نمک دی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک کھارہ درہم
مرآٹھہ درہم لاذن آٹھہ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اٹھائیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب جز بال
کر کے تراش ڈالین اور ساری اجزا کو شراب سنود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک
لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑجاوے
مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین **ایضاً قریطن کا نسخہ** چھ عدد خرگوش کی بطون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین
خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین [illegible] سے گل حکمت کی گئی ہو جلاوین اور اوسپر برگ عوسج اور برگ آس اور اوسی کے ہموزن
اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلاوین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن [illegible]
ملا کر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر ۔ حب الغار اور تخم سپید انجیر کا روغن اور روغن قلقل ہر ایک کی
سے بالون کی اوگانے مین اعانت کرتا ہے **ایضاً** خاکستر برنجاسف حب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جاوے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہین جلدی بال اوگین گے - کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصًا حاجبون کے واسطے بہت مفید ہے
ایضًا خاکستر برنجاسف اور بندق ہندی جلاکر اور لاذن اور ذراریح اور کنگھی کسی کنگھی مین ہمراہ روغن بان کے استعمال کرنا بالون کو
سیاہ ہوجاتے اور ہمیشہ اوسکے غالیہ یعنے خوشبو دوائین ملاکر پہلے اوس مقام کی خوب ہی مالش کرے بعد ازان طلا کرین ایضًا
حواجب کے واسطے دو مرد جوز کسیکر طلا یعنی پیوپانی کے کم کریں جائیں اور سیاہ ہوجاتے ہیں خستہ خرما جلاکر اور پیگر دبہی استعمال ہیں
کرنیسے قابل ہوجاتے اور چند روز مرچ کالک طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضًا پرسیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو استعمال کرنا
کہ سیاہی آجاتی بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملاکر استعمال کرین دوائے آخر جس سے حاجب کا بال اوگتے ہین کندر
ورخمیات نمنیا سماق اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین
دوسری دوا اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور بدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب
کی وجہ سے ہو اور کسی اسبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے - شیخ الرئیس اور زہد البحر آٹھ جزو فرفیون اور حب النار تین تین جزو زفت ترپارہ جزو
روغن سوسن مین بھگو کر اوسیر فرفیون کو ڈالین بعد ازان حل او دیہ کو ملاتین نسخہ دیگر قصب یعنی نے سوختہ سات درہم
خاکستر بیدلک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین **فصل بیان مین**
داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کے یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا
ہے جو بالون کی جڑ مین اوس جگہ ٹھہرا ہوا ہو جہان سے بالونکی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بیخہا
موکو فاسد کردیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذا ہی جید ہوتی نہین اوسکی بھی روک کردیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتی ہین
کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر
گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور منتشر
کرنے بال اور کھال کی شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے - جو مادہ داء الثعلب اور
داء الحیہ کا مورث ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق
کے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برامد ہو اوسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصًا اگر
بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین - اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتی ہین
اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے
کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجائے اور خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیے
کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا - علاوہ بران زیادہ
مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر مناسب تو یہی ہے کہ خلط
غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین
جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے تقویت
ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص مرض کا علاج کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بعد
مسعوطات اور نشوقات اور غرغرون کے یہی سبب اور یہی باب امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین بیان
جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازان جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہون اسطرحسے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کرین یا کہ
کہ جو زیر جلد اوس مقام مین پوشیدہ ہوا ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہو کہ جلد اسی ردی
کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کر لے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہے کہ بعض
دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محللہ ہونگے مگر تحلیل اونکی اتنی ہونی چاہیے کہ تجفیف سے پہونچ جاے اور
شدہ سخونت کی ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آیندہ جاکر سقوط شعر کا سبب ہو جاے اگرچہ سرد ہے تاہم ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور
کر دیتی ہے مگر تاثیر اسکی بیجا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ
نہین ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کرلین روغنہاے معتدلہ کو ملا کر اور اوتنی آمیزش روغن کی کرین جو اس گرم دوا پر غالب ہو
خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین تافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور
نئی قوت والی کا استعمال مناسب بھی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جاے اور جس مقام پر اوسے لگائین
جھٹ پٹ چھوڑا ڈالین دیر تک لگی نہ رہنے دین اور اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو اوسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہین اور نہ اوسکا
جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جاے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی۔ یہ بھی واجب ہے
کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہوتا کہ بہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو
بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر دوا دردی ہو جاے سو واجب ہے کہ ان دواؤن مین
جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکی بدن مین چسپان ہون بعد ازان کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کر دین جو کہ جلد مین
تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس
جگہہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاے لازم ہے کہ اونکی تاثیر
پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیسا اثر کیا ہے پھر اگر
مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت قوی دوا کو بزیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا اوس
مقدار مین اور کمی کر دین یا دواء ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس امر مین پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پاسکے اور نہ ورم
پیدا ہو خصوصا اون ابدان مین جو بلغمی مزاج ہون یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑنے خواہ
ورم آجانے کی نوبت پہونچی جو ہیون کو طلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب
ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر اثر عظیم پیدا ہو
پھر اعادہ اوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جب تک کہ مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جاے اور خون جید کا جذب ہونے
لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہے کہ دو چھوڑا اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملین سرخی جلد پر آجاے کہ قبل
استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدیل سرخی کیطرف نہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی وہ بہت ضعیف ہو پس اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چھیٹہ دن سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر بشدت سے ولک کرے کہ انتشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب ہوپہنچے بعد ازان ہیاہت سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آئیگی تو اونکی حاجت ہوگی اور ایسی وغیرہ کی طلا کرینگی۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اور ہیئت اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کردین کہ بال نکل آئین۔ تحلیل مادہ پر بالون کی نبی ہوئی ٹوپی مین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تنقیہ ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ استرہ سے دو دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ با خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہوجاوے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جاتی ہین اور بیشتر حمام قائممقام اس مالش کے اثر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اوسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ گہرے پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج منقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جید ہین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے تو سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہوچکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج فیقرا کو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیدیکر آرام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہای سر کی اگر رای ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگونکی اور اگر رای نہ ہو تو ان رگونکی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسیقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جبکہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سرودہ فربیون شہد سالہ نہایت قوی ہے پس فربیون کو اوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہوچکا ہے استعمال کرین۔ فربیون کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنی زفت رطب مین یا مویزج کو روغن غار مین پیسکر اوسمین گوندھین۔ یتوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور چھالے پڑجائین بعد ازان پوست کو اودھیڑین تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلجاوے جب پوست مثل چھلکے کے اوترجاوے گا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا۔ کنکنج یعنی لبوٹری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا ہے اوسی بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہو اوسکے بعد کبریت اور دونو خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور رازکی

اور کافور **فصل** **لوبرداری** بغل خوشبو کرنے کی تدبیر بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب سے ۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی ۔ گل معصفر اور گلاب مرسیح ... معد اور ... الطیب اور زرد ... انین ... سب یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل بال** اوگنے کی روکنے والی دوائین یعنی مجردات یعنی وہ دوائین جو سبب رونیدگی مو کو منع کرتی ہین شاید یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان بنگ اور افیون یا اور سرکہ میں شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دیکر طلا کرین بہت ہی جوہری جرم اوس مینڈک کی جو آجام یعنی سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برامد ہو وہ بھی بالغات شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بنج اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین ۔ بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین عظایہ کو بحبث کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اوسکا طلا بھی مانع برامد مو ہے اسطرح جس روغن مین ساہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا طلا مجرب ہے یعنی اگر بال نہ اوگتے ہون تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیمونیا اور سیدہ رصاص ہموزن اور بھیگری نصف جزو کو آب بنگ تر مین پیسین ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہے کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے ۔ اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہے کہا ہے کہ مینڈک جو نیستان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مردار سنگ اور ہوائی کی صدف سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اوکھیڑنے بالونکی جانہ یعنی کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ بقوت بال اوکھیڑتا ہے **فصل مجددات شعر کے بیان مین** یعنی جو دوائین بالون کو گھونگھر والی کرتی ہین خطمی کا آٹا اور اوسکا روغن اور سدر ابیض اور مر اور مازو اور چونہ مرداسنج سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر پر تھوپین ۔ کبھی ان ادویہ مین بزر البنج بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بنج تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین ۔ اسی طرح کرٹو انمک کہ اوسکا بھی خوب طرح سے بالون کو گھونگھر والے بناتا ہے دوسرا **النسخہ** مازو اور کزمانک اور خالا ابر یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو بعد ازہ مرداسنج کثیراطین جوزی یعنی سڑنے والی مٹی اور آملہ ہر واحد ایک جزو آب مارسیدہ نصف جزو آب جفندر سے گوندہ کر استعمال کرین کہ یہ بھی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ ہونیکے بیان مین** اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی پھٹ جانے کے علاج مین مذکور ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ روغنہای مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین **فصل تشقیق شعر کے بیان مین** اسکا سبب پس در استعمال غذاہای یابسہ ہوتا ہے اور اوہان لینہ مفید ہے اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بید اور جملہ وہ اشیا جنمین ترطیب ہو **فصل اون ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین** نورہ جسوقت ادویہ شعر مین ملایا جائے بالون کو باریک کر دیتا ہو **فصل جوانی اور پیری کا بیان** ہمنے مقام مناسب مین اسکا ذکر اچھی طرح کر دیا ہو کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہہ ہم فقط یہی کہتے ہین کہ جب تک خون اور سوسیت اور یاسوخت اور بالزوجت ہو اوسوقت تک بالونمین سیاہی رہتی ہے جب بالونمین مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہے

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین چیزون سے کہ بالونمین سپیدی دیر
مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے ہین کیجاتین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین حاضر
اونکا اثر نہ ہو نیکا اوس سے پہلے جو چیزین بدنمین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین پہونچے
اور اوسکی ماہیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے
جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر چند ساعت رکر اعادہ احتقان ہوا کرے
اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جای جو شیب ہین کہ جنھین ہم بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذا اونکا استعمال
رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال ہے جیسے خون محمود اور متین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ و مطجن اور کبب یعنے اقسام کباب
یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشوبات یعنے کباب سیخ کا اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھگی ہوئی
روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جای کہ یہ اصل تدبیر ہے
اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بجدی مرطوب ہو وہ ابازیر
حادہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور مری خصوصاً نہار مونہہ اور جسقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین
اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور مچھلی اور سریسہ جو غذای خاص ہے
ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور سکر سے زیادہ
مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین بالونمین لگانے سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ
نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالونمین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائین گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہو گا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالونکا
دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تخم حنظل اور کلونجی اور نورہ اور تلخہ گاو سے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر
جو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری دیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک عدد کو لیکر چبایا جاے
اور نگلا جای مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک عدد بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسیطرح کم کرتا جاے
اور بکثرت اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر
تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہو متن اگر ہلیلہ کابلی کو اسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی
بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہرڑون سے بنائی جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے
اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سعد کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو
عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سب کو روغن زرد مین ملا کر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا
تھوڑا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے سافریدیا نامی معجون بھی قوی ہے اور مثرودیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی
قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑ جای حافظ شباب اور قوت کا ہے **صفت معجون معتدل جید کی** ہلیلہ سیاہ بیخ
دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور دوا جید اور مجرب ہے
زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملا کر **جوارش خاص مجرب** ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

[illegible] اور حنظل ہر ایک تین تین درہم شہد تین [illegible] روز کرے استعمال کرین سو واجب ہے
کہ ان دونون کی [illegible] سیاہی بالون کی ان دونون کو استعمال کرے اوسے چاہیے
[illegible] بعد غذا کا استعمال کرے **فصل بیان مین لطوخات نافع پیری کے** جنمین اوہان تیج
مقوی ہین اور جتنی سیالی اور چیزین مشابہ بطبیعت روغنہای گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت
غریزی پہنچاتے رہتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑ مین پہونچتی ہے بشرط استعمال روغنہای مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہین ہونے
پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرے کے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اوس شخص کا ہے جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح زرنیخ
رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم
حنظل اور اوسی کے تیل سے بنایا جاے اور بعد قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسیطرح بناوین کہ پہلے روغن خردل مین
کلونجی کو جوش دین بعد اوسکے شحم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی
رہے سپیدی ہو کو منع کریگا **روغن جید** زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ فقاح اذخر نصف اوقیہ
یہ سب ادویہ بیمار حسن مناسب مین بختہ کرین یا پانی مین بقدر جوش دین کہ انکا اثر اجاے پانی مین خوب طرحسے اوسکے بعد زیت مین اس پانی کو پکائین کہ سارا پانی جلجاے اور اسقدر
یہ تدبیر ہو کہ زیت کی مقدار کم ہو اور ڈیڑھ قسط پر اکتفا کرین بعد اوسکے ایک اوقیہ لاقیہ کسی شراب مین ڈالکر نرم نرم پیسین اور اس طیار
شدہ مین اسکو ملاتین اور استعمال کرین **روغن جید** روغن بنفشہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اونمین سے ایک رطل
جدا کرین اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل شحم حنظل اور قسط عود خام قفاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزای ہموزن لیکر اوس مجموع
سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین اگر بہم پہونچے ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جلجاکر
اوسپر روغن ڈالین اور پکاتے رہین تا اینکہ سب پانی جلجاے اور روغن باقی رہجاے بعد ازان چھانکر استعمال کرین **لطوخ جید بغایت عمدہ**
کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کر دیتا ہے۔ اقاقیا مازو مقشر بزر البنج کزبرہ یابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست
جوز جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقایق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روتنج بھنگری سیاہ ان سب سے قرص طیار کرکے مگر
باریک باریک ٹکیان ہون خشک کرلین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین **غلوف جید** ہلیلہ سیاہ آملہ مازو
ہر واحد دس جزو لاذن بیس جز برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جز تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان
پکائین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اسی کا استعمال چاہئین۔ منجملہ مجربات کے جسکو بہت سے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے
زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زراج احمر [illegible] بوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے پیری سپیدی دور ہوکر اونکی جگہ سیاہ
بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج مین بھی ہو۔ واجب ہے کہ اونکے
بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو ریہ کو پاک کر دے اور ترطیب ریہ مین پیدا کرے **فصل بیان مین خضابات کی** کتابون مین
بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس
عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اونپر دہنیت غالب ہوجاے اور رنگ اثر کرنے کو بالون مین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے
کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہوکر بالون تک نہین پہونچتی اور نہ بالون مین کچھ اثر اونکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کی ایسی ہی بادہ

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود ضعیف ہونے کے بھی اونکا اثر رہ سکے - اور اس بات کی توقع اور امید اوس وقت ہے
کہ وہ اشیا قوی التصبیغ ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی
دوائین اگر بکر کسی روغن مین پکائی جائین اور بتوسط ادویہ برقیقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر پہونچایا جاوے تو اوس روغن مین اونکا
شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور مین نے دیکھا ہے
لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنے رگ شاخ ہای جو نیچے آگ اور ان بیخ مین قطع کرکے ایک شیشہ جسمین روغن بھرا ہوا ہو اوسی
مین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اینکہ شیشہ مین خشک ہو جاوے بعد ازان خریف مین اوسے کھولدین اور اوسی چھوڑدین
کہ پھر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا بدلا ہوا اور سڑا ہوا آجاوے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا - اکثر ایسے خضابات کہ روغن اکثر موثر ہوتے
ہین تو فقط اکثر اسی عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہین - جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین
ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرتی تیسری وہ جو سپید رنگ پیدا کرے - اور ہم پہلے سیاہ رنگ
پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیان مین سیاہ کنندہ دواؤنکی** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی خوبی
پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اثر انکا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکا کم پہلے تو
مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاوے اوسکو دہوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے بقدر
زمانہ مناسب صبر کرتے ہین یعنے جنکے بال جلدی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ تک لگائے رہتے ہین
مگر جتنا زیادہ صبر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو
یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کرلیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا ملنا وہی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا
کرتا ہے - ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین تطویس زیادہ ہوتی ہے اور خشونت بہت ہوتی ہے
- اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہے اور اوسمین تطویس نہین
ہوتی ہے - جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ موے سیاہ کے پیدا ہو اور خشونت بھی اور سرخی حنا کی جاتی
رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اولی
یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اوسکو دہو ڈالے - بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا چھلکے
جوز کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب عفص یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور
آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا اسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے اور مردا سنگ
کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کردے اور اسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیس کر
لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے - اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کردی جاوے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ
تک پہونچنے نہین دیتی - اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اوسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ کنگھا مازو روغن زیتون سے
چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو
سیاہ ہو جاوے اور اوسمین سوختگی آجاوے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین - بیس درہم تو مازو لین اور دس درہم روسختج اور دو درہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایک ایک درہم ان سب کو ملا کر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ رنگتا اور سب بالون کی پایداری بھی ہوگی اس خضاب پر کا
نسخہ یہ ہے عفص مقشر ایک رطل بادنجان کی بیخ سوختہ ہو پہ کر کے بریان کرین اسقدر کہ باز و گنبد پر ہو جاوے اور روسختج اور پھٹکری اور کتیرا ہر ایک
چند درہم سب کو بسا کر سب پیسین اور گرم پانی ملا کر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین اور نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ ہے طین یا کول اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا
کوئی مٹی کیون نہ ہو بنا لیتے ہین پیشتر جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہین
اور برگ چقندر کو ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاوے اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی
جسمین کہ حنا اور وسمہ بکر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک بنے دین
اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پسا ہو اور مازو بریان اور روسختج اور پھٹکری
اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین ۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب
مین دیکھا ہے اونمین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اونکے موثر ہونے کا ہی لکھتا ہون صفت خضاب جید حناء
وسمہ و دھر و روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سرخ ہو جاوے
اوسکے بعد استعمال کرین ۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پسا ہوا اسقدر
سرکہ کی اتنی کہ چار او نگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا ییس کر بیان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاوے بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ
اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اوسی مین ملجاوے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اوسپر بھی سرکہ ڈالین بعد بیسنے ہلیلہ
کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اوسکا غلیظ ہو جاوے مترجم خلوق بروزن صبور ایک قسم کی
دوای خوشبو ہے جو مرکب چند ادویہ سے کرکے بکائی جاتی ہے متن بعد ازان روغن مناسب کو اوسمین پھر اتنا ملائین کہ اوسکے اوپر تک
بھر جاوے اور پھر پکائین کہ قوام اوسکا مثل غالیہ کے ہو جاوے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین ۔
یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے تو سبب اسکا قوت چرک آہن کی ہے ایضاً کہتے ہین چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا اگر
خوب جوش دیا جاوے بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ مین داخل ہی اور مجھے پسندیدہ یون ہی کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو
اور بعوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین ۔ کہتے ہین اگر کسی قلعی یعنے ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور
دو نساق شبت یعنی سویہ کی اور سبک اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لیپ
مین دفن کرین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا ۔ کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن
اوسکے شب ملا کر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین تب کا سب سیاہ پانی خواہ نطوح مسود ہوگا ۔ کہتے ہین اگر کدو تازہ
جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اوسمین نمک
اور قدری خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر دئے تھے اندر بھرکے اوسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین ساری اجزا پانی ہوکر خضاب
سیاہ بنجائینگے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی ۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً عورت کے
دودھ مین جوش دین تا آنکہ ثلث باقی رہ جاوے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور صبری رای مین [illegible] خضاب [illegible]
کہتے ہیں کہ وہ گلی جو شل [illegible] زیتون کے ساتھ پیسکر اور تھوڑا [illegible] قطرہ [illegible] سیاہ [illegible]
طلا کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ [illegible] کہتے ہین [illegible]
قسم کا بید کا درخت بھی زیت [illegible] کر لگانا [illegible] سیاہ کرے گا اور صبری [illegible] اگر تجربہ [illegible]
اور روغن زیت اوسکا اثر [illegible] خضاب کی بابت مین [illegible]
نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو [illegible] زیت [illegible] مثل غالیہ کے [illegible] خضاب جید ہوگا اگر اس قول سے کوئی
معنی ہین تو کسی عوض [illegible] کہتے [illegible] بھنگرہ [illegible] اسیطرح قول اطبا کا [illegible] کہ پوست جوز کے ساتھ روغن کو
پکانا آب جوز مین اور اوسپر تھوڑی سی بھنگرہ داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو [illegible] اسیطرح روغن کو آب شقائق
النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاوے اور فقط روغن رہجاوے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اوسمین پکاتے ہین اور ایک گھنٹہ
نرم نرم آنچ دین اور پھر ساعت روغن کو سرد لین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین تیل اسکی لیکر پھر نرم نرم جوش دین
اسقدر جوش کہ پتی پگھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے چلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ
بروغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنیمین زیادہ تر امید کرنیکے لایق ہے خصوصاً اگر اسمین
بھنگرہ بھی شریک کیجاوے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اوسکو بند کرین اور باحتیاط اوسی تنور مین رکھین
جو روغن برابر ہوگا اوس سے خضاب ہوجائیگا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو مانعات نشستنی سمجھنا چاہیے۔ کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو
پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاوے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینے تک سرگین مین دفن کرین خضاب طیار ہوگا اور
اس خضاب کو لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا برابر ہوگا۔ یہ خضاب ایسا ہے گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ نفلق کا انڈا
خضاب قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا۔ ہمارے زمانہ مین درعہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے ایک
ایک چیتے کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک چیتے والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سوتا تھا اوسکی داڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال
جا پڑی پس داڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مختضب ہوگیا **فصل غالیہ کے بیان مین** اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح
کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس تر و تازہ کا پانی جو اس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین
کہ نصف جل جاوے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم خطمی اور اسیقدر مہندی اور [illegible] وسمہ اور چھبیس عدد مازو بریان اور
دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اوسمین ڈالا جاوے اور پکایا جاوے تا قوام غلیظ کیا جاوے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین اور [illegible]
لیپ کی چڑھاوین جس مقام پر منظور ہو اسقدر کہ بالون سے اوپر اوسکی تہ نظر آئے۔ کہتے ہین کہ روغن پنبہ دانہ تیس درہم اوسمین برادہ
اسرب اور سنجنج [illegible] ہر واحد چہار درہم ملاکر سبکو خوب پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سیاہ ہوجاوے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو
کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلے کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین بشمول حنا کے داخل ہین اسیطرح
پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور [illegible] عصفر
اور خردل اور نمک اور غریق اور سداب اور آملہ پر سیاوشان اور شقایق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلای تر و تازہ

عارض ہوتا ہی اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ بال [illegible] جو ایسے وقت مستعمل ہین یہ ہی کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک [illegible] لین اور خشک کرین [illegible] اوس خضاب [illegible] کی شرکت سے ہے پس اس سے کو ہو گئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہو کہ اب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اوسے ترکرکے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لبستہ اور منعقد ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونہین مقامات پر لگائے جائین جہان بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور مرہم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یہ اوہان اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہی اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل خزاز کے بیان مین** بھوسی اور لفافو خزاز کہتے ہین کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہی اسلیے ہم یہی کہتے ہین کہ خزاز وہ ابریہ یعنی بھوسی ہی جو سر مین پیدا ہوتی ہی اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہی کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہی اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہی کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور منابت شعر یعنی مقامات روئیدگی مین بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے ہے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہی کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہے اوسی فاسد کر دیتا ہے ۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہی اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہی **علاج خزاز خفیف کا** علاج تو فقط خفیف ہی واسی ہو جاتا ہی اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اوسکے ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کرین ۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہی اوسکی علاج مین واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلاء بدن ہو یا وہ سے بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اوسکے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل ادویہ طلیہ خزاز کی** کہ جنہین لذع بالکل نہو جو خزاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور سیتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطبیخ اور بیسن چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ بغایت نافع ہے اور تمر ہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہد انج اور برگ کنجد اور یہ دوا خیر کی دوائین کبھی خزاز قوی پر لگائی جاتی ہین یا اینکہ لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیسکر لگاتے ہین **ایضاً** نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملا کر طلا کرین ۔ یا سر پہ نرم نرم کنارہ ہای شہتوت کو پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جاوے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کرکے یا کندر کو شراب مین محلول کرکے زیت ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہی کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہی اور بے ضرر ہے اور واجب ہی کہ جس دوا سے سر دھوچکین اوسکے بعد شب کو تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ **فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان** بورق اور کبریت اور تلخہ گاو اور شحم حنظل اور دُرد شراب اور رائی اور

[illegible] اور زرنیخ اور شادنج اور قلقطار سرکہ کے دھونے مین استعمال کرین یا القیمیا اور [illegible] کو [illegible] آگ دیا ہوا [illegible] اور [illegible] استعمال کرین
اور [illegible] باعث [illegible] اور آرد باقلی برابر وزن مین لیکر پانی مین [illegible] القیمیا
زردی یا [illegible] اور صابون [illegible] اور قیصور [illegible] سب کو [illegible] اور آب [illegible] مین
[illegible] دالین اور [illegible] روغن آس کو طلا کرین اور [illegible] سرکہ [illegible] کو [illegible] آرام دیکر
دیاتے [illegible] کو بھی دوا لگاتے ہین اور بادہ شتر کی پیشاب سے [illegible] خصوصا مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے
لیجا ہو آبگینہ دربارہ [illegible] زردی کی قوی دوا ہے اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور زرنیخ پڑتا ہے یا کف دریا کا اور قلقند برابر
لیکر سرکہ مین طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سرکہ مین مل ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کرتے ہین یا زرنیخ کو زیت مین
ملا کرتے ہین القیمیا کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین گھلا کر سرکہ مین ڈالین اور کبھی
اسمین خربق بھی ملاتے ہین **فصل** ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کرکے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور
عمدہ برامد ہوئی نسخہ زردہ تازہ نصف جزو بطکی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سرکہ صابون اور
آب گرم سے دھوتین اوسکے بعد سوکھے ہوے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہوجاے بعد ازان اونہین اجزا مذکورہ کو ایک شبانروز
لگائے رہین بعد دھو ڈالین **دوسرا مقالہ** جلد کے احوال کا بیان بثرون اور رنگ کی **فصل** بیان مین ان
اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور حبس شدید اور کم نہانے اور گرم
اشیا کھانے اور خون مین سودا بہت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل**
رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور ہموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور جماع
شدید کا صدمہ بدن پر اور کھانا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجواین کی خورش
اور بہ کثرت اوسی سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے
زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور مطبوخ کے لگاتا سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگون
مین سدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچ پاے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا
کرے **فصل اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے
کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور سرخی
ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شے ہوتی ہے جسمین جلا خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کی وجہ سے
جلد باریک تر ہوجاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہوجاتی
ہے اور جدا ہو کر اوتر جاتی ہے اور اسیطرح چھلجاتی ہے کہ اوسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصا اگر اس خلط مجلی مین رنگ
بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی
پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوای خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی
ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جدید اور رقیق ہے جب کثرت

بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے چہرے صاف ہوں بالوں وغیرہ سے اونکو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملا کر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے
عصارہ قثا بری اور زردچ عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور فود دھوکر اگر مسبو قت کہ دو شبیدہ ہوتے ہیں اوسی گرمی سے اور جو شاندہ
غلاف او عجاجیل جسمین وہ مہرا ہوجاتا ہے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ تمیخی اور اکلیل الملک غسول
جید یا طلای مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا او بنا طیار کریں غمرہ جید آرد باقلا آرد جو
ہر واحد دو جزو ہیں ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجاے شب کو طلا کریں اور صبح دم نہار منہ
اور نہانے کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کریں دوسرا نسخہ بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا
عری السمک جملہ اجزا ہم وزن لیں اور عری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کریں دوسرا نسخہ
آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمسم یعنے شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ میں ملا کر طلا کریں۔ ملبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور بلبوہ اور
ابو ابن سمرا و شہد کے جلا کرنے میں قوی ہیں اور اشق اور روغن بابونہ اور میعہ تازہ بشدت مجلی ہیں اور کرات زرنیخ نضایا سیال
اور بیخ نرگس بھی غمرہ دوسرا زرد چ عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ یہانتک پختہ کریں کہ غلیظ ہوجاے اور اوس غلیظ القوام سے ایک
اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کی ان ادویہ کو گوندھیں بیخال کنجشک قیق ترمس بیس مغز تخم خربوزہ بزرالبنج مقشر اور خوب سائیدہ
کرکے طلا کریں غمرہ دوسرا کتیرا زجاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن
بادام ملا کر طلا کریں اگر تمام شب چہرے پر طلا خردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبح کو
منہ دھوئیں چہرہ خوب سرخ ہوجائیگا۔ یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہیں جو کہ ابتدا جذام میں بد زیب
ہوگیا ہو اور شکلا اور بثور اوس میں ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہوں اور کبھی جسوقت اوسپر لگایا جائیگا
ان سبکو دور کردیگا۔ بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا
استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضاً** ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی میں حل کریں پگھلا کر بعد
ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملا کر سبکو پیسیں شیشہ کی کٹورہ وغیرہ میں جب خوب پس جاے
رات کو استعمال کریں **ایضاً** مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن
صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور
برش اور آثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو سفید ہو اوسکا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تھوڑی سی مقدار کا
بیان کافی ہے **فصل بیان میں حفظ جلد کی دھوپ اور ہوا اور سردی سے** جس شخص کو ان امور سے
گزند پہنچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا سپیدہ
صاف پانی میں بھگو کر اوسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈالکر منہ پر ملے **فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کردینا** سیاہ نشان اور چھائیں کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چیز کے
ساتھ طلا کیا جاے دور کردیتا ہے۔ یا لباب خبز ملا کر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کردیتا ہے۔ اسی طرح سیاہ مرچ میں جو تھوہر نکلتا ہے
اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاے۔ وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہیں اور اسیطرح برگ کرنب

اور کندر اور مولی اور فوتنج تازہ وترہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اوس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگاوین نشان مذکور جاتا رہتا ہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بھی ہرگیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور داغ ہو کر اوس نشان پر چند روز تک لگی رہنے دین ۔ اور مرہم باسلیقون بھی جید ہے طلای جید اسی کے واسطے بادام تلخ مقشر ایکدرہم صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر ایکدرہم نہایت پورانی ہڈیان خشک شدہ ایکدرہم انزروت ایکدرہم اسب جوا ور شکر ملا کر طلا کرین آب زرنیخ کو ساتھ ایضاً اینٹ یا پور اسنے مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اوسکو طلا کرین اور کبھی روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مرکریت زرد ہموزن لیکر سرکہ مین طلا طیار کرین تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاوے اور تیزی کم ہو جاوے اور زخم نہ ڈالے ۔ اسیطرح قیمولیا اور پنجال کبوتر و صابون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ مین ملا کر طلا کرین ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جاوے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن توبشا و زبادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک انمین سے کتیرا صمغ عربی ربع ربع وزن ایضاً پہلے علک البطم سے ضماد کرین بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کرین یہ دوا نمش کو اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے ۔ کبھی حفظ جلد مین پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے

فصل حیچک کے داغ اور زخمون کے نشان کا بیان

جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑجاتے مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے ۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا اسیا شہد ملا کر یا جبق یعنے پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کر کے ۔ فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کر کے جب غلیظ ہو جاوے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے ۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت ایرسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کو رابرتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جزو بہمن دس جزو حب لبان پندرہ جزو آب شعیر مین گوندہ کر طیار کرین اور اگر اوسمین قسط اور مرا اور بزر اونجرہ ہر واحد دس دس جزو بڑھا لین نہایت عمدہ ہو گی ۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین

فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان

خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہا یعنی سے مونہہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہے ۔ جو خون مردہ قابل بہ سرخی ہو اوسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لطخی یعنے جو خون ٹھہرا ہوا ایسا معلوم ہو اوسکا نام کلف ہے جنکو ہندی مین چھائین کہتے ہین ۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین ۔ اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلیے کہ اوسکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے ۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

بدشوار ہی ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک صفیحہ یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی
لازم ہے کہ زخم نہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بنرمی اوسکو نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہو
تو اوسے بنرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی آ اور جلا پیدا ہو۔ خود بخود نمش اور برش
کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہوگیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کرین تاکہ رگون
کے موہنہ سے پھر دوبارہ خون نہ برامد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اوسکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے
ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتداے کلف کے علاج مین
اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی
ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف
نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دواے محلل و پرلذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ رکھی جائین یا اوٹھا لی
جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن او کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی
مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتداے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول
کیا جاے خصوصاً اگر اوس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیتے ہین۔ کبھی شیاف مر اور شیاف وردی
بھی اگر مکرر طلا کیا جاے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین
دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہو یہی دونون دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ
مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترب سرکہ مین بھگویا
ہوا بحیر بشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پیچال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملاکر
۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ لطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین
اور سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برامد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان
نمک سے مالش کرین اور آدھی گھنٹے تک ہنے دین بعد ازان اس دوا کو اوسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکلجاے گا وہ دوا یہ
ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو گھلائین شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملاکر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ
استعمال کرین اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودانے سے رہجیسے ہندوستان
کے ہندوؤن مین رسم ہے پڑجاتی ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب تخم
اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر ملوخیہ گاؤ کے ہمراہ ادکسترو برگ بروج کہ نمش پر ملی جاے اور دیگر اطبا پیدا یک
ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہے [illegible] مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلائی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر ابواب
گذشتہ مین ہو چکا ایضاً قردمانا اور مر اور ثافسیا اور بصل الزیر یعنی بلبوس جسے تلخ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد کے او بیخ لوف جسے
جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز جشین یعنے جوز مقشر اور چھیلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر پاستوار رہی
باندھا جاے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً فاشرا یا خاشیر استین اور تخیر یعنے لاسے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کے خربق اور بورہ ارمنی۔ عاقرقرحا اترج بھی اسکے لیے جید ہے
۔ ایضاً اسکھیر جسکو خندقوقی کہتے ہیں اور پتال کبوتر اور پتال گنجشک اور پتال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جزو اور چوبینہ دو جزو زرنیخ سرخ
اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھکر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر یہ تیار شدہ
کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازان اسی مقام کو سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر
اوسپر نمک چھڑکیں اور دوای مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ آثار
خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون
سے دھوئیں یا کردو خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قبرصی اور حب القطن کو آب صابون میں
پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈرو زیت کو ملا کر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ
اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ
ہمراہ زعفران کی اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو اوس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھکر
ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا ایسا دبا کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کرے
ایضاً قسط اور دارچینی کسوم کی زرد پانی میں جسکو بہور کہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب زنبق اور تخم خربزہ اور محلب اور
بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زر۔ یا نیمن کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملا کر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس
ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ دیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں
ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جزو اور تھوڑی سی زعفران اور ریجہ کی بلیدی اور کتے کے فضلہ کو مع آرد
باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دوا خالیون منسوب
اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر جب گل بلجاہ رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک
ایک وقیہ مقل اور مُر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اور سکے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازان زیت مذکور
ملا کر دیا خلیون طیار کریں قرص جید بادریون چار درہم سیب رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی میں گھولیں کہ
قرص ہنجامی دوای ایجاد حکیم سابر نامی کی جید ہے سنگسبو جسکو تخم بنوار اور تخم حکوند بھی کہتے ہیں دو درہم بورہ ایک درہم تخم
ترب استخوان بوسیدہ حب البان بیخ فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ فراسیون سے قرص طیار کریں اور استعمال کریں۔ یہ دوا ایسی کامل ہے
کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ: دو درہم پارہ کشتہ کریں خردل میں اور تین درہم بادام تلخ جو
پیستے پیستے اتنا باریک ہو جائے کہ اوسکا اثر باقی نہ رہے اور خردل سیاہ ہو جائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور
طلا کریں پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزو طین [illegible] لیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جزو بورہ
دو جزو صمغ البطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائیں اور تین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کریں
اور سب اجزا ملائیں اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدیگی۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی
جھائیں کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی ضعف کی ایسی ہو جاتی ہے

فصل وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گودنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوائین تو پہلے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور بشبیر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد ملک البطم ایک ہفتہ او سپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتی ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر ملک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تاایکہ داغ سب چھوٹ جاہین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاے گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سوا اسکے کچھ چارہ نہوگا کہ سوئی سے اوس جگہہ کی جلد کو مشبک کرین اور بارود سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین

فصل باد شنام اور حمرہ منفرطہ کا بیان باد شنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتداے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے باد شنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلوچسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو نمک کے واسطے ابتداے جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پیشتر ہوچکا ہے

فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کی فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہہ کا رنگ اوسی غذا مین پیدا کرتی ہے جو اوس جگہہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہم رنگ جلد کے نہین کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ لزج ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا یان پہونچتی ہے اوسکو فاسد کر کے اپنی طرف پھیرلاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیرلون مین مشابہت پیدا کرتی ہے مفقود ہوجاتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے۔ بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہہ بوئے جاہین اور اونمین سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جاے نشانیدن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اوسکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہہ اونکو لاکر لگاتے ہین تو کولی میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام تبخ فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بسبب خلاف بلاد اور امصار کو بدل جاتی ہین ایسی ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کی دعام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط یعنے کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا رجیسے برص مین ہوجاتا ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کی سپید اور ڈھیلا ہوجاے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوسکو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دے اور رنگ اوسکا سپید کردے (گو کہ یہ ماہیت اوس چیز کی پورا نہ آیا ہو) دونوں بہق یعنی بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی — لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے — بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسود جو ہے سو یہ ہے کہ برص اسود وہ قوبا ہی متقشر ہے (جسے گجکرن ہندی مین جنبیا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا تشکافتہ ہونا جلد کا ہے کہ باانیہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین اوران سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ متشرب ہو جاتا ہے اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی تسرات موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین — یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور سر پر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہیں ہوتا — اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کر وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پچھلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوش کے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہیں ڈالتا اور ایسکے جلد بہ جرح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کرسکتی **علامات** بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنے بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے — منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیئن سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی ہیکے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور باریک بہ نسبت تمام بدن کی ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح مین بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے — ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی مین بجز خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضاً — جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکو زوال کی امید کرنی اولی ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے — بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہ ہے کہ تقشر اور تفلس و تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہے بہق اسود مین نہیں ہوتا پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے — مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکنا ہونا برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلیے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہے اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے — جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہیں ہوتی اسیطرح جبکہ ساعت بساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے

فصل علاج مین بہق اسود کے

ابتداء علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون زیادہ

کثرت سے ہو اور بستر فرش خانہ محرق سوداوی کا شیخ افتیمونی اور نہار فیقون ہلیلہ سیاہ ... اسطوخودوس ... کے ساتھ اور ابریز
تبدیل اور ادویہ بھی ہیں مجرب یعنی ایرلاجوردو اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجاتی ہیں بہت بہتر ہوگا ۔۔ غرض ایجبش اورایارج لوغاذیا
اور ایارج روفس وغیرہ بھی ۔ سنجلہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ
ماء الجبن کے ہمراہ پیناچاہیے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا ۔ کبھی اچھی اچھی غذا دینا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جبکا کیموس جید ہے
اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جو بہق اسود اور برص اسود دونوں کو نافع ہے ۔
ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجزو عفرا ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی
زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑدیں پھر دوبارہ استعمال کریں ۔ واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح میں رہے اگر کسی
قسم کا فساد اوسمیں آگیا ہو یا جذب سودا اس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکا اونکے بعد طلاہای فاشرہ جنمیں قوت جلا کی بخوبی ہوگی
جاتی ہیں اور ایسی طلا ہوں جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماہروف تک پہونچاتی ہیں اور جب طلا کے لگانے سے بعد بعد ہیدا جای اور دانہ دانہ
سے پڑجائیں چندی صبر کریں تاآنکہ جلد اور کھال اوکھڑ کے گر پڑنے پھر دوا اکو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو
اور بستر اسکی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائیں بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالیں تاایکہ سکون
ہوجای پھر اعادہ کریں ۔ بیر ادویہ جیسے کہ افسیا اور فلفل اور خردل اور جو ثبت اوپار کرنے والے یتوعات کی دودھ اور شیطرج اور جرجل اور
تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیجے سیند لوتری کی بہق میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لوتری خوب جذب کرتی
ہے اور جو سیدہ لیون سکے واسطے اور پرانی کشتی جو دیوارن میں چنی جای وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار میں لکھی ہیں
تو سیاہ بہق میں اوسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثا بری اور شیخ حنظل صفت طلاء جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق
اسود پر حمام میں طلا کریں ایضاً تخم ترب تخم حرول الجبر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر جو سرکہ میں بکائی جای صفت طلای جید شونیز
اور شیطرج ... ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زراج اور مازو ہر واحد دو درہم تخم حرول بریان کیا ہوا پانچ درہم سرکہ کہنہ ملاکر طلا
کریں پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتوں کی دودھ سے تدارک اوسکا کریں جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہیں اور باب برص
میں مذکور ہو چکے اور کلف وغیرہ میں بکار آمد ہیں وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہیں **فصل بیانمیں علاج وضح اور برص**
کے واجب ہے کہ ان دونوں امراض میں فصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب
کریں ہاں گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے
حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسی مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط غلیظہ سے ہوچکا ہو اور قے کا بھی استعمال
کیا جاتا ہی بعد ازاں ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار جالینوس
ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو ۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون
اور بسفائج اور زبیب اور بلح کی شرکت ہوتی ہے ۔ حب النیل میں اخراج خلاط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے ۔ جو
مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں اونمیں سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو صفت دارچینی سنبل
شاخہای بلسان مصطکی اسارون زعفران سائج ہندی فو دبیخ ہندی شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی۔ کہ آب گرم ملا کے مسہلات موافق سے اونکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایکجز تربد
تین جز اور ہر جز کو اس ترکیب مین ایک دقیقہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے۔ اور مجرب پسندیدہ ہے کہ اسی دواے مرکب مین زنجبیل ایک دقیقہ بھی اضافہ کیجاے صاحبین
اطریفل اور ہماری نسخہ کے مطابق جو ارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجز زنجبیل ربع جز شیرہ رب
سے معجون بنادین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفرا ڈیڑھ جز ہر روز تین درہم
استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین ایضاً وج دارفلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النار بالسویہ لیکر شہد
سے معجون کرین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب اختصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب بھنی
ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اسی باریک
غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دو پہر دن چڑھے تک۔ زوفرا اور اسکے تخم کو
ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص
کے داغون کی جگہہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع
ہے۔ آواشرافاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اکثر مین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح ہے۔
ترکیب تخم زوفرا دو جز بزرانجرہ نصف جز و صبر ربع جز شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا
چلا جاوے۔ بعض لوگ اسمین وج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین۔ ایضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر
اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قائمقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھہ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صعتر مین معجون
کرین اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین از این قبیل ایک دوا کندی کی بھی ہے نسخہ بزر حرف ثمن کیلجہ یعنی قریب ۱۵ امن
تبریزی کے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا اسکے بقدر حاجت تناول
کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مُرّی کو پی لین اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین اور
بعد ازان غذاے اسفیدباج کو اختیار کرین۔ ہمیشہ نوخاوبا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب
نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دغوا دیا اور چنین بیٹھے
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین چل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو اور ہمیشہ دوا کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہے بلکہ ایسے
وقت فقط بدن اور اعتدال مزاج مین فقط ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذاے مبروص سریع الہضم
تجویز کیجاے نہ اوسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت ترشی کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اون سے
بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اونکی درجات مختلف ہین اول درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بشدت ہو

اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متفرح اور متقشر جلد ہون ادویہ
وضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین اجنکو ہنود ہندوستان مین خضاب برص
بولتے ہین ہم اسبارہ ترتیب یہ ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آ جاے اور نشتر
برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آ جاسے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے
تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاے جو از قسم لطوخات کی ہو۔ بہترین ادویہ برص وہی ہے کہ
جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سی جلد مین اوٹھا دی تاکہ ادہ یہ بہ کر نکلجاے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین۔ اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اوپر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ دی گئی اور پھر بعد آرام
اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ اور یہ برص باعتبار اول یعنے جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون
خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور جعطیانا اور اشہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت اور
بیخ کبر حرمل تخم ترب بیخ فنار الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلیا فرفیون زاج اور فلنقدر زنگار کبریت قطران ینجال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاقل اور
تافسیا جون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین سے وزسپے طلا کرنا اور بصل الفار جس بھی ایسے مجربات ہیں شاد ازو
روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ بنلوفر وضع کے واسطے اور درہم اسود سالخ یعنے کالا سانپ جو کینچلی
جھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشترغار۔ میاہ یعنی تند دوائین جیسے تخم
اور روح قرطم مع کسوم کا ربربانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب حنظل خاص کر کے اور آب برزنخوش خصوصًا اوس جوکے
بچھنے کے نشان پر موگیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کی گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور متردیطوس اور دیغا فوبا آب
دشتی کے ہمراہ۔ ایضًا۔ شیطرج کوٹ کر اور سیطرج رائی کو کبھی یہی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اثر جب ہی کہ سپیدی درمیان
مین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو۔ اور ہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اوسکے
بعد زاج کو ملائین۔ اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین
مگر پہلے سانپ کو ذبح کر کے اوسکے پیٹ کی آلائش دور کرین اور پھر ڈوڑے سے اوسے ٹانکہ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تاوقتیکہ پھول جاے
بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کبر کو زیت مین جوش دین تاکہ
خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زنگار و گندھک و سیر چھڑکین
کہ مثل مرہم کے ہو جاے اور دھوپ مین طلا کرین طلاے ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازان کہ مزاج بگڑ جاے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون
بہق اور ابتدای برص کو بھی دور کرتی ہے۔ سیجی اور چونہ اور صابون شیر خوارہ مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اوسمین ڈالا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجاے طلا کرین تاآنکہ قرحہ پڑجاے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب دوائیں مل جائین بعد ازان طلا کرین تاآنکہ رنگ بطن مثل اصلی رنگ کے
ہوجاوے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین ہو نہایت سخت ہو اس دوا کو مگر لگاتے وقت مین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

اور کتا ابتداے مرض میں اسکے مسہلات بہت نفع دیتے ہیں ... جو غلیظ رقیق کرنیکا ... اور اصول منضج بھی ہے اور ادویہ مجففہ کے
بالہم آمیزش ... کردینا بہتر ہے ... حسب مشتی کا استعمال کریں ... اور خون بڑھانی
کی تدبیر کریں ... گوشت اور صبر ... اور جوش خون میں پیدا کرنیوالی ہیں اور نسے
ترشی کے ... ترک کرادینا چاہیے اور مرغ لیعنی پکنے شوربے وغیرہ ... زیر باجہ کے اور ... کبھی کبھی) پرہیز کریں پانی سے زیادہ
اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں ۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر
کھرتے رہیں ملا کریں تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذاے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی
اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے ۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح
پر آجاتی ہے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد چھینپ کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی **صفت**
طلاے کثیر الاخلاط کی جو مصنف کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنی چت کبرا ہو
یا ابخم یعنی سیاہ یا خون ابن البنت کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن
ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور انقذا و رعسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کرکے خشک کرکر
رکھ چھوڑیں ۔ اور تازہ اندرائن کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور ریختہ قرہ ... ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش افسنتین فرنفل سلیخہ مازریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاوشیر والین حب
و ثلث پانی جلجائے اوسکو چھان والیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تاآنکہ رطوبت اسکی خشک ہوجائے بعد ازاں
آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ جملہ بوزن آٹھ رطل
کے ہوں اوس پر حلتیت سنتی اور بحروث اور اشترغار اور دونوں قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ
ملا کر ان آبہاے مذکور میں جوش دیں تاآنکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونہیں ادویہ اور خونہاے
مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہوجائے اور پانی و اخلاط جائیں اور پستی بھی جاتی ہیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اس دواے کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک
سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہو استعمال کیجائے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلاے جید** جو سابور
نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقاقل بیخ کبر ہر واحد ایک جزو شیطرج حنفض دو دم مرزنجوش ہر واحد نصف جزو دھوپ میں گھر کر طلا کریں
طلاے خفیف جید جو دافع برص ہے کہ شقایق او زہرانچشاک کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوۃ الصبغ اور زبد البحر اور
تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنی پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ
اور صفر یعنی پیتل جلا ہوا اور زرایج ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے اریباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ مجیٹھ شیطرج زنگار زراوند
پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اوسکے بعد خمیر کو اوسپر خوب سا لگاویں

ایضاً اگر تاب لانیۃ فریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ فرفیون ابیض اور اسود فانیذ زنجبیل دارچینی مویز کبریت
زردزاج زنگار برادہ آہن زبد البحر پر آنکے برابر کا استعمال کرے کہ مثل خارش کو خالی ہو جاے اور شیشہ کو نروشہ ہونے کھاین اور وہی پیتا ہو
اثبجر کی بیخ ہر ان کی خوب پاشی کی ایک بار استعمال ہو دوا لگائین دوسرا النسخہ جو حکیم کا شرق کہتے ہیں مناسب ہے کبریت اور فرفیون اور زرنیخ
زرد زیتون ملا درد دوہ ہر ایک قرع گیا شیطرح ہر واحد ایک مثقال ہر مرکہ مثل طلا کرین ایضاً کندش اقیہ ماذریون مجیثہ شیطرح حرف عاقرقرحا
موثیج ان سب کو قون ما رسیاہ میں پچپنی چیا چکا ہو لاکر بیخ خیر کرین اور بیرون ووریت مجیثہ کندس جوش دیکر اوسکے آگے میں
عاسم ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً مجیثہ شیطرح ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملاکر بعد حمام کرنیکے طلا کرین
صفت دوا ملکی برگ مازریون اور تخم مازریون منقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوی
رہے تا اینکہ مہرا ہو جاے پھر اوسمین زاج اور زرنیخ اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکا بخشتا اینکہ جوش آجاے اسکے بعد طلا
کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھوئین ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہو سکے اور یہ دوا انقلامات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے**
جبلس عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا فیسامر یک تین درہم فرفیون چار درہم شیطرح فارسی دو درہم دوده ملاکر طلا کرین ہماری
تجربہ کی دوا یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حماض فرانیح شیطرح تخم ترب تخم خردل مجیثہ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ
ملاکر استعمال کرین جو انقلامات اور زخم پیدا ہون انکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص اچھا
ہو جاے سپیدی کے مقام کا برص اور رواج سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیثہ اور شیطرح کو آب لیتم ملاکر طلا کرنے سے
دور ہو جاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ چند وہم رنگ۔ جلد کے ہے اوسکے اوزان اور مقدار کی صاف
صاف تعیین کر دینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواے صبغ کی کمی اور
بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے ہم ملکہ دو یہ مین کہ استعمال کے قوانین بیان کر دینے چاہیے کہ اونہین کو الٹ پلٹ کیا کرین انجملہ
شورہ اور مرادر سنگ شراب رمغرہ یعنی سرخ مٹی مجیثہ اور شب وغیرہ کو شراب کر کے طلا کرین یہ **صبغ** ہمارا مجرب ہے پوست جوز اوسکے برابر
وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہڑتال او شیطرح ہر ایک سے ایک جز مجیثہ دو جز آب پیاز ملاکر استعمال کرین
اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی۔ قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دھوپ
مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** قرط شیح
مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** شیطرح سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیثہ پوست
انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہو جاے اور بثرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدی کر لینے لگائین اور پھر استعمال موقوف
کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص** کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطنجنات اور تکبیات اور ان لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر
کی حرکت سے طیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا
اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن
کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جاذبہ رکھتی ہو
اوسکا لگانا چاہیے ہے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جاے بعلاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ تیسرا اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین فصل سعفہ کی بیان مین
اور شرح البلخیہ ۔ اور بلخ کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب
زینت مین ذکر کرتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا بثور سے ہوتی ہے یعنے سخت باریک پھنسیان ہوتی ہین جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان
اون پھنسیون مین زرد چرک پیدا ہو خشک ہو کر سیاہ اور بدرنگ ہوتی ہین پھر اون سے پیپ اور ریم بھی نکلتا ہے اور اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا
نام شرح اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہو کر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین ۔ اور یہ بثیرہ سر اور مین
اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب صورت مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو جلد اور اکال
ہو خون مین ملجاتا اور اخلاط غلیظہ رہ کر کبھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے
۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا ور اوسمین رطوبت حریف اور تیز ملجاے اور بعد ملنے کے جلد کیطرف اوسے طبیعت دفع کر دے
اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور سڑنے کی نوبت پہونچے ۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا اون
کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتی ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب
ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور
بلغمی شور کا استفراغ نافع ہے مطبوخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا
استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کردے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور ہر اشاہترج مجموع دو دو
سے تقریبا ایک رطل کے لین اور دو نون ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر
اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر
برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط
پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام
معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے بالخاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو
مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ
جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر کبھی سر پر لگائی جاتین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو
اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون
نکل آسکے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون
برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے درپے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ
ملت نکرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا ہے
ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مراد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی
غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد
ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نلو چسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضایقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون
رگہای قریب سے مرض سعفہ میں فصد کھولنے سے برامد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوش کی رگوں کی فصد کا خون ایکبار مقام سعفہ پر
ملا کریں یہی خون اوسکے علاج میں بکار امد ہے اور اسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالیں۔ ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے
اگر ابھی مرض کی ابتدا ہو یا بدن رطب اور نرم ہو ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ تو حنا اور دہمرا اور زرنیخ سوختہ اور رسوخت
الیہ کو استعمال کریں کہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤں کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتی ہیں جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملا کر
روغن گل اور کبھی اوسمیں مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریت اسقوط
درجہ کو سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شب یمانی سے کہ اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدا کی
ادویہ میں توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ میں ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل سے یا مرتک اور چرک فضہ
اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور عود طیبانہ
اور کرم محلوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب لبان مائیدہ۔ ایضاً عدس اور بعرہ ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً بادام تلخ اور ازوی بیسر
دونوں پیسکر طلا کریں سرکہ ملا کر مگر پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھکر قوام درست کرلیں۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو نمک جریش
کے ہمراہ پیسکر رکھیں اور اسی کا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برامد ہو اوسکا سعوط کریں۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت
اور درشت پر ہو اوسکے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شوری اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق
صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرالطبس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے۔ ایضاً مثل
مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے۔ حرف بابلی بھی مجففات قویہ سے ہے۔ بیخ کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا
کرتا ہے اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زرازیر (جو ایک طائر معروف ہے) خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان
لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا ور حنا اور زراوند و پوست انار و
مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوگی صفت دوای جید کی قلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو
کی شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کریں۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ اور روغن گل میں ایضاً خاکستر چوب
انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور ازومیانج سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوای جید پہلے سعفہ کو طبیخ کبریت سے دھو کر توبال نحاس اور مر
بوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل بقدر
حاجت فصل ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی مزمن اور کہنہ تو استعمال دوای حاد کا محتاج ہے کہ اوسے سے اسکے گوشت تک بھی
تیزی پہونچا دے بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نطولات اور حقنہ وغیرہ سے
کرنی بھی نافع ہے صفت دوای جید جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف ماثیا از ہر واحد تین مثقال عروق صفر ورق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونوں
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اسطرح کہ پستے جائیں اور ملاتے جائیں اور اسکے بعد اس دوا کو حمام میں سعفہ پر لگائیں اور جب

اور قوبا اور تمرط شعر اور داء الثعلب اور خنزار اور بلجیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون سے ہے ان سب کو لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم کہتا ہے
یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے متن بیشتر سبب سعفہ کا یہ ہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اسکا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے ۔ زراوند اور زنگار اشق
مقل خرفسل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چاہئے کہ روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین **فصل قوبا کے**
بیان مین قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصاً سعفہ
یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکال
اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدت
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلیظ مادہ جب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمین یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو ۔ بعض قسم قوبا کی تر اور زمونی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھیلنے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
باہم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہو جاتا ہے ۔ اور بعض قسم قوبا کی تقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اودھڑتے ہین اور یہ تقشر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ و خائر ہونے مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص سود کی ہے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر
نہین ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہین دوڑتی ۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن یہ اما دار زیادہ ردی ہے ۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف
منسوب ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج مین دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب وہ حادہ
رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے ۔ جونک لگانی داد
کے مرض مین ایک اچھی دوا ہے ۔ تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت ماء الجبن او سقدر ہوتی ہے جسکی تعیین
مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے ۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سعفہ مین ہوتی ہے ۔
اسیطرح حمام کرنا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے ۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے
ـ ایک قوم کی تجویز ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
ملک مغسول کا جو بطور صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے ۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جائے اور بکثرت
ہو جائے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے
حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے ۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوچہ یا
سرکہ ملا کر اور عسل لبنی سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے ۔ اور کبریتی یعنے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب باسرنش کھالون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے
دانتون سے جو خون برامد ہوتا ہے اوسکے جمے ہوئے چھلکے یا تخم خربوزہ اور بیخ اشراس بروغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سنگیویہ سرکہ مین طلا کرین ہر ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے — اقاقیا اور صمغات اور روغن بخود کو مصاحبت اضمام کی ہو ہر ایک بدن کی داد کیواسطے خواہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے — ابتدا ہو تو یا ہمیشہ اور بروم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے رہین — ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تو قوبا کی ابتدا کو دور کردیتا ہے خصوصاً ہمراہ بورۂ زاج کی اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفۂ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے **دواے جید** صمغ لوز اور نحوی جلوز اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** نجار یعنی برہئی جس سے لکڑی جوڑتے ہین اور سکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کرکے خوب سا یندہ کرین اور استعمال کرین — جو داد مزمن اور کہنہ ہوجاے اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی تر کی ضرورت ہے جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن بخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً با روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ داد پر لفظ سپید طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہوچکا ہے اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان اور ایضاً خاصہ اور خصوصاً اگر اسکی خیر رطبی بنا لین — روغن خردل مین اور سنگیویہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قردمانا اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر نہایت مفید ہے مرکبات قردمانا کو لیکر جسمین اور روغن بخود اور راکھ الہسن کی اور اور کبریت کو صمغ بطم اور حب لبان سرکہ کے ہمراہ لگاتے ہین یہ دوا قوی ہے اور قوبا ے متقشر کو بھی نافع ہے **دوسرا نسخہ** کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن بخود تین درہم حماض اترج قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا طیار کرین **ایضاً** سنگسیویہ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین **دواے جید** حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگسیویہ یا ایک ایک جزو خوب مسیکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کرکے طلا کرتے ہین **ایضاً** کبریت اور دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضاً** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا کو سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین **فصل شور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برامد ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف بخارات بدن سے دفع ہوکر آتا ہے ان شور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے ایرسا ان دونون کا نطوخ بنا لین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے **فصل جرب اور حکہ کا بیان** (تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہوجاے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہوچکا ہے — یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے — اکثر اس مرض کی پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازبس قبیل اور انجیا کے سبب سے ہوتی ہے — جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور رہبت ہو وہ بھی جرب طب مین داخل ہے — اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کو دور سے دکھائی دیتا اور حبس آبلہ کے سبب سے بہ تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہوا اوسکی خلط زیادہ حاد و تیز سمجھی
چاہیے۔ جو دانے چھوٹے اور چوڑے ہوں اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے۔ جو اسباب
پیدائش مادہ جرب کی ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد
قمل اور سعفہ اور حزاز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے۔ جرب اور حکہ مین
فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین حدت
اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو او
ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اوسی طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہوں اور تحلیل یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ تنا
نہ ہو۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض
کی خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ۔ یا بسبب غذا ہای غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے
کیموس ردی تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکہ کبھی
محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کہ جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا۔ سن شیخوخت میں
جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب متقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتی ہین۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ
حکہ کا دونو جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے۔ جملہ اقسام کی شیرینی
سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر انگلیون کی گھائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیون کو اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر
ہے۔ جرب عظیم اور فاحش کی دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کی ہوتے ہین
جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سحج امعا کا نہ ہو۔ علاج جرب کا
علاج اول اور افضل یہی ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاوے دوای مناسب سے اور بلغم شور
بھی خارج کر دیا جاوے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ادویات کا استعمال ایسی چیزون کا کرین جو تلطیف اور تبریدہ بھی کی ہون
اور سرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو
بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرکر
سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے
کہ ہم ہر وقت غسل جنابت کو بدن ملنے کا حکم کرتے ہین مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ
طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج اوسمین ملا کر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین
مامیران بھی شریک کیجاتی ہے۔ ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب
ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کرکے ایک سے دو ثلث کی اندازہ جوشاندہ کی
کی مائیت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیارشنبر بیس درہم خوب بھگو دین جب اچھی طرح بھیگ جاوے چھان کر ایک درہم غاریقون ملا کر

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری
سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور
ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل حشو کے نم ہو جاے بعد تیسری بار کو اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بننے کے لائق نوبت آجاے اور
گولیان بنالین دوای قوی جرب فرمسن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم قند سپید
مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی
اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر بڑھائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ردی مرض سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے درپے
تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر
پینے کے بعد چھوڑ دے بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو
اور اگر تیج اسہال اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس
سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگو کر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو
مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا متحمل نہو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو
نافع ہین ایضاً رب ہلیلہ زرد جو اسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ مین سوکھا کے طیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم
سے دس درہم تک ہمراہ خشکہ کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کے واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب
جملہ مسہلات جنطیانا سے اسیطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرنا بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر
اونکے رب اور حبوب طیار کر سکتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین
اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور عصیر شاہترہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے
۔ ادویہ منقیہ جو برفق تنقیہ کرتی ہین اور اونکے قائمقام یہ دوا بھی ہے کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار
شربت بوزن پنج خمسہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور دو ہر واحد ایکدرہم زعفران
تین درہم ایضاً وہ دوای قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمین برنج داخل ہین اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین
درہم تک استعمال کرین۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہو اور مرض بدستور باقی ہے پس
اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط جَو کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاے گی۔ کہتے ہین کہ صاحب
یابس اور حکہ شقیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سے تین درہم اور نصف وزن اوسکا سکنجبین وغیرہ پلائی جاے اور بعض اطبا اس
دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا
ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندہ کر اور
روغن گل ملا کر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سہل تر نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران
ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام دوای تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اسکے واسطے تخم
رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار ہمدہ وغیرہ

جسمین قوت تحمیہ بھی ہو پسینہ آکر کھینچنا اور بنفشہ وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاوے۔ اسیطرح آب عدس اور بکری کی مینگنی اور سرکہ طلا کرو دھوپ مین رکھیں تاانکو خوب گرم ہوجاوے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب تحنیا کو اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد ان معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر مع آب شستر کو ایضاً مشل سے نجوان سکے ستا اور شاہترہ ہمراہ دودھ ہلیلہ زرد چار درہم مشل نسل و چند جمیع ادویہ کے اور ادویہ مخصوصہ واسطے جرب کو دیتا ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا در تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے بلوط کہنہ و رمان حامضہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اور سی گیہون کا آرد کی جیسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکے کے اور حب بطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیساکہ ہوتا ہے اور نشاستہ گندم کا اور عصارہ کرفس طبیخ حلیہ آب پوست خرنوب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور علک الانباط آب لفاح ملا کر اور ریتانج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور قلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بیشتر وہ سرکہ جسمین وقلی بھگو کی بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے۔ مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلا تین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بار بار جاتین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوای جید مرداسنگ اور زاج جیر ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ تیز مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینہ تک اسی حل نداوہ مین رطوبت کو ذریعہ سے تری کا فعل ہوپہنچا تین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ مفید ہے اور بوجہ حل نداوہ کے لذع بھی اسمین کم ہے جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیاے حادہ بعد محلول ہونے کے حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہین۔ کندش اور زنیق مقتول اور خبث فضہ اور مرداسنگ اور کبریت اور فتیلہ و قلعی و مس سوختہ اور سماق اور نوشادر اور ملح منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گا قدان اور پلیدی سنگ اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قفار المحارہ۔ از خنا پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پہ چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید نانکھوا ور مسکہ اسی طرح ملین تا انکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاوے۔ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالۂ جرب مین کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ مین سے یہ ہے زنیق مقتول برگ کنیز اقلیمیای فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کر سو رہین صبح کو حمام مین جا کر بدن کو دھوتین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوتین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دوسرے

سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسواتین اور بروقت حاجت کے طلا کرین ایضاً کشتہ سیماب اور میوہ سائلہ بزر البنج اور قسط سب اجزاء ہموزن ایضاً کندش ایک جزو بکری کی مینگنی تین جزو سرکہ ملا کر طلا کرین جب ادویہ قویہ جو محلل اور خشک اور کھانے والی ہین استعمال کیجاتین اوسکے بعد روغنہای معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کی علاج مین ماوہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جن دوا مین شستہ

سیماب پیٹ یا پرچتی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضا کی بہتی سے دور رکھنا چاہیے۔ حکہ یابسہ کا علاج یہ ہے استفراغ کی اگر تنقیہ کی حاجت
بھی ہو اوسمین اور یہ ہے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں بشرطیکہ اوسکے رہنے کا تو ثر جیدہ تبدیل ہو پانی گرم پانی سے نہانا اور
مرطبات وغیرہ کا استعمال کرنا قسم ادویۂ باردہ خصوصاً اگر ان ادویہ میں عصارہ افیون بھی داخل کیا جاوے جرب یابس اور حکہ
یابسہ کا علاج قریب قریب ہی ہے۔ نرم اور سکنک وہ یہ ہیں جو خشخاش سرکہ میں پیس کر استعمال کرنا ہے ایضاً مکوہ سرمن ایضاً صبر کو
آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہو اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی۔ اور یہ قیمتی
میں ایک قیروطی ہے جسمیں افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ اور یہ قوی میں سے یہ ترکیب
ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر طلا کرین خصوصاً خصیون پر ایضاً بکری بریان اور قطران اور
یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون سرین و شرمگاہ کی اوٹھتی ہے بطور شیاف کے لینی چاہیے ستانج کو علاج حکہ میں جو خاص اونکو عارض
ہوتی ہے اس دوا سے نفع ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سونٹھ کے ہمراہ لگاتے ہیں۔ استحمامات اور نہانے کے پانی میں جو ادویہ
حکہ اور جرب کی مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا اوسکے
مرضاء جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمیں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور یا یہ ہو مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم
معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفہ کو استعمال ادہان اور غذا میں نرم کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام
اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب یابس کو نافع ہے

فصل حصف کے بیان میں

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے
بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنی خار دار پیدا ہوتے ہیں گویا وہ بثور ایسے جو ادسے پیدا ہوتے ہیں جو
کسل اور تعب دینے میں بسبب پر ثقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق برابر
ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ
سطح جلد میں محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے
۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہو جاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا ہو انہیں وجوہ سے ہو وہ
احتیاطاً استفراغ اخلاط کا عادہ کر لیا کرے حصف کی بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر
پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کو مالش تربوز کو مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب
پسینا برامد ہونے کے بعد اوسکے شاہسفرم کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آب مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف
کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اوٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھیگی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار
نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلو بخارا یا تمر ہندی کی ہوں اختیار
کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو برامد عرق کو مانع ہوں جیسے طبیخ آس اور گلسرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جوش
کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی جملہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور رفتار کو

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہاں پسینا زیادہ نکلتا ہو وہاں نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہاں ٹھہرنا یا ہوادار پنکھے
سے پنکھا کر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا ۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور
تھمن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ طلا کرے ۔ ایضاً وہ مسوحات جنمین مجیٹھ اور مرداسنگ اور خبث الحدید
اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور ذریرہ آس ۔ اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور وقاق کندر ۔ کبھی نخری نمک
یعنے سرشیم ہای بھی ضعف کو نافع ہوتا ہے پانی مین گھول کر ۔ اور بیشتر ضعف قوی مین استعمال مومیج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت
ہوتی ہے ۔ اگر ضعف کی وجہ سے قرحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفر اور مانو اور گل ارمنی اور اسپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور
مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے ۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور ردائت انکی زیادہ ہوتی ہے
اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکے پکڑلین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے **فصل**
نبات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اوسکا
جید ہو ایسے شخص کو رات کو وقت یا سرد اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو
نبات لیل اور ہندی اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہوجانا چاہیے اور احتباس
دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تخفیف پیدا کرے اور بخارات
کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو
اور اس سے بہ ہضم اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات وہوای شبینہ جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے
اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے ۔ خاص حالات سے اس مرض کی
یہ بھی ہے کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا
ہے **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور مرہجات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین
اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہای بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی
حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین ۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہے ان سب دواؤن مین جنکو اس مرض سے خصوصیت
ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور ملین ۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر ۔ آب کرفس تر
ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے ۔ نہانا اور سرکہ بھی اس مرض کو مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل**
کے بیان مین مسّون کو ثالیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گڑی ہوئی ہوتی ہین اور
عقف مزمنہ یعنے پیچدار اور جھکے ہوئے ترچھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدایش کا
فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک بلغم
سے مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے بسبب جفاف اور کثرت
کو اور نہ ہوسکے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کر کے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون مین کہ اونمین
بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور اوسی خون مین رگہای کوچک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت

مجتمعہ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ ثآلیل پیوست کر دیتے ہیں انتہی۔ اعفونت ہوا اثر کرطوبت سے
پیدا نہیں ہوتی اتی خصوصاً جیسے کہ خون اثر اصلی جو مزور ذاتی حالت میں زیادہ حار ہو۔ کبھی ایک عشرہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور کبھی
بڑا ثؤلول بسبب استحالہ کا اوس بخار کی بقوت اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو متشکل کر لیتا ہے جو بذریعہ
بخار کے اوس عضو میں آتی ہے جہاں وہ ثؤلول پیدا ہوا ہے پس اس غذا کا استحالہ شدہ میں یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے
اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہیں حبث ہ بڑا مسئلہ او کھیڑ کر پھینک دیا جای یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جای
وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہیں ۔ جو بڑے بڑے مسے ہوتے ہیں اور اونکے سرے اور نوکیں جیسے کیلوں اور میخوں کے سرے
ہوتے ہیں ایسی ہوں اور جڑیں اونکی باریک اور پتلی ہوں اون مسوں کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہوں
یا کسی طرف جھکے ہوے ہوں اونکا نام قرون ہے ۔ بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے
کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لیں اور حب وسکانید اور ریگہ وغیرہ شگافتہ ہو کر برامد ہو چلا ہے کہ اور زیادہ شگاف دیکر
اوسے نکال ڈالیں اور باقی نہ رہنے دیں علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے
یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور
تدابیر جو کہ بیان ہو چکیں ۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمیں تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کے واسطے
جیسی مالش مسوں کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صابن ہو کہ تین روز تک تھر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے
اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان سے ۔ الضاً بورق الخبز اور چونہ الصبر اور زیتون خام اور جوز مائج بھی جید ہے
اور تازہ برگ آس ثؤلول خفیف ہر قوی [illegible] اور جوبہ تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بانیکہ اسکی لگانے سے
ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثؤلول میں لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست رلیشہ ہاے غرب کا اور اوسی
کی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ ۔ ادویہ جید بالغ النفع میں سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کریں اور منخل میں چھان کر
آب سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں بطور ضماد ۔ قوی ثآلیل کے واسطے چونہ اور ہرتال اور صحجی سے طلا طیار کریں خصوصاً اگر سیماب
کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور ریلبوس کو سپندہ کے فضلہ کے ساتھ الضاً فرفیج
ہمراہ زرنیخ کے الضاً عسل بلادر مسہ کے او کھیڑ ڈالنے میں قوی علاج ہے اور شیر تیوع یعنے درخت شیر دار جیسے مدار اور
تھوہر وغیرہ اگر مکرر اوسپر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے ۔ جو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کیلیج بہت
اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے ۔ کلونجی کو پیشاب میں پیسکر لگاویں عجیب تاثر ہے اور تلخہ مرغ بھی اسیطرح ۔ اور حلتیت اور مرہم
حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہیں اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے ترکیب معتدل پوست جوز تر
اور زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالیں اور مسہ پر چکنیں الضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچدرم تخم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم صحجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کے
ہمراہ اوسپر طلا کریں ۔ منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے او کھاڑ ڈالیں کبھی پرون کی چونگی یا چاندی یا اور
لوہے کی باریک باریک نل ایسے کہ مسوں کی مقدار او نمیں [illegible] جاے مگر بدشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور بارہا

اون ثلیون کی تیز اور شکل اونکی مونھ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے ـ یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین یہان تک کہ اوسکی جڑ کھچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد لگادین ـ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرے اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعرہ یعنے گہرا ہوتا ہے جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندا اور اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد لگاتے ہین ـ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نپاوے بعد ازان مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا

فصل قرون کے بیان مین

قرن سنیگ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون قرونیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت پڑ جاتی ہے کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنے والون کے محاورہ مین گھٹھے پڑ جانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہو جاے کہ چٹکی سے یعنے ناخن سے کھینچنے سے کچھ اسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہو چکی ہین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین

فصل شقوق کے بیان مین

جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبوست اور خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی ردائت اخلاط کسی مادۂ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہواے گرم جیسی لو ان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آبہاے قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جنمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جنمین قوت قیر یعنے رال کی ہو ـ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور و خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے

علاج عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اوہان مرطبہ کا بکثرت استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد مقشر ایک اوقیہ تک مرزنجوش یا آب مکوہ سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ تدبیر کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اغاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوئی ہون یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب اور قطران اونمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے
جاتے ہین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال محرور کے ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا**
علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جاتی اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی خالی رہے یا برودت زائد ہو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے
پہلے ایسی تدبیر جو دافع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل اسکے کہ خشکی زائد ہو ہونٹھ مین پیدا ہو اور بسبب شقوق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اظہار
کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ زوفای تر تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے استعمال
کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا پانی کے اندر کا باریک چھلکا خواہ لہسن
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے شقوق کو روک دیتا ہے۔ جب شقوق پیدا
ہو جاوین اوسکے لیے دوای جید یہ ہے اروی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد
لگاتے ہین یا مازو ہی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جاوے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحیق مذکور کو ملاتے ہین اور استعمال کرتے ہین۔
یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھایا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید گی کو نافع
اور بہت مفید ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب بخزہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس
اور خشکی اور تشنج جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ اوہان اور
چربیون کی کرتے رہین خصوصا روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن چینی بدرجہ غایت مفید ہے چربیون مین گاو اور بھیڑ کی چربی اور
حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جاوے کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور الیہ یعنی چوتڑ کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شی ٹپکتی
ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی بھی ملنا خصوصا جوشاندہ حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر
یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ معزیہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑی جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ
کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کثیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جاوے
عجیب النفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے ملغمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے
ایضاً قطران ہمراہ طلحین یعنی پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ
نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے
پھٹ جانے مین استعمال کرین **ایضاً** بیدانجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بیدانجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ
جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین
لاتے ہین یا سرطان نہری کو تشریح کے ساتھ پختہ کرین **ایضاً** روغن زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم **ہماری مجرب**
بہت عمدہ یہ دوا ہے کثیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور کندر کو

بحتی شیمین اور حاشا ایطلم کو ہموزن کسیرہ کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملاکر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ
جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی مترجم کی مجرب دوا
پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب
اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبودین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال
سے صحت ہوجائیگی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاون کا جو سجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج
کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف
دواسے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیئے **اونگلیون کی گھاٹیون کا پھٹ جانا** اسکا
بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ**
یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج - قطاۃ اور زیر کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً بحالت
بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑجاتا ہے - لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا
قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کردین اور رادع کا استعمال شروع ہوجاوے - اگر مریض کی ایسی حالت
ہو جاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کرلین ورنہ وہ خود چبھین گی
یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیئے تاکہ
زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑجاے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ
ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوش
اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنے جن حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت
اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور میتھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا
جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ یا لحسن یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین - بخر یعنے گندہ دہنی کی بوی بد کا علاج
تو امراض فم مین مذکور ہوچکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ
استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیئے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین جو جید الہضم ہو بنظر
اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب
نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو - نہار منھ ایسی چیزون کا استعمال کرین
جو عرق اور پسینہ نکالتی ہین جیسے سلیخہ اور زرنباد یعنے پل برنگ ایضاً کرفس اور حرشف اور ملیون - جو چیزین ادرار بول کرتی ہین
خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے
ہے جیسے ملیون بدبوی جلد کو نقیع مشمش یعنے خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین
بدن پر آب الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور میسوسن اور طبیخ نمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش بلکہ بھی برگ بید ملا ہو
اسیطرح آس کی جو پسا ہوا ہو اور خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کرکے اور مرزنجوش ورشا ہسفرم اور شکوفہ برگ اترج اور پوست اترج اوسکی چھالکہ اور برگ بید اور برگ سوسن بھی نافع ہے ایضاً
اقراص ورد ہمراہ مسک کی ایضاً منافع اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن بھنگ
وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس ورد وغیرہ **فصل بیان مین صنان کی** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہے
صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوس منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس
آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیربغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان
کی پیدایش مناسب ورادلی [illegible] ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجای جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان
بن جاتا ہے - علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مونی سے کرین اور قلیمیا
مغسولہ اور خاکستر آہن سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط
کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک ورسنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزو توتیا اور مرداسنگ
سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کو ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** ورد احمر
اور سک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد ست دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور لطوخ کے استعمال کرین
فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاوے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور ساذج تفاح [illegible]
میوہ شامیہ جو بنی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد اور تفاح کو
اور ساذج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوسپر گلسرخ اور اطراف
آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق
بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط افغانی
سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاخہای مرزنجوش سنبل سوریتیہ ہر واحد چار درہمی یمنی زبان کی اسکو شراب مین حل کرکے
باقی ادویہ کو آب تمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی
سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنے وہ گل مختوم جسپر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیلیس
بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک وقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد
تین وقیہ خشک مورد آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز
کی بوی بد کا بیان** لعد ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا
ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انہین پیدا کرین جیسے اشترغاز
اور لیسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم اس اثر کو دور
کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہین جیسے ہتیمی کہ پسینا اور پیشاب
کو بدبو کم کرتی ہے اور براز کی بو سے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کو جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین ایضاً بدرات جیسے ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا **فصل قمل و صئبان کے بیان مین** جو مادہ رطب السیالہ ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہو کر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلاے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خزاز اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداوت کمتر ہے اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد و در ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندۂ حیات کی موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بلکہ یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے قمل بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صئبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد بر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہوتے ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی غسل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ متعفنہ کا استحالہ نہونے پاوے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع ہو اور تخم ہی چلے جاتین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کراے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہاے اور اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے تمسین کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت منسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے ایضاً برگ حماض بھی لعد اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ رمان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزرکتان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن قرطم یعنے کڑھ نافع ہے اور مانع تولید

مسہل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور نمام اور جعدہ اور انیسون اور مشکطرامشیع
تخم انجرہ اور برنجاسف قردمانا تربتیب جند بیدستر شیافہ ماہیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب اور ویسے
سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور زرنیخ فوتنج
جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر مرارات یعنی تلخ چیزین جس وقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین بخورات مین تبخیر
کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ
سرخ اور بورہ ان سب کو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سفید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل -
رائی اور کندش دونو کو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیس پیسکر کشتہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے اسطرح
وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران
ملکہ گاڑھا کرنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاے یہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران حنظیانا اور ہڑتال اور روغن سوسن ایضاً مویزج اور برگ
دفلی اور تسب یمانی ایضاً حمام مین شیافہ ماہیثا ایک جز بورق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ ہموزن سب اجزا کو اور بعد
خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی
یعنی مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین چوتھا
مقالہ اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے **فصل**
ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے
پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا ہی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳)
یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر
تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخۃ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس
تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے
جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف
پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب
سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام
بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب
لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اوسے قبول کر کے
تغذیہ بدن نہین کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنی بلغمی کے
(۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب
ہوتا ہے اور قوت کبد مین ضعف اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندرو

بدن میں پڑکے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی
اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداوت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات
تہ بر تہ بستہ اور منطبق ہوجاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی
ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کردیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے
کہ اوسنے مسامات کو بند کردیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے
اپنی اپنی علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے ہے یا وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور
مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے - خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات
کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہوجاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر
غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً متحلل ہوجاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے
ہموم اور غموم یعنے رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے - جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہوجاتے ہین
اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہوسکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا
عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقاے قوت اور مدارات ضعف کی ہوسکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال
ہو تحمل کرسکین اور ہضم ہوجاے - جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کرسکتا ہے اور تمدید یعنے کھچاو
اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو - آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا
اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور
سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہوسکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی
حفاظت کرنی مانع لاغری ہے - انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت
ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے - ایسی تدبیر کرنی جس سے
غذا مع اعضا محتبس ہوجاے اور نفوذ اعضا مین نکرسکے اور محتبس ہوکر غذاے مذکور متعفن ہوجاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور
ہے - فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونھین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری
اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے
اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو
ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ اپنے
مقام پر مفصل مذکور ہوگا - جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہوجاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج
واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا
ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے
خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا ہی

اقتصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا ایسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحلل ہو جاتا ہو اور
جزو بدن نہین ہوتا ہے (۳) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت
کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے ۔ موٹے سست
او محکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے ۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین
اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جبکہ دونون اعضا کے جانبین مختلف
ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھو مگر بندش پٹی کی
ایسی ہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاوے گی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے تنبیہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاوے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاوے مالش کرین (۴) اگر مسافذ
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تو تفتیح مسامات کرین ۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان
مین بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور اسخان کے لازم
ہے جو بذریعہ مسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی
مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون ۔
بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان
اوسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شئے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اونکین او وہ ہیں
جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پہ
سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات
پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر بحد سے مقوی قوای طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر
مبدا اسباب فربہی کا ہے ۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور مقید قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جاتے مسمن
بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہے اور
گوشت سخت پیدا کرتی ہے ۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنے ڈھیلا اور متفشی یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے
جو ہلیلا ہوتا ہے ۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے
اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے ۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے
مگر نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھاکر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے
اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے
ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سبب آدمی

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدد
جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبد ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری
بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جاوے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کہ غذا
منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہے سکنیا خوب تدبیر فربہی کی
اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔
واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکی سوا چند اشیاء غذا کے کہ اونکے ہضم
استحمام مضر ہے۔ محرورین کے واسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا
پٹھی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتدائی صفحہ ماقبل مین مذکور ہو چکا
اور پٹی کی بندش نیچے عضو کی کرنی چاہیے اگر سوی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست
لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین
اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہین۔
ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاوے اور معتدلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی
جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاوے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال
واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جاوے
اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاوے پھر تھوڑا ابھر کر بدن کو پونچھے اور دلک یا لبس یعنے سوکھی مالش کرائے
بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی
مالش وغیرہ سے لگائی جاتے ہین۔ جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا
روغن جو زفت کو سیلان مین لاوے استعمال کرین کہ متحلل ہو جاوے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب تحلیل جاوے
استعمال کرتے ہین کہ جمست جاوے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے تھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی
عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاوے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر
برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کی سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسی بھی
زائل کرتی ہے اور لزوجیت اور نخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کیطرف
کر اوس سے جدا نہین ہوتی۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور
جاڑون مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی
ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت
ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

اجزا اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہوگئی چھوڑ الیا۔ کبھی زفت کی لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نشف
ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلای زفت کرتے ہین ۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ
یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ
ہوجاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصد
ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جس وقت منجمد ہوجاے
اور سرد ہو دفعۃً چھوڑ الینا چاہیے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لبنیٰ بھی ہو ڈالا جاے بعد
اوسکے زفت کا لطوخ کرین ۔ آبہای کبریتی اور قفری یعنے پانی زمین ہای بے گیاہ کہ یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا اطراف
بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کردیا کہ وہ
لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا ۔ جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے
کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر ۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا
وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ
خون کو بہت جلد جذب کرے ۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور ناامید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا
نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے
اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوای مالش کے اور ذریعہ
سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر
کیجاتی ہے ۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت
ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج
ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے ۔ اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناول اور حقنہاے
مناسبہ کو بیان کرین ۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پختہ ہوں اور حبس غذا کا معدہ مین کرین یا
امعا مین تھوڑی دیر تک تاکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر
مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد
بعد ازان اوس غذا کو لیتا کر عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویۂ
خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا ہین ترتیب حبید بلوام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ
اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملاکر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات
تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے
ایضاً ایک کول بادام سپید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنالین اور صبح
شام کھایا کرین ۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کسیلا یعنے خوب اوسکی نصف جزء قند سپید

ہموزن اسکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کرین بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف چہارم کیلیچہ بار لحم بیدا بخیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسمین
ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص برا یعنے ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا
ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری مٹی کی خورش اور
سدہ ہاے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض پیلیہ سے پیدا ہوا اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زبیب جید لیکر اوس پر
بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید
اور ایک کف اجوائن اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے نہار
بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبیذ قوی
تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب رکھتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کتیرا اور تخم خشخاش اور
بوز جندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹکر مشکہ مین جوش دین اور اوسپر روغن
آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈالکر حسو پختہ کرین
اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درہم خربق بیس درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم
چاہئین اور سوم حصہ مجموع کے تخم سمید اور اسیقدر یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بھیڑ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونوکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بناکر استعمال کرین
اودیہ فربہی آور کی تفصیل مین منتخب ہی لبوب ہین اور روٹیان دوا ملی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کی
اور کسیلا علاوہ نفع تسمین کے سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے
اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور توبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے
گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکاکر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے ذوغ رائب خلو یعنے مٹھہ میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح لستہ نہ ہوا ہو اور نہ
اوسمین ترشی نے تاسن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا لستہ ہونا شروع ہی ہوا تھا اور دہنیت اور برآہی بھی اوسیوقت اوسکی
چھاچھ یعنے مٹھا بنائین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھہ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹے
صبر کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہوجاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ملتوی رکھے اور رات کو جوزہ یا
فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا
کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکلکر غذائے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ مین تر کردے ایک شبانہ روز تک
اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پروردہ کرین یہ بھی جائز ہے اوسکو بعد

پانی تخم خشخاش سفید تخم خشخاش سیاہ ہر واحد گندم اور جو ہر ایک بیس درم اور سبز مونگ بیست گیہون ہر واحد دس درم اور بادام بیس عدد پستہ پچاس عدد سبکو بھگو کر پیسین پھر روز اسمین ایک سیر سیر ربع
شیرہ تازہ اور روغن بادام اور شکر سفید حل کرکے پئین اور بعد ازان اوسکا روغن بادام اسقدر استعمال کرین کہ متحمل ہو ایضاً روغن حلیبا ایک رطل پانی میں
نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جل جائے اوسمین ایک وقیہ قند ملا کر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر
ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بنا کر تناول کرین ایضاً آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مثل مقشر خشخاش
سفید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزای مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز شکر دو حصہ طیار کرین پھر گھی کے دودھ
مین اور صبح کو تناول کرین ایضاً بھنگ کو پہلے پانی میں شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانی میں جوش دیکر پختہ کرین اوسکے بعد پانی او
بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ میں سکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک روئی میں بھر کر تنور میں کسی اینٹ پر رکھکر پکائیں
جب روئی سرخ ہو جائے گویا کہ گدر ہو گیا ہے دوا مذکور کو روئی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اوس فتیت لیکر روئی
مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوای عجیب** بھنگ کو
پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکا اور براد اوسکے چھڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے
کے قابل ہو جائے پھر بعد پیسنے کے چار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور بروقت سونے کے
پانچ درہم تناول کرین ۔ یہی حیز لین اور لاغر آدمی انکو کالنج وعنب الثعلب ورکا ہوا ور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیا کسنیری
اور انکے لیے ہین ۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہو گئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جسکا بیان مرض دق میں ہم کرچکے ہین) حاجت ہوگی
ازین قبیل یہ دوا سرد مزاج والون کے واسطے ہے ۔ خرنوب سفید تودہ ریگ تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ
حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان بزر البنج عاقرقرحا خولنجان بہمن سفید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم
نخود ابیض ایک کمل پہلے نخود کو دودھ مین بھگوئین کہ پھول جائے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل
سویق کے پیسین اور سب اجزا کو ملا کرین اور آٹھ مغز روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو
تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخود ہر واحد نخود
کسیلا دو جز زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سبکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن
اوسکے جز سمید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربای روغن دار مین ڈال کر
قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الشحمین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمین
ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکی تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر درہم ایک قدح پیا کرین اور اوسکو بعد
سویق کا استعمال کرنا چاہیے ۔ لعبہ بربری سویق مین ڈال کر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی
پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے ۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہو گئے ہون اونکا علاج
مرطبات معلومہ اور تدبیر توفین سے کرنا چاہیے اور اسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگون
ہمراہ حبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جاسے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو
قریب دین جیسے بحیرہ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا سا گندہ بیروزہ شریک ہو اور حقنہ ہای مرکبہ اسی اثر کے باعث کے

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ کرنے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزا اور نخود اوسیاہ ہر ایک سے چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر سبکو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاسے اور سری بھی گل جاسے اور سبکو چھانین اور شوربا مع روغن وار تین اوقیہ اور دو درم دو اوقیہ رقیق لوزا اور کدو جو تین ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین **فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ** ہر ایک عضو کو فربہ کرنیکا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤن ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا عضو عضو کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھیرا دین اور غذا کو بطرف طبع عضو غذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاوے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر اوسپہ محمرہ پھر دلک محمر پھیر دلک قوی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ حلق بری کو جو کہ تہائے سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کیطرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی طول و پیچانے اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے۔ اطبائے کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹا پن اوسکا جاتا رہیگا۔ **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نفوذ یعنی بر جاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح و حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برامد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثناے روانگی مین ایسے خون چھلکے خواہ اوس سے کسیقدر پہلے ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خالصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتداے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کو بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب
رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین ۔ بھوک اور پیاس پر بالکل اونکو
صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت
ہے ۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لا ولد رہتے ہین اور قوت جماع
اونمین کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ
بھی ہو جاتی ہین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے ۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج
کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل
اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جسکی قوت اونکی ضعیف ہے
فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بسبب ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک
کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور سدہ عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے
اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دواے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا کیونکہ
کہ حرارت غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے ۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری
اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکو
ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی سے حمام
اور ریاضت شدیدہ کرنا ۔ اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو از قسم
غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روغنی اونکو خبز خشکار اور خبز
دینی ممکن ہے اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین ۔ اون لوگون کی تقلیل غذا ہے
زیادہ چربنا اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے
بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک
ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ
اور درشت ہے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیئن کپڑے خشونت دار اور کھر کھرے اسیطرح فرش خواب بھی
خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم کثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات
بند ہو جائین اور بدن متحصف ہو کر یعنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے اونکے
بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلل مقدمہ اجتناب ہے غذا وغیرہ کا پھر اگر فصل کرنا ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو
کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا ۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے
اسلیے کہ قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے فربہی پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے ۔ جو مزاج موروث فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا اعادہ تسخین سے کرنا چاہیے اور
اگر حرارت معتدلہ موروث فربہی کی ہو او سکا اعادہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر شدائد ازدیاد فربہی
کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے
ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین ۔ واجب ہے کہ اونپر تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور
استفراغات کا لگا جاوے اسلیے کہ بعد ازان تدبیر یہ ہے اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنی مین لوٹا
معین ہے (۱) اثر یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انفتاد یعنے لبتگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی
معرض تحلیل مین آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ اوز پیدا کرکے اخلاط کو خفت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے
کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتی ادویہ
ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت
رکھتی ہین ۔ مگر وہ ادویہ معدہ لنفوذ چاہیں کہ جب مختلط بہ غذا ہو جاتین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور تو جیہ مواد
کی روا فضح عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکر سکین ۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جلد پر اپنا اور غذا اکثر کو
اور اسوقت انکا فعل اولی شروع ہوتا ہے ۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط
کرین سوائے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے
صادر ہون ۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہیں بعض
عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند دحرج فطراسالیون جعدہ سنبل روس مین بھی قوت لاغر کرنی
کی ہے جیسا لک قوت کہرباکی ۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس ۔ اور زاج بھی
لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی شہد لاغری پیدا کرنے مین مترجم
ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ
جاتی ہین اونکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکاکر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ ضعیف
جلد کشی کرلیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم سے در
ترجمہ ہوتی ہے **ملحق مرکبات ادویہ صفت دوائے مرکب** زراوند دحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم
سکے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد نیم درہم سب دوویہ ایک خوراک ہے **دوائے قوی** بیخ
قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** تخم نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر یک
جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بعد ایک مثقال کے ۔ ادویہ ملطفہ سرکہ
سے سرکہ اور مری کی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے
کہ سرکہ سے پرہیز کرے ۔ نہار او مکہ کر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو
بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اونکو تبدیل نہ کیا جائیگا۔ اسی واسطے ادویہ ملینہ کو بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہیں اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے تعمل
ہو اور [illegible] ملینہ ہو جاتی ہے اور عروق کو خوراک پہنچاتی ہو کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اوسکے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی
ہیں اور [illegible] اعصاب [illegible] وہ غذا نکل جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہوں پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جا
اور [illegible] ادویہ ملینہ کی ہو جاتی۔ منجملہ دیگر مضعفہ یعنی لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کی تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ
نبیذ [illegible] پیدا کرتا ہے۔ دوائے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور اثردیا اور دوالک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر
طلا کرنا دواؤں کا ان لوگوں کے واسطے ایسی چیزوں کا لازم ہے جو مبرد ہوں اور مجفف ہوں قوت جاذبہ کی اور انمین ادویہ میں کسیقدر
سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کریں جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال
کرنی چاہئیں۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائے استحمام ہوائی ہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اوسکی
پایدار ہو نہ ایسا کہ فقط جذب پیدا کرسکے اور اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر
بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اور اسکے بعد استفراغ لینے تک کرانی چاہیے اور اسکے بعد غذا کے سبب
یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزیل اعضائے جزئیہ**
جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اس امر مین بھی اونھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب میں
مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مخصوصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہوں پر جدھر سے غذا اس
عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر او غذا کو بطرف
مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلایہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہوں یہ دوا ہے **نسخہ** اسکا
قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کریں اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا
کرتے رہیں برادہ حجر مس طلا یا طلا لگاتے رہیں سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے ایضاً
طین حر اور مازو دونوں کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اور اسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالیں اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ
ایسا ہی کریں۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کریں اور خوب سخت بندش کریں اور تین دن تک
سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کریں اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض ضماد کریں اور اسکو تین روز تک نہ کھولیں اور
مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کریں اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہیں **فصل بیان مین داحس کے**
(ہماری زبان مین لبھری داحس کو کہتے ہیں) داحس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی
صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑجاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت
پہونچتی ہے اور کبھی داحس متقرح سے مادہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت اونگلی کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت
ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے علاج اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے
علاج مین داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنی رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط
کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا بیان بھی کرنی ضرور ہے اور ادویہ مخصوصہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کریں

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور بیشک مازو ابتدا میں بہت انفع ہے خصوصاً ہمراہ نشاستہ یعنے نسبوس کے یا ہمراہ سویق جو کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول میں جو سرکہ میں نکالا گیا ہو وہ بھی زیادہ نافع ہے مازو کو ملکر ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادہ عاج اور اقاقیا جسکو چاہیں ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد میں ملاکر یہ بھی استحکام مرض کو نافع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں اوسکو ڈبوتے رہیں اور تسکین درد کی واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب میں یا جلاب میں گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمیں لگنے نہ پاوے سنج سوختہ اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب میں پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہے دوائے قریب الداخس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کریں یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ تھمکر ایک ہی جگہ ٹھیر اوینگی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داخس میں پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے پیشتر روغن گرم میں ڈبوکر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بیکرار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے زمانہ وسط یعنے تزید میں کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہوں الضماً لعابات ملینہ اور جربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موساس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہوجاوے پھر اوسپر تخم مرو اور بزرقطونا دودھ ملاکر رکھنا چاہیے۔ اور قریب انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت میں گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہوجاوے اوسوقت چاک کردینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمیں ہے خارج ہوجاوے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزوں کا ضماد کریں جو قوابض ہیں جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق بنق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور جب متقرح ہوجاوے پس خنثیٰ کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسیطح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر اور انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا یا کریں اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا گیا ہے اوسے کاٹ ڈالا کریں مرہم جید جسکو بولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد میں ملاکر مرہم طیار کریں الضماً مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داخس پر لگا دیں اور خوب بندش کریں پانی اور تیل سے بچائیں مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جزو زنگار نصف جزو ماء العسل ملاکر مرہم طیار کریں اور داخس مزمن اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال علاج لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جس وقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

اب ۲ ! رو بیان فرکردیا ہے **فصل** اذان الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان میں اور تقشر اظفار اور جرب اظفار
کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہیں ۔ جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی
ایسی ہے کہ اجزا اوسکا وہ جدا ہونے کی نوبت ہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاو پیدا ہوجاوے اور چبھنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو
اذان الفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور اوسکے تنقیہ
بعد تنقیہ کے چاہیئے کہ اشراس پیٹھے بیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھہ درد شراب ملاکر ضماد کریں یا الجمل الفار کو بریاں کرکے خصوصاً
روغن گنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب استواری سے بندش کریں اور حرف اور نمک خوب کوٹکر
لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور قوبا ناخن کی کٹ جاتی ہیں اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہیں اور اشراس اور نمک اور دردی شراب اور
اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہیں اسیطرح مصطکی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو
عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلٹ
بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاطع پیٹنے
اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ
پورا ہونے نہیں پاتا اور بار بار چھونے اور چبھنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ
بدہیئت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلئے جو غذا حصہ مین ناخون
کے آتی ہے اسباب مذکورۂ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہیں پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے
اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا
جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہیں اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے
اور زور و شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ
استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاوے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہوں جب بھی تنقیہ عام کرنا
ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے ۔ جو شخص شیلم کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن
برابر ہو جاوینگے ۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیئے
اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ
ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو
اسیطرح ضماد کرنا الفل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر جند بیدستر
اور حنظل ہاتھہ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچے دیں اور جب نرمی آجاوے ناخن کو درست کریں ۔ صمغ
سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے ۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگاکر ناخن کو
باندھا جاوے وہ بھی تلیین کریگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہیں تا اینکہ ناخن نرم ہوکر آوے اور ہمواری
اور درستی ہو جاوے **فصل** حیلہ ناخن اوکھڑنے کی بیخ جو ناخن اپنی صورت اور رنگ میں بدنما ہو جاوے اور سب طرح کے عیوب

[illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] تاکہ اوسکے عوض اچھا اور درست ناخن جم جاوے [illegible] سرکہ [illegible]

کرنا ہے اور [illegible] اوسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہو جاوے پھر [illegible]

السرو کوٹ کر ایک [illegible]

خشک [illegible] اگر [illegible] ناخن کو [illegible]

چربی کے ساتھ اگر [illegible] ضماد کرین [illegible] ناخن [illegible]

اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھول ڈالین القصہ زرنیخان یعنے سرخ اور زرد

ہرتال اور زردکند حلک اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت

اوس ناخن تازہ کی جو اوگنے کے قریب ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو

نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پائے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاوے اور اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائین گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی

نہین بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے

چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کرے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت

کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دوسری

اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو

حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا

علاج ـ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کرتی ہے اسیطرح تخم لفاح ہمراہ حرف کو اسیطرح

مدقوق سوختہ ہرتال سرخ اور رایتج سنڈفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور عری السمک بھی عجیب ہے

اور پورا اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور بشکری اور بط کی چربی کا طلا کرین خواہ

ملحہ گاو ملا کر استعمال کرین یا جرجیر یا سپنک پیس کر سرکہ ملا کر طلا کرین **فصل** رضی اظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار

لکروہ تبی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان طلیات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا جو پہلے اوس ناخون تک پہونچا ہے اوسمین

انتشار در آیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہے اوسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ

ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج دقیق کوفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ

دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کرین اور چاک اوسی مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاوے

اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑ جانے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی

کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور ورم نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کر کے نرمی سے

ریم کو بھی نکالدین بدستور پھر اوسے درست کر کے باندھ دین مگر چاک کرنا گوشت تک نہ پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی ہوگی کہ اسسے زیادہ ایذا دیگی بلکہ

چھری وغیرہ اوسکو پہونچا ہے ایک ٹکڑا ناخن [illegible] چاہیے اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور نیم گرم روغن بعد ازان اوسپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم سلیقون ہے فقط والحمد للہ [illegible]

خاتمة الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلف الصدق مترجم +

لائق حمد وثنا ذات پاک اوس واہب العطایا جامع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق ہے کہ جسنے قانون کونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور پوشیدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد پیولانی کو طبائع مختلفۃ الذوق وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن انتظام سے باہم امتزاج وارتباط اتحاد اور روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسا عقلای جہان وفلاسفہ زمان کی ششدر وحیران ہے ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا وکامل بقراط وافلاطون وجالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا وفکر آسمان پیما سے علم تشریحات وکشف اسرار الصنایع مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقیقین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز وقصور ہون وہان کسکی کو الکن قدرت قادر قدیر سے معذور رہ جانے انسان ضعیف البنیان بہرحال (ع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست + ہزار ہزار صلوۃ مجید وسلام بعدد کو وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق ومعالج امراض روحانی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنکے ادنے خدام ونسخہ نویس مطب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے۔ صدہا مردے صدا ے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ ودرود وسلام اوس حضرت کے آل وعظام واصحاب کرام پر ہو کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی واجراے احکامات ربانی مین کمال جد وجہد کی اور جان ومال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ ذلیل ونزلیل کفر وشرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیماری غرض وعوض بنحوای فرمان واجب الاذعان کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان سقام ضلالت ومریضان آلام غوایت نے شفاء کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ماہران فن طبابت وکاملان علم وحذاقت وشائقان علم فضیلت کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہے ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول حکماے دانش وفرہنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پراس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضور دل بحیثیت تامہ ادا نہین ہو سکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر وعزت حاصل ہوتی ہے ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی وفارسی واردو مین براہ راست یا ترجمہ ہوکر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد وکم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی وحسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم وفنون رہی ہے وفائدہ رسانی عام خلائق مدنظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی بن سینا کہ باتفاق حکما واطبا ز زمانہ کی بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان واردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اور دوسرے مطابع مین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی وخوش بیانی وفصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر ونایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہولے جلد ثانی مفردات مین

جلد ثالث مطالبات [illegible] جلد رابع حمیات [illegible] جلد خامس ادویہ مفردات و مرکبات مین [illegible]
[illegible] اتمام ترجمہ [illegible] کتب [illegible] مین گذریگا جلد چہارم یعنے کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر فن
اول مین [illegible] فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین — فن دوسرا بحرانین یعنی پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران
مین اسس فن مین دو مقالے ہین — فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین — فن چوتھا
تفرق و اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین — فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چھٹا سموم
کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین — فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجمل بیان زینت کا ہے اور اس فن مین چار مقالے
ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا بیان بشرح و بسط تمام مذکور ہے بامعان نظر اگر غور
کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علماء ماہرین عاجز
و قاصر رہی اوسکے مطالب رکیکہ و مقاصد زکیہ کو اونکے اذہان عالیہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے ورجہ اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم
زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آرب کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ و مد نظر
ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر
اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ چہ نزدیک و دور زبان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا اوسقدر زمانہ موافق ضروریات خورد و نوش سے
فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کماینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استعمال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت
کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و حکما و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحہ عالم
اوٹھا جاتا تھا لہذا اکابر اسے عاقل و دانا نے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان
زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنا بر علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب
ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق و امنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو ہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنابر افادہ عوام
و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہو کر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ
جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب بکمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام مہتممان و کارگزاران کی عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی
مشہور نزدیک و دور منشی نول کشور مین بصحت لائق و فائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کاغذ سفید پر بخط
روشن و واضح ماہ اکتوبر [illegible] مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول
عالم ہو بمنہ و کرمہ

ترجمہ اردو وارنٹ ساگر - جیدک مین انتخاب کتب جس میں
نواسکے جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا مترجمہ پنڈت
پیارے لال ملازم مطبع -

مجموعہ میزان الطب - اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل
۱ - میزان الطب اردو - ۲ رسالہ بحران اردو
۳ - طب عزیزی - ۴ - رسالہ دلائل النبض
۵ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی
صادق علی -

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی - مجرد معالجات بہائم وطیور کے رسالہ
ڈاکٹر جی ایچ بی ہیلن صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی ابو الحسن
علاج احسانی - موسومہ بہ دوا البہائم والطیور
اسمین علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور اونکی تشخیص
مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل -
زینت الخیل - مع تصاویر اشکال اقسام اسپ
اور اونکے امراض کا علاج وشناخت حسن وقبح وعمر
اسپ مولفہ منشی محمد مہدی -
ایضاً - رنگین مع تصاویر -
فرسنامہ - معالجہ اسپ میں مولفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی -

لغت
مختص بہ مفردات طب

مخزن الادویہ - اردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت
طبیعت - مضر - مصلح - بدل - قدر شربت - افعال
وخواص کمال بسط وشرح سے لکھے ہیں مع معالجات
تعداد ادویہ [illegible] ترجمہ حکیم محمد نور کریم
دو جلدوں میں -

مجموعہ میزان الادویہ - الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیریہ - مخزن الادویہ - یہ مجموعہ
تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین
شیرازی و تسلیم تاریخ محمد حکیم احمد علی
عظیم آبادی ہے -
ضروری الطب - مولفہ حکیم مہتاب رائے
جلد اول مین نام دوا اور اسکے ضرر ومصلح کا بیان ہے
مقالات احسانی - مفردات کا بیان مصنفہ
حکیم احسان علی وکیل -

طب فارسی

اکسیر اعظم - چار جلد مین جامع کلیات ومعالجات
طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان الملقب بحکیم ناظم جہان
ملخص فصول بقراطی - مشہور کتاب بقراط کی
جسکی تلخیص مولوی غلام حسنین نے فرمائی -
خلاصۃ التجارب - مجربات طبیہ حکیم علوی خان
مدونہ حکیم بہار الدولہ بہادر -
ایضاً - مطبوعہ جدید -
مجربات اکبری محشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان
معروف بحکیم ارزانی -
تکشیف الحکمت - مصنفہ حکیم سلیم الدین خان
کفایہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی مشہور
کتاب معالجہ وتشریح مین مصنفہ حکیم منصور بن حکیم
محمد یوسف -
ضیاء الابصار - مصنفہ حکیم محمود خان -
مجربات رضائی - معالجہ امراض ضعف باہ و
امساک مین مولفہ حکیم سید رضا حسین -
دستور العلاج - مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی - مشہور کتاب طب کی ہے
مع رسائل ذیل تعداد [illegible] مختلف -
۱ - میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
۲ - رسالہ دلائل النبض -
۳ - رسالہ دلائل البول -
۴ - رسالہ بحران مع جدول ایام بحران
انیس الاطبا - مصنفہ مولوی محمد صادق علی
طب اکبر - بڑی سندی کتاب طب مین تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی -
مطب علوی خان - نسخے نادر وممتحن [illegible]
حکیم علوی خان -
مفرح القلوب - مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی -
عجالہ نافعہ - مصنفہ حکیم محمد شریف خان
ام العلاج - عجیب رسالہ ہے حاوی تراکیب
معالجات طبیہ عہد دولت نور الدین محمد جہانگیر
بادشاہ غازی مین تصنیف حکیم امان اللہ فیروز جنگ
طب یوسفی - مع مجموعہ چند رسائل ذیل -
۱ - رسالہ نبض -
۲ - قارورہ -
۳ - رسالہ ستہ ضروریہ -
۴ - رسالہ مقطوعات یوسفی -
۵ - رسالہ ماکول ومشروب -
۶ - قصیدہ - در حفظ صحت -
۷ - رسالہ بحران -
زاد غریب - غربا اور مسافرین کے لیے نادر
نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے گویا
کہ دوا لاکھوں کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علیخان

تصنیف ... دریائی ... تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی۔

علاج الابدان۔ رسالۂ تجربیات ... بینا
علاج الامراض انسانی کا خود انسان میں موجود ...
نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مؤلفہ حکیم ...

کنز الاسرار۔ معالجات اسرار طب کا ...
مشہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

نہج الحذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد

رسالۂ تحفۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ خاص
امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب ...
بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب
شفاء الدولہ۔

رموز الحکمت۔ مصنفہ مولوی رجب علی
مدرس اول فارسی۔

علاج الامراض۔ مؤلفہ حکیم محمد شریف خان
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ۔

رسالۂ ارائۃ سواء الطریق لطالب مناہج التحقیق
تحقیقات طبک بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالۃ الدافع المبینۃ ونافع البریۃ فی احکام التغذیہ
اصحاب التخمۃ والہیضۃ تحقیقات تخمہ و ہیضہ کا بیان
ہے اور اوسکا علاج ہے۔

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ... دوا
کی ماہیت طبیعت مقدار مصلحات بدل قدر
شربت افعال وخواص شرح لکھے اور اوسکے
ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و
کمال ... مع تصنیف حکیم

سید محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین۔ یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا
جلد اول جو تمام دوا کا اردو فارسی وعربی کی شرح
ماہیت وطبیعت وافعال وخواص ایسے ایجاز
اور اختصار کے ساتھ لکھے ہیں کہ اطبا کو ایسی کتاب بغرض
سفر ہمیں ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مؤلفہ حکیم
ناصر علی غیاثپوری۔

مفردات ناصری۔ بصفت بالا اور مزید علیہ
یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات
میں بڑی معتبر کتاب ہے۔

۱۔ مقالہ میں مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی
ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی ...

۲۔ مقالہ میں مرکبات طبیہ کے مجربات
نسخے مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری

معدن الشفاء۔ سکندر شاہی ہمقالب طب
یونانی و بیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت
مضر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال وخواص
بہ تطبیق بیدک لکھے ہیں وجن دواؤنکا نام عربی
فارسی میں تھا وہ خاص ہندی زبان میں لکھا ہے
یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان
نے تالیف کی۔

میزان الادویہ۔ والفاظ الادویہ
فرہنگ تفسیریہ مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم
نور الدین محمد عبد اللہ شیرازی حکیم ...

طب عربی

نفیسی شرح موجز شرح کامل المتن مصنفہ

نفیس بن جمال الدین المتطبب ہے شرح
درسی معتبر کتاب طب کی ہے۔

اقسرائی۔ شرح موجز کی کہ خود تلخیص قانون
شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور کتاب
درسی ہے اعلی درجہ کے ذی استعداد کو
بہت مفید وکارآمد ہے۔

کامل الصناعۃ۔ مقالۂ اول و دوم از تصنیفات
علی بن العباس مشہور ومعروف کتاب
فن طب کی ہے۔

موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ
علاء الدین علی بن الحزم القرشی سے
مشہور کتاب متن متین فن طب میں ہے۔

قانونچہ۔ مع رسالۂ قبریہ از تصنیفات
حسین ابن اسحاق کتاب معتبر طب کی ہے

شرح اسباب۔ فن طب میں لاجواب
اعلی درجہ کی کتاب ہے حکمای حذاقت پیشہ واطبای
فطانت اندیشہ کی درس میں مستند ومعتمد ہے
مصنفہ افلاطون زمان ارسطوی دوران بقراط شناس
و فرد اوحد ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن عوض
ہے قوت واستعداد طریقہ علاج وتشخیص مرض
میں طبیبوں کو مدد دیتی ہے معالجات میں مفید
ونافع کتاب دو جلدوں میں تمام ہے ہر جلد
علحدہ علحدہ عمدگی ... سے منقول
نسخہ قدیم ... شاہی سے طبع ہوئی ہے